شرح

انٹرمیڈیٹ کورس فارسی

مصنّفہ

شادان بلگرامی

بفرمائش

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

سنہ ۱۹۲۷ء

باراول در مطبع کریمی لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر طبع شد

قیمت فی جلد عہ ر

شرح انٹرمیڈیٹ کورس فارسی پنجاب

برائے نصاب

امتحانات ایف اے و منشی پنجاب یونیورسٹی

مصنفہ

جناب مولوی سید اولاد حسین صاحب شاداں بلگرامی سینیئر پروفیسر
آف یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور و ممتحن پنجاب یونیورسٹی
مصنف شروح کثیرہ

حسب فرمائش

شیخ مبارک علی تاجر کتب علوم مشرقی

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

در مطبع کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر چھپ کر شائع ہوا

قیمت فی جلد عہ　　تعداد جلد (۱۰۰۰)　　بار اول

انٹرمڈیٹ کورس فارسی پنجاب حصّہ نثر

انتخاب انوار سہیلی

امیر شیخ احمد

مصنّفہ

ملا حسین ولد علی الواعظ الکاشفی

دوستوں کی موافقت کے نفعوں اور اُن کی دستگیری کے فائدونکے بیان میں

مقدّمہ

(صفحہ ۱)

برہمن ۔ علمائے اہل ہنود ۔ براہیم ۔ ابراہیم ۔ برہمن سب برہما سے مشتق ہیں +

معاضدت ۔ ایک دوسرے کی دستگیری کرنا ۔

عضُد بمعنی بازو اس کا مادہ ہے +

مکافات ۔ بدلہ بدی ۔

یک جہت ۔ موافق ۔

ہم پشت ۔ معین و مددگار ۔

رضا ۔ بکسر را، خوشنودی ۔

معدلت ۔ انصاف و داد ۔

فراز ۔ بر ۔ پر +

گنبد ۔ ہر عمارت مدّور +

اخضر ۔ سبز ۔ نیلے ۔ سیاہ اور اودے کو بھی کہتے ہیں +

رائے ۔ ہندوستان کا راجہ ۔ بادشاہ جیسے فغفور چین کا ۔ خاقان ترکستان کا ۔ خداوندگار و قیصر روم کا عزیز مصر کا ۔ زار رُوس کا +

غمّازی ۔ چغلخوری ۔ لترا پا +

غدّار ۔ بیوفا ۔ مبالغہ کا صیغہ غدر سے +

اقتضا ۔ چاہنا ۔ کسی شے کا لازم +

برخوردن - پھل کھانا - فایدہ اُٹھانا +
یک رو - موافق +
خسرو - بضم خائے معجمہ و فتح را بمعنی بادشاہ - اوّل نام کیخسرو کا تھا اور آخر میں خسرو پرویز کا ہر بادشاہ باشوکت کو خسرو کہتے ہیں - اسکا معرب کسریٰ ہے بعض کا بیان ہے کہ خوشرو اس کی اصل تھی +

ترجمہ:- راجہ نے برہمن حکیم بید پا سے کہا میں نے دوستوں کا قصہ سُنا ہے - کہ ایک لترے فسادی کی کوشش سے ان میں دشمنی اور ایک بے گناہ قتل ہو گیا - اللہ تعالےٰ نے اُس بے وفا فتنہ پرداز کو اُس کا بدلہ دیا - اب اگر فرصت ہو تو دوستان موافق کا درخت محبت سے پھل کھانا اور دشمنوں کے دور کرنے میں ایک دوسرے کا معین ہونا اور ایک دوسرے کی خوشنودی کو اپنی رضا پر مقدم قرار دینا بیان فرمائیے - برہمن نے کہا - **قطعہ**

مسند تری ہے چرخ برین پر لگی ہوئی — یہ عدل کا ترے ہے اثر شاہ بحر و بر
ہوا سب چرخ رام کہ تیری ظفر سے اب — سو داغ لگ گئے مہ و خور کی جبین پر

(صفحہ ۲)

یعنی اے بادشاہ زمانہ تونے اپنے عدل و انصاف کی وجہ سے وہ مرتبہ بلند پایا ہے - کہ تیری مسند اب آسمان پر پہنچی ہے -
گردش فلک تیری مراد کے موافق ہو - کیونکہ تونے اپنی تسخیر و فتح سے شمس و قمر کو بھی شرما رکھا ہے - باوجودیکہ تمام عالم اُن کا مسخر ہے - مگر تیری تسخیر کو وہ بھی نہیں پاتے +

ابلق - دو رنگ - سیاہ و سفید ملا ہوا - بوجہ شب و روز آسمان کو ابلق گھوڑا کہا ہے +
آفاق - جمع اُفق - چونکہ آفاق محیط عالم ہیں اس لئے عالم کے معنے ہوتے ہیں +
گزیر - بتقدیم معجمہ بر مہملہ بمعنی چارہ و علاج +
دار الضرب - ٹکسال +
رشحہ - تراوش و بارش - چھینٹا +
مواد - جمع مادہ - اسباب +
معاشرت - باہم خوش زندگانی کردن +
معاونت - ایک دوسرے کی مدد کرنا +
رام - مطیع و فرمانبردار - ضد توسن +
داغ بر جبین نہادن - شرمندہ کرنا +
برنا - برا ستعلا کے لئے ہے - اور نا کے بمعنی حلقوم ہے - چونکہ جوانی میں کنٹھ ادبھر آتا ہے اس لئے جوان کو کہتے ہیں +
سکّہ - بمعنی زر و سیم مسکوک اور سانچے کو بھی کہتے ہیں +

روضہ - باغ - جمعش ریاض +
فتوح - کشائش - بھلائی +
بہجت - بفتح خوبی و خوشی +
نکبت - بفتح خواری و خستگی و دردمندی +
وظیفہ - مد معاش استمراری - کار دائمی +
مظاہرت - بضم میم و فتح ہائے ہوز - ہم پشتی

ایک دوسرے کی مدد کرنا - باب مفاعلت میں جو حرف عین کلمہ کی جگہ پر ہو اُسے ہمیشہ مفتوح پڑھو +
مسلوک داشتن - جاری رکھنا - چلتے رہنا +
بیکس - بے یار و مددگار - لاچار +
سنگ پشت - باخہ - کچھوا +

....

ترجمہ مطلب خیز - جان لو کہ کامل الذات عقلمند اور قابل تعریف صفات والے صاحبان ہنر کے نزدیک کوئی نقد شئے، سچے دوستوں کے وجود سے گراں قدر - اور کوئی مرتبہ دوستان خاص کے حاصل ہونے سے بڑھ کر اور بلند مرتبہ نہیں ہے - بیت

بیسود دنیا میں یا کوئی جواں	ہاں بغیر دوست ہے چارہ کہاں

بے شک جس جماعت کے سکہ محبت (زر دوستی) نے کھری اور خالص دوستی کی ٹکسال میں وفاداری کے نقوش سے زینت پائی ہے - اور اس کی دوستی کے درخت نے خصوصیت کے باغ میں موافقت اور رضا طلبی کے چھینٹے سے تربیت پائی ہے (یہ جماعت) روح کے لئے راحت اور فیض رسانی و کشائش کار کے لئے ہمہ تن مدد و اعانت ہے - دوستوں کے فائدے بہت اور ان کے نفعے بے حد ہیں - منجملہ اُن فوائد کے یہ بات ہے کہ زمانہ خوشحالی میں اسباب خوبی و خوش زندگانی کے معین ہوتے ہیں - اور زمانہ خواری و خستگی میں طریقہ مددگاری کا اور وظیفہ رفاقت و یاری کا جاری رکھتے ہیں - ۵

دوست آں باشد گیرد دست دوست	در پریشاں حالی و درماندگی، قطعہ
بنا تو یار ہے بے حد وہ لاچار	نہیں دُنیا میں جس کا کوئی بھی یار
جہاں میں نعمتیں جتنی ملیں گی	ہے سب سے بڑھ کے اک یار وفادار

منجملہ اُن حکایتوں کے جو یاران موافق و دوستان معین و ناصر کے بارہ میں تاریخوں کے صفحوں پر لکھی گئی ہیں - ان میں سے کہانی کوّے اور چوہے اور کبوتر اور کچھوے

ناحیت - کنارہ و گوشہ و طرف +

مرغزار - مرغ بفتح میم سبزہ اور زار کثرت کے لئے ہے - جہاں سبزہ کثرت سے ہو - یعنی سبزہ زار +

کشمیر - ڈاکٹر برنیر لکھتے ہیں کہ کاشب ایک مرتاض کا نام ہے - اور میر سنسکرت میں پہاڑ کو کہتے ہیں - جہاں پر اب کشمیر آباد ہے یہاں ڈل تھا - اُس فقیر کی دُعا و کرامت سے ڈل ہٹ گیا اور اُس جگہ کشمیر آباد ہُوا۔

ازہار - جمع زہر - کلی +

ریاحین - جمع ریحان - شاہ سپرغم - ناز بو و مطلقاً ہر پھُول کو کہتے ہیں - جیسے فارسی میں گل +

جیب - بفتح گریبان +

شقایق - ایک قسم لالہ کی جو نعمان بن منذر کیطرف منسوب کر کے شقایق نعمانی کہتے ہیں +

وحوش - جمع وحش - وُہ جانور جو مانوس نہ ہوں +

حب الوطن من الایمان - وطن کی دُوسری جزو ایمان ہے - (حدیث ہے) +

مانند صحن آسمان - تشبیہ کثرت ستارگان میں ہے +

چوں دم طاؤس - کنایہ از منقش و رنگین +

آب حیواں - چشمۂ آب حیات جس کا پانی زندہ جاوید بنا دیتا ہے - خضر نے اس کا پانی پیا اور سکندر محروم رہا +

شاخ زمرد - مشبہ بہ شاخ سبز کا ہے +

جام بادہ - مشبہ بہ گل لالہ سُرخ کا ہے +

حوالی - اطراف گرد و نواح +

توبرہ - تھیلا - توبڑہ - وُہ جالدار تھیلا جس میں جانور کو پکڑنے کے بعد صیاد بند کر لیتا ہے +

ترجمہ - اور ہرن کی بہت واضح مثال اور دلچسپ کہانی ہے - راجہ نے پُوچھا وُہ کہانی کیا ہے +

پہلی کہانی (۱)

برہمن نے کہا بیان کرتے ہیں - کہ اطراف کشمیر میں ایک مقام دلپسند اور ایک سبزہ زار بے مثل تھا - چنانچہ اُس کی سطح زمین کلیوں کی کثرت سے فضائے آسمان کی طرح آراستہ تھی اور اُس کے خوشبودار پھُولوں کے عکس سے کوّے کے پر بھی مور کی دُم کی طرح منقش اور رنگین معلوم ہوتے تھے **نظم**

ہر اک جا چشمہ آب زندگی سا | چراغ لالہ روشن ہر طرف تھا
بنفشہ اور سبزہ اور شجر تھے | کھلے تھے پھُول سب بادِ سحر سے
کھڑا اک پاؤں پر ہے جو کہ لالہ | ہے شاخ سبز پر مے کا پیالہ

چونکہ اُس سبزہ زار میں شکار بہت تھا۔ اس لئے وہاں شکاری بہت آیا جایا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ وحشی چوپایوں کے شکار کرنے اور پرندوں کے گرفتار کرنے کے لئے حیلہ کا جال بچھایا کرتے تھے۔ اُس جنگل کے اطراف میں ایک کوّے نے ایک بڑے درخت پر اپنا گھونسلا بنا رکھا تھا۔ اور اُس درخت کے پتوں کے صفحوں سے اس کا "وطن کی محبت منجملہ ایمان ہے" مطالعہ کیا تھا۔ ایک دن درخت پر بیٹھا ہؤا اُوپر نیچے دیکھ رہا تھا اور داہنے بائیں نظر دوڑا رہا تھا۔ یکا یک ایک چڑیمار کو دیکھا کہ جال کاندھے پر اور تھیلا پیٹھ پر اور لکڑی ہاتھ میں لئے بڑی تیزی کے ساتھ

(صفحہ ۴)

ہر چہ تمام تر۔ جو جلدی بھی کہ ہو سکتی تھی ٭

کمر بستن۔ آمادہ و مستعد ہونا ٭

تیر پیوستن۔ کمان میں تیر لگانا ٭

جائے نگہداشتن۔ کہیں چھپ رہنا ٭

ترصد۔ تاک جھانک کرنا ٭

دام باز کشیدن۔ جال پھیلانا ٭

مطوّقہ۔ طوقدار۔ یہاں اسم فرضی ایک کبوتر کا ٭

متابعت۔ پیروی ٭

مطاوعت۔ فرمانبرداری۔ اطاعت ٭

فوز۔ بکجی رسیدن ٭

بسر نبودند کہ بسر نبردندے۔ بسر نہیں کرتے تھے ٭

اقتدار۔ قدرت ٭

مہتران۔ بزرگ تران۔ سرداران۔ بڑے ٭

یمکن۔ ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے ٭

تزویر۔ مکر کرنا ٭

حزم۔ استواری۔ پختہ کاری۔ احتیاط ٭

متواری۔ چھپنے والا ٭

پائے۔ نیچے ٭

کمین گاہ۔ ٹٹی کے پیچھے۔ آڑ۔ گھات کی جگہ ٭

حدس۔ گمان و تخمین۔ جان بوجھ ٭

مباہات۔ فخر کرنا ٭

ملازمت۔ ساتھ رہنا ٭

فلاح۔ رستگاری۔ فیروزی۔ خیر و نیکی ٭

شفقت۔ بتوالی حرکات حیرانی کسی کو برائی لاحق ہونے سے ڈرتے رہنا ٭

کہتران۔ خورد تران۔ چھوٹے لوگ ٭

ترجمہ: جتنی جلدی کہ ہو سکتی تھی اُس درخت کی طرف آ رہا ہے۔ کوّا ڈرا اور اپنے دل میں کہا **قطعہ**

یارب اس شخص کو ہؤا کیا ہے؟ اس قدر اضطراب کرتا ہے

کیا سبب ہے یہ کچھ نہیں معلوم کیوں قدم تیز تیز دھرتا ہے

ہو سکتا ہے کہ میرے ہی لئے آمادہ ہُوا ہو اور میرے ہی پھانسنے کے لئے تدبیر کے تیر کو کرکی کمان میں جوڑا ہو۔ لہٰذا اب احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ میں کہیں چھپ رہوں اور دیکھتا رہوں مصرع

"دیکھوں کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے"

کوا اُس درخت کے پتے کی آڑ میں چھپ گیا اور تاک جھانک کرتا رہا۔ وہ شکاری اُس درخت کے نیچے آیا اور جال بچھایا اور کچھ دانے اُس پر چھڑکے اور خود ٹٹی کی آڑ میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک غول (ٹکڑی) کبوتروں کا آ پہنچا۔ ان کا سردار ایک کبوتر تھا جس کا نام مطوقہ تھا جو روشن ذہن بڑا دانا۔ پوری سمجھ والا اور بہت محتاط تھا۔ یہ کبوتر اُس کی پیروی پر فخر کرتے تھے اور اُس کی اطاعت ورفاقت پر ناز تھا۔ اور اُس کی خدمت کے سوا جو سرمایۂ نیکی اور پیرایۂ خوبی و بہبودی تھی اپنا زمانہ بسر نہ کرتے تھے۔ جیسے ہی ان کبوتروں کی آنکھ دانہ پر پڑی بھوک کی آگ بھڑک اُٹھی۔ اختیار کی لگام اُن کی قدرت کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ مطوقہ نے مہربانی سے جو بزرگوں کو چھوٹوں پر لازم ہے۔ ان کو بطرف

(صفحہ ۵)

اضطرار۔ بیچارگی +

حوصلہ۔ پوٹا۔ تہی از دانہ اُس کی صفت ہے +

بلا۔ امتحان و مصیبت +

قائد۔ کھینچنے والا۔ کورکش۔ سردار لشکر +

برطرف نہادن۔ اُٹھا دینا۔ الگ کر دینا +

اضطراب۔ پریشانی وخلل یافتن کار +

عاقبت۔ انجام و پایان کار +

موعظت۔ پند و نصیحت + تانّی۔ تاخیر +

قلّاب۔ کانٹا۔ آنکڑا +

برکشیدن۔ نکالنا +

ترجمہ:۔ غور و تاخیر نے ترغیب دلائی اور کہا۔ بیت

حرص سے جلدی سوئے دانہ نہ جا اے خوش خصال + ہوش میں آ دانہ کے نیچے ہُوا کرتا ہے جال

اُن کبوتروں نے جواب دیا کہ اے سردار اب ہمارا کام بیچارگی تک پہنچ چکا ہے اور نوبت پریشانی کی آ گئی ہے۔ پیٹ خالی اور دل پر اندیشہ کے ساتھ طاقت نصیحت سننے اور انجام پر نظر کرنے کی نہیں ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے۔ بیت

گرسنہ ہو مصیبت پر نہ کیوں شیر   وہ اپنی جان سے ہوتا ہے جب سیر

مثل سچ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا

مطوقہ نے جان لیا کہ ان دانہ تلاش کرنے والے حریصوں کو نصیحت کی کمند میں نہیں پھانس سکتے ہیں۔ اور ملامت کی رسّی سے نادانی اور بھول کے کنوئیں سے نہیں نکال سکتے ہیں۔ بیت

بندِ طمع میں جو کہ گرفتار ہو گیا — پھر اُس سے چھوٹنا اُسے دشوار ہو گیا

چاہا کہ ان سے الگ ہو کر کسی طرف کو نکل جائے۔ لیکن قائد قضا اُس کی گردن زنجیر تقدیر سے باندھ کر جال کی طرف کھینچ لایا۔ مصرع

کھینچتا ہے وہ تو کاٹا جاؤں کیونکر اے سفیہ

مختصر یہ ہے کہ وہ سب کبوتر احتیاط کو چھوڑ کر ایکدم نیچے اُتر آئے +

(صفحہ ۶)

مستولی۔ غالب۔ اسم فاعل از استیلاء +

ضبط۔ نگاہداشتن +

ربط۔ بستن +

ہمدم۔ ہم نفس۔ ساتھی۔ یار۔ ہم سخن +

تغافل ورزیدن۔ غفلت میں ڈال دینا +

استخلاص۔ خلاصی چاہنا۔ رہائی دینا +

مراجعت۔ واپس رفتن +

دم درکشیدن۔ سکوت میں رہ جانا۔ نیچے کی سانس نیچے اور اُوپر کی اُوپر رہ جانا +

پروبال زدن۔ پر پھڑپھڑانا۔ تڑپنا +

مَلّاح۔ کشتیبان۔ صیغہ مبالغہ از ملح بفتح جس کے معنی پرندہ کا دونوں بازوؤں کو پھڑپھڑانا چونکہ ملاح بھی پیرنے میں دونوں بازو چلاتا ہے یعنی دونوں ہاتھ مارتا ہے اسلئے اُسے ملاح کہتے ہیں +

ترجمہ:۔ دانہ اُٹھانا تھا کہ صیاد کے جال میں پھنس گئے۔ مطوقہ نے چلّا کر کہا۔ ہم تم سے نہ کہتے تھے کہ جلدی کا انجام بُرا ہے اور بغیر سوچے سمجھے کام شروع کر دینا نامرغوب ہے۔ بیت

رہ عشق آفت و آشوب سے پُر ہے دلِ ناداں — وہ گر پڑتا ہے جو اس راہ میں جلدی سے چلتا ہے

حیرت اور شرمندگی کبوتروں پر چھا گئی۔ دم بخود ہو کر رہ گئے۔ شکاری کمینگاہ سے نکل کر خوش خوش دوڑا تاکہ ان کو مضبوط باندھ کر اپنے گھر کو پلٹ جائے۔ کبوتروں نے جب شکاری کو دیکھا بہت گھبرائے اور ہر ایک اپنی رہائی کی کوشش میں بہت پھڑکا۔ مطوقہ نے کہا اے یارو تم اپنی اپنی رہائی کی کوشش کر رہے ہو اور اپنی ساتھیوں کی رہائی سے غافل ہو۔ مصرع

ایسی باتیں شرطِ یاری سے ہیں دُور ٭ ٭

مذہب محبت میں فتویٰ اِس بات پر ہے کہ دوستوں کی رہائی کو اپنی رہائی سے بڑھ کر جانیں۔ جیساکہ کسی زمانہ میں دو رفیق باہم ایک کشتی میں سوار تھے۔ یکایک کنارہ کے پاس وُہ کشتی ٹوٹ گئی اور دونوں پانی میں آ رہے۔ ایک ملّاح نے ساحل پر سے دیکھا اور پانی میں پھاند پڑا۔ اور ارادہ کیا کہ اُن میں سے کسی ایک کو نکالے۔ جس کے پاس جاتا تھا وُہ چیخ کر کہتا تھا۔

(صفحہ ۷)

تشویر۔ خجالت و شرمندگی۔ آزمائش و بلا۔ ناموس ٭	ترجیح۔ افزونی۔ فوقیت۔ میل۔ تقدیم ٭
وِفاق۔ سازگاری۔ موافقت ٭	برگرفتہ شدن۔ اُکھڑ جانا ٭
حیلت۔ تدبیر ٭	برکندن۔ اُکھاڑنا ٭
سرِ خود گرفتن۔ اپنا راستہ لینا ٭	درماندن۔ تھک جانا۔ عاجز ہونا ٭
ہوا۔ فضا۔ جو کائنات ٭	کتم۔ بفتح پوشیدگی و پنہانی ٭
عرصہ۔ مَیدان ٭	امین۔ بکسر اول و ثالث محال آمن بمعنی محفوظ ٭
اثر۔ بکسر نشان و پس چیزے ٭	بکار بُردن۔ عمل کرنا ٭
بہرہ۔ حصہ و نصیب ٭	شوخ چشم۔ بے حیا ٭
راہ پیمودن۔ راستہ طے کرنا ٭	از پا نشستن۔ بیٹھ جاتا۔ رُک جانا۔ عاجز آنا ٭

بیت

ترجمہ۔ مجھے رہنے دے گرداب بلا میں اے میرے یاور ۔۔۔ مدد کرنا ہے تو ساتھی کی پہلے کر مدد جا کر

اگر تم میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ اپنے یار کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دو۔ اور اُس کی رہائی کو اپنی رہائی سے بہتر سمجھو تو اتنا تو کرو کہ سب ملکے ایک ساتھ زور لگاؤ۔ ممکن ہے کہ اس اتفاق کی برکت سے جال اُکھڑ آئے اور ہم سب چھوٹ جائیں۔ کبوتروں نے اُس کے حکم پر عمل کرکے سب نے ایک ساتھ زور لگایا۔ اور اس تدبیر سے جال کو اُکھاڑ کر اپنا رستہ لیا۔ اِس حالت پر بھی صیاد انکے پیچھے دوڑا اور اس اُمید میں کہ آخر تھک کر گر پڑینگے۔ آنکھیں آسمان کی طرف لگائے جا رہا تھا۔ کوّے نے اپنے دل میں کہا کہ ایسا عجیب واقعہ پردۂ غیب سے مَیدان ظہور میں مدتوں کے بعد آیا کرتا ہے۔ اور

مجھے بھی اس قسم کے حادثہ سے بچت نہیں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ میں بھی ان کے پیچھے جاکر معلوم کروں کہ ان کا انجام کیا ہوا۔ اور اس تجربہ کو اپنے لئے گرہ میں باندھ لوں کہ وقت ضرورت میرے کام آئے۔ **بیت**

زمانہ مبتلا ہو تم سبق اُس سے کرو حاصل — کہ یہ دفع حوادث میں تمہارے کام آئیگا

کوّا ان کے پیچھے اُڑ کھڑا ہوا۔ مطوقہ اپنی کڑی کے ساتھ جال اُٹھائے اُڑتا جارہا تھا۔ اور وہ لالچی بھیا صیاد ان پر نگاہ جمائے چلا جا رہا تھا۔ جب مطوقہ نے دیکھا کہ اب بھی شکاری ان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور قوت طمع کی تحریک نے اُس کو اس بات پر لگا رکھا دیا ہے کہ جبتک انکو پا نہ لے۔

(صفحہ ۸)

روبطرف چیزے کردن ۔ اُس چیز کیطرف متوجہ ہونا۔
جِد ۔ کوشش ۔ سعی ۔
قصد ۔ ارادہ مطلق بمعنی ارادہ قتل بھی آتا ہے ۔
دل از چیزے برگرفتن ۔ اُس شئے سے ہاتھ اُٹھانا
برطبق ۔ موافق ۔ حسب ۔
اشارت ۔ حکم ۔
عمارت ۔ آبادی ۔
ستیزہ رو ۔ جھگڑالو ۔
کمر بستن ۔ آمادہ و مستعد ہونا ۔
ناپدید شدن ۔ غائب ہونا ۔
تا بہ نظر او از ما منقطع شود ۔ تاکہ ہم اُس کی نگاہوں سے اوجھل ہوجائیں ۔
راہ بتافتند ۔ راستہ سے مڑ گئے ۔
دغدغہ ۔ ترس و بیم و تشویش ۔

ترجمہ:۔ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا یہ جھگڑالو پوری کوشش کے ساتھ ہمارے لئے آمادہ ہے اور ہمارے قتل کی ٹھانے ہوئے ہے جب تک ہم اُس کی نگاہ سے غائب نہ ہونگے یہ ہم سے ہاتھ نہ اُٹھائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ ہم آبادی کی طرف رجوع کریں۔ اور باغوں اور درختوں کی طرف اُڑ کے چلیں تاکہ اُس کی نگاہ سے اوجھل ہوجائیں اور وہ نا اُمید ہو کر اور شرما کے پلٹ جائے۔ کبوتر اُس کے حکم کے موافق راستہ کترا گئے۔ اور بیابان اور جنگل سے آبادی کی طرف دوڑے۔ جب صیاد نے اُن کو نہ دیکھا تو مایوسی کے ساتھ پلٹ گیا۔ اور کوّا اسی طرح چلا جارہا تھا تاکہ اُن کی رہائی کی حالت معلوم کرے۔ اور اُس کو ایسے ہی واقعہ کے دفع کرنے اور اسی طرح کے حادثہ کے علاج کے لئے اپنی گرہ میں باندھ لے۔ **قطعہ**

ہے وُہ دانا جبکہ وقت نفع و ضرر | ہو سبق اُس کے لئے لوگوں کی بات
لے لے اُس کو جس کو وُہ جانے مفید | جو مضر سمجھے اُٹھا لے اُس سے ہات

کبوتروں نے خوف صیاد سے محفوظ ہو کر اپنی رہائی کے بارہ میں مطوقہ کی طرف رجوع کی۔ اُس عقلمند درست تدبیر نے غور و فکر کے بعد جواب دیا۔ میری سمجھ میں یوں آتا ہے کہ کسی یار وفادار کی مدد کے بغیر اس مصیبت سے چھٹکارا ممکن نہیں۔ مصرع

بجز ساتھی کے یہ رستہ کبھی طے ہو نہیں سکتا

یہاں سے قریب ایک چوہا ہے جس کا نام زیرک ہے وُہ میرے دوستوں میں سے زیادتی۔

(صفحہ ۹)

اختصاص۔ خصوصیت رکھنا +
سایر۔ کُل۔ ہمہ۔ سب +
رونمودن۔ ظاہر ہونا +
حلقہ دار۔ دروازہ کے پٹ میں ایک گول دائرہ لوہے کا اور ایک کڑی اُس کے پاس لگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو گھر میں سے بلانا ہوتا ہے تو اس کڑی سے لوہے کو کھٹکھٹاتے ہیں اس عمل کو دق الباب کہتے ہیں +

ہوادار۔ دوستدار۔ مُحبّ +
برسر آمدن۔ بڑھ جانا۔ فوقیت و ترجیح پانا +
فرود آمدن۔ اُترنا۔ نزول کرنا +
ارادت۔ عقیدت۔ ارادہ +
خونابہ۔ خون خالص +
اَوج۔ بلندی +
بازبستہ۔ متعلق۔ پابند +
احتراز و اجتناب۔ پرہیز اور بچنا +

ترجمہ:۔ وفا کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور طریق مروت میں تمام یاروں اور دوستداروں سے بڑھ چڑھ کے ہے۔ بیت

وُہ رفیق باخلوص تام ہے | اُس کو یاری میں وفا سے کام ہے

ممکن ہے کہ اُس کی مدد سے اس قید سے رہائی ظاہر ہو۔ اور اس خطرہ سے نجات حاصل ہو پھر ایک ویرانہ میں جہاں وُہ چوہا رہتا تھا اُترے۔ اور بل کے پاس جاکر عقیدت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مطوقہ کی آواز زیرک کے کام میں گئی۔ جب اپنے یار کو قید مصیبت میں دیکھا۔ خالص خون کی ندی آنکھوں کے چشمہ سے سطح رخسار پر جاری کی اور جگر سوختہ سے آہ دردآلود بلندی آسمان

پر پہنچائی اور کہا۔ نظم

یارب جو دیکھتا ہوں میں کیسا یہ حال ہے　　اس حال پر میں صبر کروں یہ محال ہے

اندوہ وغم سے مجکو فراغت ہو کس طرح　　یاروں کو اپنے قید میں دیکھوں جو اس طرح

اے میرے عزت دار یار۔ اور اے میرے رفیق دوستدار وغمخوار کس تدبیر و مکر سے تم اس قید میں پڑے اور کس سبب سے اس رنج میں پھنسے۔ مطوقہ نے جواب دیا کہ ہر طرح کی نیکی اور بدی اور ہر قسم کا سود و زیان حکم قضا و قدر سے وابستہ ہے۔ جو کچھ منشی تقدیر نے ازل کے رجسٹر میں مشیت الہی کے قلم سے حالات موجودات کے صفحات پر لکھ دیا ہے اس کا وجود میں آنا ضروری ہے۔ اس سے بچنا اور کنائی کاٹنا کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے۔ بیت

قلم تقدیر کا اچھے برے پر چل چکا بیٹا　　جو تو غمگین بیٹھا ہے قضا کو کچھ نہیں پروا

صفحہ ۱۰

ورطہ۔ محل ہلاکت +

تہتک۔ رسوائی و پردہ دری +

جہالت۔ نادانی +

نازلہ۔ سختی و حادثہ زمانہ کہ غلط چھپا ہے

لم یزل۔ جسے زوال کبھی نہ ہو۔ ازلی وابدی وسرمدی +

پیچ پیچ۔ متفق و یکدل +

زبون۔ بفتح عاجز و خوار و ضعیف حال ہے فعل گیر دہے +

قضا۔ وہ حکم آلہی جو نہ ٹلے ضد قدر +

نافذ الامر۔ جس کا حکم جاری ہو +

سبکی۔ بفتح سین جلدی۔ تیزی +

بصیرت۔ بینائی دل +

بلیت۔ امتحان ومصیبت +

مقاومت۔ برابری۔ مقابلہ +

حضیض۔ پستی +

تسلیم۔ سر جھکا دینا +

کر۔ بہرا +

جر یان۔ جاری ہونا + خس۔ تنکا +

بردہ سوا نارا کے بعد یہ ضمیر زیادہ معلوم ہوتی ہے یا بردانا چاہیئے +

ازل۔ وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو +

ترجمہ:۔ اور مجکو حکم خدا اور تقدیر الہی نے اس محل ہلاکت میں ڈالا۔ اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک دانہ دکھایا۔ باوجودیکہ میں ان کو جلد بازی سے منع کرتا تھا۔ اور رسوائی میں پڑنے اور احتیاط

کے چھوڑنے پر ملامت کرتا تھا۔ تقدیر کے ہاتھ نے غفلت کا پردہ میرے دل کی آنکھوں کے سامنے بھی ڈال دیا۔ اور میری عقل روشن اور خرد دُوربین کو نادانی وجہالت کے تاریک پردہ میں چھپا دیا اور ہم سب ایکبارگی رنج ومُصیبت کے ہاتھوں میں پھنس گئے۔ چُوہے نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایسا دانا اور پیش بین سختی قضا کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اور تیر تقدیر کو تدبیر کی ڈھال سے ردّ نہیں کر سکتا مطوقہ نے کہا اے زیرک یہ باتیں چھوڑ دو۔ تقدیر الہی سے مقابلہ نہیں ہو سکتا اور قضائے یزدانی سے روگردانی ممکن نہیں۔ جب قضا کا نافذ الامر حاکم ارادہ کی زنجیر کو حرکت دیتا ہے تو مچھلی کو سمندر کی تہ سے میدان جوّ میں پہنچا دیتا ہے۔ اور پرندے کو بلندی فضا سے پستی زمین میں بٹھا دیتا ہے۔ کسی مخلوق کو حکم قضا وقدر سے سوائے تسلیم ورضا چارہ نہیں۔ **مثنوی**

جمع ہوں گر سارے ذرات زمیں	حکم حق کے سامنے وُہ کچھ نہیں
جب قضا کا آسماں سے ہو نزول	اندھے اور بہرے ہوں سب اہل عقول
مچھلیاں باہر ہوں جو ہیں تال میں	مُرغ عاجز ہو کے آئیں جال میں
اک ہوائے تیز ہے بس یہ قضا	مثل خس عاجز ہے مخلوق خدا

خوب جان لو کہ اجرا فرمان قضا میں دانا پر بھی وُہی حکم نادان کا ہے (فرمان قضا کے سامنے دانا و نادان برابر ہے)۔

صفحہ ۱۱

خیّاط ۔ درزی۔ خیط بمعنی رشتہ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ پیشہ وروں کے نام اکثر اسی وزن پر ہوتے ہیں۔

طراز ۔ بکسر نقش ونگار۔

لطیفہ ۔ نکوئی۔ کبھلائی۔

بالا ۔ قدو قامت۔

عتبہ ۔ آستانہ۔

گوتے ۔ گھنڈی

محنت ۔ رنج۔

در ضمن آں ۔ اُس میں۔ اُس کے شمول میں۔

خوش درکش ۔ مزے مزے سے پی یا دم درکش چپ رہ۔

نیش ۔ ڈنک۔ زہر۔

نوش ۔ شیریں۔ تریاق۔ امرت۔

فصل ۔ جزو کلام۔ سخن راست وروشن۔ وحکم درست۔

ترجمہ۔ اور رعیت حقیر محل ہلاکت مقدر میں بادشاہ عالمگیر کے برابر ہے۔ **بیت**

نہیں ممکن ہے زور وزر سے رد حکم قضا کرنا — قضا میں کس کو زیبا ہے بھلا چون و چرا کرنا

زیرک نے کہا اے مطوقہ دل کو خوش رکھو۔ کیونکہ جو لباس خیاط مشیت الٰہی کسی ملازم آستانہ بندگی کے قد کے لئے سی دیتا ہے اُس لباس کا گریبان خواہ دولت کی گھنڈیوں سے آراستہ ہو۔ اور خواہ اُس کے دامن پر بیل بُوٹے رنج و محن کے کڑھے ہوں بے شک وُہ اللہ کی محض عنایت اور عین کرامت ہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ دانا اُس کی حقیقت سے اور بینا اُس بھلائی سے جو اُس میں شامل ہے۔ واقف اور آگاہ نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں لوگوں نے کہا ہے۔ **بیت**

ہے درد و صاف سے کیا کام بس مزے سے پی — کہ جو ملے تجھے ساقی سے لطف و بخشش ہے

جو واقعہ تجھے پیش آیا ہے اگر اچھی طرح غور کریگا اس میں تیرے لئے بہتری ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے کوئی امرت صفا کا بے زہر جفا نہیں ہوتا۔ اور راحت کا پھول (گلاب) بے خار رنج نہیں اُوگتا **مصرع**

بہت سی ہیں مرادیں نامرادی میں جو شامل ہیں

جب زیرک نے یہ سچی بات کہی اور اُن پھندوں کے کاٹنے میں جس میں مطوقہ پھنسا ہُوا تھا مشغول ہُوا۔

صفحہ ۱۲

خاطر جمع فرمودن ۔ مطمئن ہونا۔

حدیث ۔ بات۔

آنرا حق ۔ نفس کا حق۔

پیشوائی ۔ سرداری۔

تعہد ۔ تیمارداری ۔ دیکھ بھال۔

اہتمام ۔ غمخواری۔

ذمّہ ۔ گردن۔

مبالغہ ۔ تاکید۔

افراط ۔ زیادتی ۔ ضد ہش تفریط۔

واز نکتۂ ابدا بنفسک ۔ اور اس باریک و لطیف بات سے "ابتدا اپنی بات سے ہے"۔ یا بصیغہ امر "شروع کر اپنی ذات کو"۔ جامع نے اس کورس کو عبارات عربیہ چھوڑ کے انتخاب کیا ہے۔ اس محل پر یہ فقرہ چھوڑ دینے سے عبارت بے معنی ہوگئی ہے۔

بعدًا ۔ بعد ازاں۔

تیرہ ۔ گندلا ۔ تاریک ۔ مکدّر۔

مشرب ۔ گھاٹ چشمہ ۔ پانی پینے کی جگہ۔

خیرہ ۔ دُھندلا ۔ اندھا۔

ترجمہ: مطوقہ نے کہا اے دوست مہربان پہلے میرے یاروں کے پھندے کھول اور ان کے کام سے

دل مطمئن کر کے میری طرف مائل ہو۔ چوہا اس پر ملتفت نہ ہو کر اپنے کام میں مشغول تھا۔ مطوقہ نے پھر اس سے تاکیداً کہا کہ اے زیرک اگر میری خوشی چاہتا ہے اور میرا حق دوستی ادا کرتا ہے تو شرط دوستی یہ ہے کہ پہلے میرے ساتھیوں کو قید سے رہائی دے۔ اور اس کرم و عنایت سے احسان کا طوق میری جان کی گردن میں ڈال (میری جان پر احسان کر) چوہے نے کہا اس بات کو تم نے دوبارہ کہا اور اصرار حد سے زیادہ کیا۔ کیا تم کو اپنے نفس کی ضرورت نہیں۔ اور تم اپنے نفس کا اپنے اوپر کوئی حق ہی نہیں جانتے ہو (اور اس نکتۂ "ابتدا اپنی جان سے ہوتی ہے" سے) غفلت کرتے ہو۔ مطوقہ نے کہا مجھے شرمندہ نہ کرو۔ کیونکہ ان کبوتروں کی سرداری کا فرمان میرے نام پر لکھا ہے۔ ان کے حالات کی دیکھ بھال میں نے اپنی غمخواری کی گردن پر لی ہے۔ یہ چونکہ میری رعیت ہیں اس لئے ان کا حق مجھ پر ثابت ہے۔ اور میرا حق بایں حیثیت کہ میں ان کا سردار ہوں ان پر لازم ہے۔ چونکہ یہ لوگ میرا حق ادا کر چکے ہیں اور میں ان کی مدد سے صیاد کے ہاتھ سے چھوٹا ہوں مجھے بھی ان کے ادائے حق سے عہدہ برآ ہونا چاہئیے۔ اور سرداری کا حق ادا کرنا چاہئیے۔ جو بادشاہ اپنی آرام چاہتا ہے اور رعیت کو قید رنج میں بندھا رکھتا ہے بہت مدت نہ گزریگی کہ اس کی خوش زندگانی کا چشمہ گندلا اور اس کی دولت کی آنکھ دھندلی ہو جائے گی۔ **بیت**

جو ہے آرام سے اپنے تجھے کام ... کسے ہو ملک میں تیرے پھر آرام

صفحہ ۱۳

بمثابہ ۔ بمنزلہ ۔ حرف ثالث ثائے معجمہ ۔	اعتماد ۔ بھروسہ ۔ سہارا ۔ تکیہ ۔
عقد ۔ بالضم گرہ ۔ بالکسر لڑی ۔ بالفتح گرہ لگانا ۔	عیاذاً باللہ ۔ پناہ بخدا ۔
جانب چیزے فرو گذاشتن ۔ اس کی طرفداری نہ کرنا ۔	طول شدن ۔ اوکتانا ۔
اہمال ۔ سستی کرنا ۔ ڈھیل دینا ۔	ضمیر دل ۔ دراز دل ۔
بلا ۔ امتحان ۔ جانچ ۔ مصیبت ۔	رخصت ۔ اجازت ۔
	فتوت ۔ جوانمردی ۔ جوانمردی کرم و سخاوت

ترجمہ:۔ چوہے نے کہا سلطان رعیت میں اس طرح ہے جیسے جسم میں جان یا بدن میں جان (دل) پس حالت دل کی دیکھ بھال زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ اگر دل ٹھیک ہے دوسرے اعضاء کے بگاڑ سے کچھ ایسا ضرر نہیں پہنچ سکتا ہے۔ لیکن پناہ بخدا اگر دل کو کچھ نقصان پہنچے تو پھر درستی اعضائے

دیگر کچھ مفید نہیں ہوتی۔ **بیت**

کم ہوں نوکر تو کچھ نہیں پروا   شاہ کا بال پر نہ ہو بیکا ٭

مطوقہ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میری گرہیں کھولنا شروع کروگے اور اوکتا جاؤگے تو میرے کچھ ساتھی پھنسے کے پھنسے رہ جائیں گے۔ اور جب میں بندھا ہوں گا چاہے تم کتنا ہی اوکتا جاؤ پھر بھی میری طرفداری نہ چھوڑوگے۔ اور تمہارا دل میرے رہا کرنے میں سُستی کی اجازت نہ دے گا۔ علاوہ اس کے مصیبت میں ہم ایک دُوسرے کے شریک رہے ہیں۔ وقت فراغت و رہائی بھی موافقت کرنا محض مروّت ہوگی۔ **نظم**

جان ایسے شخص کو تو اپنا یار   جو ہو رنج و غم میں تیرا سازگار

جو نہ ہو تیرا شریک رنج و غم ٭   اُس سے خوش کیا ہے کہ وُہ خود ہے الم

چُوہے نے کہا اہل کرم کی عادت یہی ہے۔ اور اعتقاد صاحبان جوانمردی کا اسی پر ہے۔ اور اسی عادت ممدوح اور خصلت پسندیدہ کی وجہ سے مخلوق کا عقیدہ تیری دوستی کے ساتھ پاک اور صاف تر ہوگا۔ اور بھروسا رعایا کا تیری جوانمردی اور کرم پر بڑھے گا ٭

صفحہ ۱۴

جِدّ۔ کوشش و سعی ٭

وَداع۔ بفتح رخصت ٭

مصادقت۔ سچی دوستی ٭

شگرف۔ عجیب نادر و بزرگ ٭

فراخور۔ سزاوار و شائستہ ٭

ترجمہ بیت۔ لائق دوستی ہے بس وُہ خلیل   کار مشکل کا تیرے ہو جو کفیل

مالاکلام۔ جس میں کوئی کلام نہ ہو۔ بیشک و شبہ ٭

فروشدن۔ گھس جانا ٭

مرافقت۔ رفاقت و ہمراہی کرنا ٭

مُہم۔ کار دشوار ٭

برحسب۔ موافق ٭

پھر زیرک نے پُوری کوشش اور بڑی رغبت سے ساتھیوں کے پھندے کاٹ دیئے اور سب کے بعد مطوقہ کی گردن اُس قید مصیبت سے چھڑائی۔ کبوتر اُس سے رخصت ہو کر محفوظ و مطمئن اپنے آشیانہ کو پلٹ گئے۔ اور چُوہا اپنے سُوراخ میں گھس گیا۔ جب کوّے نے اُس چوہے کی مدد اور پھندوں کا کاٹنا دیکھا تو اُس کی دوستی اور ہمدمی کی رغبت پیدا ہوئی اور اُس کی سچی دوستی اور رفاقت کو ایک

بڑی غنیمت سمجھا۔ اپنے دل میں کہا جس جھگڑے میں کبوتر پھنس گئے تھے میں بھی اُس سے محفوظ نہیں ہوں۔ اور ضرور ایسے شخص کی دوستی سے جو وقت مصیبت مدد کرے مستغنی نہیں ہو سکتا ہوں۔ نظم

ہمدموں سے ہے بھرا سارا جہاں ۔ جس طرح کا چاہیئے ویسا کہاں

ہاں غرض والے تو بہتیرے ہیں یار ۔ یار وہ ہے جو اُٹھائے تیرا بار

کوا چپکے سے چوہے کے بل کے منہ کے پاس آیا اور آواز دی۔ چوہے نے پوچھا کون ہے؟ اُس نے کہا میں کوا ہوں اور آپ سے ایک ضروری کام ہے۔ زیرک پورا عقلمند اور گرم و سرد زمانہ کا مزا چکھے ہوئے اور نیک و بد دُنیا دیکھے ہوئے ایک چوہا تھا۔ اس مقام پر بچنے اور بھاگنے کے لئے بہت سے بل بنا رکھے تھے اور ایک بل سے دُوسرے میں راستہ تھا۔ اور حادثہ کے علاج کو وقوع سے پہلے جان چکا تھا۔ اور چارہ ہر کام کا موافق حکمت و مناسبت مصلحت تیار کر چکا تھا۔ جب آواز

صفحہ ۱۵

بر خود پیچید۔ بگڑا۔ خفا ہوا +
باز نمودن۔ ظاہر کرنا +
ہائل۔ ہولناک +
افتتاح۔ دروازہ کھولنا +
مسدود۔ بند +
متعذر۔ دشوار +
باز راندن۔ کہہ چلنا +

جمال۔ خوبی صورت و سیرت +
مقصور۔ منحصر +
مصاحبت۔ ہم صحبت ہونا +
آہن سرد کوفتن۔ کار فضول کردن +
حیز۔ محل و مکان +
تکاپو۔ دوڑ دھوپ۔ کوشش (الف اتصال ہے بمعنی عطف) +

ترجمہ:۔ کوے کی سنتے ہی بہت پیچ و تاب کھایا اور کہا تجکو مجھ سے کیا مطلب اور مجھ کو تجھ سے کیا نسبت کوے نے صورت واقعہ کو اوّل سے آخر تک کہہ سنایا اور اُس کے حسن عہد اور شرط وفاداری کی اطلاع کو دکھلایا۔ اور کہا مجکو تیری پوری مروت و دوستی اور خوبی جوانمردی و حق گذاری معلوم ہو گئی۔ اور میں نے عیان دیکھا دوستی کا پھل محبت کا نتیجہ ان کو کس طرح ملا اور تیری سچی دوستی اور محبت کی برکت سے انہوں نے اُس ہولناک ہلاکت سے نجات پائی۔ پوری ہمت میں نے تیری ہی دوستی پر منحصر کر لی ہے۔ اور اس لئے آیا ہوں کہ دروازہ دوستی کے کھولنے کی جو شرط ہے اُسے بجا لاؤں۔ بیت

ہے تمہاری مرحمت کا دل بہت اُمیدوار　　حال دل میں کہہ چکا آگے نہیں ہے اختیار

چوہے نے جواب دیا کہ میرے اور تیرے درمیان ہم صحبتی کا راستہ بند ہے اور طریقہ میل ملاپ کا منع۔ بیت

کیا فائدہ بازار میں تیری بجز نقصان جاں　　پھر میں کہاں اور اس طرح کا یار من سو کہاں

جلدی اور بیکار کا کام نہ کر۔ اور ایسی چیز کی طلب میں جس کا ہاتھ آنا ہر طرح سے دشوار ہے قدم نہ رکھ۔ ایسی چیز کا تلاش کرنا جس کا حصول ممکن نہ ہو کشتی کو خشکی میں چلانا ہے اور گھوڑے کو سطح دریا پر دوڑانا۔ جو کوئی تلاش محال میں سعی کرتا ہے اپنے اوپر لوگوں کو ہنساتا ہے اور اپنی نادانی کو عقلمندوں کے سامنے لاتا ہے بیت

صفحہ ۱۶

پشت دست زدن۔ انکار کرنا۔ رد کر دینا +

حوالہ گاہ۔ سپرد کرنے کی جگہ +

رو تافتن۔ منہ موڑنا۔ اعراض کرنا +

تشریف۔ خلعت +

کبک۔ چکور۔ اسکے بعد رسید چھپنے سے رہ گیا +

ملجاء۔ جائے پناہ۔ ملاذ۔ جائے پناہ +

حریم۔ بارگاہ۔ چار دیواری +

سیاست۔ تادیب۔ سزا۔ قہر +

زرق۔ مکر +

ہیچ صورت۔ کسی طرح +

ترجمہ بیت

کر ارادہ دوسرے نخچیر کا یہ چال اوٹھا　　جس کو تاکا ہے ترے پھندے میں پھنسنے کا نہیں

کوّے نے کہا ایسی باتیں چھوڑ دو۔ کیونکہ اہل کرم محتاجوں کو محروم نہیں رکھتے ہیں۔ اور جو کوئی دولتمندوں کی درگاہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اُس کی حاجت کی پیشانی پر دست رد نہیں مارتے ہیں۔ اُس کو رد نہیں کرتے ہیں۔ میں حادثات زمانہ سے تمہاری درگاہ میں پناہ لایا ہوں۔ اور واقعات زمانہ میں تمہارے آستانہ کو جائے پناہ بنایا ہے۔ بیت

آستاں تیری ہے دُنیا میں مجھ ایسوں کی پناہ　　میرے سر کو تیرا ہی در ہے فقط اک تکیہ گاہ

اب جبکہ اسی گلی کی خاک کا ملازم ہو گیا ہوں۔ اور اپنی آبرو اس بارگاہ عزّت کی ملازمت میں سمجھ رکھتی ہے نہ کسی ستم سے اعراض کروں گا اور نہ کسی رُوکھے پن سے کسی دوسری طرف جاؤں گا۔ بیت

قہر کی تیغ اگر سر پر رکھو حاکم ہو تم　　اور اگر خلعت غلامی کا پہناؤ بندہ ہوں

چوہے نے کہا اے کوّے یہ چال بازیاں چھوڑ دے۔ اور دھوکے بازی کا دانہ چالاکی کے جال میں نہ

ڈالی - کیونکہ میں تیری جنس کی طبیعت کو خوب پہچانتا ہوں - چونکہ تو میرا ہم جنس نہیں ہے - اس لئے تیری صحبت سے ڈرتا ہوں - مصرع

صحبت اغیار ہے جان کے لئے قہر عظیم

کسی طرح تجھ سے محفوظ نہیں ہوں - جو کوئی ایسے شخص کے ساتھ صحبت اختیار کرتا ہے جس سے مطمئن نہ ہو اس کا وہی نتیجہ ہوتا ہے جو اس چکور کا ہوا - کوے نے پوچھا وہ حکایت کیا ہے +

صفحہ ۷ حکایت ۲

باصرہ - بینائی - مجازاً چشم +

سامعہ - شنوائی مجازاً گوش +

مرور - گزرنا +

طرح - نقاشی - بنیاد +

منشرح - کشادہ - فارغ +

حذر کناں - بچ کر +

ترجمہ - چوہے نے کہا کہ ایک کبک دری ایک دامن کوہ میں ٹہل رہی تھی - اور اس کے قہقہہ کی آواز آسمان تک پہنچ رہی تھی - اتفاقاً ایک شکاری باز اُدھر سے فضا میں گذر رہا تھا - جب اس کی آنکھ کبک کی چال پر پڑی اور اس کے قہقہہ کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی - باز کا دل اس کی محبت پر مائل ہوا - اور اس کے ساتھ رہنے کا نقش خیال کی تختی پر کھینچنے لگا - اپنے دل میں کہا کہ کسی کو اس دنیا میں بغیر ایک مناسب ساتھی کے چارہ نہیں ہے - اور بغیر یار موافق و رفیق مہربان گذر نہیں مثل میں آیا ہے "جو بے یار ہے ہمیشہ بیمار ہے" بیت

جہاں میں جس کسی کا ہے نہیں یار درخت زندگی اس کا ہے بے بار

اور یہ چکور ایک یار خوبصورت - ہنس مکھ - سبک روح - شیریں ادا ہے - ایسے رفیق کی صحبت میں دل تازہ اور خوش ہوتا ہے - اور سینہ اس قسم کے مصاحب سے فرخناک اور بے غم رہتا ہے - رباعی

ہو یار اگر ہو کس طرح کا وہ یار آساں کرے جو کار ہائے دشوار

جس وقت کہ وہ جمال اپنا دکھلائے آئینۂ دل سے دور ہو غم کا غبار

پھر تیکھے سے چکور کی طرف چلا - چکور کی نگاہ اس پر پڑ گئی - اپنی بچت کے لئے ایک پتھر کی دراڑ میں گھس گئی - باز اوپر سے اتر کے اس سوراخ کے سامنے آ کر بیٹھا +

صفحہ ۱۸

انبساط - خوشی - فرحت ◆
بیش بُرد - زیادہ کاٹے - زیادہ توڑے ◆
قہرمان - غالب ◆
خوردہ - غذا - لقمہ ◆
عفی اللہ - خدا بخشے - کلمہ ترحم ہے ◆

توقع - امید ◆
برآوردن - پھل پیدا کرنا ◆
کامگار - مقصدور ◆
ہیہات - بہت بعید ہے یعنی افسوس وتحیر و تعجب مستعمل ہے ◆

ترجمہ :- اور سارا واقعہ دوہرایا - اور کہا اے چکور اس سے پہلے تیری خوبیوں کی طرف میں متوجہ نہ تھا - اور تیرا فضل وکمال مجھ پر ظاہر نہ تھا - آج تیرے قہقہوں سے میرا دل خوش ہو گیا - اور تیری دلفریب چال نے مجھے شکار کر لیا - مجھے امید ہے کہ اس کے بعد تم مجھ سے نہ ڈرو گی اور مجھ سے ملنے اور میرے ساتھ رہنے سے رغبت کرو گی - کیونکہ محبّت کا مقدمہ منفعت کا نتیجہ دیتا ہے اور دوستی کا درخت مراد کا پھل پیدا کرتا ہے - بیت

محبّت اک درخت ایسا ہے جس سے میوہ مقصود ۔۔۔ جہانتک توڑو گے بڑھتے چلے جائینگے اسکے پھل

کبک نے آواز دی کہ اے غالب مقصدور مجھ بیچاری مصیبت زدہ سے ہاتھ اٹھا اور کسی دوسری چکور کو لقمہ بنا - ابیات

کہاں میں اور کہاں دیدار تیرا ۔۔۔ یہ تیری فکر ہے اے یار بیکار
خیال اس قسم کا دل میں نہ لا تو ۔۔۔ میرا ہے میل تجھسے سخت دشوار

اگر آگ پانی ایک ساتھ جمع ہو سکیں تو میرا اور تیرا ساتھ رہنا تصوّر میں آسکتا ہے - یا کبھی سایہ اور دھوپ اکٹھا ہو جائیں تو میری تیری رفاقت خیال کی جا سکتی ہے (تعلیق المحال بالمحال ہے - یعنی نہ یہ ممکن ہے اور نہ وہ) مصرع

پورا نہ ہوگا چھوڑ دے اس قسم کا خیال

باز نے کہا اے عزیزہ ذرا غور تو کر کہ مجکو بجز مہربانی اور کونسی بات اس امر پر آمادہ کرتی ہے ◆

صفحہ ۱۹

باز ماندن - رک رہنا - عاجز ہونا ◆

فتور - سستی ◆

مجالست - ہم نشینی ٭

سلسلہ - زنجیر ٭

بال - بازو ٭

مزلت - بزائے معجمہ لغزش و جائے لغزیدن ٭

رفیع - بلند ٭

جفت - جوڑا۔ شوہر۔ زوجہ ٭

مناکحت - باہم نکاح بستن ٭

مالامال - ترکیب فارسی ہے۔ الف درمیانی برائے عطف ہے یا بمعنی بائے معیت عربی میں مال بمعنی حاصل ضرب۔ بہت سے حاصل ضرب ملکر کثیر ہوتے ہیں اس لئے بمعنی بسیار آتا ہے اور مجاز در مجاز بمعنی پُر ہے۔ فارسی میں مالی بمعنی بسیار آتا ہے ٭

مِنقار - چونچ - دانہ چُننے کا آلہ۔ نقر بمعنی دانہ چیدن ٭

داعیہ - خواہش ٭

تحریک - حرکت دلانا - ہلانا ٭

ظلال - جمع ظل - سایہ قبل از نصف روز ٭

طوف - گرد پھرنا - گھومنا ٭

منیع - مستحکم - استوار - محفوظ ٭

ملائم - مناسب ٭

آغوش - گود - بغل ٭

دمار از نہاد کسے برآوردن - اسکو ہلاک کرنا ٭

دمار - بفتح لفظ عربی ہے بمعنی ہلاکت ٭

نہاد - ذات ٭

تعدی - حد سے گزر جانا - تجاوز از حد - ظلم ٭

اہتمام - غمخواری - کسی کے لئے رنج برداشت کرنا ٭

ترجمہ :- کہ تجھ ایسے کے ساتھ مہربانی سے باتیں کروں - نہ میرے پنجوں میں کچھ نقصان ہے کہ تجھ ایسے کے شکار سے عاجز آؤں - اور نہ میری چونچ میں کوئی کمزوری یا کمی ہے کہ اپنی غذا کے لئے شکار سے مجبور اور لاچار ہوں - اس کے سوا کوئی اور بات نہیں ہے کہ تیرے ہمدم اور ہم جلیس ہونے کی خواہش اور تجھ سے اُنس کرنے اور ہم نشینی کی تمنا تیرے اس سلسلہ محبت کی محرک ہوئی ہے - تجکو میری صحبت سے بہت سے فائدے پہنچ سکتے ہیں - پہلی بات تو یہ ہے کہ تیری جنس والے جب دیکھیں گے کہ میں تیری پرورش اپنی حمایت کے بازو کے سایہ میں کرتا ہوں تو دست ظلم کو تیرے دامن سے کوتاہ کرکے عزت کی نگاہ سے تجھے دیکھیں گے - اور تو مزے سے فراغبالی کے ساتھ پہاڑوں اور جنگلوں میں گھومتی رہیگی دُوسری بات یہ ہے کہ مَیں تجکو اپنے گھونسلے میں لے جاؤں گا - مقام بلند اور مسکن استوار و محفوظ میں پہنچکر اپنے ہمجنسوں میں بلندی مرتبہ کے ساتھ تو ممتاز ہو جائے گی - پھر تیری صنف میں سے ایک مناسب اور خوبصورت جوڑ جس کے ساتھ نکاح کرنے پر تیری سچی رغبت ہو لے آؤں گا - تاکہ اُس کے گلے میں خوش

عیشی کے ہاتھ ڈال کر مطلب دلی کے ساتھ تو زمانہ بسر کرے۔ بیت

فلک سے تھا نہ ملال اور زمانہ کی نہ جفا   امیدیں پوری تھیں جام مراد بھی پُر تھا

چکور نے کہا تو چڑیوں کا سردار ہے اور پرندوں کی لگام اختیار تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور میں تیری رعایائے خراج گذار میں سے ایک ہوں۔ اور مجھ ایسے لوگ خطا و نقصان سے خالی نہیں ہوتے ہیں۔ جب مجھے تیری التفات پر اعتماد ہوگا اور تجھ سے غمخواری کی امیدوار ہونگی۔ ممکن ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی بات صادر ہو جو تیری طبع شریف کے مخالف ہو۔ اور بہ نتیجہ خشم خداوند مجھے ہلاک کر دے۔

صفحہ ۳۰

خلوت۔ تنہائی ۔
متضمن۔ شامل ۔
تقریر کردن۔ ثابت کرنا۔ بولنا ۔
موکد۔ مستحکم و مضبوط ۔
باز راندن۔ کہتے رہنا ۔
رایت۔ جھنڈا ۔
خطرہ۔ اندیشہ۔ بات۔ جو دل میں خطور کرے ۔
سوگند۔ قسم۔ حلف ۔
خط کشیدن۔ باطل و منسوخ کردینا ۔
کنار گرفتن۔ بغلگیر ہونا۔ گلے ملنا ۔

ترجمہ۔ پس یہی بہتر ہے کہ گوشۂ تنہائی میں پڑی رہوں۔ اور حاکموں کی ملازمت کا جھنڈا جس میں بڑے بڑے اندیشے ہیں بلند نہ کروں۔ بیت

تماشا روئے خورشیدی کا ہے حد سے مری باہر   پس دیوار بیٹھوں مثل سایہ ہے یہی بہتر

باز نے کہا اے جان برادر تو نے نہ کبھی سُنا اور نہ تجھے کبھی علم ہوا ہے کہ چشم دوستی عیب کے دیکھنے سے نابینا ہے۔ اور جو بُرائی دوست سے سرزد ہوتی ہے وہ بھلی ہی معلوم ہوتی ہے۔ بیت

زہر کو دوست کے شکر سمجھے   عیب کو دوست کے ہنر سمجھے

جب میں تیری باتوں کو نظر محبت سے دیکھتا ہوں۔ اور تیرے قول اور حالات کو دوستی کے دفتر پر لکھتا رہتا ہوں پھر تیری بات چیت پر خط غلطی کیونکر کھینچوں گا۔ اور کس تاویل سے تیرے قول اور فعل کو عیب سمجھوں گا۔ مصرع۔

عیب میں چشم دوست ہوتی نہیں

چکور نے جتنے عذر معقول پیش کئے باز بھی اس کے مقابلہ میں دلپسند جواب دیتا رہا اور آخرکار

قول و قرار کے ساتھ چکور کو سوراخ سے باہر نکال لیا اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور بار دیگر عہد محبت قسم و اقسام سے مضبوط کیا۔ اور باز اس کو ساتھ لے کر اپنے آشیانہ میں آیا۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ خوش خوش زندگی بسر کرتے تھے۔ جب اس حالت پر دو تین دن گذر گئے اور چکور کو باز کیطرف سے اطمینان ہو گیا۔

صفحہ ۲۱

بے تقریب۔ مراد بے محل +
جوع۔ گرسنگی۔ بھوک +
نفس سبعی۔ قوت درندگی و حیوانیت۔ مقابل نفس ملکی +
برائی العین۔ آنکھوں سے دیکھ کر۔ سامنے +
دریاچہ۔ دریا فارسی میں سمندر کو کہتے ہیں اور چہ تصغیر کیلئے ہے۔ بمعنی بحیرہ۔ جھیل۔ تالاب +

انتقام۔ بدلہ (انتظام غلط چھپا ہے) +
بالا گرفتن۔ بھڑکنا +
بشرہ۔ بنوالی حرکات چہرہ۔ مکھ +
بیکران۔ بے حد۔ جس کا کنارہ نہ ہو +
خونفشان۔ بجائے اس کے اچھا ہے +
دریغ۔ افسوس +
پایان کار۔ انجام +

ترجمہ:۔ گستاخی کرنے لگی اور بڑھ بڑھ کے باتیں کرتی تھی۔ بات چیت میں بے محل ہنس دیتی تھی۔ اور باز اپنی ہمت عالی سے سُنی اَن سُنی کر کے بدلہ نہ لیتا تھا۔ لیکن اس کی طرف سے کینہ دل میں گھر کرتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک دن باز کو کچھ کمزوری لاحق ہوئی۔ چنانچہ تلاش غذا میں حرکت نہ کر سکا۔ اور دن بھر آشیانہ میں پڑا رہا۔ جب رات ہوئی اور پوٹا غذا سے خالی رہا۔ بھوک کی آگ بھڑک اُٹھی اور قوت درندگی کو ہیجان میں لائی۔ اور اس کینہ نے جو مدت سے جمع ہو رہا ہے باز کو غضبناک کر دیا۔ ہر چند عقل نصیحت کن عہد و پیمان سابق کو اس کے سامنے پیش کرتی تھی مگر باز کی چشم قبول اس پر نہ پڑتی تھی۔ اور کینہ عہد کے توڑنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈتا تھا۔ چکور نے جب آثار غضب اس کے چہرہ سے دیکھے بالمشافہ اپنی ہلاکت کو موجود پایا۔ اور آہ سرد دل پُر درد سے نکالکر کہا۔ بیت

ہوا عاشق تو سمجھا ہاتھ آیا گوہر مقصود
مجھے کیا علم ہے اس جھیل میں جیش مصیبت کی

افسوس کہ آغاز ہی میں میں نے انجام کو نہ دیکھا اور اپنے غیر جنس کے ساتھ ملی اور بزرگوں کی اس نصیحت کو

مصرع۔ بچو تم صحبت ناجنس سے لوگو!

بھلا دیا۔ لابدی (اُس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ آج میری کشتی عمر ایسے بھنور میں پھنسی کہ ملاح تدبیر اُس کی خلاصی سے عاجز ہے +

صفحہ ۲۲

بشارت۔ بکسر اول فصیح ہے و نوید بضم نون ہر دو بمعنی خوشخبری +

پیش نہاد۔ مدنظر۔ ٹھانی ہوئی بات۔ اس سے پیشتر علامت استفہام غلط ہے +

بے طاقت۔ مجبور +

منوال۔ لپیٹنے کا آلہ۔ اس کا مادہ نول ہے۔ جس کے معنی لپیٹنے کے ہیں۔ وُہ لکڑی جس پر جُلاہا بُن بُن کر کپڑا لپیٹتا جاتا ہے۔ فارسی میں بمعنی دستور و طریق مستعمل ہے۔ اور عرب بمعنی یکساں اور برابر لاتے ہیں +

مخلب۔ اسم آلہ از خلب بفتح بمعنی خراشیدن بناخن و بُریدن و پارہ کردن چیزے و مخلب بمعنی پنجہ و چنگل +

قصد کردن۔ مار ڈالنا۔ قتل کرنا +

از ہم بر دریدن۔ پھاڑ چیر کے رکھدینا +

بچہ تاویل۔ کس بنا پر +

تاویل۔ بات بنانا +

سر انگشت۔ پور +

تاب۔ حرارت +

ترجمہ:۔ میری زندگی کا رشتہ ایسا ٹوٹا ہے کہ فکر و تدبیر کی پوریں اُس کے جوڑنے میں حیران ہیں۔ بیت

حیات سے نہ کسی دوست سے امید وفا ــــ سپہر و دہر سے نیکی کی پھر امید ہو کیا

چکور تو اپنے دل سے اس قسم کی باتیں کر رہی تھی۔ لیکن باز اُسی طرح پنجہ آزار کھولے ہُوئے اور منقار خونخوار پر زہر ستم کا پانی چڑھائے ہوئے اپنی کاربرآری کے لئے بہانہ جوئی کو مدنظر بنائے ہُوئے تھا۔ چونکہ کبک از رُوئے احتیاط شرط ادب کی پوری دیکھ بھال کر رہی تھی۔ باز کو کوئی ایسا بہانہ نہ ملتا تھا۔ کہ اُسے قتل کرے۔ آخر کار مجبور ہو کر از رُوئے غیظ کبک سے کہا۔ کیا یہ جائز ہے کہ میں دُھوپ میں ہوں اور تو سایہ میں رہے۔ کبک نے کہا اے امیر جہانگیر اس وقت تو رات ہے۔ اور تاریکی کے سایہ نے تمام عالم کو گھیر رکھا ہے۔ تم کس آفتاب کی دُھوپ سے تکلیف اُٹھا رہے ہو اور میں کس چیز کے سایہ کی راحت و آرام میں ہوں۔ باز نے کہا اے گستاخ مجھے جھوٹا بناتی ہے اور میری بات کو پلٹتی ہے۔ میں ابھی اس کی سزا تجھے دیتا ہوں۔ یہ کہتا تھا کہ اُس کو چیر پھاڑ کے کھدیا

چوہے نے کہا میں یہ مثل اِس واسطے لایا ہوں تاکہ تو سمجھ لے کہ جو کوئی اپنے غیر جنس سے صحبت رکھتا ہے اور جس کے ضرر سے بچ نہیں سکتا اُس کے ساتھ زمانہ بسر کرتا ہے۔ اُس چکور کی طرح جان نازنین کو رفاقت میں لگاتا ہے تو اُس کی زندگی یوہیں ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح میں بھی تیرا کھاجا ہوں۔ اور تیری طمع سے ہرگز مطمئن بسر نہیں کر سکتا۔ پھر میرے اور تیرے درمیان کس بنا پر راہ ہمنشینی کھولی جائے۔ اور کس وجہ سے اسباب انس و محبت مہیا کئے جائیں۔ کوّے نے کہا اے زیرک اپنی عقل کی طرف رجوع کر اور پھر دوبارہ غور کر کہ مجکو تیرے ستانے میں کیا فائدہ ہے؟

صفحہ ۲۳

دست بسینہ نہادن۔ انکار کرنا۔ منع کرنا۔ جب اپنے سینہ پر ہتھیلی کی طرف سے ہاتھ رکھا ہے تو یہ علامت تسلیم ہے۔ اور جب پشت دست کسی دُوسرے کے سینہ پر رکھیں تو یہ علامت ردو منع ہے +

ذکر جمیل۔ یادگار خوب +

رائحہ۔ خوشبو +

دشمن۔ دراصل دد بمعنی عدو معروف دشمان بمعنی ضد سے مرکب ہے +

مجدّد۔ نو۔ جدید +

مجادلت۔ لڑائی +

اقتران۔ ملجانا +

حیّز۔ محل و مکان۔ مجازاً قدرت و امکان +

بازبستہ۔ متعلق۔ منحصر۔ موقوف +

سریرت۔ راز مجازاً خصلت و عادت +

غربت۔ مسافرت۔ بیگانگی +

تیمار۔ غمخواری و محافظت بیمار۔ مرکب از تیم بمعنی مواسات وار علامت حاصل مصدر جیسے گفتار میں ہے +

مشامّ۔ اسم ظرف از شم محل بوئیدن مراد دماغ +

رجاء۔ امید +

اصل۔ جڑ۔ ذات +

متمکّن۔ جاگیر +

منضم۔ ملا ہوا +

منازعت۔ جھگڑا +

ارتفاع۔ دُور ہو جانا۔ اُٹھ جانا +

انعدام۔ مٹ جانا +

اندفاع۔ دُور ہونا +

ترجمہ:۔ تیرے کھا لینے سے میرا پیٹ کیا بھر یگا۔ تیرے باقی رہنے اور تیری محبت حاصل

ہونے سے تو ہزاروں فائدے ثابت ہیں اور لاکھوں نفعے خیال کئے جا سکتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں کہ میں تو تیری طلب میں دُور و دراز راستہ طے کر کے آؤں اور تو مجھسے منہ موڑے اور میری امید کو روک دے۔ یہ خصلت و عادت نیک جو تجھ میں ہے اس کا مقتضیٰ یہ نہیں کہ میرے حق غربت کو ضایع کر دے اور ایک مسافر کو اپنے آستانہ سے نا اُمید واپس کر دے۔ بیت

غمخواری غریباں ہے یادگار اچھی　　　یہ قاعدہ ہُوا کیوں ابتک نہ تم میں جاری

میں نے عُمدہ اخلاق جو تجھ میں دیکھے ہیں اُن سے ہرگز گمان بھی نہیں کہ تو مجکو اپنے کرم سے بالکل محروم کر دیگا اور امید کے دماغ کو لطف کی رُوح پرور خوشبو سے معطر نہ کریگا۔ مصرع

تجھسے کبھی نادر ہے کب رسم مسافر پروری

چُوہے نے کہا کہ عداوت ذاتی کے برابر کسی دشمنی کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ اگر دو شخصوں میں عارضی عداوت پیدا ہو جائے تو ایک ذرا سے سبب سے اُس کا دُور ہو جانا ممکن ہے۔ اور ادنےٰ وسیلہ سے وُہ جا سکتی ہے لیکن اگر ذاتی دشمنی پڑ گئی ہو اور دونوں کے دل میں اُس کا اثر جاگیر ہو گیا ہو۔ اور اُس پُرانی عداوت کے ساتھ نئی دشمنی بھی مل گئی ہو۔ اور پچھلی لڑائی حال کے جھگڑے سے آملی ہو تو پھر اُس کا اُٹھ جانا کسی طرح دایرہ امکان و قدرت میں نہیں اور اُس کا دُور ہونا ہر حالت میں قوت بشری سے خارج ہے اور اُس دشمنی کا مٹنا ان دونوں کے مٹنے پر موقوف ہے +

صفحہ ۴۲

متضرر۔ ضرر پانے والا یا ضرر رسیدہ +

محاربت۔ جنگ +

ہزیمت۔ شکست +

دمان۔ جنگھاڑنے والا +

متاذّی۔ اذیت پانے والا یا اذیت یافتہ +

مقرر۔ ثابت +

ژیان۔ بھپرا ہُوا +

متاکد۔ ممنوع جس سے بچنے کی تاکید ہو۔ مضبوط +

مشقّت۔ محنت و تکلیف +

روز و شب بہم پیوندند۔ رات دن آپس میں مل جائیں۔ اور یہ ممکن نہیں۔ اس سے فرض محال مقصود ہے +

مہر و سایہ۔ اس سے مراد اجتماع نقیضین ہے جو محال ہے۔ یعنی فرض محال کے بعد اگر ہمارے اور تمہارے درمیان مجالست ہو تب بھی عقلا میری تحمیق اور تضحیک کرینگے +

سابقہ - معرفت و شناسائی سابق راز لغات کشوری) یا خصومت اس کا موصوف حذف ہو گیا یعنی خصومت سابقہ یا یہ لفظ منازعہ ہے یا سالفہ بمعنی قدیم +

دست دادن - حاصل ہونا +
عقدہ کشودن - گرہ کھولنا +
بمشابہ - اس قدر - اس درجہ +

ترجمہ مصرع - سر جائے تو پھر خیال اُس کا جائے ؎

یعنی بغیر جان گئے اُس کا خیال دماغ سے نہیں نکل سکتا۔ حکما نے کہا ہے کہ دشمنی ذاتی کی دو قسمیں ہیں - ایک یہ کہ اُن دو دشمنوں سے کسی ایک پر ضرر منحصر نہ ہو۔ کبھی یہ اُس سے ضرر رسیدہ ہو اور کبھی وہ اس سے اذیت یافتہ ہو۔ جیسے دشمنی ہاتھی اور شیر کی۔ کیونکہ ان کی ملاقات بغیر جنگ ممکن نہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ غلبہ ایک کا ثابت ہو اور شکست دوسری طرف متیقن بلکہ کبھی شیر خشمناک فتح پاتا ہے - اور کبھی کبھی چنگھاڑتا ہوا ہاتھی کامیاب ہوتا ہے۔ اور یہ عداوت ایسی مستحکم نہیں ہے کہ اُس کے زخم کا علاج ہو سکے - اس لئے کہ جس کسی کو غلبہ ہوگا اُس کا دل تسلی پائے گا۔ اور دوسری قسم یہ ہے کہ ہمیشہ ضرر ایک کی طرف سے اور نفع دوسری جانب کے لئے ہو۔ جیسے دشمنی چوہے اور بلی اور بھیڑیے اور بھیڑ کی ہے اور مثل اس کے۔ کیونکہ ہمیشہ تکلیف ایک ہی پر موقوف ہے اور راحت بجانب دیگر لازم ہے۔ اور یہ عداوت اس درجہ سخت ہے کہ گردش آسمانی اسے بدل نہیں سکتی - اور نہ اختلاف زمانہ اس کی گرہ کشائی کر سکتا ہے۔ جہاں کہ ہلاکت جان ایک ہی طرف کی ثابت ہو بغیر اس کے کہ دوسری جانب گذشتہ زمانہ میں ارادہ قتل ہوا ہو یا آئندہ کوئی ضرر پہنچے تو پھر وہاں کس طرح مصالحت ہو سکتی ہے اور ملاقات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے - رباعی

جس وقت کہ روز و شب بہم ہوں منضم | یا رشتہ مہر و سایہ باندھیں باہم
اس حال میں جو ساتھ بیٹھوں تیرے | خندہ کرے مجھ پہ صاحب ہوش اتم

صفحہ ۲۵

مبرّا - بری و دور +
مرآۃ - بکسر آئینہ +
اشعّہ - جمع شعاع +
جبلّی - طبیعی - پیدائشی + طعم - ذائقہ مزہ +
ممازجت - میل جول +

چنگ - پنجہ دست +
پلنگ - بفتح اول ایک شیر چیتا ترجمہ صحیح نہیں
گلخن - گل بمعنی آتش و خن مخفف خانہ - آتشدان بھٹی +
ترّہات - جمع ترہہ سخن باطل و دروغ +

اقامت شہادت - گواہی دینا +
رائحہ - خوشبو +
کشتن - بجھانا +
افعی - ایک قسم زہریلی سانپ کی ہے - اور
اس میں اضافت عام کی خاص کی طرف ہے +
غرّہ - فریفتہ +
افسوں - جادو - منتر - دلبری - فریب - چاپلوسی +

ترجمہ:- کوّے نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ میری اور تیری عداوت اصل فطرت میں نہیں - اگر میری جنس کے افراد کو تیرے ساتھ عارضی دشمنی ہے (تو ہو جزا محذوف ہے) میرا آئینہ دل تو غبار مخالفت سے صاف ہے - اور آئینہ دل شعاع آفتاب محبت کے عکس قبول کرنے کے لئے آمادہ و مہیا امیدوار ہو کہ جو دل تمہارے پہلو میں ہے وہ میری سچی دوستی پر گواہی دے گا مصرع

جان لے دلبر ہے واقف تیرے دل کے راز سے

چوہے نے کہا کہ اصرار کو تو نے حد سے بڑھا دیا اور مجھ پر دوستی کا بار ڈالتا ہے - اور تو نے بھی اپنے دل میں دوستی کی ٹھان لی ہے - اگر میں قبول دوستی میں تکلف کروں ممکن ہے کہ تھوڑے سے سبب سے سر رشتہ محبت ٹوٹ کر تو اس عداوت فطری اور عادت اصلی کی طرف پلٹ جائے - جس طرح کہ پانی چاہے ایک مدت دراز تک کسی مقام پر رکا رہے اور اس کی خوشبو اور مزہ بدل جائے پھر بھی اس میں خاصیت باقی رہتی ہے - جیسے ہی اس پانی کو آگ پر ڈالو اس آگ کے بجھا دینے میں عاجز نہیں اور دشمن کی مصاحبت افعی سانپ کے اختلاط کی طرح بھروسے کے لائق نہیں - اور دشمنوں سے انس کرنا تیز جنگل شیر سے ملنے کی طرح کسی امتحان کی ضرورت نہیں رکھتا - حکیموں نے کہا ہے دشمن کے قول پر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے - چاہے وہ دعویٰ محبت کرے - اور اس کی بات پر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے ہر چند وہ خلوص کے اسباب پر اصرار کرے - ے

دوستی کی امید دشمن سے   چاہنا پھول کا ہے گلخن سے

اور جو کوئی دشمن سے بھروسا کر کے اس کی جھوٹی باتوں پر بھول جاتا ہے اور اس کے منتر اور کہانی کو خوشنودگی و پسندیدگی کے کانوں سے سنتا ہے - اس کے آگے وہی آتا ہے جو شتر سوار کو پیش آیا -

کوّے نے پوچھا وہ کیسے ہوا ؟

صفحہ ۲۶ حکایت ۴

آتش کردن - آگ سُلگانا +

ہیزم - ایندھن +

تابہ - توا - ماہی توا +

کرامت - بزرگی و شرف +

تعبیہ کردن - پھنسانا - باندھنا +

مروحہ - بکسر میم پنکھا مشتق از روح بفتح بمعنی

فرحت و ہوائے سرد +

ماندہ و درماندہ - رہ گیا اور پھنس گیا عاجز ہو گیا +

استغاثہ - فریاد رسی +

بر - ثمر - پھل +

توبرہ - تھیلا - توبڑا +

ترجمہ:- چوہے نے کہا کہ ایک شتر سوار اثنائے سفر میں ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں قافلہ والوں نے آگ سلگائی تھی - اُن کے چلے جانے کے بعد ہوا کے پنکھے نے اُسے بڑھا کر خوب بھڑکا دیا - اُس کے شعلے بڑھ کر جنگل میں ہر طرف لکڑیوں میں لگ گئے - ہر گوشہ صحرا میں ایک لالہ زار نمودار ہو گیا - اُس آگ میں ایک بڑا افعی سانپ پھنس کے رہ گیا - کسی طرف نکلنے کا راستہ نہ پاتا تھا - اور کسی طرح بچت کی اُمید نہ تھی - قریب تھا کہ مچھلی کی طرح ماہی توے میں بھن جاتے اور کبک کی طرح آگ پر کباب ہو جائے - اور چشم اشکبار سے خون ٹپکے - جب اُس سوار کو دیکھا فریاد کرنے لگا اور کہا - بیت

پیش آؤ اگر ترحم سے کام بر آئیگا مرا تم سے

سوار ایک مرد خدا ترس و مہربان تھا - جب فریاد اُس سانپ کی سُنی اور اُس کا اضطراب و بیچارگی دیکھی اپنے دل میں سوچا کہ اگرچہ سانپ آدمیوں کا دشمن ہے - لیکن اس وقت عاجز اور پریشان ہے - اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ میں اُس پر شفقت کروں - اور احسان کا بیج کہ سوائے سعادت دُنیا و کرامت آخرت اور کوئی پھل نہیں دیتا ہے زمین عمل میں بوؤں - لہذا جو توبڑا اُس کے پاس تھا اُسے نیزہ کی نوک پر باندھ کے اُس کے پاس لے گیا - مار غنیمت سمجھ کے توبڑے کے اندر آ گیا - اور سوار نے اس کام کو بھلائی سمجھ کر اُس کو آگ سے نکال لیا - پھر منہ توبڑے کا کھول دیا - اور سانپ سے کہا اب جہاں تیرا دل چاہے جا -

صفحہ ۲۷

کام - مقصد +	الم - رنج +
مظہر - جائے ظہور +	عاقبت اندیشی - انجام بینی +
زخم زدن - کاٹنا +	دون صفت - کمینہ +
مکافات - بدلۂ بدی +	سر کوفتن - سر کچلنا +

ترجمہ :- اور اس بات کے شکرانہ میں کہ تو نے آفت سے نجات پائی گوشہ اختیار کر - اور آئیندہ کسی آدمی کو نہ ستا - کیونکہ خلق خدا کا ستانے والا دُنیا میں بدنام ہے اور آخرت میں ناکام ہے - بیت

نہ کسی کو ستا بخوف اللہ   ہے یہاں بس نجات کی اک راہ

سانپ نے کہا اے جوان یہ باتیں چھوڑ دے - کیونکہ میں جب تک تجھے اور تیرے اُونٹ کو نہ کاٹوں گا ٹلنے کا نہیں - سوار نے کہا کیا میں نے تیرے ساتھ بھلائی نہیں کی اور تجکو آگ میں سے نہیں نکالا ؟ میری جزا یہی اور میری سزا یہی ہے - بیت

مجھسے جب ہو چکی وفاداری   کیوں ہے پھر تجھسے یہ جفا کاری

سانپ نے کہا بے شک تو نے بھلائی کی لیکن بے محل ہوئی - اور تو نے شفقت کی مگر غیر مستحق کے ساتھ - تجھے معلوم ہے کہ میں ضرر رساں چیز ہوں - مجھسے آدمیوں کے لئے نفع کا خیال نہیں ہو سکتا - جب تو نے میری خلاصی میں کوشش کی - اور جس سے بدی کرنا چاہیئے تھی اُس کے ساتھ تو نے بھلائی کی - اِس لئے بالضرور اُس کے بدلہ میں تجھے رنج پہنچانا لازم ہے - ۵

نیکی بدوں سے کرنا ایسا ہے   جیسے کی نیک سے بدی تو نے   نظم

شرع اور عقل منع کرتی ہے   پاک اور نیک سے بدی کرنا

ظالموں اور کمینوں کے سر پہ   نہیں زیبا ہے ہاتھ کا دھرنا

دُوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت قدیمی ہے - انجام بینی کا مقتضیٰ یہ ہے کہ دشمن کا سر کچلتا رہے - ہمارا دفع کرنا تم پر لازم ہے +

صفحہ ۲۸

مبالغہ - اصرار - ہٹ +	گاؤ میش - بھینس - معرنیش - جاموش +
یُمن - برکت + اینک - یہ ہے +	بجائے نرسید - کچھ کارگر نہ ہوا - بیکار گیا +

بینہ۔ جس دلیل سے اثبات دعویٰ ہو+	زبان بکشاد۔ بولا+

ترجمہ۔ اور فتویٰ یہ ہے کہ ہم کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ تو نے اس بارہ میں دُور بینی سے کام نہیں لیا اور رحم سے پیش آیا۔ اب مَیں ضرور کاٹوں گا تاکہ دُوسروں کو تجربہ حاصل ہو۔ سوار نے کہا اے سانپ انصاف کر کہ نیکی کے عوض بدی کرنا کس مذہب میں جائز ہے اور منفعت کی صفائی کا مضرت کی کدورت سے بدلہ دینا کس طریقہ میں ٹھیک ہے۔ سانپ نے کہا تم آدمیوں کی عادت ہی ایسی ہے اور مَیں بھی تمہارے ہی فتوے پر عمل کروں گا۔ اور جو بدلے کے بازار میں تم سے خریدا ہے تمہارے ہاتھ بیچوں گا۔ مصرع اب تو بھی لے جو سب کو ہمیشہ دیا کیا

جتنا بھی اُس جوان نے اِصرار کیا سب بیکار گیا۔ سانپ نے کہا کہ جلد بتا کہ پہلے تجھے کاٹوں یا تیرے اونٹ سے ابتدا کروں۔ جوان نے کہا اس خیال کو چھوڑ۔ نیکی کے عوض بدی کچھ برکت نہیں رکھتی ہے سانپ نے جواب دیا یہی طریقہ انسانوں کا ہے۔ اور مَیں بھی اُنہیں کے طریق پر چلتا ہوں۔ سوار نے اس بات سے انکار کیا اور کہا اگر دلیل سے ثابت کرو اور اپنے دعوےٰ پر گواہ لاؤ کہ اس طرح کا بدلہ دینا انسانوں کی عادت ہے تو مَیں تیرے کاٹنے کو بجان و دل مان لوں گا اور اپنی ہلاکت پر راضی ہو جاؤں گا۔ سانپ نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دُور پر ایک بھینس دکھائی دی جو جنگل میں چر رہی تھی۔ سانپ نے سوار سے کہا۔ ہٹو تاکہ حقیقت حال اُس سے پُوچھیں۔ دونوں بھینس کے پاس آئے۔ سانپ نے پوچھا اے بھینس نیکی کا بدلہ کیا ہے۔ کہا اگر انسانوں کے مذہب سے پُوچھتے ہو تو نیکی کا بدلہ بدی ہے ایک میں ہی ہوں کہ ان میں سے ایک شخص کے پاس مدتوں سے ہر سال بچہ دیا کرتی تھی۔ اور دُودھ اور گھی سے اُس کا گھر پاٹ دیا تھا+

صفحہ ۲۹

کدخدائی۔ صاحب خانہ ہونا+	وصلہ۔ ڈنڈا+
معیشت۔ اسباب زندگی+	ارّہ۔ آرہ+
دار السلخ۔ کھال اُتارنے کا گھر۔ مذبح۔ کمیلہ+	اساس۔ بُنیاد+
پایۂ۔ نیچے+	تعہُّد۔ کسی کام کے سرانجام کو اپنے ذمہ لینا۔ ضامنی کرنا+
ماندہ۔ تھکا ماندہ+	درنگریستن۔ غور کرنا+

گرمازدہ - گرمی کا مارا +
تبر - کلہاڑی +

بیل - بیلچہ - کدال +
تنہ - پیڑی +

ترجمہ :- اُس کی کدخدائی اور اسباب معیشت کی بنیاد میرے ہی اُوپر تھی - جب مَیں بُڈھی ہوئی اور جننے کے قابل نہ رہی تو میری کفالت اور ذمہ داری اُٹھالی اور مجکو گھر سے نکال کر صحرا میں چھوڑ دیا اُس کے بعد ایک مدت تک جنگل میں چرتی رہی اور بغیر مشقت کے اپنی خوشی خواہی پھرتی رہی کچھ موٹاپا مجھ میں آگیا - کل میرا مالک یہاں آیا - مَیں اُسے موٹی دکھائی دی - قصائی کو لایا اور مجھے اُس کے ہاتھ بیچ ڈالا - آج مجکو کمیلے میں لے جائیں گے اور میرے ذبح کا ارادہ رکھتے ہیں - یہ بدلہ اُس تمام بھلائی کا ہے جس کو مَیں نے بیان کیا - مصرع

میری یہ حالت ہے یارو کس سے حال اپنا کہوں

سانپ نے کہا اب تو تُو نے سُن لیا - لہذا کٹوانے کے لئے تیار ہو جا - شتر سوار نے کہا شریعت میں ایک گواہ پر فیصلہ نہیں کرتے ہیں - دُوسری گواہی دلا پھر اُس کے بعد جو تیرا دل چاہے کر سانپ نے غور کیا ایک درخت نظر پڑا - کہا اچھا آؤ اس درخت سے پوچھیں - دونوں ملکر درخت کے پاس آئے - سانپ نے درخت سے پُوچھا کہ نیکی کا بدلہ کیا ہوتا ہے ؟ کہا آدمیوں کے مسلک میں نیکی کی جزا بدی ہے - اور نفع کا بدلہ ضرر - دلیل اس پر یہ ہے کہ مَیں ایک درخت اِس جنگل میں اُگا ہوا ہوں - اور ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر آنے جانے والوں کی خدمت کرتا ہوں - جب آدمی گرمی کا مارا تھکا ماندہ بیابان سے آتا ہے اور کچھ دیر میرے سایہ میں آرام پاتا ہے اور راحت لیتا ہے اُس وقت آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے تو کہتا ہے - فلاں شاخ کلہاڑی کے دستہ کے لائق ہے - اور فلاں ڈنڈا بیلچہ کے مناسب اور موافق ہے - اس کی پیڑی سے اتنے تختے خوب نکلیں گے اور اُس سے اتنے دروازے اور پٹ اچھے بنیں گے - اگر اُن کے پاس آرہ یا کلہاڑی ہوتی ہے تو شاخ اور تنہ میں سے اُن کو جو

صفحہ ۳۳

سایہ کسے گردان - اُس کی حمائت کرنا +
تن در دادن - راضی ہونا +

عقوبت - عذاب - دُکھ +
فتراک - شکار بند +

از بُنیاد برکندن - جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا +
دل از چیزے کندن - اُس چیز کی محبت دل سے نکال ڈالنا +
ماجری - جو کچھ گذرا - سرگذشت +
برآشفت - خفا ہوئی +

ترجمہ :- بھلا معلوم ہوتا ہے کاٹ کر لے جاتے ہیں - باوجودیکہ مجھ سے راحت پاتے ہیں پھر بھی یہ رنج میرے لئے گوارا کرتے ہیں - بیت

ہم کو یہ فکر کریں کس طرح اُس کی امداد
اُس کو یہ فکر اُکھاڑے وُہ ہماری بُنیاد

سانپ نے کہا کہ اب تو دو گواہ ہو گئے - راضی ہو جا کہ تجھے کاٹوں - سوار نے کہا جان بہت عزیز ہے اور حتی الامکان متاعِ زندگی سے دل اُٹھانا دشوار ہے - اگر ایک تیسرا آدمی اور اس قضیہ کی گواہی دے تو پھر میں بے چُون و چرا راضی بقضائے خدا وجہیا بہ قضا ہو جاؤں گا - اتفاقاتِ عجیبہ سے یہ بات تھی کہ ایک لومڑی قریب میں کھڑی تھی اور اُن کے حالات کو دیکھ رہی تھی اور اُن کی باتیں گوش ہوش سے سُن رہی تھی - سانپ نے کہا اچھا اب اس لومڑی سے پوچھیں دیکھیں کیا جواب دیتی ہے - قبل اس کے کہ سوار لومڑی سے پُوچھے لومڑی نے اُس سوار سے پُکار کر کہا تجھے نہیں معلوم کہ نیکی کا بدلہ بدی ہوتی ہے - تو نے اس سانپ کے حق میں کیا نیکی کی ہے جو سزاوار بدلۂ بدی و عذاب ہُوا - جوان نے سرگذشت کہہ سُنائی - لومڑی نے کہا تو مردِ عاقل معلوم ہوتا ہے پھر جھوٹی بات کیوں کہتا ہے - بیت

خردمندوں کو کب جائز ہے جھوٹی بات کا کہنا
نہیں زیبا ہے دانا کو خلافِ ماجرا کہنا

سانپ نے کہا سچ کہتا ہے - اور یہ توبڑہ کہ جس سے اُس نے مجھے آگ سے نکالا تھا شکار بند سے بندھا اب تک موجود ہے - لومڑی بگڑی - کیونکر اس بات کو یقین کیا جائے کہ اتنا بڑا سانپ اس چھوٹے سے توبڑے میں سما گیا - اگر سچ نہیں جانتے ہو

صفحہ ۳۱

برائے العین مشاہدہ کنم - اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں +
مغرور - فریفتہ - دھوکے میں آیا ہوا +
امان - پناہ - کاف اس لفظ سے پہلے مخل وزن ہے +
انداختن - پھینکنا +
... - ... - کمان +
حکم - فیصلہ +
درشدن - داخل ہونا - گھسنا +
شرر - چنگاری - آگ +
بد زندگانی - وہ شخص جس کی زندگی دوسروں کیلئے وبال ہو +
مضایقہ - تنگی و حرج - مراد دریغ +

ترجمہ:- تو پھر میں اس توبڑے میں چلا جاؤں تاکہ تم خود دیکھ لو۔ لومڑی نے کہا اگر یہ صورت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں اور اس گفتگو کی سچائی مجھے معلوم ہو جائے اُس وقت تمہارے درمیان ایسا حکم و فیصلہ دے سکتی ہوں جو سچائی سے دُور نہ ہو اور غرض اور مکر کو اس میں دخل نہ ہو۔ اُس سوار نے توبڑے کا منہ کھول دیا اور سانپ لومڑی کی باتوں کے فریب میں آ کر توبڑے میں گھس گیا۔ لومڑی نے کہا اے جوان جب دشمن قید میں ہے تو اسے امان نہ دے۔ بیت

ہاتھ دشمن جو لگے اور وُہ عاجز بھی ہو   عقل کا حکم ہے پھر اُس کو نہ چھوڑے ہرگز

اُس سوار نے منہ اُس توبڑے کا بند کر دیا اور زمین پر دے دے ٹپکا یہاں تک کہ سانپ مر گیا۔ اور اُس کے شر کی آگ بجھ گئی۔ اور مخلوق اُس کے ضرر سے بچ گئی۔ مصرع بُری زندگی والا مقتول بہتر۔

فایدہ اِس حکایت کا یہ ہے کہ عقلمند کو طریقۂ دُور بینی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور دشمن کی گریہ وزاری کے دھوکے میں نہ آنا چاہیئے۔ اور کسی طرح اُس پر بھروسا نہ کرے تاکہ مصیبت میں نہ پڑے۔ رباعی

جو شخص کلام خصم پر ہو مغرور   ہو جائے گی شمع عقل اُس کی بے نور
کب ہوتا ہے دوستی کا دشمن سے ظہور   جس وقت کہ رات سے رہے ظلمت دُور

{یعنی جس طرح رات سے اندھیرا دُور نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دشمن کبھی دوست نہیں ہو سکتا۔ تعلیق المحال بالمحال ہے)۔}

کوّے نے کہا کہ یہ باتیں تو نے عین حکمت کی بیان کیں میں نے ان کو سُنا۔ اور یہ روشن موتی جو تو کانِ عقل سے نکال لایا تھا میں نے ان سے اپنے دل کو منور کیا۔ مگر تیرے کرم۔ جوانمردی اور مروّت کا سزاوار یہ ہے کہ دریغ و اصرار انکار سے تو درگذر کرے۔

صفحہ ۳۲

باور داشتن۔ یقین کرنا۔	بار۔ دخل و تعلق۔
بہیچ باب۔ کسی طرح۔	گرم بپرسید۔ بہت پوچھا گچھا۔ یا گرم
دفع۔ دُور کرنا۔ ہٹانا۔ دفع دخل۔	بہوسید۔ خوب بوسے لئے اور پیار کیا۔
نرم شانہ۔ مخنث وہنیر از مرکبات فرہنگ انجمن آرا۔	مفتوح ساختن۔ کھول دینا۔
	موالات۔ باہم دوستی کرنا۔

سست عنان سست رو یا سست جان کمزور دل کا یا سست پیمان بمعنی بیوفا یا سست ریش بمعنی احمق +

نوٹ :- اصل کتاب کے تقریباً دو صفحے اس محل کے انتخاب میں نہیں لئے گئے +

ترجمہ :- اور میری بات پر یقین کر کے راہ مواصلت کو کھول دے - اور میں اُن لوگوں میں سے ہوں کہ میری دوستی پر اعتماد چاہئیے - اور باوجود ان باتوں کے میں تیری ہمنشینی کا محتاج ہوں اور اس درگاہ کو میں نے اپنے لئے لازم قرار دے لیا ہے کسی طرح واپس نہ جاؤں گا - اور یقیناً نہ کھانا کھاؤنگا اور نہ آرام لوں گا - جب تک کہ اپنی صحبت سے تم مجھے عزت دار نہ بنا دو گے - بیت

تجھہ ایسے یار کا دامن نہ چھوڑونگا بہ آسانی | کہ ہاتھ آیا ہے جب کی ہے بہت کچھ خون فشانی

چوہے نے کہا تیری دوستی و رعائیت کا میں جان سے خریدار ہوں اور یہ تمام دفع دخل اس لئے تھا کہ اگر تجھے خیال بے وفائی پیدا ہو تو میرے پاس کچھ عذر بھی ہو کہ اس قدر دیکھ بھال کر کے دوستی کی تھی اور تو بھی نہ کہہ سکے کہ کیسا احمق اور بے ہنر دوست ملا - ورنہ ابتدائے گفتگو سے تیری دوستی میرے دل میں گھر کر چکی ہے اور رغبت دل تیری صحبت پر حد سے زیادہ پاتا ہوں - (دیکھتا ہوں) نظم

چمکے جس دل میں کہ برق مہر یار | دوستی کا ہے اُسی دل میں شمار
کب ہو عاشق خواستگار وصل یار | گر نہ ہو معشوق اُس کا خواستگار

پس چوہا نکل آیا اور سوراخ کے آگے ٹھیرا - اور کوّے کی بہت پوچھ گچھ کی - اور ایک دوسرے سے گلے ملکر بستر دوستی بچھایا - مصرع

کمر عشرت باندھو یار آیا گود میں

جب چند دن اس حالت پر گذرے - اور چوہا حتی الامکان رسم ضیافت و شرط مہمانداری بجا لایا تو چوہے نے کہا اے برادر اگر تم بھی یہیں قیام کا سامان کرو اور اہل و عیال کو اس مقام پر لے آؤ تو تمہارا بڑا کرم ہوگا اور جو احسان کہ تمہاری نعمت ملاقات سے میری جان پر ہے دوچند ہو جائیگا +

صفحہ ۲۳

برگ - سامان +
نقل کردن - اٹھا لے جانا +

بقعہ - مقام +
جادہ - پگڈنڈی +

رفاہیت - خوشحالی +
اہل - زوجہ - بیوی +
مضاعف - دوچند +

شارع عام - بڑا رستہ - گذرگاہ عام +
سنگ پشت - کچھوا +
دامن کفن زیر پائے خاک کشیدن - مرکے قبر میں جانا +

ترجمہ :- کیونکہ یہ مقام جہاں ہم رہتے ہیں ایک جگہ تروتازہ اور ایک محل فرحت زا ہے - کوّے نے کہا اس مقام کی خوبی اور وسیع الفضا اور لطیف ہونے میں کلام نہیں - لیکن یہ گذرگاہ عام سے قریب ہے اور پگڈنڈی سے متصل - آنے جانے والوں کی آمدورفت سے کسی صدمہ کی امید اور ہجوم مسافران سے کسی مکروہ کے وقوع کا انتظار کرتے رہنا ہوگا - فلاں جگہ ایک سبزہ زار ہے - بڑی صفائی کی وجہ سے حور کے باغ (بہشت) کی طرح پُرنور ہے - اور ہوا کی صفائی سے باغ ارم کی طرح مقام خوشی ہے سرور ہے

نظم
سبزہ اُگ آیا ہے لب جُو پر ہے معطر گلوں سے باد سحر
حلقہ ہر ایک زلف سنبل کا باندھتا ہے بنفشہ کا جوڑا

ایک کچھوا میرے دوستوں میں سے وہاں رہتا ہے اور میری غذا اُن اطراف میں بہت پائی جاتی ہے اور فتنہ و فساد اُس طرف بہت کم ہے - اگر تمہاری رغبت ہو تو ملکر وہاں چلیں اور باقی عمر فراغت اور خوشحالی میں گذاریں - جو ہے نے کہا - بیت

جب تک کہ مر کے زیر زمیں میں نہ جاؤنگا دامن سے تیرے ہاتھ نہ ہرگز اُٹھاؤنگا

صفحہ ۳۴

مجاورت - ہمسائگی - پڑوس - قربت +
ہادم اللذات - لذتوں کو ڈھا دینے والا - مراد موت یا عزرائیل +
اشتمالت - شامل ہونا +
حوالی - ارد گرد - اطراف +
طوف - گھومنا +
مُستولی - غالب +

آستین فشاں - رقص کناں - شامر سے مراد ہے +
حیف - بمعنی ظلم و مستعمل بمعنی افسوس و دریغ +
بے اختیار - مجبور آ +
عاطر - خوشبودار +
مستقر - قیام گاہ +
سیاہی - سواد - شبح - ظہور چہ سیاہی کردن بمعنی ظاہر شدن آمدہ +

ترجمہ :- کوئی آرزو تیرے ہمسایہ ہونے کے شرف کے برابر نہیں جانتا ہوں - اور کوئی مراد

تیری ملاقات کی سعادت سے خوبتر نہیں پہچانتا ہوں - جہاں کہیں تو آفتاب کی طرح چلے مَیں سایہ کی طرح تیرے پیچھے ہوں - اور جس زمین پر تو شاداں و فرحاں گذرے میں دامن کی طرح تیرے پاؤں سے لپٹا ہوں - جب تک کہ گریبان حیات دست اجل کے ہاتھ نہ لگے (جب تک نہ مروں) دستِ عقیدت تیرے دامن صحبت سے نہ اُٹھاؤنگا - بیت

دامن دولت جاوید و گریباں امید حیف ہے ہاتھ جو آئے تو اُسے پھر چھوڑیں

اور یہ مقام جہاں اس وقت قیام ہے وطن اصلی میرا نہیں ہے - بلکہ بمجبوری یہاں آپڑا ہوں - میرا قصہ اگرچہ طول طویل ہے لیکن بہت سے عجائبات کو شامل ہے - جس وقت تک مقام قیام معین ہو اگر خاطر عاطر مائل ہو تو - مصرع - تھوڑا سا کہوں کشیر میں سے

بات یہاں پر ختم ہوگئی - کوّا چوہے کی دُم پکڑ کے اپنے مقصود کی طرف روانہ ہُوا - اتفاقاً کچھوا اُس چشمہ کے اردگرد گھوم رہا تھا جہاں ان کا مسکن تھا - جب دُور سے کوّے کو آتے دیکھا خوف اُس پر غالب ہُوا پانی میں گھُس گیا - کوّے نے چوہے کو چپکے سے فضا میں سے زمین پر رکھدیا اور کچھوے کو آواز دی - کچھوا اپنے ملاقاتی کی آواز سُنکر پانی سے باہر نکل آیا - چہرہ یار گرامی کو دیکھ کر خوشی کے نعرے آسمان پر پہنچا رہا تھا - قطعہ

یار غائب شدہ آیا بسلامت واپس بخت برگشتہ مرا باسر و سامان آیا
خار تکلیف کا خستہ مَیں کہاں تک رہتا ہے خوشی کا یہ محل وُہ گُل خنداں آیا

صفحہ ۳۵

گرم پرسید ند - خوب مزاج پُرسی کی - پوچھ گچھ کی +

کماہی - جیسا کہ وُہ ہے - حقیقت حال +

فال - شگون +

خوش آمدی - اھلاً وسھلاً +

امانی - جمع اُمنیۃ - اُمید و آرزو +

ازلی - منسوب بزمانہ ازل ضد ابدی یہاں مراد دونوں سے قدیمی ہے +

مالوف - جس سے اُلفت ہو +

بشاشت - کشادہ روئی - خوش طبعی - خندہ رُوئی +

خجستہ - مبارک +

ناحیہ - گوشہ و کنارہ +

آمال - جمع امل - امید +

طالع قسمت - راش - وُہ بُرج جو وقت ولادت مولود افق شرقی پر

کوکب - ستارہ +

ترجمہ:- پھر ایک نے دوسرے کی خوب مزاج پرسی کی- کچھوے نے پوچھا کہ اتنی مدت تک کہاں رہے اور کیا حالت گذری- کوّے نے کبوتروں کے جال میں پھنسنے اور ان کے چھوٹنے تک کا اپنا قصہ اور چوہے کے ساتھ آرزوئے مصاحبت کرنا- اور قواعد محبت کا مستحکم بنانا- اپنے وطن مالوف میں واپس آنے تک پورا پورا کہہ سنایا- کچھوے نے حقیقت حال پر اطلاع پا کے دیدار موش پر پوری خندہ روئی کا اظہار کیا اور کہا- بیت

آپ کا آنا مبارک فال ہے بہر غلام　　　خوب آئے اس جگہ اب لیجئے میرا سلام

میری خوش بختی نے تم کو یہاں پہنچایا- اور میری زور قسمت نے تمہارا ستارۂ جمال ان اطراف کے افق سے نکالا- چوہے نے کہا عذر ان الطاف کا جو آپ مجھ پر صرف کر رہے ہیں کیونکر کیا جا سکتا ہے اور شکر ان الطاف کا جو آپ فرما رہے ہیں کس زبان سے ادا کیا جائے- اور میں حرارت آفتاب حوادث سے تمہارے سایہ مرحمت میں پناہ لایا ہوں- اور تمہاری دولت وصال کے حاصل ہونے کو منتہائے امید و غائیت آرزو جانتا ہوں- بیت

عنائیت ازلی تھی جو راستہ پوچھا　　　ہدائیت ابدی ہے جو دیکھا منہ تیرا

جب صعوبت راہ سے آرام پایا اور اس مسکن میں جو امن آباد اور ہجوم لشکر فتنہ سے محفوظ اور غبار کدورت اغیار سے صاف تھا راحت لے چکے- کوّا زیرک کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ اگر مناسب ہو تو وہ اخبار و حکایات جن کا تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کچھوے سے کہئے- تاکہ بنیاد انس و محبت تمہارے اور ان کے درمیان مضبوط ہو جائے- اور تمہاری گفتگو سے پوری راحت حاصل ہو+

صفحہ ۳۶

منشا- نشو و نما پانے کی جگہ+
نادوت- بفتح دال شہرے در ہند+
ملازم- ساتھ رہنے والا+
مرید- عقیدت رکھنے والا- چیلا+
شام- رات کا کھانا+
ایثار- عطا و بخشش کسی کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم کرنا

مولد- بکسر لام جائے ولادت- جنم بھوم+
مجرّد- مرد بے زن- بن بیاہا+
متابعت- پیروی- تابعداری+
وظیفۂ چاشت- روزانہ صبح کا کھانا+
مترصد- تاک لگانے والا- امیدوار+
حیلہ انگیختن- بہانہ ڈھونڈنا- تدبیر کرنا+

مقصد بر- مقصود و مراد و غرض+

ترجمہ بیت - کھولو لب اور کلام شیریں سے　　کام دل کو بپرازشکر کر دو

چوہے نے بات شروع کر کے کچھوے سے کہا اے بھائی میرا مولد و منشا ہندوستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے جسے ناروت کہتے ہیں - میں اُسی شہر میں ایک زاہد مجرّد کے گوشہ میں رہا کرتا تھا - اور اُس کے عبادت خانہ کے کونے میں اپنے لئے گھر بنایا تھا - چند چوہے میرے ساتھ رہا کرتے تھے ہر روز اُن کی فرمانبرداری میرے ساتھ بڑھتی جاتی تھی - ایک سچّا مرید زاہد کے لئے ہر صبح کو ایک توشہ دان کھانے کا لایا کرتا تھا - زاہد کچھ اُس میں سے روزانہ صبح کے کھانے میں صرف کرتا تھا - اور باقی شام کے کھانے کے لئے اُٹھا رکھتا تھا - اور میں تاک میں لگا رہتا تھا - کہ وُہ گھر سے نکلے تاکہ فوراً دستر خوان تک پہنچوں اور اپنی مرضی کے موافق چند لقمے جو ضروری ہیں کھاؤں اور باقی دوسرے چوہوں کو دیدوں - زاہد نے میرے دُور کرنے کی تدبیریں کیں مگر مفید نہ ہوئیں - میرے مار ڈالنے کی فکریں کیں وُہ بھی بیکار گئیں - یہانتک کہ ایک رات کو ایک مہمان عزیز زاہد کے گھر آیا - جب زاہد کو رسم سلام اور لوازم طعام سے فراغت ہُوئی - تو دستر خوان کلام مفید بچھایا (یعنی باتیں کرنا شروع کیں) زاہد نے اُس سے وطن اور غرض اور باعث سفر اور سبب حرکت پُوچھا - مہمان ایک مرد جہان دیدہ اور گرم و سرد زمانہ چشیدہ تھا - بیت

پھرا جب وُہ برسوں اِدھر سے اُدھر　　ہوا مطلع تب وُہ حالات پر

صفحہ ۳۷

صواب - دُرست - بجا - ٹھیک +
شہود - مشاہدہ - ظاہر ہونا +
منفعل - شرمندہ +
سِمت - نقش و نشان +
امصار - جمع مصر - شہر +
دست برہم زدن - تالی بجانا +
وظیفہ - مراد لازمہ یا طریقہ +
حاشا - بہت بعید ہے - کبھی ایسا نہیں +

ترجمہ :- زاہد کی باتوں کا جواب ٹھیک ٹھیک دیتا تھا - شہروں کے عجائبات اور ملکوں کے نادرات جو کبھی آنکھوں سے دیکھے تھے - تقریر دلپذیر سے ظاہر کرتا تھا - زاہد باتوں میں بار بار تالیاں بجاتا تھا - غرض یہ تھی کہ چوہے تالی سے بھاگ جائیں - مہمان اس حرکت سے جو نشان بے حرمتی تھی شرمندہ ہوتا تھا - اور اس فعل سے جو طریقہ ادب سے دُور تھا خفا ہو کر کہا اے زاہد باتوں میں

تالیاں سجانا بولنے والے کو مسخرہ بنانا ہے اور مسخرہ پن کی صفت اور ٹھٹھول کا نشان تمہارے مناسب حال نہیں۔ اور راہ ادب سے دل لگی بازی کی طرف میلان کرنا تمہارے اطوار کے موافق میں نہیں سمجھتا۔ قطعہ

تمسخر اور استہزا نہ کر تو	پسندیدہ نہیں آزادگاں میں
تمسخر کو بنایا جس نے پیشہ	ذلیل اُس سے نہیں بڑھکر جہاں میں

زاہد نے کہا ہرگز ایسا نہیں کہ کبھی مذاق کا کانٹا میرے دامن سے اُلجھا ہو۔ اور ٹھٹھول کا غبار میرے فضائے دل پر چھا ہو۔ یہ حرکت جو تم دیکھتے ہو۔ چوہوں کے بھگانے کے لئے ہے کہ اُنہوں نے دسترخوان کی سلطنت پر غلبہ پالیا ہے۔ اور جو میں جمع کرتا ہوں اُس پر لوٹ مار کا ہاتھ بڑھاتے ہیں ان کے ہل پڑنے سے نہ تو روٹی میں دسترخوان میں پاتا ہوں اور نہ ان کے تعرض سے غذا گھر میں بچتی ہے۔ بیت

مجھ ایسے سعی سے کب روک پائیں	جو بہر تاخت ہاتھ اپنا بڑھائیں

صفحہ ۳۸

چیرہ۔ غالب +	خیرہ۔ گستاخ و دلیر +
تبر۔ کدال۔ پھاوڑا +	زیر و زبر۔ تہ و بالا۔ الٹ پلٹ +
دُرست۔ اشرفی۔ مُہر +	وجیہ۔ خوبصورت +
سر دست گرفتن۔ اعانت و مدد کرنا +	پابست کردن۔ اپنا پابند کرنا۔ مجبور کرنا +
صیقل۔ چمکانے والا۔ جلا دینے والا +	پشتی بان۔ معین و مددگار +

ترجمہ:۔ مہمان نے پوچھا کہ سب کے سب دلیر و جری ہیں یا کچھ میں جرأت زیادہ ہے۔ زاہد نے کہا کہ ان میں سے ایک اس قدر دلیر ہے کہ سامنے سے چیز دسترخوان پر سے لے بھاگتا ہے اور آنکھوں کے سامنے غذا کی لوٹ مار میں دلیری کرتا ہے۔ مہمان نے کہا۔ اُس کی اس دلیری کا کوئی سبب ضرور ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ زر کی بدولت اس چوہے میں یہ زور ہے۔ کدال لاؤ تاکہ میں اُس کے بل کو کھود کے پھینک دوں اور دیکھوں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ زاہد نے کدال لا موجود کیا۔ اور میں اُس وقت دوسرے سوراخ میں تھا۔ اور ان کی باتیں سُن رہا تھا۔ میرے بل میں ہزار دینار سونے کے تھے کہ میں ان پر لوٹا کرتا تھا۔ اور میری طبیعت میں اُن کے دیکھنے سے فرحت پر

فرحت بڑھتی تھی۔ مختصر یہ ہے کہ میرے دل کی خوشی اور جان کی راحت اُن دیناروں (برابر ڈھائی روپیہ) سے متعلق تھی۔ جب مجھے اُن کا دھیان آتا تھا میرے دل میں خوشی و مسرت پیدا ہو جاتی تھی۔ مہمان نے زمین کھودی اور دیناروں تک پہنچا تو کیا دیکھا۔ نظم

۱ اشرفی چند بود مانند خورشید	صفائی اور چمک میں جام جمشید
۲ وجیہ سُرخ رو سے سکہ دار سے	عزیزے قابلے صاحب عیارے
۳ کبھی خوبوں کا اُس نے ہاتھ پکڑا	کبھی سیمیں بروں کو اُس نے جکڑا
۴ فرح بخش دردہائے پریشاں	کلید قفل مشکلہائے دوراں ٭
(۱) چند اشرفیاں خندہ رو خورشید کی طرح تھیں	صفائی اور چمک میں جام جمشید کی طرح تھیں
(۲) خوبصورت۔ سرخرو اور سکہ دار تھیں	عزت دار قابل اور صاحب عیار تھیں
(۳) کبھی حسینوں کی مدد کرتی تھیں	اور کبھی گورے معشوقوں کو پیسہ نہ ہونے سے مجبور کرتی تھیں

یا حسینوں کو اپنا فرمانبردار بناتی تھیں اور معشوقوں کو اپنی محبت کا گرفتار بناتی تھیں۔

(۴) دلہائے پریشاں کیلئے فرحت بخش پونجی ہیں اور مشکلہائے دُنیا کے قفل کی کُنجی ہیں ٭

زاہد نے کہا یہ سرمایہ جرأت اور پیرایہ قوت اُس چوہے کا تھا۔ کیونکہ مال عقل کے لئے جلا اور قوت کیلئے معین بر ملا ہے۔ اِس کے بعد دستر خوان پہ دلیری نہ کریں گے ٭

صفحہ ۳۹

انکسار۔ شکستگی۔ یہاں کی جگہ ہمہ پڑھو ٭

بضرورت۔ لابدی ٭

فاحش۔ واضح۔ بیّن۔ کھُلم کھلا ٭

انقیاد۔ تابعداری و اطاعت ٭

مشایعت۔ ساتھ رہنا ٭

رو تافتن۔ مُنہ موڑنا۔ اعراض کرنا ٭

اعراض۔ مُنہ موڑنا ٭

معاند۔ دشمن ٭

خس۔ کمینہ اور تنکا۔ یہاں دونوں معنے مُراد ہیں ٭

ریزہ خور۔ ٹکڑے کھانے والا۔ بچا کھچا لینے والا ٭

متابعت۔ پیروی ٭

افتقار۔ احتیاج ٭

انحطاط۔ پستی

تفاوت۔ فرق ٭

مہر گیا۔ کے معنی کہتے ہیں جنکے پاس ہو سب اُس پر مہربان ہوں ٭

رباعی۔ چار مصرعے والی نظم۔ فارسی میں اسے ترانہ کہتے ہیں۔ پہلے چاروں مصرعوں میں قافیہ ہوتا تھا

بعدہٗ تیسرے مصرع سے قافیہ اُڑا دیا گیا ایسی رُباعی کو خصی کہتے ہیں۔ یہ رباعی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن ہے۔ جیسے بحر سریع مسدس مطوی مکشوف کہہ سکتے ہیں یا سریع مسدس مطوی مرفوع۔ رباعی کے موجد رودکی ہیں۔ ایک لڑکے سے کھیل ہیں ایک مصرع لیوزن رباعی نکلا۔ اُس سے منتقبہ ہو کر رودکی نے رُباعی ایجاد کی +

ترجمہ:۔ اور روٹی اور خوان سے تعرض نہ کرے گا اور میں یہ باتیں سُن رہا تھا۔ اور ضعف و شکستگی کے علامات اور حیرت و احتیاج کے وسائل اپنی ذات میں پا رہا تھا۔ اور اُس سوراخ سے کہیں چلا جانا لازمی ہوا۔ اُسی زمانہ میں جب یہ بلائے ناگہانی مجھ پر پڑی اور یہ ہولناک واقعہ میرے گھر پر نازل ہوا اُس نے دیکھا کہ میرا مرتبہ اُن کے دل سے گھٹنے لگا۔ اور جو تعظیم و تکریم کہ کیا کرتے تھے اُس میں بڑا فرق پڑ گیا۔ یاروں کی مہربانی کی آگ بجھ گئی۔ اور ان کی پیروی و فرمانبرداری کا صاف چشمہ انکار و سرکشی کے غبار سے گندلا ہو گیا۔ (رُباعی راشعار کہنا چاہیئے)

[illegible] میں اب کس کے ہے وفاق و وفا باغ میں اب کہاں ہے مہر گیا
زر تھا سرمایۂ سروساماں کا زر گیا تو یہ سمجھو کچھ نہ رہا

وہ چوہے جو میرے پیچھے پیچھے پر گذر اوقات کرتے تھے۔ اور میرے احسان کے ٹکڑ گدے اور میرے خرمن انعام کے خوشہ چین تھے۔ سب میری نعمت سے امید اور میری دعوت کی طمع رکھتے تھے جب اُن کا مقصد مجھ سے حاصل نہ ہوا میری ہمراہی اور پیروی سے مُنہ موڑ لیا۔ اور دوستداری و اطاعت سے پیٹھ پھیر لی عیب اور بدگوئی میں زبان کھول دی اور میرا ساتھ چھوڑ کر میرے دشمنوں سے مل گئے۔ نظم

کردیا جب فلک نے نابینا پایا تب آنکھ کا نہیں تنکا
جو ہمیشہ تھے میرے تابعدار سگ کی طرح سے ریزہ خوار

صفحہ ۴۳

خریطہ - تھیلا - بٹوا +
قسمت کردن - بانٹنا +
وسوسہ - اندیشہ بد +

کاردیدہ - تجربہ کار +
سراسیمہ - حیران و پریشان +
سر بخط کسے نہادن - اُس کی اطاعت کرنا +

مفاوضت - مکالمہ - بات چیت +	پائے کشاں - لنگڑاتا ہوں +
بالین - تکیہ +	منغّص - مکدر - پُر اندوہ +
مشوم - منحوس و بد +	شمائل - خصائل +
معاودت - واپس آنا +	تقریب برانگیختہ شد - وسیلہ پیدا ہو گیا +

ترجمہ :- پھر مَیں نے اُن چوہوں سے مُنہ موڑا اور دُوسری مرتبہ بِل کے منہ کے پاس دوڑا گیا مَیں نے دیکھا زاہد اور مہمان نے وُہ رقم آپس میں بانٹ لی ہے - زاہد نے اپنے حصّہ کو تکیہ کے نیچے ایک تھیلی میں کرکے رکھ لیا تھا - لالچ کا بُرا ہو اُس نے یہ بات دل میں ڈالی کہ اگر اُس رقم میں سے کچھ ہاتھ آجائے تو پھر دوبارہ قوت دل و راحت رُوح پلٹ آئے گی - اور دوست اور بھائی میری خدمت پر رغبت کرنے لگیں گے - اور مجلس آراستہ اور صحبت بارونق ہوجائے گی - اس فکر میں اتنی دیر مَیں نے صبر کیا کہ وُہ سوجائیں - جب وُہ سوگئے تب چُپکے چُپکے زاہد کے سرہانے گیا - وُہ مہمان تجربہ کار اپنے کام پر متوجہ اُس وقت جاگ رہا تھا اور میری تاک لگائے تھا - ایسی لکڑی میرے پاؤں پر ماری کہ اُس کی تکلیف سے کوفتہ خاطر ہو گیا اور لنگڑاتا ہُوا بل میں پہنچا - اتنا رکا کہ اُس درد سے کچھ آرام ہُوا - دوبارہ پھر اُسی لالچ میں باہر نکلا - مہمان نے اس مرتبہ ایک لکڑی میرے سر پر ماری کہ تیورا گیا - بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بل میں پہنچایا اور بے ہوش ہو کے پڑ گیا - اُن زخموں کے درد نے مال دُنیا میرے اُوپر منغّص کردیا اور فقر و فاقہ کا سب خیال بھُول گیا +

اس حادثہ سے میری نوبت یہ ہوئی کہ طمع کا درخت میں نے دل سے اُکھاڑ ڈالا اور رضا و تسلیم کی شاخ سے قناعت کے میوے چکھے - اور حکم الٰہی پر راضی ہو گیا اور زمانہ کا فرمانبردار بن گیا اور اُس زاہد کے گھر سے ایک صحرا میں چلا گیا - ایک کبوتر کی میرے ساتھ دوستی تھی - اُس کی محبت کوے کی مصاحبت کا وسیلہ بن گئی - اور کوے نے تمہاری لطف و مروّت کی حکایت مجھ سے بیان کی - تمہارے خصائل کی ہوا اُس کی بات چیت سے میرے بوستان میں آئی +

صفحہ ۴۱

بازرستن - چھوٹ جانا +	فال - شگون نیک +
والشکر اللہ تعالیٰ - اور شکر خدائے برتر کیلئے ہے +	معتکف - گوشہ میں بیٹھنے والا +

صعب - سخت و دشوار +

سدرہ - بکسر عرش پر ایک درخت +

نکبت - خواری - ذلت - نیچ +

اختر - ستارہ طالع ہو +

ہمائے سدرہ - کنایہ از جبرئیل +

جوار - ہمسایگی - پڑوس +

ترجمہ :- اور تیرے عمدہ صفات اور مکارم اخلاق کا ذکر متقاضی عقیدت اور محبت کا ہوا اور اس کوے کی موافقت سے میں نے چاہا کہ تیری سعادت ملاقات سے خواہاں موانست ہوں - اور نفرت مسافرت سے چھوٹ جاؤں کیونکہ تنہائی ایک سخت کام ہے اور وحشت غریبی ایک امر دشوار لاکلام ہے - دُنیا میں کوئی خوشی دوسروں کے ساتھ بیٹھنے کی ایسی نہیں - اور کوئی غم رفیقوں کے فراق اور ہمدموں کے ہجر کی برابری نہیں کرسکتا ہے - اللہ کا شکر ہے کہ خواری کے دل آزار کانٹے سے خوش نصیبی کا پھول کھلنے لگا - اور رنج کی کل منہی رات راحت کی صبح روشن رائے جہاں آرا سے بدل گئی - **نظم**

جلایا ہجر کا دن اور شب فرقت یار — اس شگوں سے ہوئی برگشتگی بخت فرار

صبح امید جو تھی غیب کے پردہ میں نہاں — کہدو نکلے کہ ہوئی ختم ہماری شب تار

یہ میری سرگذشت (اپنی بیتی) تھی جس کو میں نے پورا پورا بیان کردیا - اب تمہارے پاس آیا ہوں - اور تمہاری الفت و موافقت کا امیدوار ہوں - **بیت**

تم کو زیبا ہے کہ الطاف کی صیقل سے تم — زنگ غم آئینہ دل سے ہمارے چھیلو

کچھوے نے یہ باتیں سُنیں لطف کا فرش بچھایا اور نرمی کی بُنیاد ڈال کر کہا - **بیت**

تم ایسا مہماں باشرف پھر جسکے گھر آیا — ہمائے سدرہ گویا اُسکے گھر میں ہے اُتر آیا

صفحہ ۴۲

مجاورت - ہمسائگی +

حطام - مال حقیر دنیوی +

خورسند - قانع +

مخافت - خوف - ڈر +

نیک - خوب - اچھی طرح +

مواسا - غمخواری - یاری - رعائیت +

موازنہ کردن - برابری کرنا +

کفاف - بقدر ضرورت +

فراتر - آگے - بڑھ کے +

مضار - جمع مضرت - نقصان و گزند +

معونت ۔ مدد، یاری ٭ میامن ۔ جمع میمنت ۔ برکتیں ٭

ترجمہ :- کونسی سعادت تمہاری ہمسائگی کے برابر ہوسکتی ہے ۔ اور کونسی خوشی تمہارے ساتھ رہنے کی خوشی کے مقابلہ میں آسکتی ہے ۔ جس طرح تم میری مدد اور یگانگی کے امیدوار ہو میں بھی تمہاری موافقت اور رفاقت پر افتخار کرنے والا اور اُس سے مددخواہ ہوں ۔ جب تک چراغ زندگی روشن ہے پروانہ کی طرح تمہاری شمع حسن سے عشق کرتا رہوں گا ۔ بیت

مہر رخ کی تری اُلفت ہے مثال ذرہ ۔ تیغ کھا کر بھی نہ چھوڑوں گا محبت تیری

اور اس فصل میں جو اصل کے بارہ میں تم نے تقریر کی ہے اس میں طرح طرح کے تجربے اور قسم قسم کی نصیحتیں شامل ہیں ۔ ان تجربوں کی بنا پر واضح ہو گیا کہ عاقل کو مال حقیر دُنیا سے بقدر ضرورت پر قانع رہنا چاہیئے اور اُس مقدار پر کہ جس سے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے قناعت کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ جو کوئی قدر ضرورت سے زیادہ پر رغبت کرتا ہے وُہ حد انصاف سے باہر قدم دھرتا ہے ۔ اور یہ ناانصافی اُس کو آفت کے محل ہلاکت اور صحرائے خوف میں سرگرداں کر دیتی ہے ٭

اگرچہ تم میری نصیحت سے بے پرواہ ہو اور اپنے نفع کو اپنے ضرر سے خوب پہچانتے ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ حق دوستی میں بھی ادا کروں ۔ اور اخلاق ستودہ اور عادات پسندیدہ سے تیری اعانت کروں فی الحال تو میرا دوست اور بھائی ہے ۔ جس چیز سے تمہاری غمخواری اور مدارات ممکن اور متصور ہوسکتی ہے ہر طرح سے وُہ عمل میں آئے گی ۔ بفرض محال چاہے تمہاری طرف سے آثار بے اتفاقی کے ظاہر ہوں ۔ میری طرف سے سوائے برکات اخلاص اور مراسم اختصاص اور کچھ ظاہر نہ ہوگا

صفحہ ۳۴

احابت ۔ قبول کرنا ٭ خلاب ۔ کیچڑ ٭ سر در باختن ۔ سر دینا ۔ جان دینا ٭ | ملتمسات ۔ خواہشات ۔ معروضات سوالات دشمن کامی ۔ دشمنوں کا مطلب پورا کرنا

ترجمہ ۔ بیت

تم مجھے چھوڑ دو پر تم کو نہ چھوڑوں گا کبھی ۔ دل مرا توڑ دو میں عہد نہ توڑوں گا کبھی

جب کچھوے نے یہ باتیں کہیں اور کوے نے سنے اُس کی مہربانی جو ہے کے حق میں دیکھی اُس کا دل تازہ اور اُس کو خوشی بے اندازہ ہوئی ۔ اور کہا اے بھائی تو نے مجھے خوش کر دیا اور میرے سرور کو دوچند کر دیا

اور کچھ تھوڑا سا تو نے اعلیٰ اخلاق کو ظاہر کیا۔ سب سے بہتر وہ دوست ہے کہ جس وقت کوئی جماعت دوستوں کی اُس کی شفقت اور رعایت کے سایہ میں زندگی بسر کرے وہ اس کے لئے مکرمت کے دروازے کھلے رکھے۔ اور اُس کی خواہشات کے قبول کرنے اور حاجات بر لانے میں اپنی جان پر احسان کرے۔ جو کوئی دوستی میں کسی چیز سے اپنے یار سے دریغ کرے وہ دوستی کے لائق نہیں ہے ۔

جو کریم حوادث کے بھنور میں پھنس جاتا ہے اُس کی دستگیری کوئی صاحب کرم ہی کر سکتا ہے۔ جیسا کہ کوئی ہاتھی اگر کیچڑ میں پھنس جائے تو کوئی دوسرا ہاتھی ہی اُس کو نکال سکتا ہے۔ اگر تجھکو چوہے کے حال کی ذمہ داری میں کوئی زحمت ہو تو کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور عزت و مروت پر نظر کر کے اُس کی محنت و تکلیف کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عقلمند ہمیشہ حصول شرف میں کوشش کرتا ہے اور یادگار خوب باقی چھوڑتا ہے۔ اور اگر نام نیک حاصل کرنے میں مثلاً جان دینا پڑے تو اُس سے دریغ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ (جان دے کر) باقی (یادگار جمیل) کو فانی (جان) کے عوض میں اُس نے خرید لیا اور قلیل کو کثیر کے بدلے میں بیچ ڈالا۔ بیت

زمانہ ہو جو موافق تو نیک نام ہو تو ۔۔۔ ہے نام نیک سے کیا بڑھ کے حاصل دنیا

جس کسی کی نعمت میں محتاجوں کی شرکت نہ ہو اُس کا شمار اسیروں کے گروہ میں نہ ہوگا۔ اور جس کی عمر بدنامی اور دشمنوں کے مقاصد پورے کرنے میں گذرے اُس کا نام زندوں میں نہیں لیا جا سکتا

صفحہ ۴۳

اثر۔ نشان قدم۔ عقب۔ پے ۔	مرحبا۔ شاباش تعظیم جان میں یہ لفظ بولتے ہیں ۔
صورت بستن۔ تصور کرنا۔ خیال کرنا ۔	تمہید۔ درست و محکم کرنا ۔

ترجمہ بیت

سعدی یا مرتا ہے کب جو ہے جہاں میں نیکنام ۔۔۔ مُردہ ہے جس کا نہ لے نیکی سے کوئی ایک نام

کوّا ابھی یہ باتیں کر رہا تھا کہ ایک ہرن دور سے آتے دکھائی دیا۔ اور تیزی سے دوڑ رہا ہے۔ ان سب نے خیال کیا کہ اس کے پیچھے اس کا کوئی خواہاں بھی ہوگا۔ کچھوا تو پانی میں کود گیا۔ اور کوّا درخت پر جا بیٹھا۔ اور چوہا سوراخ میں گھس گیا۔ ہرن پانی کے کنارہ آکر مدہوش ہو کر کھڑا ہو گیا۔ کوّے نے ہر طرف نگاہ دوڑائی کہ دیکھے کہ کوئی اُس کے پیچھے ہے یا نہیں۔ ہر چند داہنے بائیں دیکھا کسی کو

نہ پایا۔ کچھوے کو آواز دی کہ وہ پانی سے نکل آیا۔ اور چوہا بھی آموجود ہوا۔ کچھوے نے دیکھا کہ ہرن خوفزدہ ہے اور پانی کو دیکھتا ہے مگر پیتا نہیں۔ کہا اگر پیاسے ہو تو پانی پیو کچھ نہ ڈرو کوئی ڈر کی بات نہیں۔ ہرن آگے بڑھا کچھوے نے اُس کو مرحبا کہا اور یوں بولا۔ بیت

کہاں سے تو مرے یار گرامی مہرباں آیا　　　نہ بن بیگانہ جب تو آشنا ہو کر یہاں آیا

ہرن نے کہا میں اس صحرا میں اکیلا رہا کرتا تھا اور اپنے ہم جنسوں سے نہیں ملتا تھا۔ ہر وقت تیر انداز لوگ میرے قتل کی کمان پر چلّہ چڑھا کر اِدھر سے اُدھر منڈلایا کرتے تھے۔ آج بڑھے کو دیکھا کہ وہ میری گھات میں ہے اور میں جدھر جاتا ہوں میری تاک میں رہتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کوئی شکاری ہوگا ممکن ہے کہ یکایک میں اُس کے دام مکر میں پھنس جاؤں اس لئے بھاگ کر یہاں آگیا۔ کچھوے نے کہا کچھ خوف نہ کرو کیونکہ شکاری اس مقام کے اطراف میں کبھی نہیں آسکتے۔ اور اگر تم چاہو تو ہماری صحبت سے رغبت کرو۔ ہم تم کو اپنے حلقۂ دوستی میں لے آئینگے۔ اور ہم تینوں کی بنیادِ مصاحبت تمہارے ستون چہارم سے درست اور مستحکم ہو جائے گی +

صفحہ ۴۵

چراخور۔ چراگاہ +
حضور۔ موجود ہونا۔ باخلوص +
معہود۔ مقرر +
نیستان۔ وہ مقام جو بانس یا نرکل سے گھرا ہو +

دل نگرانی۔ رنج و ملال +
قبض خاطر۔ دلبستگی۔ گرفتگی طبع +
استیلا۔ غلبہ +
جمعیت۔ اجتماع یا دلجمعی +

ترجمہ:۔ بڑے لوگوں نے کہا ہے جس قدر دوست زیادہ ہونگے مصیبت کا ہجوم اُن پر کم ہوگا۔

بیت۔ جس جا کہ رسم مہر و وفا ہے زیادہ تر　　　موجودگی جفا و صفا ہے زیادہ تر

یہ بات ثابت ہے کہ اگر دوست ہزار ہوں تو ایک سمجھنا چاہئیے۔ اور اگر دشمن ایک ہو تو بہت جاننا چاہئیے

بیت　دوستی کے لئے ہزار ہیں کم　　　دشمنی کے لئے ایک ہے بہت

چوہے نے بھی ایک تتمّہ کہا۔ کرتے رہے چند مناسب باتیں بیان کیں۔ ہرن نے دیکھا کہ یہ لوگ لطیف طبع یار اور پاکیزہ روش مصاحب ہیں اُن سے ہلگیا اور دل و جان سے اُن کی صحبت پر مائل ہوگیا۔ مصرع۔ آشنائی کیسی اچھی ہے موافق یار سے

ہرن نے اُس سبزہ زار میں مقام کر لیا اور یاروں نے اُسے نصیحت کی کہ اس چراگاہ سے جو ہمارے ارد گرد ہے۔ اس سے باہر قدم نہ رکھے اور اس چشمہ سے جو امن دامان کا حصار ہے دُور نہ جائے ہرن نے مان لیا کہ نصیحت پر عمل کرے گا۔ پھر باہم وقت گذارنے لگے۔ ایک بانسوں سے گھرا زمین کا ٹکڑا تھا جب وہاں اکٹھا ہوتے تھے کھیل کُود کے ساتھ واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ ایک دن کوّا چوہا اور کچھوا مقام معین پر آئے۔ کچھ انتظار کرنے کے بعد بھی ہرن نہ دکھائی دیا۔ یہ بات باعث رنج و ملال ہوئی جیسی کہ عادت مشتاقوں کی ہے۔ دل گرفتگی ان کو لاحق ہوئی۔ کوّے سے خواہش کی کہ تکلیف کر کے اُڑ کے جاؤ اور ہمارے غائب شدہ کی حالت کی خبر لاؤ +

صفحہ ۳۶

درتنگ ایستادہ۔ پاؤں پاؤں چلکے +
ملال سستی۔ تھکن۔ رنج و ملال +
کنج۔ گوشہ۔ کونہ +
مقاومت۔ برابری کرنا +
کیاست۔ مکر۔ دانائی۔ زیرکی +
بیک پا۔ ایک چھلانگ میں +
متواری۔ چھپنے والا +
ستیز۔ جنگ +

بیت۔ ضرور منزل جاناں میں اے صبا جاکر | تو اُسکے عاشق بیدل کو دے خبر لاکر

کوّے نے تھوڑی دیر میں خبر لا کر دی ہَیں نے اُس کو قید مصیبت میں گرفتار دیکھا۔ کچھوے نے کوّے سے کہا کہ اس حادثہ میں سوائے تمہارے اور کسی سے اُمید نہیں کی جاسکتی اور ہرن کے چھٹکارے کا جھنڈا بغیر تمہاری مدد کے بلند نہیں کیا جاسکتا۔ مصرع

کام کا وقت تو جاتا ہے کرو تم جلدی

پھر کوّے نے رہنمائی کی اور چوہا پاؤں پاؤں چلکر ہرن کے پاس آیا اور کہا اے برادر مشفق کیونکر تم اس ہلاکت میں پڑے۔ باوجود اس قدر عقل و دانائی کے کیونکر اپنی گردن قید مکر میں پھنسلوی۔ ہرن نے جواب دیا کہ تقدیر الہی کے مقابلہ میں دانائی کیا کام دیتی ہے۔ اور حکم بادشاہ کے سامنے ذہانت اور ذکاوت کیا نفع پہنچا سکتی ہے۔ بیابان تدبیر سے منزل التقدیر تک راہ بے پایاں ہے۔ اور بے حد فاصلہ میدان تدبیر اور سرحد قضائے الہی کے درمیان ہے

بیت۔ بیرونِ در ہیں ہم مغرور اپنے سو فریبوں پر　　درونِ پردہ دیکھیں ہم وہ کیا تدبیر کرتے ہیں

چوہے نے کہا تم سچ کہتے ہو۔ بیت

جہاں قضا نے لگایا ہو خیمۂ تقدیر　　ہے کب کسی کو سزاوار دعوئے تدبیر

پھر ہرن کی قید کاٹنے میں مشغول ہُوا۔ اتنے میں کچھوا آ پہنچا۔ یار کی گرفتاری پر رنج و ملال کا اظہار کیا۔ ہرن نے کہا اے یارِ غمگسار تیرا یہاں آنا میرے واقعہ سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ اگر شکاری آجائے اور چوہا میری بندشیں کاٹ چکا ہو تو میں ایک چھلانگ میں جان بچا لے جاؤں گا اور کوّا اُڑ جائے گا۔ چوہا کسی سوراخ میں چھپ جائے گا۔ لیکن تم میں نہ قوت مقابلہ ہے اور نہ یارائے جنگ۔

صفحہ ۷۴

مباعدت ۔ دوری ۔　　یعلم اللہ ۔ اللہ جانتا ہے ۔

تلافی ۔ بدلہ ۔　　تدارک ۔ سامان ۔

ترجمہ:۔ اور نہ بھاگنے کی طاقت اور نہ مخالفت کا آہنگ ۔ یہ کیسا تکلف تم نے کیا اور کیونکر یہ دلیری تم نے کی۔ کچھوے نے کہا اے رفیق شفیق کیونکر نہ آتا اور کس طرح رُک رہتا اور اس کا کیسے روادار ہوتا۔ جو زندگانی کہ فراق یار میں گذرے اُس میں کیا لذت ہے۔ اور جو عمر کہ دوستوں کی مفارقت میں کٹے وُہ کس گنتی میں ہے۔ بیت

بے عمر زندہ تھا تو اسے کچھ عجب نہ جان　　روزِ فراق کا ہے کہاں عمر میں شمار

اور میں آنے پر مجبور تھا۔ کیونکہ تمہارا شوقِ جمال بے اختیار مجھے یہاں کھینچ لایا۔ اور تیرے دیدار کی تمنا نے میرا صبر و قرار دُور کر دیا اور اتنی جُدائی و دُوری ضروری جو ہوئی تحمل جو رفیق تھا اُس نے راہ عدم میں قدم رکھا یعنی تحمل جاتا رہا۔ بیت

خدا علیم ہے تیرے بغیر صبر کہاں　　ترے فراق کے دن رات سب ہیں مجھ پہ گراں

تم کچھ فکر نہ کرو۔ ابھی ابھی چھوٹے جاتے ہو۔ اور یہ بندشیں جب کھُل جائیں گی تو اطمینان کے ساتھ اپنے گھر چلے جاؤ گے۔ ہر حالت میں شکر گذاری و سپاسداری لازم و واجب ہے۔ کیونکہ کوئی زخم جسم کو اور کوئی گزند جان کو نہیں پہنچا ہے ورنہ اُس کا علاج خیال میں نہ آتا۔ اور اُس کی تلافی اندازہ قدرت سے باہر ہوتی۔ یہ لوگ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ صیاد دُور سے آتے دکھائی دیا۔ چوہا قید کاٹ چکا تھا۔ ہرن بھاگ

گیا اور کوا اُڑ گیا۔ چوہا ایک بل میں گھس گیا لیکن کچھوا وہیں رہ گیا۔ صیاد آیا اور جال کو کٹا پایا۔ حیرت کی اُنگلی فکر کے دانتوں کے نیچے دبائی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

صفحہ ۴۸

متاع - مال +	راجع - رجوع کرنے والا۔ راجع غلط چھپا ہے +
ناموس - عزت +	تدارک - بدلہ - سامان +
موازی - برابر +	اثیر - بلند - کرۂ نار +
دستان - نغمہ - افسانہ +	تفاوت - فرق و امتیاز +

ترجمہ:- آیا یہ کام کس نے کیا ہے اور یہ کام کس کے ہاتھ سے ہوا ہے۔ اُس کی نظر کچھوے پر پڑ گئی اپنے دل میں کہا اگرچہ یہ حقیر مال چھوٹے ہوئے ہرن اور ٹوٹے ہوئے جال کے رنج کا بدلہ نہیں ہو سکتا ہے لیکن خالی ہاتھ واپس جانا حرمت صیادی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اُسی وقت اُس کو اُٹھا لیا اور تھیلے میں ڈال لیا اور پیٹھ پر رکھ کر شہر کی طرف چلا۔ وہ سب یار اُس کے جانے کے بعد جمع ہوئے اور یہ امر اُن پر واضح ہو گیا کہ کچھوا صیاد کی قید میں ہے۔ فریاد کرنے لگے اور ان کے نالہ وزاری کی آواز بلندی فلک تک جاتی تھی اور کہتے تھے۔ بیت

جس دن جمال تیرا میرے سامنے نہ ہو — آنکھوں کا کام گریۂ بے اختیار ہے

کونسا رنج دوستوں کی جدائی کے برابر ہو سکتا ہے۔ اور کونسی مصیبت یاروں کے فراق کی برابری کر سکتی ہے جو کوئی دیدار یار سے محروم رہتا ہے اور وصال گل رخسار سے جدا ہو جاتا ہے وہ جانتا ہے کہ صحرائے فراق کے سرگردانوں کا پاؤں کیچڑ میں پھنسا ہے (یعنی عاجز ہیں) اور گوشۂ اشتیاق کے تنہا بیٹھنے والوں کا دست حسرت دل پر ہے۔ بیت۔

درد تجھ میں جب نہیں حالت مری کیا جانے تو — قدر تشنہ تجھ کو کیا ہو تو تو ہے ساحل کے پاس

ہر ایک اُن یاروں میں سے الگ الگ ایک داستان کہتا تھا اور مناسب حال ایک نغمہ شور انگیز و درد آمیز ترتیب دیتا تھا۔ اور مضمون ان کی باتوں کا شامل ایک بات کو تھا۔ ؎

بے لب شیریں جاناں دل کو لذت کیا ملے
عزت جان حزیں ہے بے عزیزوں کے کہاں

صفحہ ۴۹

درحوصلۂ او نہ نشیند - اُس کے دل میں نہ آئیگی اُس پر اثر نہ کرے گی +	مساوات - برابری و اعتدال +
متکفل - کفالت کرنے والا - ضامن +	حوصلہ - پوٹا ہمت + حیلہ - تدبیر مکر +
مواسات - غمخواری - صحیح +	نکبت - بضم خواری - ذلت و رنج +
	خام طمع - لالچی +

ترجمہ :- آخر کار ہرن نے کوّے سے کہا اے برادر اگرچہ ہماری باتیں بہت فصیح اور ہمارے اشعار جو ہم پڑھ رہے ہیں بہت بلیغ ہیں مگر کچھوے کو ان سے کیا فایٔدہ - ہماری نالہ وزاری وگریہ بیقراری اُس کے دل میں گھر نہیں کر سکتی - ہماری وفاء عہد کا سزاوار یہ ہے کہ کوئی حیلہ سوچیں اور کوئی تدبیر کریں - جو اُس کی خلاصی اور رہائی کی وسیلہ ہو - بزرگوں نے کہا ہے چار گروہوں کی جانچ چار اوقات میں ممکن ہے بہادروں کی جرأت کو لڑائی کے دن جان سکتے ہیں اور امینوں کی دیانتداری لین دین میں پہچان سکتے ہیں اور بیوی بچّوں کی محبت و وفا کو فاقہ کے زمانہ میں معلوم کر سکتے ہیں - اور دوستوں کی حقیقت حال کو زمانہ رنج و مصیبت میں تحقیق کر سکتے ہیں - بیت

وقتِ غم چاہئیے ہے یار و معین   وقت شادی کمی یار نہیں

چوہے نے ہرن سے کہا میرے دل میں ایک تدبیر آئی ہے کہ تم سامنے صیاد کے آؤ اور اپنے آپ کو ملول اور مجروح کی طرح دکھاؤ - اور کوّا تمہاری پیٹھ پر بیٹھ کر ایسا ظاہر کرے کہ وہ تیرے کھانے کا ارادہ رکھتا ہے جب صیاد کی آنکھ تجھ پر پڑے گی - تو بالضرور تیرے پکڑنے سے اپنا دل خوش کرے گا - اور کچھوے کو مع سامان زمین پر رکھ کے تیری طرف متوجہ ہوگا - جب تیرے پاس آئے تو لنگڑاتا ہوا اُس سے دور نکل جا - نہ اس قدر دور کہ وہ تجسے قطع اُمید کرلے - ایک اچھے وقت تک اُس کو دوڑ دھوپ میں مشغول رکھ اور اس آمد و رفت میں اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دے - ممکن ہے کہ میں کچھوے کو چھڑا کر بھگا سکوں - ساتھیوں نے اُس کی رائے کی تحسین کی - اور ہرن اور کوّے نے جس طرح کہ مقرر ہو چکا تھا اپنے آپ کو صیاد کے سامنے سے ظاہر کیا - صیاد لالچی نے

صفحہ ۵۰

راست آوردن - ٹھان لینا +	پیرامن - گرد +
دیو - بھوت پریت +	عقد - لڑی - سلک +

پری - بھتنی - چڑیل +
نذر - عہد +

مرفّہ - خوشحال +
انتظام یافت - منتظم ہوگئی +

ترجمہ - ہرن کو دیکھا کہ لنگڑاتا ہوا جا رہا ہے اور کوّا اُس کے ارد گرد اُڑ کر اُس کی آنکھیں نکالنے کا ارادہ کرتا ہے - ہرن کے پکڑنے کی دل میں ٹھان لی اور توبڑہ بیٹھ پر سے اُتار کے اُس کی طلب میں اُٹھ کھڑا ہوا - چوہے نے فوراً توبڑے کے بند کاٹ دیئے اور کچھوے کو چھڑا لیا - کچھ عرصہ کے بعد جب صیاد ہرن کی جستجو سے عاجز آکر خوب تھک گیا تو توبڑے کے پاس آیا - کچھوے کو نہ پایا - اور توبڑے کے بند کٹے پائے - حیرت اُس پر چھا گئی - دل میں سوچا کہ عجیب حالات ہیں جنھیں میں دیکھ رہا ہوں - کوئی انہیں یقین نہ کرے گا - پہلے تو ہرن کی قید کٹ جانا - پھر ہرن کا اپنے آپ کو بیمار دکھاتا اور اُس پر کوّے کا بیٹھنا اور کٹ جانا توبڑے کا اور بھاگ جانا کچھوے کا ان باتوں کو میں کیا سمجھوں - اسی خیال میں خوف اُس پر چھایا - اور کہا غالباً یہ مقام بھتنیوں اور بھوتوں کا ہے مجھے جلد واپس جانا چاہیئے اور اس صحرا کے جانوروں سے ہاتھ اُٹھا لینا چاہیئے - پھر صیاد نے اُس کٹے ہوئے توبڑے اور ٹوٹے ہوئے جال کو اُٹھا لیا اور بھاگ کھڑا ہوا - اور عہد کر لیا اگر اس بیابان سے زندہ وسلامت نکل جاؤنگا پھر عمر بھر اس صحرا کا خیال دل میں نہ لاؤں گا - اور دوسرے شکاریوں کو بھی از روئے شفقت اس صحرا میں آنے سے منع کروں گا - کیونکہ مصرع جال میں کچھ بھی یاں نہیں آتا

جب صیاد چلا گیا سب یار دوبارہ جمع ہوئے اور با فراغت ومحفوظ وخوشحال ومطمئن اپنے مسکن کو واپس گئے - اُس کے بعد نہ تو دست مصیبت اُن کے دامن تک پہنچا اور نہ ناخن رنج نے اُن کے چہرۂ حال وانجام کار کو کھسوٹا - اور ان کی برکت موافقت اور حسن اتفاق سے ان کی زندگانی کی لڑی منتظم اور رشتہ محبّت مستحکم ہوگیا +

صفحہ ۵۱

یکتا - اکہرا +
زال - پدر رستم +
گلشکر - گلقند - ایک دوا مقوی دل مرکب از گلاب و قند +

شدّت - سختی زمانہ +
ایستادگی - قیام +
مباسطت - کشادگی دل کے ساتھ برتاؤ کرنا - مراد محبّت
عمر باختن - جان دینا +

دوتا - دوہرا +
زرسفید - وقت پیدائش کے زال کے سر کے بال سفید تھے +
معاضدت - دستگیری و مددگاری +

نوائب - جمع نائبہ مصیبت +
عقبات - جمع عقبہ امر سخت عظیم +
نقادہ - بضم برگزیدہ - پسندیدہ - خلاصہ +
گرانی - بوجھ - بار - بارخاطر - رنج +

ترجمہ:- ہراکہرے تاگے کو بڑھیا کی قوت توڑ دے
دوہرا ہونے پر نہ توڑیگا اُسے پھر زال زر
گل اکیلا سونگھنے سے خشک ہوتا ہے دماغ
صرف شکر کھاؤگے تو گرم کر دے گی جگر
ایک ان دونوں سے کچھ قوت نہ دیگا قلب کو
جان و دل کی تقویت کو خوبتر ہے گل شکر

یہ دوستوں کی موافقت اور ہم نشینوں کی مددگاری کا قصہ ہے۔ سچی دوستی کا خوشحالی اور مصیبت میں۔ اور رعایت محبت کا وقت راحت محنت میں اور ادائے حقوق صحبت کا وقت نعمت اور شدت میں جب مصائب وحوادث زمانہ میں پورے اخلاص کے ساتھ قیام کرتے ہیں بالضرور موافقت اور معاونت کی برکت سے بہت سے ہولناک محل ہلاکت سے خلاصی پاتے ہیں اور سختیوں اور آفتوں کو پس پشت کرکے خوش زندگانی کے تخت اور خوش سلوکی کی مسند پر خوشحال اور فارغ البال بیٹھتے ہیں۔ عقلمند کو چاہیئے کہ نور عقل وصفائی فکر سے ان حکایات پر مناسب غور کرنا واجب سمجھے کہ دوستی ضعیف جانوروں کی کیسے عمدہ پھل اور اعلیٰ نتیجے دیتی ہے۔ اگر گروہ عقلا کہ خلاصۂ عالم و برگزیدۂ آدم ہیں۔ اس قسم کی دوستی کی بُنیاد ڈالیں گے اور محبت کی بنا ایسے قانون پر رکھیں گے اور خالص نیت اور صاف باطنی سے اُسے انجام دینگے تو اُس کے انوار فوائد کیسے شامل حال خاص و عام ہونگے اور اُس کے آثار منافع ہر ایک کے صفحات حالات پر ظاہر ہو کے کیسی برکتیں اُس زمانہ کی چھوٹے اور بڑوں کو پہنچیں گی۔ نظم

جانا پہچانا ہے جس نے حق یار
راہ میں اُس کی کرتا ہے جاں نثار
رنج اس کا چاہیئے گر نہ ہو یار ہو
کام برآتا نہیں بے یار غار
ساتھ اُس کے رہ جو ہے اہل صفا
دامن اُس کا تھام جو ہے باوفا
رغبت اُس سے کر جو ہو اہل وفا
جان سپر کر دے حضور سر بلا
دوست جانی کے لئے اے باتمیز
جان کو ہرگز نہ کرنا تو عزیز
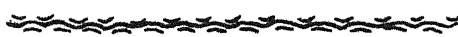
انتخاب از طبقاتِ ناصری

تصنیف

منہاج الدین بن سراج جورجانی

ہندوستان کے شاہان شمسیہ کا ذکر

(۱)

سُلطان المعظم شمسُ الدنیا والدین ابو المظفر التمش السلطان

صفحہ ۵۲

تعالیٰ ۔ برتر ہے +

ازل ۔ وُہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔ آزال اسکی جمع ہے

خلیفۃ اللہ ۔ نبی و رسول یعنی شریعت اسلام کے اجراء میں گویا مددِ رسُول کرنے والا ہے +

دولت ۔ سلطنت و حکومت ۔

غازی ۔ غزوہ و جنگ کرنے والا +

مرابطہ ۔ سرحد کفار پر انتظار جہاد میں گھوڑا باندھا رکھنے والا +

داد ۔ کا فاعل حق تعالیٰ ہے +

فر ۔ شان و شوکت و دبدبہ +

تقدّس ۔ پاک ہے +

یمین ۔ قوت و مرتبت +

امیر المومنین ۔ خلفائے بنی کا لقب ہے یہاں خلیفہ بغداد مراد ہیں +

باذل ۔ سخی و جوانمرد +

مجاہد ۔ جہاد کرنے والا +

البری ۔ ترکوں کا ایک قبیلہ +

فریدون و قباد وغیرہ ایران کے مشہور سلاطین"

بہرام ۔ مریخ و نام بادشاہ جو بہرام گور کہلاتا ہے +

ترجمہ :۔ جب اللہ تعالیٰ نے ازل ہی میں تقدیر کردی تھی کہ ملک ہندوستان سلطان معظم

شہریار اعظم دین و دنیا کے آفتاب ۔ عالم والوں میں سایہ خدا ۔ ابو المظفر التمش سلطان ۔ قوت خلیفۃ اللہ حکومت سلاطین و امیر المومنین کے معین و مددگار کے اور ان کی اولاد کے سایہ حمایت میں آخر زمانہ کے فتنوں اور وقائع جہان کے حوادث سے امان میں رہے ۔ اُس سلطان عادل سخی منصف کریم غازی جہاد کرنے والے منتظر جہاد عالم کے پالنے والے عدل و انصاف پھیلانے والے ۔ فریدون فر ۔ قباد ذات کاؤس عزت سکندر دولت بہرام شوکت کو ترکستان کے قبائل البری سے یوسف کی طرح تاجروں کے ہاتھ اللہ نے بکوا دیا +

صفحہ ۵۳

بہی ۔ بروزن فعیل روشن و زیبا +
علی ۔ نام برادر عم زاد و داماد نبی اسلام و امام اول از ائمہ اثنا عشر و خلیفہ چہارم از روئے ظاہر +
کلاہ دار ۔ ٹوپی پہننے والے ۔ عامہ مخلوق +
امصار ۔ جمع مصر بمعنی شہر +
صدور ۔ جمع صدر ۔ سردار +
بذل فرمودن ۔ صرف کرنا +
محیط ۔ گھیرنے والا +
حوزہ ۔ وسط سلطنت +
قبۃ الاسلام ۔ بغداد و بخارا کا لقب ہے +
محط رحال ۔ پالان اتارنے کی جگہ +
ملاذ و ملجا ۔ جائے پناہ +
ممہد ۔ مضبوط و مستحکم +

دوم و ثانی ۔ بمعنی نظیر و مثل +
طاب ثراہ ۔ پاک کرے اللہ اسکی مٹی کو +
دستار بند ۔ مولوی لوگ ۔ پگڑی باندھنے والے
دہاقین ۔ جمع دہقان ۔ کسان ۔ دیہاتی ۔ گنوار +
استجماع ۔ جمع کرنا +
کبرا ۔ جمع کبیر ۔ بڑے لوگ +
حضرت ۔ درگاہ و کلمہ تعظیم +
اوامر و نواہی ۔ جنکے کرنیکا حکم ہوا اور جنکو منع کیا گیا ہو +
بیضہ ۔ میان سرا و شہر +
مشارق ۔ دنیا کے مشرقی حصے +
حبائل ۔ رسیاں +
مہرب ۔ بھاگ کے جانے کی جگہ +
نکبت ۔ رنج و ذلت + لک ۔ پانچ ہزار در ہندی سو ہزار

ترجمہ :۔ یہاں تک کہ مرتبہ بمرتبہ تخت سلطنت و مسند حکومت تک پہنچا دیا ۔ اُس کی بدولت دین محمدی کی پیٹھ قوی اور مذہب احمدی کا چہرہ زیبا ہو گیا ۔ شجاعت میں علی کے مثل اور سخاوت میں حاتم طائی نکلا ۔ اگرچہ سلطان کریم قطب الدین علیہ الرحمۃ نے لاکھ کی بخشش اپنے زمانہ میں دکھائی لیکن

سلطان سعید کریم شمس الدین نے عوض میں ہر لاکھ کے سوا لاکھ بخشے۔ چنانچہ دُنیا اور آخرت دونوں میں محبوب ہونگے۔

اور حق میں اصناف خلق کے چاہیے وہ مولوی ہوں یا عامۂ مخلوق اور دیہاتی اور تاجر اور شہروں کے مسافروں پر اُس کا انعام عام تھا۔ شروع زمانہ سلطنت اور طلوع صبح مملکت سے جمع کرنے میں علمائے مشہور اور سادات بزرگ اور بادشاہوں اور امیروں اور سرداروں اور بڑے لوگوں کے پچاس لاکھ سے زیادہ روپیہ ہر سال صرف کرتا تھا۔ اور اطراف عالم سے مخلوق کو دہلی میں جو دار السلطنت ہندوستان کا اور مرکز دائرہ اسلام اور محیط احکام جایز و ناجایز شریعت اور مرکز دین محمدی و مستقر ملّت احمدی و قبۃ الاسلام اطراف مشرق دُنیا ہے جمع کر دیا۔ اور یہ شہر دہلی اُس بادشاہ کے کثرت انعام و اکرام سے تمام عالم کی فرودگاہ بن گیا۔ اور جس کسی نے بلاد عجم کے حوادث کی رسیوں سے اور مصائب کفار مغل سے بفضلِ خدا نجات پائی اُس نے جائے پناہ اور گریزگاہ اُس بادشاہ کی بارگاہ جہاں پناہ کو بنا لیا اور ہمارے اس زمانہ تک وُہ قواعد امن و امان کے مستحکم اور مضبوط ہیں۔ اور خدا کرے جب رہے اسی طرح رہے۔

صفحہ ۵۷

ثقات۔ جمع ثقہ۔ معتبر لوگ +

مرقد۔ سونے کی جگہ۔ مراد قبر +

اقربا۔ جمع قریب۔ قریبی رشتہ دار +

بازرگان۔ تاجر۔ سوداگر +

صدر جہان۔ وزیر +

اصطناع۔ نکوئی۔ بھلائی +

قرضہ۔ دوانی۔ چونی۔ اٹھنی۔ روپیہ کا ٹکڑا +

برمن عہد داد۔ مجھسے اقرار لے لیا +

روایات۔ جمع راوی۔ حکائیت و بیان کرنیوالے +

اتباع۔ جمع تبع۔ پیروان +

نصیب۔ حصّہ +

پسران عم۔ چچا زاد بھائی +

حجر۔ گود۔ آغوش۔ کنار +

رضاع۔ شیرخوارگی +

تضرع۔ منت اور زاری کرنا +

خالوادہ۔ خاندان۔ گھرانہ +

ترجمہ:۔ معتبر راویوں سے ایسا سُنا گیا ہے کہ جب سلطان شمس الدین (روشن کرے اللہ اُسکی قبر کو) بچپنے میں بحکم خدا ملک ترکستان اور قبائل البری سے سلطنت اسلام اور ممالک ہندوستان کا نامزد ہوا اُس کے باپ کا نام یلیم خان تھا۔ اُس کے پیرو۔ رشتہ دار اور ساتھی بہت تھے۔ اور اس بادشاہ

کو خوش سیرتی۔ دانائی اور خوبصورتی سے حصۂ کامل حاصل تھا۔ چنانچہ اُس کے بھائی اُس کے حسن اور دانائی پر حسد کیا کرتے تھے۔ اُس کو گھوڑوں کے گلوں کے تماشہ کے بہانہ سے ماں باپ کے پاس سے لے گئے۔ جب گلہ اسپان کے پاس پہنچے ایک تاجر کے ہاتھ اُسے بیچ ڈالا۔ بعضے کہتے ہیں کہ وہ بیچنے والے لوگ چچا زاد بھائی تھے۔ تاجر اُس کو بخارا کی طرف لے آیا۔ اور صدر جہان کے ایک عزیز کے ہاتھ اُسے بیچ ڈالا کچھ عرصہ تک اُس بزرگ اور پاک خاندان میں رہا۔ اُس خاندان کے بزرگ لوگ اُسکو آغوش نیکی میں اس طرح پالتے تھے جیسے اولاد کو شیر خوارگی کے زمانہ میں پالتے ہیں؛

معتبر لوگوں میں سے ایک راوی نے بیان کیا کہ خود شمس الدین کے منہ سے میں نے سُنا کہ ایک مرتبہ اُس خاندان کے ایک شخص نے مجھے دوانی دی کہ بازار جاکر انگور خرید لاؤں۔ جب میں بازار گیا راستہ میں وہ دوانی گر گئی اور کھو گئی۔ بچپنے کے سبب سے ڈر کے مارے میں رونے لگا۔ اُس گریہ وزاری میں ایک فقیر میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑا اور میرے لئے انگور خرید دیئے اور مجھ سے اقرار لیا جب تم بادشاہ ہو جاؤ تو ضرور فقیروں اور نیکوں کی عظمت کرنا اور اُن کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔ میں نے اُس سے وعدہ کرلیا؛

صفحہ ۵۵

آبدیدہ۔ اشک؛
امامت۔ پیشوائی؛
مرضیہ۔ پسندیدہ؛
زر رکنی۔ سکۂ رکن الدولہ؛

قماط۔ غندک۔ غنداق۔ وہ کپڑا جس میں چھوٹے بچّے کو لپیٹے رکھتے ہیں؛ تصدر۔ سرداری؛
رشد۔ نیک راہی و راستبازی؛
موقوف۔ وقف کیا ہوا۔ مال موقوفہ بک نہیں سکتا؛

ترجمہ:۔ جو دولت و سلطنت مجھے ملی ہے وہ اُسی فقیر کی نظر رحمت سے ملی ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ کوئی بادشاہ حسن اعتقاد۔ اشکباری اور تعظیم علماء و مشائخ میں اُس کا ایسا نادر آفرینش سے غنداق سلطنت میں نہیں آیا؛

اُس خاندان پیشوائی و سرداری سے ایک اور تاجر نے اُسے خرید لیا کہ اُس کو لوگ حاجی بخاری کہتے تھے۔ پھر ایک اور سوداگر نے مول لے لیا جو جمال الدین چست قبا کہلاتا تھا اور اُسے غزنین میں لے آیا۔ اُس زمانہ میں جمال اور اوصاف برگزیدہ و اخلاق پسندیدہ و آثار راستی و شوکت و زیرکی میں اُس سے بڑھ کے غزنین میں کسی کو نہ لائے تھے۔ اُس کا ذکر خدمت سلطان معز الدین محمد سام میں کیا گیا

حکم ہُوا کہ اُس کے دام لگائے گئے اور وُہ ایک دُوسرے ترک ایبک نام کے ساتھ ہم سلک تھا۔ دونوں کی قیمت ہزار دینار سکہ رکن الدولہ مقرر ہوئی۔ جمال الدین چست قبا نے اس قیمت پر اُسے بیچنا منظور نہ کیا۔ سلطان نے حکم دیا کہ کوئی انسان اسے مول نہ لے اور وُہ بمنزلہ مال وقف سمجھا جائے +

جمال الدین چست قبا نے ایک سال غزنیں میں ٹھیرنے کے بعد ارادہ بخارا کا کیا۔ اور سلطان معزالدین بخارا میں تھا۔ دوبارہ اُس کو غزنیں لے آیا۔ حالانکہ تین سال تک بخارا میں ٹھہرا۔ چونکہ حکم نہ تھا کہ کوئی اُسے خریدے ایک سال اور غزنیں میں رہا یہانتک کہ سلطان قطب الدین نہروالہ اور گجرات کی فتح جنگ کے بعد ملک نصیر الدین حسین کے ساتھ غزنیں میں آیا اور اُس کا ذکر سُنا +

صفحہ ۵۶

جیتل - تنگہ کا پچاسواں اور دام کا پچیسواں حصہ +

اقطاع - اطراف - جاگیر +

تمرّد - سرکشی +

جاندار - مسلّح - ہتھیار بند - کماندار +

جلادت و شہامت - دلیری +

عصیان - نافرمانی +

ترجمہ: سلطان معزالدین نے اُس کے خریدنے کی اجازت چاہی۔ سلطان نے کہا چونکہ حکم جاری ہو چکا ہے کہ کوئی اُس کو غزنیں میں نہ خریدے اس لئے اس کو دہلی لیجائیں اور وہاں خریدیں نظام الدین محمد کو سلطان قطب الدین نے اپنے مصالح کے پُورا ہونے کی غرض سے غزنیں میں چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ جمال الدین چست قبا کو اپنے ساتھ ہندوستان لائے تاکہ وہاں سلطان شمس الدین کو خرید اجائے اُس حکم کے موافق نظام الدین اُن کو دہلی لے آیا۔ سلطان قطب الدین نے دونوں کو ایک لاکھ جیتل میں خرید لیا اُس ترک ایبک نام کا طمغاج نام رکھا۔ اور تبرہندہ کا امیر بنادیا۔ تاج الدین یلدز کی قطب الدین کے ساتھ لڑائی میں مارا گیا۔ اور سلطان التمش کمانداروں کا سردار ہو گیا اور سلطان قطب الدین ایبک نے اُسے اپنا بیٹا بنالیا اور اپنا مقرب کر لیا۔ اور روز بروز اُس کا مرتبہ اور شرف بڑھتا جاتا تھا جب آثار عقل وکمال کے اُس کے حرکات وسکنات سے ظاہر بظاہر دیکھے جاتے تھے اُس کا مرتبہ اس حد کو پہنچا کہ میر شکار ہو گیا۔ اُس کے بعد جب گوالیار فتح ہُوا تو وُہ امیر گوالیار ہو گیا۔ پھر اُس کے بعد قصبہ برن اور اُس کے مضافات کی جاگیر پائی۔ بعد اس کے کچھ مدت تک جب آثار دلیری ومردانگی وبہادری کے اُس سے پُورے طور پر ظاہر ہوئے اور سلطان قطب الدین نے یہ بات اُس سے دیکھ لی تو اُس کو بداؤں کا

ملک بنادیا۔

اور جب سلطان معزالدین محمد سام سفر خوارزم سے واپس آیا اور جنگ اندخود میں لشکر خطا سے شکست ہوگئی تو قبائل کھوکھران نے سرکشی اور نافرمانی کرنا شروع کردی تھی۔

صفحہ ۵۷

غزو۔ جنگ۔

برگستوان۔ پاکھر۔ زرہ اسپ ہتھیار۔

منہزم۔ شکست خوردہ۔

حضیض۔ پستی۔

احرار۔ آزادگان۔

ضبط۔ انتظام و نگہداشت۔

حشم۔ اگرچہ معنے نوکر چاکر کے ہیں۔ مگر یہاں بمعنی سپاہ ہے۔

مخاذیل۔ جمع مخذول بے نصیب۔ ذلیل و خوار۔

اوج۔ بلندی۔

عتق۔ بکسر آزادی۔

امیر داد۔ مجسٹریٹ۔ قاضی۔

ترجمہ:۔ غزنیں سے اُس جماعت کے ساتھ لڑنے کا ارادہ کیا۔ سلطان قطب الدین سپاہ ہندوستان بموجب فرمان وہاں لیگیا۔ اور سلطان شمسُ الدین سپاہ بدایوں کے ساتھ اُس کی خدمت میں گیا۔ لڑائی کے وقت سلطان شمسُ الدین دریائے جہلم میں جہاں وُہ گروہ ذلیل پناہ گیر تھا مع پاکھر گھُس گیا اور بہت لڑا اور زخم تیر سے کفار کو شکست دیدی اور اُس کی لڑائی کی اُس پانی میں یہ حالت تھی کہ کفار کو اوج موج سے پانی کی تہ کی پستی میں بھیجتا تھا۔ اُس دلیری اور جہاد میں نظر سلطان معزالدین کی اُس نشانی دلیری اور جنگ پر پڑی۔ اُس کے حال سے واقفیت حاصل کی۔ اور جب اُس کی رائے مبارک پر واضح ہوگیا کہ کون ہے اُس کو بلایا اور خلعت خاص سے اُسے مشرف کیا اور سلطان قطب الدین کو حکم دیا کہ التمش کی عزت کرو کہ اُس سے بڑے بڑے کام نکلیں گے۔ یہ بھی حکم دیا کہ اُس کا پروانہ آزادی لکھ دیا جائے۔ اور اُس کو نظر شاہانہ سے دیکھا۔ اور اُس کو آزادوں کے رتبہ پر پہنچادیا۔

جب سلطان قطب الدین لاہور میں مرگیا۔ سپہ سالار علی اسمٰعیل نے جو دہلی میں امیر داد تھا دُوسرے امیروں اور سرداروں کے ساتھ خدمت سلطان شمس الدین میں بدایوں کو خطوط لکھے اور اُس سے آنے کی خواہش کی۔ جب وُہ آیا تو ۶۰۷ھ میں تخت دہلی پر بٹھایا اور انتظام کیا۔ اور جب ترک اور امرائے معزی اطراف دہلی میں جمع ہوئے۔ اور بعضے ترک

صفحہ ۵۸

جمعیت۔ گروہ۔ مراد اجماع و اتفاق +

جون۔ جمنا +

مقہور۔ مغلوب +

مضائقہ۔ تنگی و دشواری یا

مضاعفہ۔ جھگڑا +

قلب۔ فوج کے بیچ کا حصّہ +

دُور باش۔ ایک نیزہ جو بادشاہ کی سواری کے آگے ہوتا ہے۔ جو علامت ہے کہ لوگ راستہ سے ہٹ جائیں +

مدّت۔ صحیح مدد +

ترجمہ:۔ اور امرائے معزی نے ان کے ساتھ اتفاق نہ کیا اور راہ مخالفت پر چلے۔ اور دہلی سے نکل کر اُس کے اطراف میں جمع ہوئے اور نافرمانی اور چڑھائی شروع کی سلطان شمس الدین قلب کے سواروں اور خاص خادموں کے ساتھ دہلی سے باہر نکلا اور جمنا کے میدان میں ان کو شکست دی اور اُن کے اکثر سرداروں کو تیغ سے قتل کیا +

اُس کے بعد سلطان تاج الدین یلدز نے لاہور اور غزنیں سے اُس کے عہدنامہ کیا اور اُس کو چتر شاہی اور ایک دُور باش نیزہ بھیجا۔ اور اُس میں اور ملک ناصر الدین قباچہ کئی بار لاہور تبرہندہ اور کہرام کے بارہ میں جھگڑا ہُوا ۶۱۴ھ میں ناصر الدین قباچہ کو شکست دی +

چند بار اِدھر اُدھر اطراف ممالک ہندوستان میں امیروں اور ترکوں سے اُس کی مخالفت واقع ہُوئی لیکن جب عنایت خدا اُس کی حمایت کرنے والی اور مددگار تھی اُس کو فتح ہوئی اور جو کوئی اُس پر چڑھائی کرتا یا نافرمانی عمل میں لاتا مغلوب ہوجاتا۔ جو مدد و حفاظت و فتح و یاری باری اُس کی معین تھی قرب و جوار کے صوبے اور دہلی کے متعلقات اور بدایون و اودھ و بنارس اور سوالک سب اُس کے ضبط میں آگئے +

سلطان تاج الدین یلدز خوارزمی لشکر کے سامنے سے شکست کھاکر لاہور کی طرف آیا اور اُس کے اور سلطان شمس الدین کے درمیان سرحد کے لئے تنگا ترشی ہوگئی۔ مقام ترائیں میں دونوں لشکروں کے درمیان جنگ ہُوئی ۶۱۲ھ میں شمس الدین کی فتح ہوئی اور تاج الدین یلدز گرفتار ہوگیا۔ فرمان کے بموجب اُس کو دہلی میں لائے اور بدایوں کی طرف بھیج دیا اور وہیں مدفون ہوا +

صفحہ ۵۹

عطف کردن۔ مڑجانا +

رلقہ۔ رسن +

متانت ـ مضبوطی +	حصانت ـ استواری +
رقبہ ـ گردن +	مال ـ روپیہ پیسہ ـ دھن دولت +

ترجمہ :ـ اُس کے بعد ۶۱۴ھ کے مہینوں میں ملک ناصر الدین قباچہ سے لڑائی ہوئی ـ ناصر الدین قباچہ نے شکست کھائی ـ اور چونکہ چنگیز خان مغل کے ظاہر ہونے سے خراسان کے حادثے واقع ہوئے تھے ـ ۶۱۸ھ میں جلال الدین خوارزم شاہ کفار کے لشکر کے سامنے سے بھاگ کر ہندوستان آ گیا ـ اور سرحد لاہور پر فتنہ خوارزم شاہیان آ پہنچا سلطان شمس الدین دہلی سے لشکر لاہور کی طرف لے گیا ـ جلال الدین خوارزم شاہ ہندوستانی فوج کے آگے سے مڑ کر سندھ اور سیوستان کو چلا گیا ـ

سلطان شمس الدین نے اُس کے بعد ۶۲۲ھ میں ملک لکھنوتی کی طرف لشکر کشی کی اور غیاث الدین عوض خلجی خدمت کی گردن اطاعت کی رسی میں لے آیا (مطیع ہو گیا) اور اسی لاکھ نقد اُس کو دیا اور خطبہ و سکہ شمسی کے اسم مبارک پر جاری کیا +

۶۲۳ھ کے مہینوں میں قلعہ رنتھنبور کے فتح کا ارادہ مستحکم کر لیا ـ وُہ قلعہ مضبوطی استواری میں تمام ہندوستان میں مشہور ہے ـ اہل ہند کی تاریخ میں اس طرح لکھا ہے ستر سے کچھ زیادہ بادشاہ اُس قلعہ کے نیچے آئے لیکن کوئی اُس قلعہ کو فتح نہ کر سکا ـ چند مہینوں میں ۶۲۳ھ میں بفضل خدا شمس الدین کے ہاتھ پر فتح ہوا

صفحہ ۶۰

بحر ـ شاید +	بُنہ ـ سامان و اسباب +
بجبرہ ـ ہو ایک قسم کی کشتی +	آدینہ ـ جمعہ +
اتباع ـ پیروان +	ایتمر ـ قیاس چاہتا ہے کہ کسی ترکی قبیلہ کا نام ہو یا لقب ہو +
مسرع ـ قاصد +	
مقطع ـ جاگیردار +	امیر صاحب ـ ایک عہدہ ہے لفظی معنی سردار دربان

ترجمہ :ـ اُس کے ایک سال بعد ۶۲۴ھ میں قلعہ مندور کا ارادہ کیا ـ حدود سوالک سے حق تعالےٰ نے اُس کو فتح عنائیت کی اور وُہ پلٹ آیا ـ اور بہت سی غنیمت اُس کے ہاتھ آئی +

پھر ایک سال بعد ۶۲۵ھ میں دہلی سے فوج اُچھ اور ملتان کو بھیجی ـ راقم اس تاریخ کا منہاج سراج رجب ۶۲۴ھ میں غور و خراسان کی طرف سے بلاد سندھ و اُچھ و ملتان کی طرف آیا ہوا تھا اور ربیع الاول ۶۲۵ھ

کو سلطان شمس الدین قلعہ اُچھ کے پاس پہنچا اور ملک ناصر الدین قباچہ کا پڑاو اہروٹ کے قلعہ کے باہر تھا اور تمام بجرے اور کشتیاں سامان اور پیروان لشکر کے ساتھ دریائے جہلم میں کشتیوں پر لدا ہوا لشکر گاہ کے سامنے باندھ رکھا تھا۔ کہ جمعہ کے دن ملتان کی طرف سے قاصد آئے اور خبر دی کہ ملک ناصر الدین ایتمر غارتگر لاہور قلعہ ملتان کے پاس آیا اور سلطان شمس الدین تبر ہندہ سے اوچھ کو جا رہا ہے۔

ملک ناصر الدین قباچہ شکست کھا کر کشتیوں میں اپنے لشکر کے اہتمام کے ساتھ بھکر کو چلا گیا۔ اور اپنے وزیر عین الملک حسین اشعری کو حکم دے گیا کہ جو خزانہ قلعہ اُچھ میں ہے اس کو قلعہ بھکر میں لیجائے سلطان شمس الدین نے اپنے مقدمہ لشکر پر دو بڑے ملکوں کو سردار بنا کے اُچھ میں بھیجا۔ ایک تو ملک عزیز الدین محمد سالاری کو جو امیر حاجب تھا اور دوسرے کزلک خان

صفحہ ۶۱

ملک۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ دار کے معنی ہیں۔ دریائے محیط۔ بحر اعظم کو کہتے ہیں۔ یہاں بحیرۂ عرب مراد ہے۔

دریافتن۔ حاصل کرنا۔ وصول بود۔ پہنچا تھا۔ ملا تھا۔

ترجمہ:۔ سنجر سلطانی کو جو تبر ہندہ کا صوبہ دار تھا۔ چار دن کے بعد سلطان باقی لشکر اور ہاتھیوں اور سامان کے ساتھ قلعہ اُچھ کے پاس آیا اور پڑاؤ قایم کیا۔ اور اپنے وزیر سلطنت نظام الملک محمد جنیدی اور دوسرے صوبہ داروں کو ملک ناصر الدین کے پیچھے قلعہ بھکر کی طرف بھیجا۔

تین مہینے تک اُچھ کے قلعہ کے پاس لڑتا رہا منگل کے دن ۲۸ جمادی الاولی ۶۲۵ھ کو قلعہ اُچھ صلح کے ساتھ فتح ہوا۔ اور اسی مہینہ میں ملک ناصر الدین قباچہ نے اپنے آپ کو قلعہ بھکر سے دریائے سندھ میں غرق کر دیا۔ اس سے پہلے اپنے بیٹے ملک علاؤ الدین بہرام شاہ کو خدمت سلطان شمس الدین میں بھیجا تھا۔ چند روز بعد خزانے اور باقی نوکر چاکر ناصر الدین کے درگاہ سلطان میں حاضر ہوئے۔ اور وہ ملک سمندر کے کنارہ تک فتح ہو گیا۔

ملک سنان الدین جتیسر جو حاکم دیول و سندھ تھا خدمت درگاہ شمسی میں آیا۔ جب دل مبارک اُس بادشاہ کا اُن ملکوں کے فتح سے فارغ ہوا دار الملک دہلی کی طرف متوجہ ہوا۔

میں کاتب حروف اُس بادشاہ اہل ایمان کی خدمت درگاہ میں پہلی مرتبہ جب پاس قلعہ اُچھ (حفاظت میں رکھے اُس کو اللہ) کے لشکر گاہ قایم کر چکا تھا پہنچا تھا۔ اور منظور نظر مبارک ہوا تھا۔

جب اُس قلعہ کے پاس سے واپس ہوئے تو اُس بادشاہ غازی کی فوج منصور کے ساتھ دہلی آیا۔ اور ماہ رمضان ۶۲۵ھ میں درگاہ معلّیٰ میں پہنچا +

صفحہ ۶۲

رُسل ۔ جمع رسول ۔ ایلچی ۔ قاصد +
طاغی ۔ حد سے گذرنے والا ۔ سرکش ۔ نافرمان +
داعی ۔ دُعاگو + تذکیر ۔ وعظ +
آئین بستن ۔ زینت دینا ۔ چراغان کرنا +
بدست آوردہ ۔ گرفتار کرلیا +
سراپردۂ اعلیٰ ۔ لال پردہ ۔ مچھی بھون کا پردہ +

ترجمہ :- اس وقت میں ایلچی دارالخلافہ کے کثیر خلعتوں کے ساتھ حدود ناگور میں آئے تھے دوشنبہ کے دن ۲۲ ماہ ربیع الاول ۶۲۶ھ کو حضور سلطان میں پہنچے ۔ شہر کی آرائش کی گئی ۔ اور یہ بادشاہ اور صوبہ دار اور اُس کے لڑکے اور دُوسرے صُوبہ دار اور خادم اور بندے سب کے سب دارالخلافہ میں خدمت شاہ میں مشرف ہوئے ۔

بعد اس محفل اور خوشی کے ماہ جمادی الاولیٰ ۶۲۶ھ میں خبر مرگ ملک سعید ناصرالدین محمُود کی آئی ۔ بلکا ملک خلجی نے صوبہ لکھنوتی میں نافرمانی شروع کی سلطان شمس الدین ہندوستان کی فوج لکھنوتی کیطرف لے گیا ۔ اور ۶۲۷ھ میں اُس کو گرفتار کرلیا ۔ اور لکھنوتی کا تخت ملک علاؤالدین جانی کو دے دیا ۔ اور اسی سال کے ماہ رجب میں دہلی واپس آیا ۔

۶۲۹ھ کے مہینوں میں قلعہ گوالیار کے فتح کا ارادہ محکم کرلیا جب اُس قلعہ کے پاس اُس کے سراپردہ قائم ہوگئے ۔ تو منگل دیو پسر مال دیو نے لڑائی شروع کی ۔ گیارہ مہینہ تک اُس قلعہ کے پاس ٹھیرنا پڑا ۔ اور میں دہلی سے اسی سال کے ماہ شعبان میں خدمت شمس الدین میں آیا اور حضوری حاصل ہُوئی اور مجھ دعاگو سے لال پردہ کے پاس وعظ کہلوایا ۔ اور ہر ہفتہ میں تین مرتبہ وعظ کہنا مقرر ہُوا ۔ اور جب رمضان آیا تو ہر روز وعظ کہا جاتا تھا +

صفحہ ۶۳

گبر ۔ آتش پرست ۔ یہاں مراد ہندو +
قضا ۔ عہدۂ قاضی +
عید الفطر ۔ پہلی ماہ شوال کو بعد رمضان ہوتی ہے
اس میں فطرہ دیا جاتا ہے +
خطابت ۔ خطبہ کہنا ۔ وعظ کرنا +
سیاست ۔ سزا دینا +

فرسنگ - اصل میں پارہ سنگ تھا جو علامت معین ہے - تین میل کا فاصلہ +

عید الضحیٰ - ذی الحجہ کی دسویں کو ہوتی ہے بعد حج - اضحیہ کی جمع اضحیٰ ہے - ایک قسم کی بکری جسکی قربانی ہوتی ہے +

امامت - پیشوائی - پیش نمازی +

احتساب - جانچ - پڑتال - دیکھ بھال - مواخذہ +

حصن - معنی حفاظت - مراد قلعہ +

مُطَہَّر - پاک +

ترجمہ :- اور محرم کے دسویں دن وعظ کہا گیا - ان کے علاوہ اور مہینوں میں جیسا کہ مقرر تھا وہی تین مرتبہ وعظ ہوتا رہا - اور پانچ مجلسیں لال پردہ پر منعقد ہوئیں - اور دونوں عیدوں عید فطر اور عید اضحیٰ میں لشکر اسلام میں تین جگہ نماز ادا کی گئی - منجملہ ان کے بقرعید کے دن قلعہ گوالیار کے مقابل اوتر کی طرف مجھے خطبہ عید اور نماز پڑھنے کا حکم دیا اور بھاری خلعت سے مشرف کیا +

اور اُس قلعہ کو گھیرے رہے - یہاں تک کہ منگل کے دن ۲۶ صفر ۶۳۰ھ کو قلعہ فتح ہو گیا منگلدیو رات کے وقت قلعہ سے نکل کر بھاگ گیا - تخمیناً آٹھ سو ہندو سراپردہ کے پاس قتل کئے گئے - اور اس کے بعد اُمراء اور بڑے لوگوں کو جیسے مجد الملک ضیاء الدین محمد جنیدی کو مجسٹریٹ اور سپہ سالار رشید الدین کو کوتوال مقرر کیا - اور مجھے قضا و خطابت و امامت و احتساب کل امور شرعی کا سپرد کر کے بھاری خلعت اور کثیر انعام عطا فرمایا - خدا رُوح پاک اور جسم خوشبودار اُس بادشاہ کریم غازی عالم پرور کی مدد کرے اسی سال کے ۲ ماہ ربیع الآخر کو قلعہ کے پاس سے پڑاؤ کی طرف کوئی تین میل پلٹ آئے اور وہاں نوبت تین بار سے پانچ مرتبہ ہو گئی +

جب دہلی واپس آئے تو ۶۳۲ھ میں لشکر اسلام کو مالوہ کی طرف لے لیا اور قلعہ شہر بھیلسا لے لیا +

صفحہ ۶۴

تمثال - بکسر مجسمہ - بت - مورت +

ہیاکل - شائد ہیاکل جمع ہیکل معنی تمثال ہو +

غرّہ - مہینہ کی پہلی تاریخ +

عماری - ہینس +

ریختن - ڈھالنا +

مستولی - غالب +

چاشتگاہ - آٹھ بجے صبح کا وقت +

انار اللہ برہانہ - روشن کرے اللہ اسکی دلیل کو یعنی منکر نکیر +

ترجمہ:۔ اور وہاں سے اُجین نگری کو گئے اور بت راجہ بکرماجیت کا جو بادشاہ اُجین نگری تھا۔ اور اُس کے زمانہ سے اس وقت تک تیرہ سو سولہ سال ہوتے ہیں اور ہندو سنہ کا شمار اُسی کے زمانہ سے کرتے ہیں۔ اور چند اور بت جو پیتل کے ڈھلے تھے۔ اُن بتوں کی بیٹھک (وہ پتھر جس پر بت نصب تھا) سمیت دہلی میں لے آیا۔ اور ۶۳۳ھ میں فوج ہندوستان بنیان کی طرف لے گیا اور اُس سفر میں ضعف ذات مبارک کو لاحق ہؤا۔ اور جب تکلیف روحانی کے سبب وہاں سے پلٹے بدھ کے دن شب برات کی پہلی کو صبح کے وقت منجموں کے بتانے کے مواقق دارالسلطنت دہلی میں پہنچ میں بیٹھ کر آئے۔ چونکہ مرض بڑھ گیا تھا اُنیس دن بعد ۲۰ شعبان ۶۳۳ھ کو دوشنبہ کے دن اس دُنیا سے عالم باقی کو انتقال کیا۔ چھبیس سال سلطنت کی۔ اللہ تعالےٰ بادشاہ اسلام ناصر الدین محمود کو جو وارث سلطنت ہیں۔ ختم دنیا اور آخر تخت حکومت تک باقی رکھے۔ آمین

(۳) صفحہ ۶۵

ملک السعید ناصر الدنیا والدین محمود بن سلطان

فرزانہ ۔ عقلمند۔ حکیم۔ دانا*

اندر ۔ بمعنی چند۔ سر عدد درمیان دس کے*

براندا خت ۔ استیصال کر دیا*

برتوہ ۔ کسی ہندو جنگجو کا نام ہے ۔ میرے کتب تواریخ نہیں جو جستجو کروں۔ نیز طالب علموں کے لئے ایسی باتوں کا علم اجمالی کافی ہے*

منقاد ۔ مطیع*

اقطاع ۔ جاگیر*

ترجمہ:۔ ملک ناصر الدین محمود سلطان شمس الدین کا بڑا بیٹا تھا۔ اور وہ بادشاہ دانا و عاقل و عالم تھا۔ اور بڑا بہادر و جنگجو اور عطا و احسان کرنے والا۔

پہلی جاگیر جو سلطان نے اُسے دی وہ ہانسی تھی۔ اور ایک مدت کے بعد ۶۲۳ھ میں ملک اودھ اُس کے سپرد کیا۔ اور اس شاہزادہ نے اُس ملک میں بہت سے آثار پسندیدہ بنائے اور سنون جنگیں کیں چنانچہ اُس کی مردانگی و بہادری کا شہرہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔

اور برتوہ کا استیصال کر دیا جس کے ہاتھ اور تیغ سے ایک سو بیس اور چند ہزار مسلمانوں نے شہادت پائی تھی (شاید گیارہ سو بیس سے کچھ زیادہ کہنا مقصود ہے۔ ورنہ اندسے اگر تین ہی مراد لیں تب بھی تین لاکھ

ساٹھ ہزار ہوتے ہیں اور یہ مقدار دور از قیاس معلوم ہوتی ہے) اور سرکش کافروں کو جو اطراف ملک اودھ میں تھے جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دیا۔ پھر اودھ سے ارادہ لکھنوتی کا کیا۔ ہندوستانی فوج حکم شاہی سے اس کے حوالہ ہوئی اور نامدار صوبہ دار تشل بولان اور ملک علاؤالدین جانی کے سب اسکی خدمت میں بجانب لکھنوتی گئے۔ اور سلطان علاؤالدین خلجی بارادہ

صفحہ ۶۶

دیار۔ ملک	بنگ۔ بنگالہ
مرکز۔ مقام قیام حاکم	مسلّم شد۔ سپرد کر دیا گیا۔
پیش باز۔ آگے۔ استقبال	اتقیا۔ پرہیزگار۔ جمع تقی
بوجہ تحف۔ تحفوں کے طور پر	راست آمدن۔ موافق ہونا ٹھیک اترنا

ترجمہ:۔ ملک بنگالہ لکھنوتی سے فوج لے گیا تھا اور دار السلطنت خالی تھا جب ملک سعید ناصرالدین فوج سمیت وہاں پہنچا۔ قلعہ بسنکوٹ اور شہر لکھنوتی اس کے حوالہ ہوا۔

جب خبر سلطان غیاث الدین حوض خلجی کو پہنچی جہاں تھا وہیں سے لکھنوتی کی طرف متوجہ ہوا ملک ناصرالدین فوج کے ساتھ آگے بڑھا اور اس کو شکست دی۔ اور غیاث الدین پر مع عزیزان و امیران خلج اور خزانوں اور ہاتھیوں کے قبضہ کر لیا۔ غیاث الدین کو قتل کر دیا اور خزانے تصرف میں لے آیا اور وہیں سے دہلی اور تمام قصبوں کے عالموں۔ سیدوں اور پرہیزگاروں اور نیکوں کو تحفے کے طور پر انعامات بھیجے۔ چونکہ خلعت بغداد سے شمس الدین کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک قیمتی خلعت یاقوتی چتر کے ساتھ لکھنوتی بھیجا۔ ملک ناصرالدین اس چتر خلعت و اکرام سے مشرف ہوا۔

ہندوستان کے تمام صوبہ داروں اور بڑے لوگوں کی نظر اس پر لگی تھی کہ وارث سلطنت شمسی یہی ہوگا لیکن تقدیر آسمانی خیال مخلوق سے مطابق نہ ہوئی۔ ڈیڑھ سال کے بعد تکلیف اور کمزوری شمس الدین کو لاحق ہوئی اور انتقال کر گیا۔ جب اس کی وفات کی خبر دہلی میں آئی کل مخلوق نے اس کے مرنے پر اضطراب ظاہر کیا۔ حق تعالیٰ بادشاہ اسلام ناصرالدین محمود کو جس طرح اس کے نام اور لقب کا وارث ہے تمام صوبہ داروں اور شاہوں اور دولت کا بھی اس کو وارث بنائے۔

(۲۳) سُلطان رکن الدین فیروز شاہ

صفحہ ۶۷

خوب منظر۔ خوش شکل حسین +
حلم۔ بردباری +
بذل۔ عطاو بخشش +
زہاد۔ جمع زاہد۔ پاکباز +
آخر لشکری۔ جہاں سے فوج کے گھوڑوں کے لئے دانہ گھاس مہیا ہو۔ کمسریٹ +
مہتر۔ سردار۔ بڑا +
چتر سبز۔ نام مقام +
فر۔ شان و شوکت +
بہا۔ رونق و خوبی۔ زینت +

ترجمہ:۔ سلطان رکن الدین فیروز شاہ بادشاہ کریم اور خوبصورت تھا۔ اور بُردباری و مروّت اُس میں بہت تھی۔ اور عطاو بخشش میں دُوسرا حاتم تھا۔

اُس کی والدہ خداوندہ جہان شاہ ترکان ترکی لونڈی تھی۔ اور سُلطان کی تمام بیویوں کی سردار تھی اور وُہ ملکہ علما سادات اور زاہدوں پر بہت کچھ صدقے احسان اور خیرات کیا کرتی تھی +

سلطان رکن الدین نے بداؤں اور چتر سبز کی جاگیر ۶۲۵ھ میں پائی۔ اور عین الملک حسین شعری جو وزیر ناصر الدین قباچہ تھا اس وقت وزیر سلطان رکن الدین ہُوا۔

جب سلطان شمس الدین گوالیار اُس کے قلعہ اور شہروں کے فتح کرنے کے بعد دہلی واپس آیا تو لاہور جو پائے تخت خسرو ملک تھا سلطان رکن الدین کو دیدیا۔ اور جب سلطان کمسریٹ میں دریائے سندھ اور بنیان سے واپس آیا رکن الدین کو اپنے ساتھ دہلی لے گیا۔ کیونکہ مخلوق کی نظر اُسی کی طرف تھی کیونکہ وُہ بعد ملک ناصر الدین سلطان کے لڑکوں میں بڑا تھا +

جب سلطان شمس الدین تخت دُنیا سے ملک عقبیٰ کو چلا گیا تو صُوبہ داروں اور سلطنت کے بڑے لوگوں کے اتفاق سے رکن الدین تخت پر بیٹھا۔ ۲۹ شعبان منگل کے دن ۶۳۳ھ میں تاج و تخت نے اُس کی شان و رونق سے زیب و زینت پائی۔ سب اُس کی تخت نشینی سے خوش ہُوئے اور سب کو خلعت ملے +

صفحہ ۶۸

افراط - زیادتی +	میل کشیدن کسی چیز کی سلائی آنکھوں میں پھرا
حل و عقد کشاد و بست مختل خلل پذیر +	دیتے تھے جس سے وہ شخص اندھا ہو جاتا تھا +

ترجمہ:- جب صوبہ دار درگاہ سے پلٹے رکن الدین نے دروازہ خزانوں کے کھول دیئے اور عیش و عشرت میں مشغول ہوا- اور بیت المال کی رقم بے محل صرف کرنے میں افراط کرنے لگا- چونکہ وہ عیش و عشرت و لہو و لعب کا بہت حریص تھا اس لئے کاروبار حکومت اور انتظام امور سلطنت میں خلل پڑنے لگا اور اس کی والدہ شاہ ترکان انتظام حکومت میں دخل دینے لگی اور احکام جاری کرنے لگی- چونکہ زندگی شمس الدین میں دوسری بیویاں اس سے رشک وحسد کرتی تھیں ان بیویوں کو ضرر پہنچانے لگی اور ان میں سے بعض کو ظلم سے ہلاک کر دیا- ارکین سلطنت کے دل ان کے زمانہ سے مکدر ہو گئے- اور ان حرکات کے باوجود شمس الدین کے اس بیٹے کی آنکھوں میں سلائی پھروادی (اندھا کرادیا) جسکا لقب قطب الدین تھا اور بڑا لائق تھا- پھر اسے قتل بھی کرا دیا- اطراف کے صوبہ داروں کی مخالفت ان اسباب سے ظاہر ہونے لگی-

ملک غیاث الدین محمد شاہ بن شمس الدین نے جو رکن الدین سے چھوٹا تھا اودھ میں مخالفت اختیار کی- لکھنوتی کے خزانے جو دہلی لا رہے تھے اُن پر قبضہ کر لیا- اور ہندوستان کے بعض قصبوں کو لوٹ لیا- ملک عزالدین محمد سالاری جو بدایون کا جاگیردار تھا نافرمان بن گیا- دوسری طرف ملک عزالدین کبیر خان جاگیردار ملتان و ملک سیف الدین کوچی جاگیردار ہانسی اور ملک علاؤ الدین جاگیردار لاہور سب مل گئے اور مخالفت و سرکشی شروع کر دی +

صفحہ ۶۹

شیعہ کردن - ایک گروہ علیحدہ ہو جانا- سرخود اور غالب ہونا- مدد کرنا- تابعدار ہونا (منتخب) +	خدمت قلب- قلب شہر یا قلب لشکر کی خدمت- پکار دوران جنگ کام- عہدہ و منصب وابستہ
تازیک - دوسرے ملک کے تاجر لوگ (لغات کشوری)	مکافحت کھلم کھلا دشمنی کرنا- گالی دینا +

ترجمہ:- سلطان رکن الدین ان کے دفع کرنے کے لئے دہلی سے فوج لیکر باہر نکلا- وزیر سلطنت نظام الملک محمد جنیدی ڈر کر کیلوکھری سے کول کی طرف چلا گیا اور وہاں عزالدین محمد سالاری سے ملا اور دونوں ملک جانی اور کوچی سے ملے +

سلطان رکن الدین کہرام کو فوج لے گیا۔ اور ترک اُمرا اور خاص بندے جو قلب شہر کی خدمت پر متعین تھے ایک گروہ علیحدہ بن گئے۔ اطراف منصور پور اور ترائن میں تاج الملک دبیر و میر منشی سلطنت و بہاء الملک حسین اشعری و کریم الدین زاہد و ضیاء الملک پسر نظام الملک جنیدی و نظام الدین شرقانی و خواجہ رشید الدین مالکانی و امیر فخر الدین اور دوسرے حکام کی جماعت نے بیرونی تاجروں کو قتل کر دیا ربیع الاول ۶۳۴ھ میں سلطان رضیہ نے جو سب سے بڑی لڑکی شمس الدین کی تھی شہر میں مادر رکن الدین کے ساتھ کھلم کھلا دشمنی کرنا شروع کر دی۔ رکن الدین کو لامحالہ دہلی کی طرف لوٹنا پڑا۔ رکن الدین کی ماں نے سلطان رضیہ کے پکڑنے کا ارادہ کیا تاکہ اُس کو قتل کر دے۔ شہر کے لوگ نکل پڑے۔ رضیہ نے قصر دولت خانہ کو حصار بنایا اور مادر رکن الدین گرفتار ہو گئی۔

رکن جب شہر کیلوکھری میں پہنچا تو شہر میں فتنہ و فساد برپا ہو چکا تھا اور مادر رکن الدین گرفتار ہو چکی تھی سرداران قلب لشکر اور اُمرائے ترک سب شہر میں آئے اور سلطان رضیہ سے ملے اور سلطان رضیہ کی بیعت کر لی اور اُس کو تخت پر بٹھایا۔ جب رضیہ تخت پر بیٹھی ترکی غلاموں اور اُمرا کی ایک جماعت کو کیلوکھری بھیجا +

صفحہ ۷

ابلاع۔ حرص و طمع و فریفتگی +	تنگہ زر سرخ۔ اُس زمانہ کی اشرفی +
مخنث۔ ہیجڑا +	فساد۔ بگاڑ۔ یہ لفظ اس محل پر اچھا نہیں شاید نشاط ہو

ترجمہ:۔ اور سلطان رکن الدین کو گرفتار کر کے دہلی لے آئے۔ اور بیڑیاں پہنا کر اُسے بند کر دیا اور اُسی قید میں مر گیا۔ اور یہ واقعہ قید اتوار کے دن ۱۸ ماہ ربیع الاول ۶۳۴ھ کو ہوا۔ اُس کی حکومت چھ مہینے اور اٹھائیس دن رہی +

سلطان رکن الدین سخاوت و بخشش میں حاتم ثانی تھا اُس نے جتنا مال خلعت دیا اور بخشش کی کسی زمانہ میں کسی نے نہیں کی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ بازی و نشاط و طرب کی طرف اُس کو رغبت بہت تھی اور عیش و عشرت کا بڑا حریص تھا۔ اور اکثر خلعت و انعام اُس کا گویوں مسخروں اور ہیجڑوں پر ہوا کرتا تھا۔ اور روپیہ لٹانا اُس کا اس حد پر تھا کہ بحالت مستی ہاتھی پر سوار ہو کے شہر کے بازاروں میں جاتا تھا اور اشرفیاں پھینکتا تھا۔ لوگ لوٹتے تھے اور اپنا اپنا نصیب پاتے تھے کھیل کود اور ہاتھی کی سواری کا

بڑا شوقین تھا۔ تمام فیلبان اُس کے احسان و دولت سے مالامال تھے۔ اُس کے مزاج و طبیعت میں کسی
مخلوق کو ستانا نہ تھا۔ اور یہی بات اُس کی سلطنت کے زوال کا باعث ہوئی۔ کیونکہ بادشاہوں میں
کل باتیں اکٹھا ہونا چاہئیں۔ تاکہ رعیت آسودہ رہے۔ احسان کرنے کی ضرورت ہے تاکہ نوکر چاکر آسائش
سے رہیں۔ لہو و لعب عیش و عشرت۔ غیر جنسوں اور کمینوں سے ملنا باعث زوال سلطنت ہوتا ہے۔
خدا اُن سب کو معاف کرے۔ بادشاہ معین دُنیا و دین حکومت میں باقی رہے۔ آمین واسطہ پروردگار عالم کا

صفحہ ۷۱

(۴) سُلطان رضیۃ الدُنیا والدّین دختر سُلطان شمسُ الدین

لشکر کش ۔ چڑھائی کرنے والا +	از حساب ۔ بالنسبت
طاب مرقدہٗ ۔ پاک کرے اللہ اُسکی قبر کو +	ناصیہ ۔ پیشانی +
مستورہ ۔ پردہ نشین عورت +	مُشرف ۔ میرمنشی +
تیمار ۔ غمخواری ۔ پرستاری +	رضیّہ ۔ پسندیدہ +

ترجمہ :۔ سلطان رضیہ بڑی ملکہ عقلمند منصف ۔ بزرگ ۔ عالموں کی قدر کرنے والی ۔ انصاف
پھیلانے والی ۔ رعیت کی پرورش کرنے والی ۔ چڑھائی کرنے والی تھی ۔ تمام صفات پسندیدہ جو بادشاہ
میں ہونا چاہئیں وُہ اُس میں تھے ۔ لیکن مردوں کی بات چونکہ از روئے فطرت اُس میں نہ تھی تو یہ صفات
پسندیدہ اُس کو کیا فایدہ دیتے ۔

اپنے باپ سلطان سعید کے زمانہ میں بڑی عظمت کے ساتھ حکومت کرنے والی تھی ۔ کیونکہ اُس کی
ماں اعلیٰ مرتبہ بیویوں میں سب سے بڑی تھی ۔ شاہی محلات کے کوشک فیروزی میں رہتی تھی ۔
جب سلطان نے اُس کی پیشانی سے نشانیاں خوش نصیبی اور دلبری کی دیکھیں ۔ اگرچہ وُہ لڑکی تھی
اور پردہ نشین پھر بھی فتح گوالیار سے پلٹ کر تاج الملک محمود دبیر کو جو سلطنت کا میر منشی تھا حکم دیا
کہ اُس نے رضیہ کے لیئے ولیعہدی کا حکم لکھا اور اُس کو ولیعہد سلطنت بنا دیا +

اس فرمان کے لکھتے وقت سلطنت کے ارکین نے جن کو حضور میں قربت حاصل تھی ۔ پوچھا کہ
بڑے لڑکوں کے ہوتے ہوئے جو سزاوار سلطنت ہیں لڑکی کو بادشاہ اسلام اور ولیعہد کرنے میں کیا مصلحت

ہے اور بادشاہ کے خیال میں کونسی بات ہے۔ اس مشکل کو غلاموں کے دل سے دُور فرمائینگے۔ کیونکہ یہ
بات غلاموں کو مناسب نہیں معلوم ہوتی ہے۔ سلطان نے فرمایا کہ میرے لڑکے عیش جوانی میں مشغول
ہیں اور کوئی غمخوار سلطنت نہیں ہے۔ ان میں سے کسی ایک سے انتظام سلطنت نہ ہوگا +

صفحہ ۷۲

عبرہ کرد ۔ پار اُترا +
کرّات ۔ بار بار جمع کرۃ +
مغانصتہ صحیح منافقہ دو روئی یا منافستہ
بمعنی حسد و معارضہ +

ترجمہ :۔ تم کو میرے مرنے کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ ولیعہدی کے لئے رضیہ سے زیادہ کوئی
سزاوار نہیں ہے اور واقع بھی ویسا ہی ہُوا جیسا کہ اُس دانا بادشاہ نے فرمایا تھا۔

جب سلطان رضیہ تخت پر بیٹھی تمام کاروبار سلطنت موافق قانون اصل پھر سے ہو گیا۔
لیکن وزیر سلطنت نظام الملک جنیدی نے موافقت نہ کی۔ اور ملک جانی و ملک کوچی و ملک کبیر خاں
و ملک عزالدین محمد سالاری و نظام الملک اطراف ملک سے شہر دہلی کے دروازہ پر جمع ہوئے اور سلطان
رضیہ سے مخالفت کرنا شروع کر دی اور اُس دشمنی کو طول ہو گیا۔ اس زمانہ میں ملک نصیر الدین تابشی معزی جاگیر دار
اودھ تھا۔ اودھ سے اپنی فوج کے ساتھ ارادہ مدد سلطان رضیہ رکھتا تھا بموجب حکم دہلی کو چلا جب
دریائے گنگا کے پار اُترا جو صوبہ دار مخالف دہلی کے باہر ٹھہرے ہُوئے تھے اُنہوں نے منافقتہً اُسکا
استقبال کیا اور اُسے گرفتار کر لیا۔ وُہ بیمار ہو گیا اور مر گیا۔ مخالف صوبہ داروں کا قیام دہلی کے باہر مدت
تک رہا چونکہ خوش نصیبی اور اقبال رضیہ کا ترقی پر تھا رضیہ شہر سے باہر نکلی۔ اور ایک مقام پر جمنا کے
کنارے سراپردہ نصب کیا۔ ترک امیروں میں جو رضیہ کے موافق تھے اور مخالف صوبہ داروں میں کئی
مرتبہ کشت و خون ہُوا آخر کار صلح ہو گئی۔ لیکن چالبازیوں کے طور پر ملک عزالدین سالاری و ملک
عزالدین کبیر خان ایاز خفیہ طور پر رضیہ کے پاس گئے اور ایک رات کو سراپردہ کے پاس جمع ہُوئے اس قرارداد
پر کہ ملک جانی و ملک کوچی اور نظام الملک جنیدی کو بُلایا جائے اور بات چیت میں اُس کو گرفتار کر لیا جاوے
تاکہ یہ فتنہ فرو ہو جائے +

صفحہ ۷۳

محصر محصُور + ۔ امیر آخور ۔ داروغہ اصطبل + امیر حاجب ۔ لارڈ چیمبرلین ۔ امیر دربار +

ترجمہ: جب اُن صوبہ داروں کو معلوم ہوا اپنے پڑاؤ سے بھاگ گئے۔ سواروں نے اُن کا
پیچھا کیا۔ ملک کوچی اور اُس کے بھائی فخر الدین کو پکڑ لیا پھر جیل میں قتل کر دیئے گئے۔ اور ملک جانی نے
اطراف بابل و درنکوان میں شہادت پائی۔ اُس کا سر رضیہ کے سامنے لے آئے۔ نظام الملک جنیدی
سرمور بردار پہاڑ کو چلا گیا۔ ایک مدت کے بعد وہیں مر گیا۔

جب کار سلطنت رضیہ درست ہو گیا۔ وزارت خواجہ مہذب کو ملی جو نائب نظام الملک تھا
اُس کا بھی لقب نظام الملک ہوا۔ اور نیابت فوج ملک سیف الدین ایبک کو ملی اور اُس کو لقب قتلغ
خان دیا گیا۔ اور ملک کبیر خاں کو جاگیر لاہور کی ملی اور سلطنت میں اطمینان ہو گیا اور حکومت میں وسعت
پیدا ہوئی۔ اور صوبہ لکھنوتی سے لیکر دیول تک تمام صوبہ دار اور اُمرا مطیع ہو گئے۔ یکایک ملک ایبک
نے وفات پائی۔ تو نیابت ملک قطب الدین حسن غوری کو دی گئی۔ اُس کو قلعہ رنتنبور کے ساتھ نامزد
کیا۔ کیونکہ ہندوؤں نے بعد فوت سلطان سعید ایک مدت سے اُس قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ملک
قطب الدین فوج اُدھر لے گیا اور مسلمان اُمرا کو قلعہ سے چھڑا لیا اور قلعہ کو ویران کر کے دہلی پلٹ آیا۔

اُس زمانہ میں ملک اختیار الدین ایتگین امیر دربار تھا۔ اور امیر جمال الدین یاقوت کو جو داروغہ
اصطبل تھا۔ حضور رضیہ میں نزدیکی حاصل ہوئی۔ اس پر ترکی صوبہ دار اور اُمرا کو غیرت آنے لگی۔
اور ایسا اتفاق ہوا کہ سلطان رضیہ زنانے لباس اور پردہ سے باہر نکل پڑی۔ اور قبا پہنی اور ٹوپی سر پر
رکھی اور لوگوں میں بے پردہ آ گئی۔ اور ہاتھی پر سوار ہوتے وقت تمام مخلوق اُسکو بے پردہ دیکھتی تھی۔

صفحہ ۴۷

معارف - مشہورین
منضم - شامل - ساتھ
مفوض - سپرد
غرّہ - مہینے کی پہلی تاریخ و اوّل ہر شے
قضا - قضیاد مجسٹریٹی
خدمت کرد - کام کیا
مقاومت - مقابلہ

ترجمہ: اُس زمانہ میں فوج گوالیار کو بھیجی اور بہت سے انعامات بھیجے۔ چونکہ طاقت مقابلہ
کی نہ تھی اس سلطنت غالب کا دعا گو منہاج سراج مجد الامرا ضیاء الدین جنیدی کے ساتھ جو
مجسٹریٹ گوالیار کے تھے مع دیگر مشہورین یکم شعبان ۶۳۵ھ کو قلعہ محفوظ گوالیار سے باہر نکلے اور دہلی
آ گئے۔ اسی سال کے ماہ شعبان میں سلطان رضیہ نے مدرسہ ناصریہ دہلی کا مع قضاوت گوالیار مجھ

دُعاگو کے سپرد کیا +

سنہ ۶۳۷ھ میں ملک عزالدین کبیر خاں نے جو جاگیردار لاہور تھا مخالفت شروع کی اور سلطان رضیہ دہلی سے فوج وہاں لے گئی اور اُس کا پیچھا کیا۔ آخر کار صلح ہو گئی اور اُس نے بہت سے کام کئے اور خطہ ملتان کہ جس کا حاکم ملک قراقش تھا ملک عزالدین کبیر خاں کے سپرد ہُوا۔ اور سلطان رضیہ جمعرات کے دن ۱۹ شعبان سنہ ۶۳۷ھ کو دہلی واپس آئی +

ملک التونیہ نے جو جاگیردار تبرہندہ کا تھا مخالفت شروع کر دی اور پوشیدہ طور سے بعضے اُمراء دہلی کے اُس کے معین تھے۔ سلطان رضیہ بُدھ کے دن نویں ماہ رمضان کو اسی سال میں دہلی سے فوج قلب کے ساتھ التونیہ کے فتنے کے دفع کرنے کے لئے بطرف تبرہندہ متوجہ ہُوئی۔ جب وہاں پہنچی اُمرائے ترک نے خروج کیا۔ امیر جمال الدین نے یاقوت حبشی کو قتل کر دیا اور رضیہ کو پکڑ کے قید کر دیا۔ اور قلعہ تبرہندہ کو بھیج دیا +

صفحہ ۷۵

قرامطہ۔ جمع قرمطی۔ کافر +

نفیر۔ گریہ و فریاد و نالہ +

اغرار۔ ورغلانا +

ملاحدہ۔ جمع ملحد۔ کافر +

ناصبی۔ بُت پرست +

تذکیر۔ وعظ کہنا +

ابو حنیفہ مجتہدین اربعہ اہل سنت میں سے مجتہد اعظم +

شافعی۔ چار مجتہدوں میں سے ایک مجتہد یہ بھی ہیں اپنے دادا شافع کی طرف منسوب +

مرجی۔ ایک فرقہ مسلمانوں کا جو کہتے ہیں کہ پیغمبر نظام عالم کے خیال سے بندوں کی تخویف و تشویق کرتے ہیں نہ خدا تعذیب سے بخیل

میعاد۔ وعدہ گاہ۔ وقت وعدہ +

ترجمہ:۔ جو حادثے جو ابتدائے سلطنت رضیہ میں واقع ہوئے سب سے بڑا حادثہ یہ تھا کہ ایک شخص دانا مانند کے ورغلانے سے جسے نور ترک کہتے تھے ہندوستان کے کفار ممالک ہندوستان کے اطراف گجرات وسندھ و مضافات دہلی و کنارہائے گنگا و جمنا سے دہلی میں جمع ہُوئے۔ اور پوشیدہ طور سے باہم بیعت کی اور اُس نور ترک کی تحریص سے ارادہ ہلاکت اہل اسلام کیا۔ اور یہ نور ترک وعظ کرتا تھا۔ اور بازاری لوگ اُس کے پاس اکٹھا ہوتے تھے۔ اور علمائے اہل سنت والجماعت کو ناصبی اور مُرجی کہا کرتا تھا۔ اور عام لوگوں کو گروہ علمائے مذہب حنفی و شافعی کی عداوت پر ترغیب کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک وقت

مقرر کیا اور کل گروہ کفار جمعہ کے دن ۱۰ رجب ۶۳۴ھ کو تقریباً ایک ہزار آدمی تلوار، سپر اور تیر کے ساتھ دو حصے ہو کر دہلی کی مسجد جامع میں آئے۔ ایک حصہ فوج نئے قلعہ کی طرف سے دروازہ جامع مسجد پر اترے سے داخل ہوا اور دوسرا بزازوں کے بازار میں سے دروازہ مدرسہ مغری کے پاس اس خیال میں کہ یہ مسجد جامع ہے۔ داخل ہوا دونوں طرف سے مسلمانوں کو تہ تیغ رکھ لیا۔ بہت سی مخلوق کچھ تو ان کافروں کی تیغ سے اور کچھ لوگوں کے پاؤں کے نیچے ہلاک ہو گئی +

جب نالہ و فریاد مخلوق کی اس فتنہ کے سبب سے بلند ہوئی۔ دہلی کے جنگجو مثل نصیر الدین ایتم بلارمی رحم کرے اللہ اس پر اور امیر امام ناصر شاعر اور دوسرے بہادر مسلح

صفحہ ۷۶

محروسہ - حفاظت کیا ہوا +　　　　　حبالہ - رسی - پھندا - عقد +

ترجمہ:- ہر طرف سے دروازہ مسجد جامع پر اور سوار زرہ اور پاکھر اور خود اور سپر لگائے پورے مسلح آپہنچے اور کفار کو تیغ کے نیچے رکھ لیا۔ اور جو مسلمان جامع مسجد پر تھے انہوں نے اینٹ اور پتھر پھینکے اور تمام کافروں کو دوزخ میں کھینچا اور وہ فتنہ فرو ہو گیا +

چونکہ سلطان رضیہ کو تبر ہندہ میں قید کر دیا تھا ملک التونیہ نے اس سے عقد کر لیا اور اپنے پھندے میں لے آیا اور دہلی پر چڑھائی کی۔ تاکہ دوبارہ سلطنت کو قبضہ میں کرے۔ ملک عزالدین محمد سالاری اور ملک قراقش دہلی سے منحرف ہو چکے تھے ان سے جا کر ملے +

سلطان معزالدین تخت پر بیٹھا تھا۔ اختیار الدین ایتگین امیر حاجب قتل ہو چکا تھا اور بدرالدین سنقر رومی امیر حاجب ہو گیا تھا۔ ماہ ربیع الاول ۶۳۸ھ میں سلطان معزالدین فوج دہلی ان کے دفع کرنے کے لئے باہر لے گیا اور سلطان رضیہ اور التونیہ کو شکست ہوئی۔ اور جب کیتھل میں پہنچے جو فوج ان کے ساتھ تھی سب منحرف ہو گئی۔ رضیہ اور التونیہ ہندوؤں کے ہاتھ لگے اور دونوں قتل ہو گئے ان کو شکست ۲۴ ربیع الاول کو ہوئی اور رضیہ منگل کے دن ۲۵ ربیع الاول ۶۳۸ھ کو قتل ہوئی۔ اس کی حکومت تین سال چھ دن تھی۔ اللہ مسلمانوں کے بادشاہ کو قیامت تک باقی رکھے۔ آمین +

صفحہ ۷۷

(۵) معز الدین بہرام شاہ

حلی - جمع حلیہ - زیور + حلل - جمع حلہ - لباس +

کمر - پٹکا + ساخت - سامان و ساز +

علم - جھنڈا - نقش و نگار + لوح - تختی - لوح محفوظ +

آیات - نشانیاں - جزوے از سورۂ قرآن + جانی - منسوب بہ جان بمعنی جن و پری +

ترجمہ :- سلطان معز الدین بہرام شاہ بادشاہ غالب بے خوف بودا اور ظالم تھا - ساتھ ہی چند عمدہ صفتیں بھی اُس میں تھیں اور بذاتہ شرمیلا تھا اور سادگی پسند - جیسا کہ طریقہ بادشاہان دُنیا کا ہے - یہ کبھی زیورات اور لباس فاخرہ اپنے ساتھ نہ رکھتا تھا - پٹکے اور ساز اور جھنڈے میں اس قسم کی زینت سے رغبت نہیں رکھتا تھا +

جب سلطان رضیہ کو تبرہندہ میں قید کر دیا - اُمرا و ملوک نے ملکر خطوط دہلی بھیجے اور سلطان معز الدین کو پیر کے دن ۶۳۷ھ میں ۷ رمضان کو تخت سلطنت پر بٹھایا - جب ملوک و اُمراء اور کل اراکین واپس آگئے اتوار کے دن اسی سال کی گیارھویں ماہ شوال کو بارگاہ میں اُس کی سلطنت پر عام بیعت اس شرط سے کی کہ اختیار الدین ایتگین نائب ہو - اُس دن مَیں نے بیعت کے بعد حکومت کی مبارکبادی میں دربارہ فضیلت و دُعا یہ قطعہ پیش کیا تھا +

اسے ممدوح تیرا کیا کہنا ہے - تیری شان میں لوح محفوظ سے آیات شاہی اُتری ہیں -

چنانچہ اپنے شاہی جھنڈے میں حفاظت (حکومت) عالم کی نشانیاں دیکھ لے -

دین و دُنیا کا عزت دینے والا فریادرس مخلوق بے شک تو ہی ہے -

تجھ میں سُلیمان کی ایسی شوکت ہے اور تیرے حکم کے مطیع انسان اور جن دونوں ہیں -

صفحہ ۸۷

ارث - میراث + قاصی - دور والا + دودہ - خاندان +

خُلع - مہر معاف کر کے یا کچھ مال دیکر عورت کا طلاق لینا + دانی - نزدیک والا +

ترجمہ :- اگر ہندوستان کی حکومت خاندان شمس الدین کی میراث ہے -

تو اللہ کا شکر ہے کہ اُس کی اولاد میں تو ہی التمش ثانی ہے -

جب تمام عالم نے دیکھا کہ واقعی وارث سلطنت تمہیں ہو۔
تو دُور والے اور نزدیک والوں نے تیرے دروازہ کو قبلہ گاہ بنا لیا۔
منہاج سراج کی طرح تمام مخلوق کی دُعا تیرے لئے یہ ہے
کہ یا اللہ تخت سلطنت پر تو ہمیشہ رہے
تمام عالم تیرے زمانہ میں نیزہ کی طرح یوں سیدھا رہے
کہ سوائے طرۂ پرچم کے کوئی شخص اور کسی چیز میں پریشانی نہ دیکھے۔

جب اختیار الدین اتیکین نائب السلطنت ہوا بوجہ نیابت تمام امور سلطنت کو اپنے قبضہ میں لایا اور بندوبست ممالک پر وزیر نظام الملک مہذب الدین محمد عوض مستوفی کی موافقت سے تصرف کیا +

جب دو ایک مہینے گذرے یہ بات معز الدین کے دل کو ناگوار معلوم ہوئی کہ سلطان کی بہن جو نکاح قاضی نصیر الدین میں تھی اور خلع دیکر طلاق لے چکی تھی۔ اُس کے ساتھ اختیار الدین نے نکاح کر لیا تھا۔ اور تین نوبت اور ایک ہاتھی اپنے دروازہ پر مقرر کیا تھا اور احکام خود جاری کرتا تھا اور اُس کا دربار بارونق رہتا تھا۔ یہانتک کہ ۸ ماہ محرم ۶۳۸ھ کو دوشنبہ کے دن سلطان کے قصر سپید میں دفعتہً صحبت وعظ قرار پائی۔ بعد وعظ معز الدین نے دو ترک مست کو بطور فدائیوں کے قصر پر سے نیچے بھیجا کہ اُنھوں نے قصر سپید کے اگلے دالان میں اختیار الدین کو چھُری کے زخم سے ہلاک کر دیا اور وزیر نظام الملک مہذب الدین کے پہلو پر دو زخم لگائے

صفحہ ۷۹

بازنخواند۔ پورا نہ ہوا +　　　　وُثاق۔ بضم واو خانہ و حرم سرا +

ترجمہ:۔ چونکہ اُس کی موت نہیں آئی تھی ان کے سامنے سے نکل بھاگا۔ ملک بدر الدین سنقر امیر حاجب ہو گیا اور کار سلطنت کا انتظام کیا۔ جب رضیہ اور التونیہ نے ارادۂ دہلی کیا۔ اور وُہ خیال پُورا نہ ہوا اور شکست کھائی۔ اور سلطان رضیہ اور التونیہ ہندوؤں کے ہاتھ سے قتل ہو گئے جیسا کہ اس سے پہلے لکھا گیا۔ بدر الدین سنقر کا کام بارونق ہو گیا۔ چونکہ اجرائے حکام اور انتظام مصلحت ملکی بغیر اجازت سلطان کیا کرتا تھا اور وزیر نظام الملک مہذب الدین پر

برنزی جا پا کرتا تھا اور اُس پر حکمرانی کیا کرتا تھا اس لئے وزیر نے خفیہ طور پر سلطان کے مزاج کو بدرالدین سے پھیر دیا۔ چنانچہ مزاج سلطان کا اُس سے بدل گیا۔

بدرالدین سنقر کو جب یہ بات معلوم ہوئی سلطان سے ہراسان ہُوا۔ چاہتا تھا کہ سلطان کو کسی طرح سے الگ کر دے اور سلطان کے کسی بھائی کو بٹھائے۔ دو شنبہ کے دن ۱۷ ماہ صفر ۶۳۹ھ کو صدر الملک تاج الدین علی موسوی کے گھر میں جو میر منشی تھا بدرالدین سنقر نے سرداروں و بڑے لوگوں کو جمع کیا چنانچہ قاضی جلال الدین کاشانی و قاضی کبیر الدین و شیخ محمد شامی اور دوسرے اُمراء جب جمع ہوئے تو انقلاب سلطنت میں تدبیریں سوچنے لگے اور صدر الملک کو وزیر مہذب الدین کے پاس بھیجا۔ تاکہ وُہ بھی آئے اور اس سے ملکر اس کام کو انجام دیں۔

سلطان کے مقرب اور معتمد لوگوں میں سے ایک شخص اُس وقت وزیر کے پاس تھا کہ صدر الملک وزیر کے گھر آیا۔

صفحہ ۸۰

وزیر نے جب صدر الملک کے آنے کی خبر سُنی اُس معتمد سلطان کو ایک ایسی جگہ چھپا دیا جہاں سے وُہ باتیں سن سکے۔ تب صدر الملک آئے اور انقلاب سلطنت کی گفتگو اور مہذب کی خواہش وزیر سے بیان کی۔ خواجہ نے جواب دیا کہ تم واپس جاؤ تاکہ میں از سر نو ہاتھ منہ دھو لوں اور پھر اکابر کے پاس جاؤں جب صدر الملک پلٹ گئے معتمد سلطان کو باہر نکالا اور کہا کہ صدر الملک نے جو کچھ کہا وُہ تم نے سُنا جلدی جاؤ اور سلطان سے بیان کر کے کہو سنا سب یہ ہے کہ سلطان سوار ہو کر اُس جماعت کے سر پر پہنچے تاکہ یہ لوگ متفرق ہو جائیں۔

جب یہ معتمد سلطان کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا۔ سلطان فوراً سوار ہُوا اور وہ جماعت پریشان ہو گیا بدرالدین سنقر خدمت میں سلطان کے آیا اور سلطان پلٹ آیا اور دربار میں بُلایا۔ بدرالدین کو اُسی وقت حکم دیا کہ بداؤں چلا جائے اور بداؤں اُس کی جاگیر میں ہو۔ اور جلال الدین کاشانی قضاوت سے معزول کئے گئے اور کبیر الدین و شیخ محمد شامی ڈر کر شہر سے بھاگ گئے۔

اُس کے بعد بدرالدین چار مہینے بعد دہلی آیا۔ چونکہ مزاج سلطان کا اُس سے برگشتہ تھا اُسے قید کر لیا یہانتک کہ جلال الدین موسوی کو بھی گرفتار کیا اور دونوں کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ سے اُمراء کے حالات میں تغیر

پیدا ہو گیا۔ سب سلطان سے ڈرنے لگے اور کسی کو سلطان پر آئندہ اعتماد نہ رہا۔ وزیر نے بھی جو زخم کھایا تھا اُس کا بدلہ لینا چاہتا تھا تاکہ سب اُمرا و ملوک و ترک سلطان پر خروج کریں۔ اور سلطان کو اُمراء اور ترکوں سے ڈرایا کرتا تھا۔ آخر کار یہ بات سب کے دلوں میں گھر کر گئی اور سلطان کی معزولی اور خروج خلق کا باعث ہوئی

صفحہ ۸۱

اعتکاف۔ عبادت کیلئے گوشۂ عبادت میں بیٹھنا۔ جَلِد۔ دلیر۔ جسور۔ چست و چالاک۔

ترجمہ:۔ معز الدین کے زمانہ میں جو حادثات ہوئے اُن میں سے واقعہ لاہور کا ہے کہ لشکر کفار مغل کا خراسان اور غزنین کی طرف سے لاہور کے پاس آ گیا اور ایک مدت تک لڑتا رہا۔ لاہور کا جاگیر دار ملک قراقش تھا وُہ بذاتِ خود بڑا جنگجو دلیر اور شجاع تھا لیکن اہل لاہور نے جیسا ساتھ دینا چاہیئے تھا نہ دیا اور رات کو نگہبانی کرنے اور جنگ کرنے میں کوتاہی کی۔ جب اہل لاہور کا یہ حال قراقش کو معلوم ہوا اور ثابت ہو گیا رات کو سوار ہو کر اپنے خیل و حشم کے ساتھ باہر نکلا اور دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ کفار نے اُس کا پیچھا کیا۔ اللہ نے اُس کی حفاظت کی اور سلامتی کے ساتھ اُن میں سے نکل بھاگا۔ جب شہر میں کوئی حاکم نہ رہا دوشنبہ کے دن ۱۶ رجمادی الاخری ۶۳۹ھ کو کفار مغل نے لاہور پر قبضہ کر لیا۔ اور مسلمانوں کو قتل کیا اور اُن کے پیرووں کو گرفتار کر لیا۔

جب یہ ہولناک خبر دہلی کو پہنچی سلطان معز الدین نے شہر کے لوگوں کو قصر سپید میں جمع کیا اور مجھے وعظ کرنے کا حکم دیا یہانتک کہ لوگوں نے سلطان کی بیعت کر لی۔

ایک فقیر ترکمان ایوب نام مرد زاہد اور کمل پوش تھا۔ ایک مدت تک قصر حوض سلطان میں چلہ میں بیٹھا تھا یہیں سے اُس کو سلطان معز الدین کی قربت حاصل ہوئی تھی۔ سلطان کو اُس کے ساتھ عقیدہ پیدا ہو گیا تھا اور وُہ فقیر کاروبار سلطنت میں دخل دینے لگا۔ اس سے پہلے قصبہ مہر پورہ میں رہتا تھا۔ قاضی شمس الدین مہر سے رنجیدہ تھا۔ اس وقت جب اُس کی بات سلطان ماننے لگا تو اُس نے قاضی شمس الدین مہر کو ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ڈلوا دیا۔

صفحہ ۸۲

آب بیاہ۔ دریائے بیاس۔ مثال۔ فرمان۔

ترجمہ:۔ جب یہ واقعہ پیش آیا لوگ سلطان سے بہت خائف ہوئے۔ اور سلطان نے کفار مغل کے دفع کرنے کے لئے جو لاہور کے باہر تھے ملک قطب الدین حسین کو وزیر امراء ملوک اور فوج کے ساتھ اُس طرف

مقرر کیا اور حکم دیا کہ سرحد کی حفاظت کریں۔ اس زمانہ میں سلطان نے دہلی اور کل ممالک کی قضاوت دوشنبہ کے دن دسویں جمادی الاول ۶۳۹ھ کو میرے سپرد کی تھی۔ اور خلعت دیا اور مہربانیاں صرف کیں بعد اُس کے لشکر لاہور کی طرف بھیجا تھا۔

جب فوج دریائے بیاس کے کنارے جمع ہوئی خواجہ مہذب الدین نظام الملک سلطان سے بدلہ لینا چاہتا تھا تاکہ کسی طرح اُس کو تخت سے اُتار دے قریب کے پڑاؤ سے سلطان کو ایک عرضی لکھی خفیہ طور پر کہ یہ اُمراء و ترک کبھی مطیع نہ ہونگے بہتر یہ ہے کہ بارگاہ سے ایک فرمان جاری ہو تاکہ میں قطب الدین حسین اور کل امراء و ترک کو ہلاک کردوں جس طرح بھی کہ ممکن ہو تاکہ ملک صاف ہو جائے۔ جب وُہ عرضی سلطان کے پاس پہنچی جلدی میں اور بچپنے کے باعث اس فرمان کے لکھ دینے میں کچھ غور اور تدبیر سے کام نہ لیا اور حکم دیدیا۔ یہاں تک کہ اسی طریقے سے حکم لکھا گیا اور بھیجدیا۔ جب وُہ حکم پڑاؤ پر پہنچا۔ اُس نے اصلی حکم اُمراء اور ترکوں کو دکھادیا۔

صفحہ ۸۳

اشارت۔ برانگیختہ کرنا۔ سفہا۔ جمع سفیہ۔ احمق۔ ابلہ۔ نادان۔

ترجمہ:۔ کہ بادشاہ تمہارے بارہ میں ایسا حکم دیتا ہے۔ سب بادشاہ سے پھر گئے اور خواجہ مہذب کے اشارہ سے سلطان کے اخراج اور معزولی پر بیعت کی۔ جب خبر مخالفت اُمراء و لشکر دہلی کو پہنچی۔ سید قطب الدین کو جو شیخ الاسلام تھے سلطان نے اُس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے بھیجا۔ وُہ وہاں گئے اور اُس فتنہ کے اُبھارنے میں بے حد کوشش کی اور پلٹ آئے اور فوج اُن کے پیچھے دہلی کے پاس آگئی اور لڑائی قائم ہوگئی۔

میں نے اور شہر کے بڑے بڑے اماموں نے اُس فتنے کے بٹھانے اور اصلاح میں بہت کوشش کی مگر نہ ہوسکا۔ اس کا آنا دہلی کے باہر ہفتہ کے دن ۱۹ ماہ شعبان ۶۳۹ھ کو ہوا تھا۔ غالی کے مہینے تک یہ لڑائی قائم رہی۔ دونوں جانب سے بہت سے لوگ مارے گئے۔ اطراف شہر سب ویران ہوگئے۔ اس فتنہ کے طول پکڑ جانے کا سبب یہ تھا کہ سلطان کی خدمت میں ایک افسر خدمتگاران کو جسے فخر الدین مبارک شاہ فرخی کہتے تھے بہت قربت حاصل تھی۔ سلطان کے مزاج پر اُسے غلبہ حاصل ہوگیا تھا۔ جو سلطان سے کہہ دیتا تھا سلطان وہی کرتا تھا۔ یہ خدمتگار کسی طرح صلح پر راضی نہیں ہوتا تھا۔ جمعہ کے دن ۷ ذیقعدہ کو

خواجہ مہذب کے متعلقین نے ایک بیوقوفوں کی جماعت کو تین ہزار جیتل دیئے۔ اور میرے بعض حریفوں نے بھی بھڑکایا یہانتک کہ جامع مسجد میں نماز کے بعد انہوں نے خروج کیا اور مجھ پر تلوار کھینچی۔ خدا کے فضل سے میرے پاس خنجر اور عصا تھی۔ میں نے خنجر کھینچا اور چند غلام مسلح میرے ساتھ تھے۔

صفحہ ۸۴

تہییج۔ برانگیختہ کرنا۔
مثلہ۔ ناک کان کاٹنا۔

ترجمہ:۔ اس ہنگامہ میں سے نکلنا میسّر ہوا اُن امرائے ترک نے گھیر لیا۔ دوسرے روز ہفتہ کے دن آٹھویں ذیقعدہ ۶۳۹ھ کو تمام شہر پر قبضہ کر لیا اور سلطان کو گرفتار کر لیا۔ مبارک شاہ خدمتگار جو فتنہ کے برانگیختہ کرنے میں کوشش کر رہا تھا۔ اُس کے ناک کان کاٹ کے قتل کر دیا اور اٹھارہویں تاریخ منگل کی رات کو سلطان معز الدین بہرام شاہ کو قتل کر دیا۔ اُس کی سلطنت دو سال اور ڈیڑھ ماہ رہی۔ بقا اللہ ہی کو ہے۔

(۶) سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن فیروز شاہ

سلطان علاء الدین مسعود شاہ سلطان رکن الدین فیروز شاہ کا بیٹا تھا۔ یہ بادشاہ کریم اور اچھے اخلاق والا تھا اور تمام لائق مدح صفات کے ساتھ موصوف تھا۔

منگل کے دن آٹھویں ذیقعدہ ۶۳۹ھ تھی کہ شہر دہلی معز الدین کے ہاتھ سے نکلا۔ اور ملوک و امراء نے متفق ہو کر تینوں شاہزادوں سلطان ناصر الدین و ملک جلال الدین و سلطان علاء الدین کو قید سے نکالا اور قصر سپید سے قصر فیروز بارگاہ میں لے آئے۔ علاء الدین کی حکومت پر سب متفق ہوئے بعد اس کے کہ ملک عز الدین بلبن بارگاہ میں تخت پر بیٹھ چکا تھا۔ اور قصر سے باہر اُس کی حکومت پر ایک مرتبہ شہر میں ڈھنڈورا بھی پٹ چکا تھا مگر اس کی حکومت پر اجماع نہ ہوا۔ سلطان علاؤ الدین کو تخت پر بٹھایا اور خلق نے بیعت عام کی اور ملک قطب الدین حسین غوری نائب سلطنت ہوئے۔

صفحہ ۸۵

ترجمہ:۔ اور نظام الملک مہذب وزیر مقرر ہوئے اور ملک قراقش امیر حاجب۔ اور شہرہائے ناگور و مندور و اجمیر ملک عز الدین بلبن کے سپرد ہوئے اور خطہ بداؤں ملک تاج الدین سنجر قتلق کو ملا۔ اور میں نے

فتح دہلی کے چار دن بعد عہدۂ قاضی سے استعفا دیدیا۔ چھبیس دن تک یہ عہدہ خالی رہا۔ چوتھی بقرعید
کو قاضی عماد الدین محمد شپورقانی کو یہ عہدہ ملا۔

نظام الملک مہذب الدین نے سلطنت پر غلبہ حاصل کر لیا۔ کول کو جاگیر میں پایا اس سے قبل ہاتھی
اور نوبت اپنے دروازہ پر قائم کر چکا تھا اور تمام کام امرائے ترک کے ہاتھ سے نکال لئے تھے۔ امرائے
ترک کے دل اُس سے بہت رنجیدہ تھے۔ امرائے ترک نے باہم اتفاق کر کے میدان حوض رانی میں شہر
کے سامنے کیمپ میں بدھ کے دن دوسری جمادی الاولی سنہ ۶۴۲ھ کو اُسے قتل کر دیا۔

اس وقت مجھے ارادہ سفر لکھنوتی لازم ہوا۔ جمعہ کے دن ۹ ماہ رجب سنہ ۶۴۲ھ کو دہلی سے چل دیا خطہ
بداؤں میں تاج الدین قتلق اور اودھ میں قمر الدین قیران نے بہت لطف فرمایا۔ اللہ دونوں کو مغفرت میں
ڈبوئے (بہت مغفرت کرے) اس زمانہ میں طغانخان عزالدین طغرل ملک لکھنوتی فوج اور کشتی کے
ساتھ اطراف کرہ میں آیا تھا۔ میں اودھ سے جا کر اُس سے ملا۔ اُس کے ساتھ لکھنوتی گیا۔ ہفتہ کے دن
۷ ذیحجہ کو سنہ ۶۴۲ھ میں لکھنوتی پہنچا اور اولاد اور متعلقین سب کو اودھ میں چھوڑا۔ اُس کے بعد لکھنوتی سے
معتبر لوگ بھیجکر متعلقین کو بلا لیا۔

صفحہ ۸۶

اطلاق - رہا کرنا۔ | وحشت - نفرت۔

ترجمہ:۔ طغان خان سے بہت لطف اور بے حد انعام مجھے ملے۔ دو سال تک اُس ملک
میں رہا۔ اس دو سال کی مدت میں اطراف ممالک میں سلطان علاؤالدین کو بہت سے فتوحات حاصل
ہوئے۔ قتل خواجہ مہذب کے بعد وزارت صدر الملک نجم الدین ابوبکر کو ملی اور امیر حاجب کا عہدہ دارالسلطنت
الغ خان معظم کے سپرد ہوا اور ہانسی کی جاگیر ملی۔ اور اس مدت میں ہر طرف جہاد مسنون کیا۔

عزالدین طغانخان جب کرہ سے لکھنوتی پلٹا شرف الملک اشعری کو بارگاہ سلطان علاؤالدین
میں بھیجا۔ اور قاضی جلال الدین کاشانی نے جو اس زمانہ میں قاضی اودھ تھے اس کو خلعت اور چتر لعل بھیجا
اتوار کے دن ۱۱ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۴۳ھ کو جماعت ایلچیاں لکھنوتی پہنچی اور طغانخان اُس خلعت سے
مشرف ہوا۔

اس زمانہ میں سلطنت علاؤالدین میں جو عمدہ اتفاق واقع ہوا یہ تھا کہ امراء و ملوک کے اتفاق سے

سلطان نے دونوں چچاؤں کو رہا کر دیا اور روز بقر عید قید سے باہر آئے - ملک جلال الدین کو خطہ قنوج اور ناصر الدین کو خطہ اوچ سپرد کیا گیا - چنانچہ ان دونوں نے اُن بلاد میں مسنون لڑائیاں اور آبادی رعایا اور آثار پسندیدہ بہت کچھ بنائے - اور شوال ۶۴۲ھ میں کفار حاجنگر لکھنوتی کے پاس آئے یکم ذیقعدہ کو تمرخان قیران خدم و حشم اور اُمراء کے ساتھ حکم سلطان سے لکھنوتی پہنچے - تمرخان اور طغان خان میں نفرت پیدا ہو گئی -

صفحہ ۸۷

تولیت - متولی ہونا +

اوقاف - جو مال راہ خدا میں دیدیا گیا ہو +

ستام - ساز اسپ +

محرض - جنگ کرنے پر برانگیختہ کرنے والا +

باعث - برانگیختہ کرنے والا +

ترجمہ :- بدھ کے دن تیسری ذیقعدہ کو اسی سال صلح ہو گئی - لکھنوتی ملک قیران کے سپرد ہو گئی اور طغان خان نے دہلی کا ارادہ مصمم و مستحکم کر لیا - میں بھی اُس کے ساتھ دوشنبہ کے دن ۱۴ ماہ صفر کو ۶۴۳ھ میں دہلی پہنچا اور حضوری سلطان حاصل ہوئی - جمعرات کے دن ۱۷ ماہ صفر کو الغ خان معظم کی سفارش سے مدرسہ ناصریہ اور اوقاف کی تولیت اور گوالیار کی قاضی گری اور مسجد جامع کا خطبہ حسب دستور سابق پھر مجھے مل گیا - اور مجھے گھوڑا اور ساز اور خلعت ایسا ملا کہ کسی کو میرے ہمجنسوں میں سے نہ ملا ہوگا +

ماہ رجب میں بالائی حصہ ملک سے خبر لشکر کفار مغل کی آئی کہ اوچھ کی طرف آ گئے ہیں اور سردار اُس جماعت کا منکوتہ لعین تھا - سلطان علاء الدین نے لشکر مغل کے دفع کرنے کے ارادہ سے فوج و لشکر اسلام اطراف سے جمع کیا - جب کنارہ دریائے بیاہ پہنچا کفار اوچھ کے پاس سے چل دیئے - اور وہ فتح حاصل ہوئی اور میں اس سفر میں خدمت شاہ میں تھا تمام عقلا اور صاحبان بصیرت کا اتفاق تھا کہ مثل اس لشکر اور فوج کا سالہائے گذشتہ میں کوئی نہیں بتا سکتا - جب خبر کثرت لشکر اسلام اور سامان لشکر کی کفار کو پہنچی منہزم ہو کر خراسان کو واپس گئے +

اور اُس لشکر کشی میں کمینوں اور نالائقوں کے گروہ نے خفیتہً خدمت سلطان علاء الدین میں راستہ پا لیا تھا - چنانچہ سلطان کو حرکات و سکنات بد میں برانگیختہ کیا کرتے تھے -

صفحہ ۸۸

اخذ ۔ گرفتار کرنا +	قسیم ۔ حلیف خلیفہ بغداد +

ترجمہ ۔ چنانچہ قتل اور گرفتار کرنا صوبہ داروں کا اُس کی طبیعت میں جاگزین ہوگیا تھا اور اس قتل اور گرفتاری پر ارادہ محکم رکھتا تھا۔ اُس کی طبیعت ممدوح روش پسندیدہ سے پھر گئی۔ اور کھیل کود۔ عیش و عشرت اور شکار کی طرف بے حد مائل ہوگیا۔ یہانتک کہ سلطنت میں فساد پڑنے لگا اور مصالح حکومت معطل رہنے لگے۔ ملوک و اُمراء نے اتفاق کرلیا اور سلطان ناصر الدین کی خدمت میں خفیہ خطوط بھیجے اور اُس کے آنے کی تمنا کی۔ چنانچہ آگے لکھا جائے گا (انشاء اللہ) اتوار کے دن ۲۳ ماہ محرم کو ۶۴۴ھ میں سلطان علاؤ الدین قید ہوگیا اور اُسی قیدخانہ میں مرگیا۔ اُس نے چار سال اور ایک مہینے حکومت کی۔ اللہ بادشاہ کو تخت شاہی پر مدتوں باقی اور قائم رکھے۔ آمین +

(۷) سلطان المعظم ناصر الدنیا والدین محمود بن سلطان

سلطان معظم ناصر الدنیا والدین محمود بن السلطان قسیم امیر المومنین کی ولادت ناصر الدین محمود کے دہلی چلے آنے کے بعد ہوئی تھی۔ سلطان سعید شمس الدنیا والدین نے اُس بادشاہ کو سلطنت میں باقی رہے اپنے بڑے بیٹے کے لقب اور نام سے مخصوص کیا تھا اور اُس کی والدہ کو قصر قصبہ لونی میں بھیج دیا تھا

صفحہ ۸۹

حُجر ۔ کنار و بغل +	کوشش ۔ جنگ +
اضعاف ۔ دوچند ۔ دوگنا +	اصطناع ۔ نکوئی کردن +
کیوان ۔ زحل سب سے اونچا سیارہ ہے +	عُرضہ ۔ ہمت ۔ حیلہ و بہانہ +
طلعت ۔ چہرہ ۔ دیدار +	بہجت ۔ سرور +
فطنت ۔ زیرکی ۔ دانائی +	صباحت ۔ گورا رنگ ہونا مراد حسن +
اوان ۔ زمانہ جمع آن +	مہابت ۔ شان و شکوہ +
مضمر ۔ پوشیدہ +	مندرج ۔ داخل و شامل +
جعرانہ ۔ نام کوہ ہے قریب مکہ +	ابو قبیس ۔ نام کوہ ہے نزد مکہ +
عُرضہ رسانیدن ۔ پیش کرنا +	ملمعہ ۔ دو چیزوں کا ملا دینا شعر کا ایک مصرع عربی اور ایک فارسی

ترجمہ:- اور وہیں سلطنت کی گود اور نیکی میں پرورش پائی- اللہ کا شکر ہے کہ دایۂ لطف خالق نے اُس کی اس طرح پرورش کی کہ تمام صفات ممدوح سے وُہ موصوف تھا- اور پستان عنایت خدا سے رأیت کا دُودھ ایسا پایا تھا کہ تمام حالات اور افعال اُس کے سبب بقائے سلطنت اور خوبی مملکت تھے +

جو باتیں کہ سلاطین نامدار کو بڑے سن میں تجربوں اور حوادث زمانہ سے معلوم ہوتی ہیں وُہ سب باتیں بلکہ اُس کی دوچند فطرت مُبارک اور ہمت سعید میں اُس بادشاہ کے جو جوان بخت بلند تخت مشتری سیرت مریخ ہیبت- خورشید دیدار- زہرہ حسن- عطارد زیرکی- ماہ شکوہ ہے زمانہ جوانی اور ابتدائے زندگانی میں شامل اور پوشیدہ ہیں، تمکین و استقلال و اطمینان میں کوہ بوقبیس وحری اور عطا و بخشش میں بغیرت دہ بحر عمان ہے- ہر ایک فاضل سلطنت اور ہمسر مملکت دُعا و ثنا بطور تحفہ بارگاہ اعلیٰ میں لایا- تھوڑا سا اُن دُعا اور ثنا کی خوشبوؤں سے تقریر و تحریر کی لڑی میں پرو چکا ہوں- اور اس ضعیف نے کہ دُعا گوئے بارگاہ جلال اور قبلہ اقبال ہے چند نظمیں اور نثریں پیش کی تھیں- اُن تمام اشعار میں سے دو صفحے ایک بطور قصیدہ کے اور دوسرا بطور قطعہ ملمعہ کے اس کتاب میں لکھ چکا ہے- تاکہ جب ناظرین ان کو دیکھیں اس بادشاہ کی دُعائے دولت میں اضافہ ہو +

مصنفہ منہاج الدین سراج- قصیدہ

(۱) وُہ بادشاہ جو حاتم کی ایسی سخاوت اور رستم کی ایسی جنگ کرنے والا ہے- ناصر الدنیا والدین محمود بن التمش ہے +

صفحہ ۹۰

فرودین- سب سے نیچے کی چیز +

تازک- مخفف تازیک مبدل تاجیک- عرب پرورش یافتہ ملک عجم +

شمس الدین- کی جگہ شمس دین پڑھو تاکہ موزون رہے +

شومت- تصرف فارسیان یعنی نحوست +

حسّاد- جمع حاسد- دوسرں کا زوال نعمت چاہنے والا

رامش- آرام- راحت مخفف- آرامش +

بالش- بالیدگی- نمو +

تابش- پیچ و تاب- جلن- سوزش +

نالش- نالہ و فریاد +

راست- ٹھیک اور درست اور بارہ مقام موسیقی میں سے ایک مقام کا نام +

چہ انداز- کس قدر +

چہ مایہ ۔ کس قدر ؎

پوشش ۔ لباس ۔ فرش ؎

گبر ۔ آتش پرست ۔ پیرو زرتشت ۔ مگر ایرانی ہندو کو بھی کہتے ہیں ۔ کیونکہ حدیث میں ہے الکفر ملۃ واحدۃ

اس قصیدہ کے قوافی میں شین حرف روی ہے اور وہ متحرک ہے ۔ جب روی متحرک ہو تو اُس کے ماقبل کی حرکت کا موافق ہونا ضروری نہیں ۔ اس لئے یہاں بھی رائے گبر مفتوح ہے ۔ حالانکہ قوافی میں ماقبل روی مکسور ہے ؎

نفس ۔ جان و خون ؎

راکب شیر فلک ۔ کنایہ از آفتاب کیونکہ آفتاب کا خانہ اصلی اسد ہے ؎

زیر ۔ ماتحت و مغلوب ۔ آواز و نغمہ پست مقابل بم ؎

نوٹ ۔ اگر غور کیا جائے تو اس نظم کے قوافی میں ایطا ہے ۔ کیونکہ اکثر قوافی میں شین حاصل مصدر کا ہے لہذا ایسے قوافی میں روی ہم معنی ہو کر ایطاء پیدا کر دے گا ؎

(۲) ترجمہ :- وُہ ایسا بادشاہ ہے کہ عرش اُس کے ایوان کے مقابلہ میں باوجود علو مرتبت گویا نیچے کا فرش ہے یا نیچے کا غلاف ہے ۔

(۳) سکہ کو اُس کے لقب مبارک پر کس قدر فخر ہے ۔ اور خطبہ کو اُس کے اسم مبارک پر کس قدر ناز ہے ؎

(۴) جہاں کہیں ترک ہو یا تاجیک اُس کے قصر کا چاکر ہے ۔ اور جہاں کہیں ہندو کافر ہے اُس کے حکم کا مطیع ہے (گبرش میں جو شین ہے اُس کے معنے بنانا میرے لئے دشوار ہیں)

(۵) سلطان شمس الدین کے ملک کا وارث باستحقاق ممدوح ہی کو سمجھتا ہے جس کسی میں انصاف اور چشم بصیرت میں بینائی ہے ؎

اُس کی سلطنت حاسدوں کے لئے ہر وقت سو طرح کی نحوست ہے ۔ اور اُس کی صولت و دبدبہ احباب کے لئے ہر محل پر سو طرح کا باعث اطمینان و آرام ہے ؎

اگرچہ اس کی دولت کا پھول کھلا ہے مگر سو میں سے ایک کے مرتبہ پر کیونکہ وُہ ابھی پودا ہے اور سلطنت کے باغ میں نورستہ ہے ؎

اُس کی تیغ سبز رنگ شنگرف گرانے والے (خونریز) چونکہ اُس کی مطیع ہے ۔ لہذا دشمنوں کی عمر و جان کے پتے اور شاخیں گرتی اور جھڑتی رہتی ہیں ۔

اُس کے گرز گاو سر کی ضرب کے خوف سے دیکھو کس طرح آفتاب لرزہ اور سوزش میں ہے ۔ جب سے

اُس کی سلطنت کی محفل کا نغمہ راست و درست ہُوا ہے - پنجہ غم کا مغلوب اُس کا حاسد ہے اور زیر کی طرح نالہ کر رہا ہے +

تنکا ظلم ہوا کے انقلاب سے محفوظ پہاڑ کی طرح ہے اُس کے زمانہ عدل کی پناہ میں چونکہ ہر ذات آرام کے ساتھ ہے +

صفحہ ۹۱

محرم - واقف کار +

محور - کیلی جس پر کرہ حرکت کرتا ہے +

زمی - طرف و جانب +

مغلق - قفل لگا ہُوا - بستہ - بند +

پاشش - ریزش عطا و بخشش - نثار +

شدود - سخت بندھا ہُوا +

بیدادی - ظلم +

مسدود - بستہ و بند +

ترجمہ :- اے شاہنشاہ تیرا امن معافی اور بخشنے والا ہاتھ واقف اور محتاج کے لئے خطا پوش اور زر ریز ہے - بیس سال سے منہاج سراج خستہ کے لئے اس درگاہ کی دُعا گوئی میں دُر نثاری ہے +

شاہ اور اُس کے بندوں کی مدد اور نصرت کے لئے جنگ میں سعی اور دُعا کی تمنا ہے -

تمہاری درگاہ کی خاک چرخ بزرگی کے لئے کیلی رہے جب تک کہ خاک ساکن اور چرخ حرکت میں ہے

رفتار اہل زمین تیرے حکم کے موافق رہے جب تک بروج آسمانی گرد زمین گھومتے رہتے ہیں +

قطعہ مصنفہ منہاج سراج

بادشاہ کا انجام اُس کے نام کی طرح محمود رہے اور مدد و تائید الہی اُس کے ارادہ کے ساتھ وابستہ رہے -

دوستوں کے لئے بقا کی طرف نفع بخشش میں موجود رہے - اور دشمنوں کے لئے فنا کی طرف ضرر جنگ میں موجود رہے

دُنیا میں امان کا دروازہ اُس کے انصاف سے کھُلا رہے - اُس کے زمانہ میں ظلم کا دروازہ بند رہے +

صفحہ ۹۲

ممدود - دراز گسترده - پھیلا ہُوا +

مورود - ورد کیا ہُوا - وظیفہ کیا گیا - بلا ناغہ +

مشہود - موجود و حاضر +

سر - راز - نیک - اصل +

ترجمہ :- چونکہ اُس کا حاسد اپنے طالع میں منجانب فلک منحوس و مردود ہے +

ممدوح کا طالع پناہ ایزدی میں سعد و مبارک رہے۔

دُنیا کے مُلک کے دسترخوان پر اُس کے خاندان کی شمع کافی ہے۔

اور اُس کے دشمن کے چہرے لوگوں کی آنکھوں میں دھوئیں کی طرح کالے رہیں۔

اہل ایمان کے لئے اُس کا چھتر اور جھنڈا امن و امان کا باعث ہے۔ دین حق کے لئے یہ دونوں سائبان ہیں اُن کا سایہ دراز رہے۔

اُس کا ہر ارادہ خدا کے فضل پر ہمیشہ بھروسا رکھتا ہے۔ لہذا بلا تاخیر بادشاہ کے کل مقاصد حاصل رہیں

اُس کے ضمیر کی انگوٹھی پر چونکہ نقش عدل و احسان ہے لہذا بخت جوان کا معشوق اُسکے تاج پر موجود رہے

جب تک اربعہ عناصر ہیں اس سلطنت کے دُعا گو منہاج کی زبان پر یہ دُعا بطور وظیفہ رہے۔

دُعا آگے ہے

حق تعالےٰ بادشاہ وقت ظل اللہ سلطان السلاطین ناصر الدین محمود کو تخت بادشاہی اور حکم منع کے تخت پر بے انتہا برسوں تک باقی اور قائم رکھے۔ آمین

انتخاب از مطلع السعدین

مصنفہ

عبدالرزاق بن اسحاق سمرقندی

صفحہ ۹۳

این سال۔ یعنی ۸۴۶ھ +
دریا بار۔ سمندر +

حاوی۔ گھیرنے والا۔ مراد کاتب و مصنف کتاب ہذا
اہوال۔ جمع ہول۔ خوف۔ ڈر +

ترجمہ:۔ ۸۴۶ھ میں کاتب اوراق عبدالرزاق بن اسحاق برینائے حکم سلطان زمانہ متوجہ ولایت ہرمز و کنارہائے بحر ہوا۔ اور یہ داستان اگر دوست عیب نہ کریں اور اس کے مطالعہ پر رغبت کریں بہت

تفصیل اور شرح کے ساتھ ختم کی جائے گی۔ اور طرح طرح کے عجائب و غرائب کلام کی لڑی میں پروئے جائینگے اور تین سال کے حالات اور ہولناک باتیں تفصیل و اجمال کے ساتھ کہی جائیں گی اور مقررہ قاعدہ کے موافق خراسان ماوراءالنہر اور عراق اور شیراز اور آذربائیجان کے واقعات بیان کئے جائیں گے۔ اُمید وارہوں کہ نظر صاحبان بصیرت عالم میں رواج پائیں گے۔ اور التفات سرداران زمانہ کا اُس پر چمکیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ +

سفر ہندوستان اور اُسکے عجائب و غرائب کی شرح

جس کسی کا دیدۂ بصیرت انوار حقیقت سے منور ہوتا ہے۔ اور اُس کا مرغ جان فضائے دانش میں پرواز کرتا ہے عین الیقین اور علم الیقین سے جانتا ہے +

صفحہ ۹۴

دوران ۔ گردش دوری +

اجرام ۔ جمع جرم جسم روشن یا بسیط +

سیران ۔ حرکت و جنبش +

عظام ۔ جمع عظیم ۔ بڑا ۔ بزرگ +

بروفق ۔ موافق +

رقاب ۔ جمع رقبہ ۔ گردن +

متعالیہ ۔ بلند مرتبہ +

خطیر ۔ بزرگ و عظیم +

حی ۔ زندہ و نام خدا +

میسّر ۔ آسان کرنے والا +

امضاء ۔ آخری دستخط جس کے بعد حکم جاری ہو جائے +

اراوت ۔ قصد مشیت +

محوّل ۔ پھرانے والا +

ارتکاب ۔ کسی فعل کا کرنا +

خوض ۔ پانی میں گھسنا ۔ غور کرنا +

قدیر ۔ قدرت والا +

عسیر ۔ دشوار +

ظلمانی ۔ تاریک بوجہ ظلمت کفر مورخ نے اپنے خیال کے موافق کہا +

ترجمہ:۔ کہ افلاک کے بڑے بڑے جسموں کی گردش اور چھوٹے چھوٹے اجزاء خاک کی حرکت موافق علم و ارادہ خدا (عزیز ہے شان اُس کی) جاری ہے۔ اور اُس کی قدرت شامل کے انوار اور اُس کی حکمت کامل کی نشانیاں موجودات عالم کے ذرات کی ذات میں اور انسان کی حرکت و سکون میں ساری ہیں عالم والوں کی لگام قبضۂ قدرت اور دست قضا میں ہے۔ اور سرکشان عالم کی گردنیں محکوم حکم خدا ہیں +

اگر عالم والوں کے حالات کی پھرانے والی قضا نہیں ہے تو پھر حالات برخلاف مرضی کیوں ہوتے رہتے ہیں۔ بیشک ہر اچھے بُرے میں مخلوق کی عنان کش قضا ہے۔ اس دلیل سے کہ سب کی تدبیریں غلط پڑتی ہیں اور حالات خطرناک سفر دریا کے۔ ع وُہ سمندر یہ نہیں جس کا کنارہ مل جائے۔

قدرت بلند کی ظاہر تر نشانیوں اور حکمت اعلیٰ کے بزرگ تر انوار میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے بڑے جاننے والے بادشاہ (خدائے علیم) کے کلام معجز نظام (قرآن) میں سمندر کے فوائد اچھے طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس امر بزرگ کا عمل (یعنی سفر دریا) اور اُس بڑے سمندر میں گھُسنا (جانا) سوائے تقدیر زندہ و قادر اور آسان کرنے والے ہر دشوار (خدا) کے لائق تشریح اور قابل تحریر نہیں ہوسکتا ہے

فرمان قضا اور علم تقدیرات الٰہی سے کہ اُس کی فکر تدبیرات انسانی سے باہر ہے ہندوستان کی طرف جانے پر مامور ہوا۔ اُس کی شرح کب روشن و واضح ہوسکتی ہے کہ جب میں حیران اُس ملک تاریک میں پھرا۔ (روشن و ظلمانی میں صنعت تضاد ہے)

صفحہ ۹۵

علوفہ۔ خوراک۔ چارا۔	ماچین۔ جاپان (فرہنگ انجمن آرا)۔
اسپ یام۔ ڈاک کا گھوڑا۔	چہار بازار۔ چوک۔
قہستان۔ معرب کوہستان نام ملک خراسان۔	تفقد۔ مہربانی۔
دیّار۔ رہنے والا۔	بن بول۔ نام صُوبہ۔
قارت۔ نام شہر۔	مایحتاج۔ جس کی ضرورت ہو۔
منتصف۔ نصف۔ آدھا۔	خان بالق۔ ترکیبی معنی شہر خان پیکن کا نام قدیم ہے

ترجمہ:۔ حضرت خاقان سعید نے انعام اور خوراک اور ڈاک چوکی کے احکام عنایت فرمائے۔ اور میں نے جزئیات کا سامان کرکے پہلی رمضان کو ارادہ سفر کیا اور کوہستان کے راستہ چلا۔ بیابان کرمان کے درمیان ایک خالی شہر میں پہنچا۔ قلعہ اور چوک نمایاں تھا۔ مگر اُس شہر میں کوئی رہنے والا نہ تھا۔ اور وُہ بیابان سرحد مکران اور سیستان سے لیکر اطراف دامغان تک پوری راہ آفت اور خوف کی جگہ ہے۔ اٹھارہ رمضان کو شہر کرمان میں پہنچا۔ وُہ شہر دلکشا اور مقام جانفزا ہے۔ وہاں کا داروغہ امیر حاجی محمد قناشیرین موجود نہ تھا۔ لامحالہ عید تک ٹھیرنا پڑا۔ اور عالی درگاہ بلند اوصاف امیر برہان الدین سید خلیل اللہ بن

امیر نعیم الدین سید نعمت اللہ کرکہ بلدہ کرمان بلکہ سارے جہان پر متعین تھا۔ اس زمانہ میں بلاد ہندوستان سے واپس آیا۔ طرح طرح کے الطاف اور مہربانیاں صرف کیں پانچویں شوال کو کرمان سے روانہ ہُوا۔ راستہ میں امیر حاجی محمد سے بو صورہ بن پول کے شہر زیارت سے پلٹا تھا ملاقات ہوئی اور ارادہ ہرمز کا کیا مہینے کی پندرہ تاریخ کو کنارہ دریا اور بندر ہرمز پر پہنچا۔ حاکم ہرمز ملک فخر الدین توران شاہ نے کشتی بھیجی۔ کشتی میں بیٹھ کر شہر ہرمز میں آیا۔ گھر اور ضروریات مقرر ہو گئے۔ بادشاہ سے ملاقات بھی ہوئی۔ اور یہ ہرمز جسے جیرون کہتے ہیں سمندر کے اندر ایک بندر ہے جس کا مثل دنیا میں نہیں۔ ساتوں اقلیموں کے تاجر مصر و شام و روم و آذربائیجان و عراق عرب و عجم اور ملک فارس و خراسان و ماوراء النہر و ترکستان و مملکت دشت قبچاق اور اطراف قلماق اور تمام بلاد چین و ماچین و پیکین سے اس بندر میں آتے ہیں۔

صفحہ ۹۶

طرائف جمع طریف صحیح بطائے حطی میوہ وغیرہ جو نادر ہو۔
دیوانیاں۔ کچہری والے۔ چنگی والے۔
بخشش۔ حصّہ۔

دربند۔ قلعہ و بندر۔
عشر۔ دسواں حصہ۔ دس میں سے ایک۔
از ہیچ ممر۔ کسی راہ سے۔ کسی طرح سے۔

ترجمہ۔ سواحل کے لوگ اطراف چین۔ جاوہ۔ بنگالہ۔ سیلون (لنکا) زیرباد تناصری۔ سقوطرہ و شہر تو و جزائر دیوہ محل یہانتک کہ دیار ملیبار اور حبشہ اور زنگبار اور قلعہ ہائے بیجانگر اور گلبرگہ اور گجرات اور کھنبات اور کنارہائے خشکی عرب حتیٰ کہ عدن۔ جدہ و ینبوع سے نفیس اشیاء اور عمدہ میوے جن میں ماہ و مہر اور فیض ابر نے آب و تاب پیدا کردی ہے اور جنہیں سمندر کے راستہ سے لاسکتے ہیں اس شہر میں لاتے ہیں۔ اور دنیا کے مسافر جہاں کہیں سے آتے ہیں اور جو کچھ لاتے ہیں جس چیز کے برابر چاہیں بغیر زیادہ جستجو کے اس شہر میں پالیتے ہیں۔ نقد بھی دیتے ہیں اور بدلہ بھی کرلیتے ہیں۔ اور چنگی والے سوا سونے اور چاندی کے تمام چیز سے دسواں حصہ لے لیتے ہیں۔ مختلف مذہب کے لوگ بلکہ کافر وہاں بہت ہیں۔ عدل کے خلاف کسی مخلوق سے معاملہ نہیں کرتے۔ اس وجہ سے اُس شہر کو دار الامان کہتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں میں عراقیوں کی چاپلوسی اور غور و خوض ہندوستانیوں کا ایسا ہے۔ دو مہینے تک یہاں ٹھہرنا پڑا۔ بلکہ یہاں کے حکام نے ہر حیلہ و بہانے سے روک رکھا۔ یہاں تک عمدہ زمانہ سفر بحر کا جو ابتدا اور وسط موسم ہے گذر گیا۔ اور آخری موسم جو زمانہ طوفان اور چوروں کی زیادتی کا ہے آپہنچا تب اجازت سفر دی۔ اور لوگوں اور گھوڑوں کو جب ایک کشتی

میں نہ سمائے اُن کو دو حصّوں میں تقسیم کیا اور کشتیوں پر سوار کیا اور بادبان کھول دیئے (چڑھا دیئے) اور چل کھڑے ہوئے (روانہ ہوئے) جب بوکشتی کی میرے دماغ ضعیف میں آئی اور ہیبت دریا کی دیکھی بیہوش ہو گیا۔ تین دن تک سوائے سانس کی آمد و رفت کے کسی طرح سے امید حیات کی نہ تھی +

صفحہ ۹۷

نول - کرایہ کشتی +
تباہی - سفر کا پورا نہ ہونا اور بیچ میں اُتر پڑنا +
مصباح - چراغ +
وقاد - بھڑکنے والا +
نقاد - پرکھنے والا +
حلال کردہ - معاف کرکے +

بدرام - توسن سرکش +
اقتباس - نور چیدن +
قریحہ - طبیعت +
جمود - جم جانا +
خمود - بجھ جانا +
لآلی - بفتح لُولُو - موتی +

ترجمہ :- جب تھوڑا ہوش آیا - وہ سوداگر جو دوست جانی تھے ایک دم سے چیخ اُٹھے کہ موسم سفر دریا نہ رہا - جو کوئی اس زمانہ میں سفر کرے گا اُس کا خون اُس کی گردن پر ہے گویا وہ خود اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے - سب نے کرایہ جہاز معاف کر کے ارادہ سفر ترک کر دیا - بہت تکلیف اور دشواری کے بعد بندر مسقط (در خلیج فارس کنارہ عرب) میں اُترے - میں مخصوص رفیقوں کے ساتھ مسقط سے قریات میں گیا اور وہاں قیام کیا اور خیمے قیام کے ڈال دیئے - تاجران بحر ایسی حالت کو کہ سفر دریا کیا جائے اور وہ پورا نہ ہو سکے اور کسی جگہ مجبوراً اُترنا پڑے تباہی کہتے ہیں - میں گردش آسمان بیدرد و رفتار مخالفت زمانہ بیوفا سے ایسے دل کے ساتھ جو شیشہ کی طرح چور چور اور ایسی جان کے ساتھ جو جسم سے بیزار تھی نہائیت تباہ حالی میں قیام کرنے والا ہوا - اس زمانہ میں کہ ظلم چرخ سرکش اور جفائے زمانہ ناموافق سے آئینہ دل روشن جو نور آفتاب کی طرح جلا دار تھا - آفات چرخ نیلی سے اُس میں زنگ آ گیا - اور چراغ دل روشن کہ جس سے چاند ہر رات کو نور حاصل کرتا تھا حادثوں کی آندھیوں سے بے نور ہو گیا - اور طبیعت روشن جو معانی کے شب افروز موتی بنایا کرتی تھی - اور پرکھنے والی طبیعت جو الفاظ کے آبدار موتی تیار کیا کرتی تھی افسردگی و مردگی میں مبتلا ہو گئی - خدا معاف کرے میں یہ کہہ رہا ہوں دل پریشان

اور ذہن تاریک و مکدر ہو گیا۔ اتفاقاً ایک سوداگر جو ہندوستان سے آیا تھا پچھلے دن اُس سے ملاقات ہو گئی۔ اُس کا ارادہ دریافت کیا تو اُس نے کہا

صفحہ ۹۸

مُصدّر۔ ابتدا کیا ہُوا +

مجاری۔ جمع مجریٰ۔ جاری ہونے کی جگہ +

عنبرین و مشکین۔ معطر و خوشبودار +

عذار۔ یکسر رخسار +

موسیہ۔ گریہ +

سیاق و سباق۔ بیان حال و سابق +

وجنات۔ جمع وجنہ۔ رخسار +

رشحات۔ تراوش۔ جمع رشحہ +

متقاطر۔ ٹپکنے والا +

شمامہ۔ دستنبو۔ سبند دھا۔ کچری +

کافوری۔ سپید +

مُہیمن۔ حافظ و نگہبان۔ خدا کے ناموں سے ایک نام

عبرات۔ جمع آنسو۔ واحد عبرہ +

شوراب۔ نمکین پانی۔ آنسوؤں کا مزہ نمکین ہوتا ہے

ترجمہ۔ ع سوائے شہرات اور کچھ نہیں مقصود۔ جب نام اُس شہر مبارک کا سُنا۔ ع

خوف تھا اس کا کہیں سر سے مرے ہوش نہ جائے

نمناک کرکے اُس تاجر کو ایک گھنٹہ روک لیا۔ ایک خط جس کی ابتدا میں اشعار ذیل تھے جن کے الفاظ وعبارات سے تراوش آبحیات ہوتی تھی۔ قلم معطر اور تحریر قلم مشکبو سے کاغذ سفید پر لکھے۔

(عنبر۔ مشک۔ شمامہ۔ کافور میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے)

مسافروں کی نماز مغرب کے وقت جب رونا شروع کرتا ہوں۔ اپنے گریۂ عجیب یا مسافرانہ سے گویا قصّہ کہتا ہوں۔ یار اور شہر کی یاد میں ایسا زار زار روتا ہوں کہ دنیا سے رسم سفر ہی اُٹھا دیتا ہوں میں تو شہر دوست آدمی ہوں مسافرت کے شہر کا نہیں۔ اے خدا مجھے میرے رفیقوں کے پاس پھر پہنچا دے شرح حالات اور ہر طرح کے ملال سے جو کچھ موجود اور گذشتہ سے مناسب تھا تفصیلاً اور اجمالاً تحریر اور تقریر میں لایا اور اس قدر قطرے آنسوؤں کے سطح رخسار پر گرائے کہ آب نمکین چشم سے دریائے عمان میں ایک طوفان اُٹھا دیا۔ وہ لوگ اور گھوڑے جو ہرموز میں دوسرے جہاز پر گئے تھے ان کا حال فی الحال معلوم نہیں۔ شاید اس کے بعد ع

قلم اپنی زبان پہ ان کا قصّہ لا سکے +

صفحہ ۹۹

بے اختیار - مجبوراً +
اضطرار - مجبوری - لاچاری +
آب گیر - تالاب +
حرور - گرمی آفتاب - ہوائے گرم شب ضد سموم +
التہاب - بھڑکنا + جحیم - دوزخ کا ایک طبقہ
اشتداد - شدت - زیادتی +

روئے نمودن - ظاہر ہونا +
اعتدال - برابر ہونا +
گرمگاہ - دوپہر +
ہاویہ - دوزخ کا ایک طبقہ +
حمیم - گرم +
ناحیہ - گوشۂ ملک +

ترجمہ - ذکر اس زمانہ کا جب مجبوراً ساحل بحر پر رکنا پڑا - اور وہ حالات جو شہر قلہات کے مقام قریات میں ظاہر ہوئے

جس وقت مجبوراً منزل قریات اور ساحل دریا بار میں مقیم تھا ماہ محرم سنہ چھ کا چاند اس مقام پر ہلال میں دکھائی دیا - باوجودیکہ زمانہ بہار اور وقت برابری شب و روز تھا مگر حرارت آفتاب اس قدر گرم تھی کہ لعل کھان میں اور گوداھڑیوں میں جلتا تھا اور تلوار میان میں موم کی طرح پگھلتی تھی اور مہر روشن جوہر کو خنجر پر چنگاری کی طرح جلا رہا تھا +

چونکہ آفتاب نے فضا سے حرارت حاصل کی تھی تو پتھر کے دل بھی اس حالت آفتاب پر جلتے تھے -
آفتاب سے دنیا اس قدر گرم ہو گئی تھی کہ پتھر کا دل بھی موم کی طرح نرم ہو گیا تھا -
مچھلیوں کے بدن تالابوں میں اس طرح جلتے تھے جیسے ریشم آگ میں -
پانی کی گرمی اور دوپہر کی ہوا سے مچھلی آگ کی طرف پناہ ڈھونڈتی تھی (آگ انکے سامنے سرد تھی)
اس جنگل میں شکار کرنا آسان تھا - کیونکہ جلے بھنے ہرنوں سے صحرا پر تھا +

حرارت آفتاب گرم دوزخ ہاویہ کی خبر دیتی تھی - اور سوزش موسم گرمائے گرم نے جہنم کے شعلوں کے دروازے عالم پر کھولدیئے تھے - اور چونکہ ہوا اس طرف کی بالطبیعت اس ولایت کے آدمیوں کے مزاج کے مخالف ہے میرے بڑے بھائی بلکہ مخدوم عاقل و دانا مولانا عفیف الدین عبدالوہاب نے اور اس ضعیف رلعینی میں نے) اور باقی ساتھیوں نے شدت حرارت ہوا اور

زیادتی قوت گرما سے عاجز ہو کر نا توانی کے تکیہ پر سر رکھ دیا اور لگام اختیار و ارادہ عنایت خدا کے ہاتھ میں دیدی یعنی سب بیمار اور کمزور ہو گئے اور خدا پر بھروسہ کیا۔

صفحہ ۱۰۰

منہاج۔ راہ راست ٭
اعتلال۔ بیمار ہو جانا ٭
کانون۔ بھٹی ٭
آب۔ رونق ٭
عفونت۔ بدبو ٭
دخان۔ دود با آمیزش اجزائے ناریہ ٭
عدول۔ منصرف۔ ہٹا ہوا۔ منحرف ٭
تاب تب۔ حرارت بخار ٭
متمادی۔ طول کھینچنے والا۔ مدت لینے والا ٭
دولاب۔ چرخی۔ گراری۔ رہٹ ٭
بخار۔ دود با آمیزش اجزائے مائیہ ٭
علت و معلول۔ سبب و مسبب ٭

ترجمہ: جب لگام ارادہ ہمارے ہاتھ میں نہیں تو ہم نے اُسے خدا پر چھوڑا دیکھیں اُس کا کرم کیا کرتا ہے۔ سب کا مزاج راہ اعتدال سے منحرف ہو چکا تھا۔ اور رنج و ملال و زحمت و بیماری بڑھ چکی تھی جگر جلانے والا بخار اور تکلیف بڑھانے والا غم دن پر دن بڑھتا جاتا تھا۔ اور حرارت بخار کی دل کی بھٹی میں بڑی تیزی اور شدت کے ساتھ بھڑک رہی تھی۔ اور اس حالت تباہ پر چار مہینے گذرے ناتوانی بڑھ گئی اور بیماری غالب آ گئی ٭

میں ناتوانی سے ایسا ہو گیا کہ مجھے اپنی امید جاتی رہی۔ اور صبا بوئے گل کی طرح مجھکو ہر ملک میں لئے پھرتی ہے۔ میں اپنی آب و رونق پر باقی نہ رہا۔ کیونکہ گردش چرخ نے رہٹ کی ہنڈیوں کی طرح مجھے تہ و بالا کر دیا۔

میرے جسم سے بیماری کو جدا کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ جس طرح کہ علت و معلول ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔ ان دنوں میں نے سنا کہ اطراف قلہات میں ایک مقام ہے جس کا نام سور مشہور ہے۔ اُس کی ہوا موافق اور پانی مزیدار ہے۔ باوجود پوری کمزوری کے کشتی میں سوار ہو کر قلہات کا ارادہ کیا۔ جب وہاں پہنچا بیماری اور بڑھ گئی۔ دن کو گرم بخار کی آگ میں جلتا تھا اور رات کو شعلہ آہ سے چراغ رنج جلاتا تھا۔ اور کثرت بدبو نے جسم خاکی کو مثل جسم زمین شدت بخارات دخانی سے زلزلہ میں ڈال دیا تھا یعنی عفونت اخلاط سے جسم کو ایسی کپکپی تھی جیسے حرارت

متحققہ سے وقت زلزلہ زمین لرزتی ہے) اور غلبہ تپ نے صحت بدن کے خیمہ کو جو عناصر اربعہ کی میخوں سے کھڑا تھا حوادث کی آندھی سے جڑ سے اکھاڑ دیا +

صفحہ ۱۰۱

نظارگیاں گلشن سبز فلک - کنایہ از ستارگان +
کربت - دکھ - رنج +
قابض ارواح - عزرائیل - ملک الموت +
ہوئے دریا نا ساز دار آمدہ - صبح ہوائے
دریا بار ساز دار آمدہ - سمندر کی ہوا موافق ہوئی +
غصہ - اندوہ - گلوگیر - غم و رنج +
حیّ قدیم - زندہ جاوید - مراد خدا +
مجریہا و مرسٰہا - اسکا چلانا اور اسکا ٹھہرانا +
ودیعت - امانت - سپردگی +
بسم اللہ - شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے

ترجمہ:- اور میں رنج مسافرت کا مارا اور درد فرقت کا ستایا دن کو غنچۂ گل کی طرح دل تنگ کے ساتھ زمانۂ بے وفا کے ظلم سے خون ہو کر ہونٹوں کو بات چیت سے بند رکھتا تھا اور راتوں کو تازہ کھلے پھول کی طرح آنکھیں کھولے - ستاروں سے اپنے غم کا قصہ بیان کرتا تھا - مرغ جان نے آشیانہ جسم سے الگ ہو جانے کا ارادہ محکم کر لیا - اور جسم ناتواں صدمۂ رنج و مسافرت سے جان سے رخصت ہونے پر راضی ہو گیا اور جان زندگی سے نا امید ہو گئی - آمادۂ مرگ ہو گیا اور تسلیم و رضا کی لگام قبضہ عنایت خدا میں دیدی - اور میرے برادر مخدوم مولانا عفیف الدین عبدالوہاب نے امانت حیات کو ملک الموت کے سپرد کر دیا - اور قریب مزار صحابۂ بزرگ دفن ہوئے - اور مسافرت کے شہر میں فرقت کے زہر نے اس طرح اثر کیا کہ جس کی شرح نہیں ہو سکتی اور تحریر میں نہیں آسکتی +

فقیر نے دل کو جان سے اٹھا لیا - اور ہستی کو نیستی سمجھ کر اس جہاز میں جو ہندوستان کو جارہا تھا ارادۂ سفر مستحکم کر لیا - چند مضبوط آدمیوں نے مجھ ضعیف کو اٹھا کر کشتی میں ڈالدیا اور بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا زبان پر لائے (سفر دریا کے وقت تفاولاً یہ کلمات کہتے ہیں)

قضا کے اس دریائے خونخوار میں رضا و تسلیم کی کشتی بنا اور اس کشتی میں قدم رکھ کر بسم اللہ الخ سمندر کی ہوا کسی قدر موافق ہوئی اور آرام کی امید ہوئی اور صحت کی صبح نے مراد کے مطلع سے طلوع ہونا شروع کیا اور جگر توڑ بیماری کے تیروں کے زخم بھرنے لگے -

صفحہ ۱۰۲

التیام - بھر جانا +
کار آگہ - واقف کار - مراد قضا و قدر +
خانگیان - مراد ستارے +
سیّار - سیر کرنے والا +
نوٹ - اشعار کے بعد ہر جملہ گویا کشتی کی پہیلی ہے +
بدائع - جمع بدیع نادر و عجیب +

مشرب - پانی پینے کی جگہ گھاٹ +
خانۂ گردندہ - مراد آسمان +
دوّار - گردندہ - دورہ کرنے والا +
تیر - مراد مستول +
ملکوت - عالم فرشتگان +
کشاد - تیر کا کمان سے چھوٹنا +

ترجمہ :- اور زندگی کا گندلا گھاٹ دوبارہ صاف اور شفاف ہو گیا - ہوائے موافق چلی - اور جہاز سطح آب پر ہوا کی طرح چلا +

یہ جو عالم کے گرد پھرنے والا گھر ہے (آسمان) قضا و قدر کی حکمت کا بنایا ہوا ہے -

خدائے حکیم کے نادر حکم سے یہ بات ہے کہ گھر (آسمان) تو چلتا ہے اور گھر والے (ستارے) قایم ہیں -

وہ (کشتی) ایک پرندہ ہے جو بغیر بازو و پر کے اڑتی ہے اور وہ ایسی چلنے والی ہے کہ بغیر پاؤں کی مدد کے قاصدوں اور ہرکاروں کی طرح چلتی ہے - اور ایک ایسی سواری ہے کہ پانی میں سینہ کے بھل چلتی ہے - اور ایسی مچھلی ہے کہ موجوں پر سانپ کی طرح پیٹ کے بھل سیر کرتی ہے - ایک ایسی ہلال (نیا چاند) ہے کہ ہزار سال میں بھی پورا چاند نہیں ہوتی - خود تو قید میں (رسیاں اور زنجیریں کشتی کی) ہے مگر دوسروں کو مصیبت کے طوفان سے نجات دیتی ہے - خود بستہ زنجیر ہے لیکن ہوا کی طرح زنجیر (تموج و تلاطم) پانی پر سمندر کے ڈالتی ہے - بے دلوں (عاشق و صوفی) کی طرح نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں (کیونکہ پانی پر ہے) اہل کرامت کی طرح پانی پر چلتی ہے - اپنی بڑائی پر پہاڑ ہے مگر قیامت آنے سے پہلے بمصداق آیت "و تسیر الجبال" سیر میں ہے - اور ایک ابر ہیبت ناک ہے جو دریائی پرندوں کی طرح اڑ رہی ہے - ٹھیک خمدار کمان کی طرح ہے اور مثل چرخ گردش و سیر میں ہے - اور ایک تیر (مستول) بھی ہے - جو قطب کی طرح قایم و ثابت کھڑا ہے ایک حالت قیام پر

عین بیقراری (بوجہ حرکت کشتی) میں بھی ہمیشہ ایک طرح پر قایم (بلحاظ دگل) ہے -

کمان (کشتی کی شکل کمان کی ایسی ہوتی ہے) مسافروں کی طرح چلتی رہتی ہے - اور جو تیر (مستول) درمیان میں ہے وہ مقیموں کی طرح قایم ہے - بلندی میں تیر (عطارد یا سہم جو آسمان پر ایک شکل ہے) فلک کے اوج

تک پہنچتی ہے۔ اور تیزی میں تیر کی رفتار بھی جب موجیں اُٹھ رہی ہوں اُس کی برابری نہیں کر سکتی جست و خیز میں ہوا کو بھی دو منزل پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ چاہے کتنی ہی سخت کمان سے تیر پھینکیں کشتی اُس پر فوقیت رکھتی ہے۔ یعنی کشتی تیر سے بھی تیز چلتی ہے۔

طوفان والے دن ہوا سے بھی آگے چلتی ہے۔ اور تیر جب چھوٹ چکا ہو اُس سے بھی آگے جاتی ہے اٹھارہ شب و روز کے بعد بندر کالیکوٹ میں عنایت خدا سے لنگر ڈالا۔ اُس ملک کے عجائبات کی شرح اور میرا وہاں جانا بے اختیار لکھا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۰۳

قرینہ ۔ نظیر و مثل۔	دار حرب ۔ جہاں کفار بستے ہوں۔ اگر حرب ہائے ہوز سے ہو تو وہ شہر کفار جہاں مسلمانوں کو قیام کرنا جائز نہیں۔
ثروت ۔ تونگری ۔ مالداری۔	ضبط ۔ نگہداشت۔

ترجمہ:۔ ہندوستان میں پہنچنے کا قصہ اور اُس کی وضع اور طور اور عجائبات کے بیان میں

کالی کوٹ ایک بندر امن آباد ہے مثل ہرموز ہر ملک و شہر کے تاجروں کے اجتماع ہیں۔ اور سمندر کی نفیس چیزوں کے کثرت سے پائے جانے میں علی الخصوص حکومت زیر باد حبشہ و زنگبار کا مال اور تاجر یہاں بہت ملتے ہیں۔ کبھی کبھی خانہ کعبہ اور کل بلاد حجاز سے بھی یہاں جہاز آتا ہے۔ اور ایک مدت تک اپنی خوشی سے اس بندر میں قیام کرتے ہیں۔ اور وہ شہر کافروں کا اور دار الحرب ہے۔ ایک جماعت مسلمانوں کی وہاں قیام پذیر ہو گئی ہے اور دو مسجد جامع بنالی ہیں۔ جمعہ کو اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ ان کا ایک دیندار اور دیانتدار قاضی بھی ہے۔ زیادہ شافعی المذہب ہیں۔ اور اس شہر میں امن و انصاف اس قدر ہے کہ وہ سوداگر جو تونگری میں نمونہ دریا بوجہ دُر و جواہر بحر کو صاحب ثروت کہا ہیں۔ وہاں سمندر سے بہت مال لاتے ہیں۔ اور کشتی سے اتار کر کوچہ و بازار میں ڈھیر کر دیتے ہیں اور مدت تک اُسکی حفاظت و نگہبانی نہیں کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۰۴

دگلہ طلا دوزی ۔ کارچوبی کام کیا ہوا جبہ۔	رسل ۔ جمع رسول ۔ قاصد و ایلچی۔

رسائل - جمع رسالہ خطوط +

استغاثت - فریاد رسی +

ربع مسکون - چوتھائی حصہ زمین کا جو آباد ہے - یہ پہلا خیال ہے - اب ایک ثلث زمین

اور دو ثلث پانی مانتے ہیں +

مناجات - چپکے سے بات کہنا - مراد دعا کرنا و راز کہنا +

جہان مطاع - جس کی اطاعت عالم کرے +

ترجمہ :- اور کچہری کے امین اُس کی حفاظت کرتے ہیں - اور رات دن اُس مال کے پاس رہتے ہیں - اگر سوداگر اُسے بیچتے ہیں تو زکوٰۃ چالیس میں سے ایک لے لیتے ہیں ورنہ کوئی تعرض نہیں کرتے ہیں اور دُوسرے بندروں کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی کشتی کسی بندر کو جاتی ہو مگر اتفاقاً قضائے الہی سے کسی اور بندر میں آپڑے تو اُس کشتی کو باد آوردہ (ہوا کی لائی ہوئی) کہہ کر لوٹ لیتے ہیں - مگر کالی کوٹ میں کوئی کشتی کہیں سے آئے اور کسی طرف کو جاتی ہو جب یہاں آجاتی ہے تو تمام کشتیوں کا ایسا برتاؤ اسکے ساتھ بھی کرتے ہیں اور ذرا بھی تعرض اُس سے نہیں کرتے - المختصر سلطان سعید نے گھوڑا - پوستین اور جبہ کارچوبی اور نوروزی ٹوپی کالیکوٹ کے حاکم کے لئے بھیجی تھی - سبب یہ تھا کہ کچھ ایلچی خاقان سعید کے بنگالہ کے ایلچیوں کے ساتھ پلٹ رہے تھے - کالیکوٹ میں تباہی ہوگئے (بلا ارادہ اُترنا پڑا) اور حالت فراخی حکومت و قوت سلطنت حاکم بنگالہ کی والی کالیکٹ کو معلوم ہوئی - بات یہ ہے کہ سلاطین دُنیا چاہے مشرق کے ہوں یا مغرب کے - خشکی کے ہوں یا تری کے قاصد اور خطوط مہیا کرکے اُس کی درگاہ کو قبلہ حاجتوں کا اور کعبہ دعا و راز کا جانتے ہیں - معتبر لوگوں سے سُنا کہ اُسی اثناء میں بادشاہ بنگالہ نے غلبہ سلطان ابراہیم جونپوری کی شکائیت کرتے ہوئے فریاد رسی و مدد کی خواہش درگاہ سلاطین پناہ میں پیش کی تھی - اور والی کالیکوٹ نے احکام قابل اطاعت عالم بہمراہی شیخ الاسلام خواجہ کریم الدین جامی حاکم جونپور کو بھیج دیئے تھے اور کہلا بھیجا تھا کہ حکومت بنگالہ سے تعرض نہ کرے ورنہ اپنے کئے کی سزا پائے گا -

صفحہ ۱۰۵

تطاول - دراز دستی - ظلم +

ضلالت - گمراہی +

بلاک - یہ لفظ نہ ملا شاید بیلک بمعنی مشہور ہو +

عرفان - خداشناسی +

یراق کردن - تیار ہونا - مسلح ہونا +

ساعی - چغلخور +

ترجمہ :- بادشاہ جونپور جب مضمون فرمان ہمایون سے واقف ہوا دست ظلم ملک بنگالہ سے اُٹھا لیا جب حاکم کالیکوٹ نے یہ خبر سُنی ہر طرح کے تحفے اور فرمان یا ہاتھی مرتب کئے اور قاصد بھیجکر عرض کیا کہ اس بندر میں جمعہ اور عید کو خطبہ اسلام پڑھتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو خطبہ میں آپ کا نام لیا جایا کرے -

دنیا کو آپ کا خطبہ بھلا معلوم ہوتا ہے - یہانتک کہ گروہ کفار بھی اُس سے رغبت کرتے ہیں اور اُس کا قاصد اُن ایلچیوں کے ساتھ جو بنگالہ سے آرہے تھے درگاہ مبارک میں پہنچے - اُمراء نے عرض کیا اور تحفہ پیش کیا - اُس کا قاصد ایک مرد مسلمان شاعر یا سخن فہم تھا - اثنائے کلام میں کہا اگر آپ اُس پر عنایت کریں اور خاص ایلچی اُس کے پاس بھیجیں تاکہ وُہ ایلچی اُس کو دعوت اسلام دے اور قفل تاریکی کفر اور گمراہی کا اُس کے دل سیاہ سے کُھل جائے - اور نور ایمان اور روشنی آفتاب معرفت اُس کے روزن دل سے داخل ہو تو ضرور بہتر اور ثواب کا کام ہوگا - اُنہوں نے اُس کی عرض قبول کرلی اور حکام سے فرمایا کہ ایلچی کو تیار کریں - اس کام کے لئے مجھے مقرر کیا بعضوں نے یہ چغلی کھائی کہ شاید یہ پلٹ کے نہ آئے - میں اُس سفر اہم سے تین سال بعد پلٹ کے آیا - چغلخور مر چکے تھے - المختصر کالیکوٹ میں جہاز سے اُترا ایسے لوگ دیکھے کہ ہر گز اُن کا مثل خیال میں نہیں آسکتا +

صفحہ ۱۰۶

غریو - شور و فریاد و غوغا +	**ہوش** - چاند ایسا معشوق +
کتارہ - کٹارہ ایک ہتھیار مثل خنجر +	**شرک** - ایک سے زیادہ خدا ماننا +

ترجمہ :- عجب طرح کے لوگ تھے نہ انسان تھے نہ شیطان عقل اُن کو دیکھ کر چیخ اُٹھتی ہے اگر ان کا ایسا میں خواب میں دیکھ لوں میرا دل برسوں دھڑکتا رہے -

مجھے تو چاند ایسے چہرہ سے اُنس ہے تو پھر ہر کل منہے سے مجھے تشویش کیا نہ ہوگی -

کالے کالے ننگے بدن - لنگوٹے ناف سے گھٹنے کے اُوپر تک ، باندھے ہُوئے ایک ہاتھ میں ہندی کٹارہ قطرہ آب کی طرح (اُس کی آب کی تعریف ہے) اور دوسرے میں گاو سپر بڑی سی جو بادل کے ٹکڑے کی طرح تھی - بادشاہ اور فقیر سب اسی حالت سے رہتے ہیں - لیکن مُسلمان عمدہ لباس پہنتے ہیں عربوں کی طرح کا اور طرح طرح کے تکلف کرتے ہیں ہر چیز میں - بہت سے مسلمانوں اور کافروں سے ملاقات ہُوئی

ایک مناسب گھر ہمارے ٹھہرنے کو قرار دیا - تین دن بعد بادشاہ کی ملاقات کے لئے لے گئے
جس کو میں نے دوسرے ہندوں کی طرح ننگے بدن دیکھا - یہاں کے بادشاہ کو سامری کہتے ہیں
جب بادشاہ مرجاتا ہے تو اُس کے بھانجے کو اُس کی جگہ بٹھاتے ہیں - بیٹے بھائی اور دوسرے
عزیزوں کو سلطنت نہیں دیتے - اور کوئی غلبہ حاصل کرکے بادشاہ نہیں بن سکتا ہے کافروں
کی بہت سی قسمیں ہیں جیسے برہمن اور جوگی وغیرہ - مگر حقیقتاً شرک و بت پرستی میں سب شریک
ہیں - ہر قوم کی ایک روش علیحدہ ہے - جب سامری سے ملاقات ہوئی - اُس کے دربار میں
دو تین ہزار ہندو اُسی شکل مذکور پر آراستہ تھے - اور مسلمانوں کا مکھیا بھی اُس مجلس میں موجود تھا
مجھے بٹھا کر خط حضرت خاقان سعید کا پڑھا +

صفحہ ۱۰۰

سنگی - سخت دل - ظالم +

اضغاث احلام - اضغاث جمع ضِغث گیاہ خشک و تر باہم آمیختہ و احلام جمع حلم بمعنی خواب مراد خوابہائے پریشان جن کی تعبیر ٹھیک نہ ہو +

گرہ از زلف خوبان کشودن - عقدۂ زلف خوبان حل کرتا تھا +

صناوید - جمع صندید بمعنی سردار +

اوائل - مہینے کی ابتدائی تاریخیں +

اغلب - زیادہ تر +

ترجمہ - اور گھوڑا اور پوستین اور جبۂ زرچوبی اور کلاہ نوروزی پیش کی - سامری نے پوری
تعظیم بجا ادا کی - اُس کی مجلس سے پلٹ کر گھر آیا - اور جو لوگ کہ اُن کو بادشاہ ہرموز نے چند گھوڑوں
اور ہر جگہ کی چیزوں کے ساتھ دوسری کشتی میں بٹھا کر روانہ کیا تھا اور اُن کو دریا میں سخت دل چوروں
نے پکڑ لیا تھا اور ان کا تمام مال چھین لیا تھا لیکن جان کے ساتھ نجات پائی تھی کالی کوٹ میں
ایک دوسرے کے پاس آگئے اور عزیزوں کے دیدار سے مشرف ہوئے +

اللہ کا احسان ہے کہ ہم مرے نہیں اور عزیزوں کا دیدار دیکھا اور اپنا مقصود پایا -
جمادی الآخری (خواجہ معین الدین) کی آخری تاریخوں سے بقرعید کی ابتدائی تاریخوں تک اُس مقام
ناپسندیدہ میں رنج و ملال کے ساتھ رہنا پڑا - اس درمیان میں ایک رات کو جو سیاہی میں عاشقوں کے
حال کی خبر دیتی تھی اور طول میں عقدۂ زلف محبوبان کی گرہ کشائی کرتی تھی - نیند کے جبار بادشاہ نے

حواس کے کارکنوں کی معزولی کا حکم دیا یعنی میں سو گیا) اور انسان کے گھر کا دو پٹا دروازہ (آنکھ) دہن غنچہ کی طرح بند رہ گیا تو خاقان سعید کو خواب میں دیکھا کہ تزک و احتشام کے ساتھ ایک راہ سے گذر رہے ہیں۔ میرے پاس آئے اور اپنا دست مبارک میرے منہ پر پھیرا اور فرمایا رنجیدہ نہ ہو۔ سویرے نماز صبح ادا کرنے کے بعد یہ خواب دیکھا تھا۔ خوش ہو گیا۔ اگرچہ خواب اکثر اوقات خواب ہائے پریشان کے شمار میں ہوتے ہیں اور اُن کی سچائی جاگ کر بہت کم ظہور میں آتی ہے مگر کبھی کبھی جو کچھ خواب میں دیکھا ہو ہو بہو اسی کے موافق بیداری میں بھی واقع ہوتا ہے۔ سرداران مخلوق ایسے خواب کو بمنزلہ الہام سمجھتے ہیں۔ جیسے خواب حضرت یوسف اور عزیز مصر کا جس سے عزت دار دو واقف کار نا واقف ہیں۔

صفحہ ۱۰۸

نشان - فرمان۔	**درروز** - اُسی دن۔
قرینہ - نظیر مثل۔	**قائل** - نام بندر۔
فلفل - معرب پلپل - کالی مرچ۔	**سرگین** - گوبر - اوپلا۔

ترجمہ:- میں اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ شاید نیک بختی کی صبح عنایت کے مطلع سے طلوع کرے اور رنج و ملال کی رات ختم ہو جائے۔ ساتھیوں سے خواب بیان کر کے تعبیر پوچھ رہا تھا کہ ناگہاں ایک شخص خبر لایا کہ بادشاہ بیجا نگر کہ جس کی حکومت بڑی اور سلطنت بلند مرتبہ ہے ایلچی اور فرمان اُس نے سامری کے پاس بھیجا ہے مضمون یہ تھا کہ خاقان سعید کے ایلچی کو آج ہی ہمارے پاس روانہ کر دے۔ سامری اگرچہ اُس کا محکوم نہیں ہے لیکن اُس سے بہت ڈرتا رہتا ہے۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ بادشاہ بیجا نگر کے قبضہ میں تین سو بندر ہیں جو ہر ایک مثل کالیکوٹ کے ہے اور خشکی میں دو تین مہینے کی راہ کے فاصلہ تک شہر اور صوبے اُس کے ہیں۔ اور کالیکوٹ اور چند اور بندر جو اُس کے پاس ہیں قائل تک جو مقابل سراندیپ کے واقع ہے جس کا دوسرا نام سیلون بھی ہے سب کو ملا بار کہتے ہیں۔ اور جہاز کالیکوٹ سے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔ اکثر کالی مرچ لاد کر لیجاتے ہیں۔ کالیکوٹ کے باشندے سمندر میں بڑے دلیر ہیں۔ ان کو سب چینی بچہ کہتے ہیں۔ سمندر کے چور کالی کوٹ کے جہازوں سے تعرض نہیں کرتے۔ اس بندر میں تمام چیزیں ملتی ہیں۔ گائے کے ذبح کرنے اور گائے

کا گوشت کھانے کے علاوہ اور کوئی بات عیب کی نہیں۔ اگر کوئی گائے ذبح کرے اور معلوم ہو جائے بلا تامل اُسے قتل کر دیتے ہیں اور گائے کو اس درجہ عزیز رکھتے ہیں کہ اُس کے کنڈے کی راکھ ماتھے پر ملتے ہیں +

صفحہ ۱۰۹

ارتفاع ۔ بلندی +
ریختہ ۔ ڈھلا ہوا ۔ مصالحہ (مسالا) +
ثواقب ۔ جمع ثاقب ۔ ستارہ روشن +
اکلیل ۔ تاج ۔ و منزلے از بست وہشت منازل قمر +
روے ۔ سببہ کہ از اخارصینی وروے توتیا گویند +
تیغ ۔ پہاڑ کی چوٹی +
مکلل و مرصع ۔ جڑاؤ +
کمر کوہ ۔ سر کوہ و وسط +

ترجمہ :۔ الحاصل اجازت رخصت پاکر مَیں کالی کوٹ سے باہر نکلا اور ایک جہاز میں سوار ہو کر بندر بندرانہ سے گذر کر جو داخل ملابار ہے بندر بنگلور میں پہنچا جو سرحد بیجانگر ہے۔ دو تین دن وہاں رہکر خشکی میں روانہ ہوا۔ جہاں سے سات آٹھ میل منگلور رہ جاتا ہے وہاں ایک مندر دیکھا کہ تمام دنیا میں اُس کا مثل نہ ہوگا۔ مربع (چوکور) ہے۔ چاروں سمتیں برابر ہیں تخمیناً دس گز طول اور دس گز عرض ہو گا اور اونچائی پانچ گز۔ پورا ڈھلے ہوئے سیسہ کا ہے۔ (یا پکا گچ کا) چار دالان ہیں۔ اگلے دالان میں ایک بت بصورت انسان پورا قد آدم سونے کا بنایا ہے۔ اور دو یاقوت سُرخ اُس کی آنکھوں کی جگہ پر ایسے عمدہ طور سے لگائے ہیں ٹھیک یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ رہا ہے نہایت کاریگری اور باریک بینی صرف کی ہے۔ وہاں سے چل کر ہر روز کسی قصبہ اور آباد گاؤں میں سے گذر ہوتا تھا۔ یہانتک کہ ایک پہاڑ سامنے آیا کہ اُس کا دامن سُورج پر اپنا سایہ ڈالتا تھا بہت اونچا تھا اور اُس کی چوٹی گردن سیارہ مریخ کو اپنی میان بناتی تھی۔ اُس پہاڑ کے بیچ کا حصہ یا چوٹی جوزا کے روشن ستاروں کے نگینوں سے جڑاؤ تھی اور اُس پہاڑ کا سر اکلیل کے جڑاؤ تاج سے چمکدار اور زر اندود تھا۔

سر اُس کا چونکہ فلک سے سدا رگڑتا تھا ۔۔۔ بنفشہ کی طرح کل جسم چرخ نیلا تھا

اُس پہاڑ کے دامن میں گھنے درخت اور کانٹے دار پیڑ اس کثرت سے تھے کہ کسی وقت اُس کی سطح زمین نور شمع آفتاب عالم افروز سے کبھی روشن نہیں ہوتی تھی۔ اور ابر جہاں پرور نے اُس خاک کی پرورش

پر کبھی قابو نہیں پایا تھا۔ اس پہاڑ اور جنگل سے نکل کر قریہ بیلور میں پہنچا جس کے مکانات اور حسین حور اور قصور جنت کے نمونہ تھے۔ اس بیلور میں ایک مندر ہے اتنا بلند کہ چند میل سے دکھائی دیتا ہے

صفحہ ۱۱۰

جریب - چار قفیز اور ایک قفیز برابر ایک سو چوالیس گز +

ہمہ تن چشم - بلحاظ ستارگان آسمان کو ہمہ چشم کہا +

یک تختہ - بے جوڑ +

عیوق - ایک ستارہ بہت بلند +

سر تیز - نوک دار +

فضا - کشادگی - میدان +

تازہ رخساران چمن - کنایہ از درختان شاداب

کرسی - چبوترہ +

مخروطی - گاؤدم +

کمخا - ایک ریشمی کپڑا مخفف کمخواب +

خارا - ایک نازک ریشمی کپڑا +

طنبی - دراز - طولانی +

ترجمہ:- سچ تو یوں ہے کہ اس عمارت کی تعریف تحریر و تقریر سے نہیں ہو سکتی ہے۔ بطور اجمال اس کا بیان یہ ہے کہ اس گاؤں کے بیچ میں قریب دس جریب ایک میدان ہے جو باغ ارم کی طرح فرحت افزا ہے۔ اس میدان میں طرح طرح کے پھول برگ درختان کی طرح شمار سے باہر۔ سرو کے درخت ندی کے کنارہ ٹھیک اس طرح معلوم ہوتے تھے جیسے ریشم گریبان عاشق کے اندر عکس قد یار ہو۔ اور چنار جب تک شاخ جوانی سے برخوردار ہے ہمیشہ دعا کے لئے ہاتھ بڑھائے رہے۔ اور آسمان جہاندیدہ اس کے کنارہ کے لئے سراسر آنکھ بنا ہوا وہاں کے پودوں پر نثار ہوتا ہے اور وہاں کے پھولوں کے ورقوں کے مطالعہ میں نہائیت تعجب و حیرت سے اس کے سر کو دوران ہے۔ اس کی ساری زمین میں سبزہ و گل ہیں۔ اور اس کے اطراف میں پتھر محراب نما تراش کر نہائیت زینت کے ساتھ لگائے ہیں۔ اس میدان کے بیچ میں ایک چبوترہ قد آدم اونچا عمدہ پتھروں سے تراش کر بنایا ہے۔ اور پتھر ایسی اُستادی اور خوبی سے ایک دوسرے سے ملائے ہیں کہ بیجوڑ معلوم ہوتے ہیں۔ یا یہ کوئی ایک ٹکڑا آسمان نیلی کا دنیا پر آگیا ہے۔ اس چبوترے کے بیچ میں ایک عمارت بہت بلند ہے جس کی اونچائی ستارہ عیوق تک پہنچتی ہے۔ ایک گنبد گاؤدم دیو چمکیلا نیلے یا سیاہ پتھر کا جس پر مختلف قسم کا نقش و نگار ہے تین طبقوں میں بنایا ہے

قطعہ
میں اُس گنبد کی خوبی کیا بتاؤں | نمونہ خُلد کا دُنیا میں جانو
خم محراب اُس کا ماہ نو ہے | بلندی میں فلک کا مثل مانو

نوکدار اور جادو بھرے قلم سے بنے ہوئے بیل بُوٹے اور تصویریں اس قدر اُس پتھر پر ہیں کہ اُن کا مثل کمخواب اور ریشمی کپڑے پر بھی نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ نیچے سے اوپر تک ایک ہتیلی بھر جگہ بھی اُس عمارت بلند کی نقش و نگار بیل بوٹے اور خط سے خالی نہ تھی۔ صورت عمارت یہ ہے کہ چار دالان لانبے ہیں۔ لمبائی تیس گز چوڑان بیس گز تخمیناً پچاس گز اونچائی +

صفحہ ۱۱۱

بے سنگ۔ بیوقار چونکہ گھومتا رہتا ہے +
خرف۔ سٹھیا یا ہوا +
پردہ۔ نغمہ +
شیشہ باز۔ معشوق ساقی جام پر از شراب ناچنے میں سر پر رکھ کر پیش بادشاہ کرتے ہیں اور شراب نہیں گرتی۔ حقہ باز۔ مداری +
سماع۔ ناچنا۔ گانا +
حصار۔ قلعہ +
ادرار۔ وظیفہ۔ راتبہ +
متناسق۔ منتظم و مرتب سلسلہ طرز کلام +

ترجمہ: اُس کا سر بلندی میں جیسے آسمان تک پہنچا ہے آسمان بیوقار کو اُس سے وقار حاصل ہو گیا ہے۔
اُس کے پتھر چونکہ پتھر سے رگڑ کھاتے ہیں اس لئے سورج کے سونے میں کھوٹ پڑ گیا ہے
اگر فلک شیشہ بار سٹھیا نہیں گیا ہے تو پھر وہ اُس کے پتھروں پر شیشہ بازی کیوں کرتا ہے۔
شیشہ فلک اس سنگ سے چور چور نہ ہو جائے گا۔

اس عمارت کے علاوہ اور بھی چھوٹی بڑی عمارتیں ہیں۔ سب کی سب بیل بوٹے دار اور تصویر دار ہیں نہایت خوبی کے ساتھ۔ اُس مندر میں صبح اور شام عبادت کے بعد باجے بجاتے۔ ناچتے گاتے اور کھانا کھلاتے ہیں۔ اُس گاؤں کے کل آدمیوں کے وظیفے اور راتب معین ہیں۔ دُور دُور کے شہروں سے نذریں چڑھاوے وہاں لاتے ہیں اور ان کے اعتقاد میں کافروں کا یہ کعبہ ہے۔ دو تین دن تک وہاں ٹھہر کر پھر منزلیں طے کرتا ہوا ذیحجہ کی آخری تاریخوں میں بیجانگر پہنچا۔ بادشاہ نے کچھ لوگ استقبال و پیشوائی کیلئے بھیجے اور اچھے مقام پر اُتارا

ذکر باقی قصہ سفر ہندوستان کا اور تعریف شہر بیجانگر و ہفت حصار جو ایک دوسرے کے پاس ہیں

گذشتہ بیانات اور کلام مسلسل سے الفاظ کے سننے والے اور کلام کے دیکھنے والے واقف اور آگاہ ہیں کہ بیان سفر دریا یہاں تک پہنچا تھا کہ میں شہر بیجانگر میں آیا۔

صفحہ ۱۱۲

گلبرگہ۔ فی الحال حکومت نظام میں ہے۔

عفریت۔ دیو۔ بھوت۔

دوبراران۔ نام درہ قریب ہرات دراصل دو برادران بود۔

موازی۔ مقابل و برابر۔ اظہار عدد خانہ دہ کے لئے آتا ہے۔

شہر بند۔ سور فصیل۔

گچ۔ چونا۔ جص اس کا معرب ہے۔

ترجمہ:- ایک شہر دیکھا جو بہت بڑا اور بہت آبادی والا ہے۔ اور ایک بادشاہ کمال سلطنت وحکومت کے ساتھ دیکھا۔ اُس کا ملک سرحد سیلون سے ملک گلبرگہ تک اور حدود بنگالہ سے اطراف ملابار تک تین ہزار میل سے زیادہ ہوگا۔ اکثر ملک آباد اور بڑے اور تعدادی تین سو بندر ہونگے۔ اور ایک ہزار سے زیادہ ہاتھی کوہ پیکر اور دیو منظر ہیں۔ اور گیارہ لاکھ فوج۔ تمام ہندوستان میں اُس سے بڑا راجہ نہیں بتاتے ہیں۔ ان ملکوں کے بادشاہوں کو رائے کہتے ہیں۔ اور برہمن اُس کے حضور میں سب پر فضیلت وسبقت رکھتے ہیں۔ کتاب کلیلہ و دمنہ کی حکایتیں کہ زبان فارسی میں اُ[illegible] سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اور وُہ رائے و برہمن سے منقول ہے۔ بالضرور اسی ملک کے دانایوں کی حکمت کا نتیجہ ہوگی۔ اور شہر بیجانگر کہ جس کا مثل پتلیوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ اور ہوش کے کانوں نے اُس کا ہمشکل تمام دُنیا میں نہیں سُنا۔ وضع اُس کی اس طرح ہے کہ سات قلعے اور فصیل ایک دوسرے کے گرد بنی ہے۔ اور چاروں طرف قلعہ اول کے پچاس گز کی چوڑائی میں کل جگہ پتھر قد انسان کے برابر آدھے زمین میں گڑے اور آدھے باہر نکلے پاس پاس مضبوط گڑے ہیں۔ چنانچہ سوار اور پیادے جرأت کرکے آسانی سے اُس حصار کے پاس نہیں جاسکتے ہیں۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ صورت اُس حصار اور شہر پناہ کی شہر ہرات سے مقابلہ کرکے ذہن میں لائے تو اس طرح تختی خیال پر نقش کرے (یوں تصور کرے) کہ حصار اول کوہ مختار اور درہ دوبراران سے کنارہ دریا اور پل مالان تک کہ بطرف مشرق [illegible] غیزان اور بطرف

مغرب قریہ سیبان ہے ہوگا۔ ایک گول حصار ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر پتھر اور چونے سے بنا ہے۔ اور مضبوط پھاٹک لگے ہیں۔

صفحہ ۱۱۳

فرسنگ شرعی۔ فاصلہ ۳ میل +
رواق۔ مراد پھاٹک +
طاق محراب مراد پھاٹک +
مستطیل۔ لانبا +

ترجمہ:۔ دربان موجود رہتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی چشم احتیاط سے دیکھتے رہتے ہیں اور اسی طرح دوسرا حصار پل جو سے نو سے پل درہ قرآہ تک مشرق میں پل ریکینہ و جکان تک اور مغرب کی طرف باغ زبیدہ و قریہ عنبیان تک تیسرا حصار مزار امام فخر الدین رازی سے گنبد محمد سلطان شاہ تک۔ چوتھا حصار پل انجیل سے پل کارو تک۔ پانچواں حصار دروازہ باغ زاغان سے پل آب جکان تک۔ چھٹا حصار دروازہ ملک سے دروازہ فیروز آباد تک۔ اور ساتواں حصار جو بیچ میں واقع ہے شہر ہرات کے چوک سے دس گز ہوگا۔ اسی میں بادشاہ رہتا ہے۔ چنانچہ دروازہ حصار اول سے جو اوتر کی طرف ہے جنوب والے پھاٹک تک چھ میل ہوگا۔ اور اسی طرح پورب اور پچھم میں اور درمیان حصار اول و دویم تا سیم کھیت باغات اور عمارتیں ہیں۔ اور تیسرے حصار سے لیکر ساتویں تک بیشمار دوکانیں اور بازار ہیں۔ اور بارگاہ شاہی کے پاس چوڑا بازار ایک دوسرے کے برابر واقع ہے۔ اوتر کی طرف اس بازار کے ایوان کیوان یعنی محل راجہ ہے۔ ہر بازار کے سرے پر ایک اونچا پھاٹک اور نادر کمرہ بنا دیا ہے۔ لیکن ایوان شاہ سب سے اعلیٰ ہے۔ بازار میں بہت چوڑی اور لانبی ہیں۔ چنانچہ مالی دوکانوں کے آگے اونچے تخت لگاتے ہیں۔ اور دونوں طرف بازار کے پھول بیچتے ہیں۔ اس شہر میں پھول ہمیشہ خوشبودار اور تازہ رہتا ہے۔ جیسے کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بغیر پھولوں کے بھی نہیں رہ سکتے۔ پیشہ ور لوگ ہر قسم کے دوکانیں پاس پاس رکھتے ہیں (یعنی ایک قسم کے دوکاندار ایک ساتھ پائے جاتے ہیں) جوہری موتی ہیرے۔ یاقوت، اور پنے بازار میں بے دھڑک بیچتے ہیں +

صفحہ ۱۱۴

حبہ۔ دانہ +
بہا۔ قیمت +
نقرہ۔ سپید گھوڑا جس کے بال اور کھال دونوں سپید ہوں +

زادہ کانست نہ زادہ دکان ـ معدن کی پیداوار ہے دوکان کی پیداوار نہیں +
برآوردن ـ تربیت و پرورش کرنا +
سہم ـ بہتر حصہ +
الکن ـ ہکلا +
نبات ـ مصری +
زہر ہلاہل ـ سم قاتل +
زہرا ـ روشن +
الخضرۃ تزید فی البصر ـ سبزی نور بصر کو بڑھاتی ہے +
حبۃ القلب ـ نقطہ سیاہ دل +

گرہ ـ بیچ و تاب +
گرہ نقرہ خنگ دریائی ـ کنایہ از مروارید +
گوشہا ـ جمع گوش (کان)، جمع گوشہ (عزلت)
یاقوت رمانی ـ انار کے دانہ کے رنگ کا یاقوت +
الماس پیکانی ـ پیکان کی شکل کا ہیرا +
برق و لمعان ـ چمک +
حسام بہرام ـ تیغ مریخ +
حرقت ـ سوزش و تیزی + زیت ـ زیتون +
ریحانی ـ سبز رنگ گل ریحان +
تاب و فروغ ـ چمک +

ترجمہ :- اور آبدار موتی اور بادشاہوں کے لائق موتی کو پرکھ کے دریا کے غوطہ خوروں نے اُن کا مثل نہ دیکھا اور نہ سُنا - اور جوہری فلک نے اُس کے ہر دانہ کے لیئے نقطہ دل (جو عزیز چیز ہے) سے قیمت لگائی اور اُس کے ہر دانہ کے رشک سے بدر کے ہالہ میں آگ لگ گئی - اور وُہ دریا کا نقرہ بچھیرا جس کی جولانگاہ شاہوں کا تاج ہے - اور میدان اُس کا بادشاہوں کی ہتھیلی سمندر کی ایسی بخشش کرنے والی ہے اگرچہ کان میں پیدا ہوتا ہے - دوکان کی پیداوار نہیں لیکن ہمیشہ اُس کو دوکان میں قرار اور آرام ملتا ہے دکان سے نکل کر فروخت کے لیئے دوکان میں رکھا جاتا ہے) گوشہ نشین نہیں ہے - مگر گوش دکان - اذن) اس کا مقام ہے - یاقوت رمانی کہ اُس کے رنگ کی شرم سے انار کا دل خون ہو گیا - اور اُس کی چمک کی غیرت سے آگ پتھروں میں چھپ گئی - محبت آفتاب نے خون چٹا کے اُسے پالا اور کوہ سنگین دل نے اپنے سینہ کے اندر سوناز سے اُس کی تربیت کی - ایک ایسی آگ ہے کہ کسی پانی سے اُس کی بھڑک نہیں بجھتی ہے اور ایسا آفتاب ہے جسے گھُن نہیں لگتا - پیکانی ہیرے کہ اُس کا تیر کمان رعد سے جب چمکتی ہوئی بجلی کی طرح نکلا جہاں کہیں پہنچا اُسے جلا دیا اور زخمی کر دیا - اُس کی چمک کے مقابلہ میں سنان آفتاب کی زبان ہکلی ہے - اور تیزی و سختی میں تیغ مریخ

اُس کے سامنے لوہے کا ایک ٹکڑا ہے - عجب طرح کی مصری ہے کہ دل میں سمِ قاتل کی سوزش ڈال دیتی ہے اور عجیب طرح کا روغن زیتون ہے جو چراغ کو بے نور کر دیتا ہے - اُس کو جو کے ساتھ (ہیرے کی تول جو سے کرتی ہیں) بیچتے ہیں - لیکن قیمت میں سو گنے سونے کے برابر ہے - بظاہر کوئی رونق نہیں رکھتا ہے (کل معدنیات جواہر کے جب تک تراشے نہ جائیں معمولی پتھر کے ایسے معلوم ہوتے ہیں) لیکن اُس کا باطنی نور سیارہ روشن زہرا کو شرمانے والا ہے - ریحان کے رنگ کے سبز زمرد کہ جن کے دیکھنے سے دیکھنے والوں کی آنکھیں حیران رہ جاتی ہیں اور اُس کی ظاہری صورت سے مفاد "سبزی نور بصر کو بڑھاتی ہے" لوگوں پر ظاہر ہے +

صفحہ ۱۱۵

اعیان - سرداران - جمع عین +
طراوت - تازگی +
آب - پانی - رونق - ماہ خزاں +
دکان - چبوترہ +
جوز ہندی - ناریل - کھوپرہ +
انگشت حیرت در دہاں - بحالت حیرت و تعجب انگلی دانت کے نیچے دباتے ہیں +
ملسا - چکنا +
دفتر خانہ - آفس +
نویسندگان - کلرک - منشی +

ترجمہ :- اور سرداران دنیا کو اُن کی خوبی و پاکیزگی دیکھ کر حیرت ہوتی تھی - اُس کے تر و تازہ رنگ کی تازگی چاروں فصلوں میں مانند آب تھی - نیا اُگا ہوا سبزہ اُسے دیکھ کر لرزہ اور پیچ و تاب میں تھا - فرحت افزا میدان اور صحن بارگاہ سلطنت پناہ میں کثرت سے نہریں جاری - یہ نہریں چکنے ہموار پتھروں سے تراش کر بنائی ہیں - ایوان سلطان کی داہنی طرف دیوان خانہ بہت بڑا بنایا ہے - بصورت چہل ستون - سامنے ایک اونچا چبوترہ قد آدم سے زیادہ بلند بنایا ہے تیس گز لانبا اور چھ گز چوڑا یہ آفس ہے اور منشی یہیں بیٹھتے ہیں - یہ دو طرح لکھتے ہیں ایک تو ناریل کے پتے پر جو دو گز لانبا اور دو اُنگل چوڑا ہوتا ہے لوہے کے قلم سے اُس پر نقش کرتے ہیں - اس میں کوئی رنگ نہیں ہوتا ہے اور یہ تحریر بہت کم ٹھہرتی ہے - دوسرے ایک سپید چیز کو کالا کر لیتے ہیں اور ایک نرم پتھر کو قلم کی طرح تراش لیتے ہیں اُس سے لکھتے ہیں - اُس پتھر سے سپید رنگ اس سیاہ چیز پر آتا ہے اور دیر تک قایم رہتا ہے - یہ دفتر معتبر سمجھا جاتا ہے - اس چہل ستون میں ایک چبوترہ پر ایک خواجہ سرا دیانک نام

مستقل دیوان بیٹھتا ہے۔ اور چبوترہ کے نیچے چوبدار قطار باندھے کھڑے رہتے ہیں جس کسی کو کوئی کام ہو چوبداروں کے پاس آکر تھوڑی سی نذر دے کر منہ کو زمین پر رکھے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اپنی بات کہے تو دیانک اُس قاعدہ کے موافق جو اُس ملک میں عدل کا مقرر ہے حکم دیتا ہے۔ کسی دوسرے کو طاقت کلام نہیں ہے۔ جب دیانک کچہری سے اُٹھتا ہے چند چتر رنگین اُس کے آگے لیکے چلتے ہیں اور بگل بجاتے ہیں اور دونوں طرف سے بھاٹ دعا دیتے ہیں +

صفحہ ۱۱۶

ضراب خانہ ۔ ٹکسال +

مثقال ۔ ساڑھے چار ماشہ وزن یہاں مطلق وزن مراد ہے +

اطناب ۔ طول ۔ درازی +

مغشوش ۔ میل والا ۔ کھوٹا +

مرسوم ۔ درماہہ ۔ وروزینہ +

ترجمہ: ۔ بادشاہ کے سامنے تک سات جگہ دربان بیٹھے ہوتے ہیں۔ جب دیانک چلتا ہے ہر دروازہ پر ایک چتر رک جاتا ہے۔ چنانچہ ساتویں پھاٹک سے دیانک اکیلا اندر جاتا ہے اور مہمات کو پیش کرتا ہے اور کچھ دیر کے بعد نکل آتا ہے۔ بارگاہ بادشاہ کے پیچھے دیانک کا گھر اور مقام ہے اور بائیں طرف درگاہ کے ٹکسال ہے۔ ان کا سکہ تین قسم کے میلدار سونے کا ہوتا ہے۔ ایک کو ورہہ کہتے ہیں جس کا وزن تقریباً دو دینار کیکی کے برابر ہوتا ہے۔ دوسرے کو پرتاب کہتے ہیں۔ یہ اُس کا نصف ہوتا ہے تیسرے کو فنم کہتے ہیں۔ یہ ورہہ کا دسواں حصہ ہے سب سے زیادہ رائج فنم ہے۔ اور فنم کا چھٹا حصہ خالص چاندی سے بناتے ہیں اور اُسے تار کہتے ہیں۔ اور یہ بھی بہت چلتا ہے۔ اور تار کا ثلث تانبے کا ہوتا ہے اُس کا نام **جیتل** ہے۔ اور قاعدہ اُس ملک کا یہ ہے کہ خراج تمام صوبوں کا ایک وقت معین میں ٹکسال میں لاتے ہیں۔ جب کسی کو روپیہ دیوان سے ملتا ہے ٹکسال سے دلوایا جاتا ہے۔ فوجی سپاہی ہر چار مہینے بعد اپنی تنخواہ پاتے ہیں۔ کسی کو صوبوں سے کچھ نہیں دلوایا جاتا۔ وہ سلطنت اس قدر آباد ہے کہ اس بارہ میں اُس کی تفصیل بسبب طول کلام ہوگی۔ بادشاہ کے خزانہ میں حوض ایسے بنے ہیں جو پگھلے ہوئے سونے کے ایک ٹھپکے سے بھرے ہیں اس ملک کے عام و خاص لوگ حتیٰ کہ پیشہ ور بھی بازار کے جواہر اور جڑاؤ زیور کان گردن بازو کلائی اور اُنگلی میں پہنتے ہیں۔ دیوان خانہ کے برابر ہاتھی خانہ ہے۔ اگرچہ سلطنت میں ہاتھی بہت ہیں لیکن بڑے

ہاتھی درگاہ میں رکھے جاتے ہیں +

صفحہ ۱۱۰

عدس - مسور +

شکرتر - بورہ - سپید شکر - چینی +

قلولہ - مبدّل غلولہ - گولہ +

چوب قوی - لٹھا - شہتیر +

پرتاب دادن - دُور پھینک دینا - اُچھال دینا +

ریاضت محنت مشقت - گھوڑی وغیرہ کی تعلیم +

خارش ومالش - ملنا دلنا +

بوز - در آخر زائے معجمہ بھیچ مذی - سبزہ گھوڑا +

کچری - بکسر کھچڑی ماش اور چانول سے مرکب غذا +

دومن - تین سیر +

چاہے کشادہ فروبند - ایک چوڑے منہ کا گڑھا اندر سے تنگ کھودتے ہیں +

رام شدن - ہل مل جانا - مانوس ہو جانا - مطیع وفرمانبردار ہو جانا +

علف - چارہ +

ترجمہ :- حصار اول و دوم کے اندر اوتر اور پچھم کی طرف ہاتھیوں کی نسل لیتے ہیں اور بچّے پیدا کراتے ہیں - بادشاہ کا ایک سپید ہاتھی ہے بڑا قد آور جا بجا اُس کے جسم پر مسور برابر سبز چتیاں ہیں - ہر صبح کو راجہ کے سامنے اُس کو لاتے ہیں - اس کا دیکھنا فال نیک (اچھا شگون) سمجھتا ہے - درگاہ کے ہاتھیوں کو کھچڑی کھلاتے ہیں - چنانچہ کھچڑی پکا کر ہاتھی کے سامنے دیگ سے نکال کر اُس میں نمک ڈالتے ہیں اور بورہ چھڑک کر خلط ملط کر دیتے ہیں - اور گولے تین تین سیر کے بنا کر گھی میں ڈبو کے ہاتھی کے مُنہ میں دیدیتے ہیں - ان چیزوں میں سے اگر ایک چیز بھی کم ہو جائے تو ہاتھی فیل بان کے مار ڈالنے کا ارادہ کرتا ہے اور بادشاہ بھی خفا ہوتا ہے - دن میں دوبار یہ غذا دی جاتی ہے - ہر ہاتھی کے لئے ایک گھر علیحدہ ہے - دیواریں بہت مضبوط اور چھتیں لٹھوں سے پٹی ہیں - اور زنجیریں جو گردن پیٹھ میں ہاتھی کے بندھی ہوتی ہیں اُس کا سرا اُوپر کو مضبوط باندھ دیتے ہیں - اگر کہیں اور باندھیں تو ہاتھی آسانی سے کھول لیتا ہے - اور ہاتھوں میں بھی زنجیر باندھ دیتے ہیں - اور ہاتھی اس طرح پکڑتے ہیں - جو راہ کہ جھیل یا دریا کو جاتی ہے اُس راہ میں ایک گڑھا منہ کا چوڑا اور اندر سے تنگ کھودتے ہیں - اور گڑھے کا منہ خس پوش کر دیتے ہیں - جب کوئی ہاتھی اُس میں پھنس جاتا ہے - دو تین روز کوئی اُس کے پاس نہیں جاتا - اُس کے بعد ایک شخص اُس کے پاس آتا ہے اور چند ڈنڈے زور زور سے اُسے مارتا ہے

یکایک ایک دوسرا شخص آپڑتا ہے اور مارنے والے کو دھکیل دیتا ہے اور لکڑی چھین کر دُور اُچھال دیتا ہے اور ہاتھی کے آگے کچھ چارہ ڈالکر پلٹ جاتا ہے۔ اسی طرح چند روز تک پہلا آدمی ہاتھی کو مارتا ہے اور دوسرا روکتا ہے۔ یہانتک کہ دوسرے آدمی سے ہل مِل جاتا ہے اور وُہ آہستہ آہستہ ہاتھی کے پاس جاتا ہے اور جو میوے ہاتھی کو پسند ہیں اُسے دیتا ہے۔ اور اُس کے پاس جاکر اُسے ملتا دلتا ہے یہانتک کہ اس قسم کی ریاضت سے اُس سے مانوس ہوجاتا ہے اور اپنے آپ کو بندھوا لیتا ہے +

صفحہ ۱۱۸

کلانیدن - پھولانا - جھٹکے دینا +
فیلک - کاف تصغیر برائے ترحم - بیچارہ ہاتھی +
ناچیز ساختن - ہلاک و فناہ کرنا - مار ڈالنا +
قلاب - آنکس - گجبانک +
زبون - عاجز - لاچار +
شحنہ گاہ - کوتوالی +

ترجمہ حکایت :- کہتے ہیں کہ ایک ہاتھی چھوٹ گیا اور صحرا و جنگل میں پہنچا - جماعت اُس کے پیچھے گئے اور راستہ میں گڈھے کھودے - ہاتھی کا دل اُن کے حیلوں سے خوف زدہ تھا -

جیسے کہ ہرن جال سے صیاد کے چھوٹے

ایک لکڑی چھڑی کی طرح سونڈ میں پکڑ کے زمین کو ٹٹولتا جاتا تھا اور احتیاط سے کام لیتا تھا اور پانی کی طرف جارہا تھا - فیلبان اُس کے پکڑنے سے عاجز ہوئے - اور بادشاہ کو اُس کے پکڑنے کا بڑا خیال تھا - ایک جماعت ایک درخت پر کہ جس کے نیچے سے ہاتھی گذرے گا چھپ کے بیٹھ گیا - جیسے ہی ہاتھی اُس کے نیچے سے گذرا یہ کود کے ہاتھی کی پیٹھ پر سوار ہوگیا - وُہ موٹی رسیاں جو ہاتھی کی پیٹھ اور سینہ پر بندھی ہوتی ہیں اور اب بھی اُس ہاتھی کے بندھی تھیں مضبوط پکڑلیں - ہر چند پھریریاں لیں - اپنے آپ کو پھولایا سونڈ دوڑائی کچھ نہ ہؤا لوٹ لگائی - ہاتھی جس پہلو لوٹ مارتا تھا فیلبان دُوسرے پہلو ہوجاتا تھا - اسی اثناء میں چند آنکس ہاتھی کے سر پر مارے - یہاں تک کہ ہاتھی مجبور ہوکر مطیع ہوگیا اور اپنے آپ کو بندھوا دیا ہاتھی کو بادشاہ کے سامنے لایا - بادشاہ نے اُسے بہت کچھ انعام دیا - ہندوستان کے بادشاہ ہاتھی کے شکار کو جاتے ہیں اور ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ صحرا و جنگل میں رہتے ہیں اور ہاتھی پکڑتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں - اور کبھی مجرموں کو ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ڈال دیتے ہیں - ہاتھی گھٹنے و سونڈ اور دانت سے اُنہیں ہلاک کردیتا ہے -

سوداگر ہاتھیوں کو سیلون سے دُوسرے ملکوں کو لیجاتے ہیں اور ناپ کے لحاظ اُنہیں بیچتے ہیں ٹکسال کے برابر کوتوالی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ بارہ ہزار سپاہی نوکر ہیں۔

صفحہ ۱۱۹

تاوان ۔ ڈانڈ +
وثاق ۔ گھر +
تقوز ۔ تھان ۔ طاقہ ۔ یہ لفظ اظہار عدد کے لئے آتا ہے +
گردن بند ۔ ہار ۔ مالا +

کلمہ چی ۔ ترجمان ۔ مخاطب +
بردہ ۔ غلام +
ممر ۔ گذرگاہ +
غلبہ بسیار ۔ ہجوم ۔ مجمع +
سبزہ رنگ ۔ سانولا +

ترجمہ:۔ کہ روزانہ کو اُجرت بارہ ہزار فنم دی جاتی ہے۔ ان سپاہیوں کا کام یہ ہے کہ ساتوں قلعہ کے معاملات اور واقعات سے واقف رہیں۔ جو چیز کھو جائے یا چور لے جائے یہ اُسے پیدا کریں ورنہ ڈانڈ دیں۔ چند غلام جو ہمارے ساتھیوں نے خریدے تھے بھاگ گئے اس کی رپورٹ کوتوال کو کی۔ اُس نے حکم دیا کہ سپاہی اُس محلہ کے جہاں یہ بیچارے رہتے ہیں یا تو غلاموں کو ڈھونڈ نکالیں یا ڈانڈ دیں سپاہیوں نے اُن کی قیمت معلوم کر کے تاوان ادا کر دیا۔ یہ تعریف شہر بیجانگر اور حالات بادشاہ کی ہے۔ میں آخر ذیحجہ کو بیجانگر پہنچا تھا ایک بہت اعلیٰ کوٹھی میں جیسی کہ ہرات میں اپنے مقام پر بادشاہ کے پھاٹک پر ہے اور گذرگاہ عام ہے حسب قرارداد قیام کیا۔ چند دن راستہ کی تھکن سے آرام کیا۔ اُس بڑے شہر اور خوشنما مبارک شگون گھر میں محرم کا چاند دیکھا۔ ایک دن ہرکارے محل شاہی سے آئے اور میں تیسرے پہر کو قصر شاہی میں گیا۔ پانچ عُمدہ گھوڑے اور دو تھان کمخواب و اطلس کے پیش کئے۔ بادشاہ بارہ دری میں بڑی شان و شوکت سے بیٹھا تھا۔ دہنے بائیں ایک مجمع حلقہ باندھے بیٹھا تھا۔ بادشاہ زیتونی رنگ کی اطلس کی قبا پہنے اور چمکدار اور شاہوار موتیوں کا مالا گلے میں ڈالے تھا کہ جس کی قیمت عقل کا جوہری مشکل سے جان سکتا ہے۔ سانولا رنگ چھریرا بدن کسی قدر لانبے قد کا نوجوان ہے۔ دونوں کلوں پر خط کا سبزہ تھا اور ٹھوڈی صاف تھی۔ صورت نہائیت مرغوب۔ مجھے اُس کے آگے لیگئے۔ میں نے سر جھکا لیا اور اُس نے مہربانی فرما کے مجھے اپنے پاس بٹھا یا اور فرمان (خط) بادشاہ کا لیکر حوالہ کیا اور ترجمان سے کہا کہ ہمارے دل کو بہت خوش کیا جو ایک بڑے بادشاہ نے ہمارے پاس ایلچی بھیجا

صفحہ ۱۲۰

عرق - پسینہ +
طبق - تھالی +
بستہ - تھیلی +
جوزوانہ - ایک قسم کافور کی جو بصورت جو ہوتا ہے +
ورہم - ایک سکہ +
فوفل - سپاری - ڈلی - چھالیہ +
آب دہان سرخ شدہ - پیک +

بادزنہ - پنکھا +
دو دستہ تنبول - دو گلوری یا بیڑے پان کے +
مثقال - ساڑھے چار ماشہ وزن +
علوفہ - خوراک - غذا +
اعتقاد - اچھا جاننا +
ارزن - چینا +
سرخوشی - سرور - مستی +

ترجمہ :- چونکہ گرمی ہوا اور متعدد لباس کی وجہ سے مجھے بہت پسینہ آگیا تھا - بادشاہ کے ہاتھ میں جو خطائی پنکھا تھا مجھے مرحمت فرمایا - اور ایک تھالی لائے جس میں دو گلوریاں پان کی اور ایک تھیلی پانسو فنم کی اور قریب ڈیڑھ چھٹانک کے کافور جوزوانہ تھا مجھے دی - اجازت پاکر میں اپنے گھر آیا - روز کی جنس میں دو سیدھا دو بھیڑیں - آٹھ مرغیاں - ساڑھے سات سیر چاول - ڈیڑھ سیر گھی - اور ڈیڑھ سیر شکر اور دو ورہم (سونے کا سکہ) آتے تھے - اسی طرح روز آیا کرتا تھا - اور ہفتہ میں دو مرتبہ سہ پہر کو بادشاہ مجکو بلاتا تھا اور خاقان سعید کے حالات پوچھتا تھا - اور ہر ملاقات میں گلوری اور فنم کی تھیلی اور چند مثقال کافور کی ملتی تھی - اور ترجمان سے کہتا تھا کہ تمہارا بادشاہ ایلچی کو دعوت دیتا ہے اور دسترخوان بچھاتا ہے چونکہ ہم اور تم ساتھ نہیں کھا سکتے ہیں - ع یہ تھیلی اشرفی کی دعوت قاصد سمجھ لو تم +

پان نارنج کے پتوں سے بڑا پتہ ہوتا ہے - ہندوستان اور عرب کے اکثر شہروں میں اور سلطنت ہرموز میں پان کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور وہ اچھا سمجھنے کی چیز ہے - اس کو اس طرح کھاتے ہیں کہ تھوڑی سی چھالیہ جسے سپاری کہتے ہیں کاٹ کر منہ میں ڈال لیتے ہیں - اور چنے برابر چونے کو بھگو کر ایک پان پر ملتے ہیں (لگاتے ہیں) اور اس کی گلوری بنا کر منہ میں رکھ لیتے ہیں اور اس طرح کے چار پان تک کھاتے ہیں اور ان کو چباتے ہیں - کبھی کافور بھی اس میں ڈال لیتے ہیں اور کبھی پیک تھوک دیتے ہیں - رخساروں میں چمک پیدا کر دیتا ہے - اور اس سے شراب کا ایسا سرور پیدا ہو جاتا ہے - اور بھوک کو تسکین دیتا ہے اور پیٹ بھرے کو بھوک لگاتا ہے - منہ سے کھانے کی بو دور کرتا ہے

اور دانتوں کو مضبوط کر دیتا ہے +

صفحہ ۱۲۱

تسلط - غلبہ +

تجبّر - گردن کشی +

نفط انداز - چرخیاں چھوڑنے والے +

بحر اخضر - ہر سمندر - اور نام ایک خاص سمندر کا و آسمان

دشت محشر - میدان حشر +

ہیکل - جسم - بدن +

حشم - نوکر چاکر +

شطرنج - سنسکرت کے لفظ کا معرب ہے اس کے مہرے چھ قسم کے ہوتے ہیں اس لئے یہ نام ہُوا - نوجہ راون اس کی موجد ہے +

شعار - عادت - خصلت +

کلان تر - امیر شہر +

ایام بیض - ہر مہینے کی تیرہ - چودہ اور پندرہ تاریخ +

افواج - گروہ - مجمع +

حُشرت - جمع ہوں - اکٹھا ہوں +

عرصہ شطرنج - بساط شطرنج +

پیل مال - ہاتھی سے کچلوانے کی سزا محل مجمع فیلاں - اتنی کثرت ہاتھیوں کی کہ ہاتھی آپس میں رگڑ کے چلیں +

تکبّر - بڑائی - عظمت +

ترجمہ :- کفار غالب اُس ملک کے بلحاظ عظمت و قدرت و غلبہ و فخر سال میں ایک مرتبہ جشن شاہانہ و محفل ملوکانہ ترتیب دیتے ہیں - وُہ اس طرح ہے کہ بادشاہ بیجانگر نے حکم دیا کہ اُس کی کل سلطنت سے جو تین چار مہینے کی راہ تک پھیلی ہُوئی ہے سردار اور امیران شہر بارگاہ شاہی میں آ گئے - اور ہزار فیل سامان سے آراستہ جو دریائے جوشان اور چنگھاڑتے گرجتے ہُوئے بادل کی طرح تھے - اور خوبصورت صندوق اور بازیگر اور چرخیاں چھوڑنے والے اُن کے اندر بند - اور ہاتھیوں کے ماتھے اور سُونڈ اور کان پر عجیب عجیب شکلیں اور نقش شنجرف اور دُوسری چیزوں سے بنے ہُوئے موجود کر دیئے -

جب فوج کے سردار اور ہر ملک کے بڑے لوگ اور حکمائے برہمن اور دیووں کے ایسے ہاتھی زمین و زمانہ کے حاکم کی بارگاہ میں وقت معین پر جمع ہو گئے - رجب کی ساری رات چاندنی والی تاریخوں کے تین دن بعد ایک بڑے چوڑے میدان اور ایک عمدہ مقام میں پہاڑ کے ایسے جسم رکھنے والے ہاتھیوں کی سیاہی سے بحر اخضر کی موجوں اور میدان حشر کے مجمع کا نمونہ آنکھوں کے سامنے تھا - اور صورت اس آیت کی "جبکہ وحشی جانور اکٹھا ہوں" بیشک ظاہر ہوتی تھی +

ہاتھیوں کے جسم کے بار سے زمین میں خم پڑ گیا تھا اور میدان عالم میں زلزلہ آ گیا تھا۔
وُہ ان کے ان دانتوں سے جو بلا کے بنے تھے تمام روے زمین بساط شطرنج معلوم ہوتی تھی
(اُمرا کی شطرنج کے مہرے ہاتھی دانت کے ہوتے ہیں اور فیل شطرنج کے ایک مہرہ کا نام بھی ہے)
کثرت پیلان سے اس کجری بن میں جسموں کا اُٹھنا اور پہاڑوں کا حرکت کرنا
(جو قیامت میں ہوگا) ثابت تھا +

صفحہ ۱۲۲

چہار طاق - منڈوا - اسٹیج + | حذاقت - کمال - مہارت +
پیشان - سامنے - آگے + | سہ چہار یک - پون +

ترجمہ: - اُس فرحت افزا میدان میں ایک تیمنزلہ اور پنج منزلہ منڈوا کھڑا کیا تھا (بنایا تھا)
اور اُوپر سے نیچے تک اُس کو تصویر مجسم کر دیا تھا۔ جو صورت کہ خیال میں آ سکتی ہے چاہے آدمی کو چاہے
پاچو پائے اور پرندوں کی اور تمام حیوانوں کی حتیٰ کہ مکھی اور مچھر کی بھی تصویر نہایت باریک بینی اور
مہارت کے ساتھ بنائی تھی۔ بعضے منڈوے ایسے بنائے تھے جو گھومتے تھے اور جلدی جلدی اُسکے
رُخ پلٹتے تھے اور جھروکوں اور کھڑکیوں میں سے نئی نئی حسینوں کی صُورتیں دکھائی دیتی تھیں اور
اُس میدان کے آگے ایک منڈوا نو منزل کا نہایت خوبی کے ساتھ مزین بنایا تھا۔ بادشاہ کا تخت
نویں منزل میں رکھا تھا۔ اور میری جگہ ساتویں منزل میں مقرر کی تھی۔ میرے ساتھیوں کے علاوہ جو کوئی
اس منزل میں تھا اُسے نکال دیا۔ چہل ستون اور چار طاق کے درمیان ایک نہایت عمدہ اور صاف
میدان میں گانے بجانے والے گاتے بجاتے تھے۔ زیادہ گانے والیاں رنڈیاں تھیں۔ ایک ٹولی حسین
رنڈیوں کی جن کے چہرے نوبہار سے بھی بھلے اور جن کے فاخر اور سجیلے اور صورتیں دلربا تھیں۔ نئے
کھلے پھول کی طرح ایک مہین پردے کی آڑ میں آتی تھیں۔ برابر بادشاہ کے آ کر اُس پردہ کو جسے دونوں
طرف سے پکڑے ہوتے تھے ایک دم سے ہٹا دیتے تھے اور رنڈیاں ناچنے لگتی تھیں۔ اس طرح سے کہ عقل
کے ہوش جلتے رہیں اور جان مدہوش ہو جائے +

تماشے والے عجیب عجیب تماشے کرتے تھے۔ تین لکڑیاں ملا کر (تختے) رکھی تھیں ہر ایک گز
بھر لانبی آدھ گز چوڑی اور پون گز اونچی۔ دو لکڑیاں اور پہلی لکڑیوں پر رکھی تھیں لمبان اور چوڑان میں

اُن کے پاس ایک اور لکڑی دُوسری لکڑی پر رکھی تھی جو پہلی لکڑی پر ہے مگر ذرا چھوٹی۔

صفحہ ۱۲۳

ملائیم۔ مناسب +	اصول۔ تال +
راہ۔ گیت۔ نغمہ۔ لے۔ تال +	شاہین۔ ترازو کی ڈنڈی +
طیار۔ اوڑتی ڈنڈی۔ اونچا سرا ڈنڈی کا +	سنگ۔ وزن +

ترجمہ:۔ اس طرح کہ تیسری لکڑی کی نسبت جو سب کے اوپر ہے سے پہلی اور دُوسری لکڑی کے دو پائے (سیڑھی) بن گئے تھے۔ ایک بڑے ہاتھی کو سکھایا ہے کہ وُہ پہلی اور دوسری لکڑی سے تیسری پر جاتا ہے کہ اُس کی سطح کی وسعت ہاتھی کے ایک ہاتھ کی ہتھیلی سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ جب ہاتھی چاروں ہاتھ پاؤں سے اپنے آپ کو اُس پر سنبھال لیتا ہے باقی لکڑیوں کو پیچھے سے ہٹا دیتے ہیں۔ جب ہاتھی اُس لکڑی کے سرے پر ہوتا ہے تو گوئیے جس تال پر گاتے ہیں ہاتھی اپنی سونڈ سے اُس تال کی پیروی کرتا ہے اور اُس کے مناسب حرکت کر کے سونڈ اُٹھاتا ہے اور جھکاتا ہے۔ دُوسرا تماشہ یہ تھا کہ ایک کھمبا کھڑا کرتے ہیں دس گز اونچا۔ اور ایک لانبی لکڑی ترازو کی ڈنڈی ایسی جس کے بیچ میں سُوراخ تھا۔ اُس کھمبے پر قائیم کرتے ہیں۔ ایک سرے پر اس ڈنڈی کے ہاتھی کے وزن کے برابر پتھر باندھے تھے اور دُوسرے سرے پر ایک گز چوڑا تختہ بنا کر جس سرے میں کہ تختہ ہوتا ہے رسیوں سے نیچے لٹکاتے ہیں۔ ہاتھی اُس تختہ پر چلا جاتا ہے اور فیلبان آہستہ آہستہ اُس رسّی کو چھوڑتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دونوں سرے لکڑی کے دس گز اُونچے ترازو کی اُٹھی ہوئی ڈنڈی کی طرح قائیم ہو جاتے ہیں اور برابر وُہ لکڑی جس کے ایک طرف ہاتھی اور دُوسری طرف ہاتھی کے وزن کے برابر پتھر ہے نصف دائرہ (قوس) کی طرح آدھا چکر بادشاہ کے برابر داہنے اور بائیں کو آتا اور جاتا ہے۔ اور ہاتھی وہاں پر

ع اِس قدر اُونچا جہاں آواز بھی جاتی نہیں

بجانے والوں کے نغموں کا تتبع کرتے ہوئے تال کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ اور جو طائفہ کہ گاتا بجاتا اور تماشے کرتا ہے بادشاہ اُس کو اشرفیاں اور خلعت دیتا ہے۔

صفحہ ۱۲۴

غراب۔ کوّا +	ظلام۔ تاریکی۔ اندھیرا +

موشک - چھچھوندر - چرخی وغیرہ +	اطناب - طول +
بالش - مسند + طفوز - نفر - اظہار عدد کیلئے ہے	چہار صفہ - چار دالان +

ترجمہ:- تین دن تک برابر اُس وقت سے کہ آفتاب عالمتاب کا مور آسمان میں جلوہ گری کرتا تھا۔ اُس وقت تک کہ شام کے اندھیرے کا کوا اپنے بازو کھولتا تھا (یعنی صبح سے شام تک) جشن شاہی بڑے عمدہ طور سے ہوا کرتا تھا۔ طرح طرح کی آتشبازی اور قسم قسم کے دوسرے کھیل تماشوں کی تشریح طول کلام کا باعث ہے۔ تیسرے دن جب بادشاہ اُٹھا مجھے تخت کے پاس لے گئے۔ ایک تخت سونے کا بہت بڑا اعلیٰ جواہرات سے جڑا ہوا دیکھا۔ جس میں نہائت پاکیزہ باریک کام کی کاریگری کی گئی تھی۔ یقیناً تمام دُنیا میں اس سے بہتر جڑت کا کام نہ کیا جاتا ہوگا۔ تخت کے سامنے ایک مسند اطلس زیتونی کی بچھی تھی۔ اور تین قطاریں چمکدار موتیوں کی جو درشاہوار نہ تھے اُس کے گرد ٹکے ہوئے تھے۔ بادشاہ ان تین دنوں میں تخت کے اُوپر اسی مسند پر بیٹھتا تھا۔ بادشاہ نے اس جشن منہادمی سے فراغت کے بعد مغرب کے وقت مجھے بلایا اور جب محل شاہی میں پہنچا تو ایک چار دالان والی عمارت میں لے گئے۔ تقریباً سو گز مربع (۱۰×۱۰) ساری چھتیں اور دیواریں تلوار کی پیٹھ کی موٹائی برابر سونے کی پتروں سے جڑی تھیں اور سونے کی کیلوں سے اُنہیں مضبوط کیا تھا اگلے دالان میں تخت بادشاہ بہت بڑا سونے کا رکھا تھا بادشاہ اُس پر بڑی شان سے بیٹھا تھا خاقان سعید۔ اُمراء۔ فوج۔ گھوڑوں کے شمار کے حالات اور شہروں کے اوصاف مثل سمرقند و ہرات و شیراز وغیرہ کے دریافت کئے۔ اور حد سے زیادہ اظہار محبت کیا۔ اور فرمایا کہ چند ہاتھی اور دو نفر خواجہ سیرا اور دُوسرے تحفے کسی عقلمند ایلچی کے ہاتھ بھیجنا چاہتا ہوں۔

صفحہ ۱۲۵

داعیہ - خواہش +	اندراس - کہنہ شدن +
طرح انداختن - بنیاد ڈالنا +	منبسط - خوش +
برآشفتن - بگڑنا - خفا ہونا +	باک - پروا - خوف +

ترجمہ:- اُس مجلس میں ایک مقرب نے مترجم کے ذریعہ سے اُس جڑاؤ بارہ دری کی خوبی کی بابت پوچھا۔ ان الفاظ میں کہ تمہارے ملک میں ایسی نہ ہوگی۔ میں نے عرض کیا ممکن ہے کہ اس ملک

میں بھی ایسی بنا لیں مگر رسم نہیں ہے - بادشاہ نے اس جواب کی بہت تعریف کی اور چند تھیلیاں فہم کی اور گاوریاں اور مخصوص میوے عطا فرمائے - ہرموز کے رہنے والے وُہ لوگ جو اس شہر میں تھے بادشاہ کی توجہ اور درگاہ خاقان سعید میں ایلچی بنا کر بھیجنے کے ارادہ کو سُنکر بہت گھبراتے اور اس بنیاد کے ڈھا دینے میں منصوبے گانٹھے اور نہائیت شرارت اور خباثت نفس سے یہ بات بنائی کہ میں خاقان سعید کا بھیجا ہُوا نہیں ہوں اور یہ بات امیر و وزیر کے کان تک پہنچی ع

میر و وزیر کیسے یہ بات پہنچی شہ تک

چنانچہ اس کے بعد انشاءاللہ اس کا ذکر آئے گا - ان دنوں میں دیانک وزیر نے جو میرا بہت خیال کرتا تھا سلطنت گلبرگہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا - اس ارادہ کا باعث یہ تھا کہ سلطان علاءالدین بادشاہ گلبرگہ نے قصد دیورائے اور اُس کے ارکین سلطنت کے مارے جانے کی خبر سُنی بہت خوش ہُوا اور ایک بڑے بولنے والے قاصد کے ہاتھ پیام بھیجا کہ سات لاکھ روپے ہمیں دو - ورنہ دُنیا کا فتح کر لینے والا لشکر تمہارے ملک پر بھیجوں گا اور بنیاد کفر اکھاڑ کے پھینک دوں گا - بادشاہ بیجانگر دیورائے - ع خفا ہو کر وُہ حد سے بڑھ کے بگڑا - اور کہا جب میں زندہ ہوں - اگر چند نوکر مارے گئے تو کیا پرواہ ہے - ع - نوکر اگر ہزار مریں مجھکو کیا خیال ؛ وہ ایک دن میں انکے ایسے لاکھ بنا لونگا ع - ذرّے ہوتے ہیں بہت خورشید تاباں جبکہ ہو ؛

صفحہ ۱۲۶

فتور - سستی - کمزوری ؛
قصیر - ٹھٹھگنا ؛
ذمیمہ - بد ؛
برانداخت - بند کر دیا ؛
جا گیر شدن - گڑ جانا - قائم ہونا ؛

عدیل - برابر - نظیر ؛
عبوس - ترشرو ؛
حمیدہ - قابل تعریف ؛
زیر اندر زیر - زبون و بد ؛
حاوی - گھیرنے والا ؛

ترجمہ :- اگر کمزوری - کمی - عاجزی اور سستی خیال کرتے ہیں تو ایسا نہیں ہے قسمت زوردل پر ہے اور سعادت شریک حال ہے اور نصیبہ مددگار - اب جو کچھ یہ ہمارے ملک سے پائیں گے غنیمت جان کر سیدوں اور عالموں کو دینگے - اور میں جو کچھ اُن کی سلطنت سے حاصل کروں گا جینو پہننے والوں

اور برہمنوں کو دوں گا - دونوں طرف سے فوجیں بھیجی گئیں اور ایک دوسرے کے اطراف ملک میں بہت خرابی پیدا کی - بادشاہ نے دیوان میں سے ایک جنیو پہننے والے نیمہ پز سیر نامی کو دیانک کا قائم مقام مقرر کیا کہ وہ اپنے آپ کو وزیر کا ہمسر سمجھتا تھا - ٹھنگنا - شیطان نجس - نجس - ترش رو اور منحوس ہونیکے علاوہ تمام صفات بد اُس میں موجود تھے - اور کل اخلاق نیک اُس سے دور تھے - جب اُس ناپاک نے مسند دیوانی کو نجس کیا میرا راتبہ بلاوجہ بند کر دیا - ہرموز کے باشندوں کو موقع خباثت کا ملگیا - شیطانی جو اُن کی فطرت میں خمیر تھی ظاہر کرنے لگے اور شرارت میں ہم جنس ہونے کی وجہ سے نیمہ پز سیر زبون کے یار بن گئے اور اُس سے کہا کہ میں پیامبر خاقان سعید کا نہیں ہوں بلکہ ایک سوداگر ہوں اور فرمان خاقان سعید کسی طرح حاصل کر لیا ہے - اس کے علاوہ اور کچھ بھی جھوٹی باتیں کافروں کے کان تک پہنچائیں اور اُن کے دل میں یہ باتیں گڑ گئیں - کچھ مدت تک اس حالت تباہ میں اُس کفرستان میں حیران رہا - اس حیرانی کے زمانہ میں چند مرتبہ بادشاہ راہ میں ملگیا اور عنایت سے باگھ روکی (یعنی ٹھیر گیا) اور حالات پوچھے واقعی وہ بہت عمدہ اخلاق والا ہے - ع

تمام عدل کا ثانی ہے ایک خُلق حسن کل انصاف کو یہ کافی ہے

صفحہ ۱۲۷

زبون - عاجز +
خبیر - دانا و آگاہ و واقف +

قماش - کپڑا +
ماثر - نیک نشانیاں +

ترجمہ :- اور دیانک حدود دگلبرگہ پر حملہ کر کے اور چند لاچاروں کو قیدی اور مجبور بنا کے پلٹ آیا مجھے روزینہ نہ دینے پر نیمہ پز سیر کی بہت ملامت کی اور حکم دیا کہ سات ہزار فنم دینے کو ٹکسال کو لکھ دیا - اُسی دن یہ رقم مل گئی - اور دو ایلچی خراسان کے باشندے خواجہ مسعود و خواجہ محمد ماہم جو وہاں رہتے تھے کچھ سوغات اور پارچوں کے ساتھ کار رسالت پر مقرر ہوئے - اور فتح خاقان نے جو سلطان فیروز شاہ بادشاہ دہلی کی نسل سے تھا ایک قاصد خواجہ جمال الدین نامی کو تحفہ اور عرضداشت کے ساتھ بھیجا - بادشاہ نے رخصتی کے دن مجھے کہا لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ تم حضرت میرزا شاہرخ (خاقان سعید) کے بھیجے نہیں ہو ورنہ اس سے زیادہ مراعات کی جاتی - دوبارہ اگر اس ملک میں آؤ گے اور یہ ثابت ہو جائے گا کہ تم بادشاہ کے فرستادہ ہو اُس وقت جیسا مناسب سلطنت ہوگا

تمہارے ساتھ عمل کیا جائے گا۔ اور زبان حال سے کہتا تھا۔ ؎

صحرائے عشق سے ترے پہنچوں اگر وطن　　پھر میں سفر کروں نہ کبھی بادشہ کے ساتھ

اور وُہ خط جو خاقان سعید کو لکھا تھا اُس میں ہر موذ والوں کی بد باطنی کی باتیں اس طرح لکھی تھیں کہ "آپ کے ساتھ بادشاہانہ تحفوں اور ہدیوں سے وسیلہ پیدا کرتا ہوں لیکن کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ عبدالرزاق آپ کا ملازم نہیں ہے"۔ اور تعریف میں خاقان سعید کے لکھا تھا کہ آپ میں شاہانہ نشانیاں اور فخر والی باتوں کے ساتھ انبیا کی برگزیدگی اور ولیوں کے اوصاف جمع ہیں۔ چنانچہ چھوٹے اور بڑوں کی زبانوں پر اور ہر واقف کی تحریر اور ہر منشی کی تقریر میں یہ بات نقش پذیر ہے +

صفحہ ۱۲۸

نوح ۔ نام پیغمبر جن کو آدم ثانی کہتے ہیں۔ ان کے زمانہ میں ایک بڑا طوفان آیا تھا۔ طول عمر ضرب المثل ہے

خضر ۔ یہ بھی بڑے عالم پیغمبر ہیں۔ اب تک زندہ مانے جاتے ہیں صحرا میں بھولے بھٹکے کی مدد کرتے ہیں۔ آبحیات انہوں نے پیا ہے +

روح ۔ ایک قسم کے فرشتے اور روح اللہ لقب عیسیٰ

اہتزاز ۔ نشاط ۔ خوشی ۔ جنبش +

خلیل ۔ لقب ابراہیم بڑے مہمان نواز تھے اور بانی کعبہ ہیں +

خلّت ۔ دوستی +

احمد ۔ لقب پیغمبر اسلام +

عیسیٰ ۔ نصاریٰ کے نبی ۔ یسوع عبرانی سے عیسیٰ بنا ہے +

خط استوا ۔ وُہ فرضی خط جو کرۂ زمین کو دو برابر حصّوں میں تقسیم کرتا ہے +

عیدالضحیٰ ۔ بقرعید دہم ذی الحجہ ۔ اضحی جمع اضحیہ ایک بھیڑ جس کی قربانی کرتے ہیں +

ترجمہ:۔ یہ دونوں شعر خاقانی کے ہیں۔ اس قصیدہ کا مطلع یہ ہے منوچہر خاقان اخستان کی مدح میں کہا ہے

پیش کہ صبح بر درد شقہ چتر عنبری　　خیز مگر بہ برق مے برتع صبح بر دری

کلیات مطبوعہ نولکشوری میں یہ دونوں شعر اس طرح لکھے ہیں۔ بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتے ہیں۔

نوح خلیل حالتی خضر کلیم قالتی　　احمد عرش ہمتی عیسے روح منظری

ربع زمیں ز در گہت ثلث نہند بعد ازیں　　زاں سہ خط استوا در خط حکمت آوری

حضرت موسیٰ ہکلے تھے اس لئے وقت ہدایت فرعون خدا سے دعا مانگی واشرح لی صدری واحلل عقدۃ من لسانی چنانچہ خوب فصاحت سے گفتگو فرعون سے کی اس لئے گفتار میں

ان کو شہرت حاصل ہے۔ ربع زمین اس وقت سے پہلے کرہ زمین میں ایک چوتھائی خشکی اور تین چوتھائی مانتے تھے۔ ثلث تہائی یعنی تمہاری درگاہ ربع مسکون سے دو ثلث زیادہ ہے +

ترجمہ اشعار:۔ درازی عمر میں تم مثل نوح ہو مگر ساتھ ہی مہمان نوازی میں حالت ابراہیم رکھتے ہو۔ معاً درازی عمر یا علم میں خضر کی طرح ہو مگر فصاحت میں مثل موسیٰ بھی ہو۔ محمدؐ کی طرح بلند ہمت ہو اور عیسےٰ کے ایسے فرشتہ دیدار بھی ہو۔

ربع مسکوں کو لوگ تمہاری درگاہ کی نسبت سے تہائی قرار دیں گے۔ لہٰذا اس وقت کے بعد سے خط استوا کے پار تک تمام زمین کو اپنے فرمان کے تحت میں لے آؤ۔

چونکہ وُہ ملک اس گروہ کے گمان میں داخل ممالک خط استوا ہے اس لئے خط استوا تحت فرمان میں لانے کے بیان میں بہت مناسب اور موزون واقع ہوا ہے۔ فقیر ضروریات کی مہیائی کا سامان کر کے سمندر کے کنارہ (بندر) کی طرف روانہ ہوا +

وہ جہاز بہت خوشی کے ساتھ سمندر کے بیچ میں پہنچا۔ جہاز کے مسافروں نے بقرعید یمنؔ میں کی ذیحجہ کی آخری تاریخوں میں کوہ قلہات دکھائی دیا۔ سمندر کی تکلیفوں سے راحت ملی۔ اُن دنوں میں محرم ۵۸۹ھ کا چاند مثل تصویر ابروئے یار سمندر میں دیکھا۔ چند دن اور جہاز نے سمندر میں چلکے مسقط پہنچ کے لنگر ڈالا۔ جہاز کو طوفان سے جو نقصان پہنچا تھا اُس کی درستی کر لی اور پھر جہاز میں بیٹھ کر چلتے ہوئے اور جہاز مسقط سے روانہ ہو کر بندر خورفقان میں آیا۔ دو ایک دن یہاں ٹھہر کے پھر بندر خورفقان سے چل کھڑا ہوا۔ بارھویں ماہ صفر کو (تیرہ تیزی) جمعہ کے دن آٹھ بجے (صبح کے) شہر ہرموز میں پہنچا اور بندر ھتور سے ہرموز تک بچھتر دن میں آیا +

صفحہ ۱۲۹

بر بالائی نہادہ ۔ اونچائی پر آباد ہے +

میافارقین ۔ یہ بھی ایک شہر کا نام ہے +

دینار مغربی ۔ مصری اشرفی +

آمد ۔ دیار بکر سے قریب ایک شہر کا نام صوبہ شام میں +

امیر ۔ گورنر +

عقبہ ۔ راہ دشوار گذار ۔ گھاٹی +

ترجمہ

سفر نامہ ناصر خسرو علوی سے انتخاب

شہر مصر کی تعریف

شہر مصر اونچائی پر آباد ہے۔ شہر کے مشرق کی طرف پہاڑ ہے لیکن اونچا نہیں ہے بلکہ پتھر ہے اور پتھر کے پشتے ہیں۔ شہر کے کنارہ پر مسجد طولون واقع ہے ایک بلندی پر اور دو مضبوط دیواریں کھینچ دی ہیں۔ کہ سوائے دیوار آمد اور میا فارقین کے اُس سے بہتر میں نے نہیں دیکھی۔ اسکو اُس عباسی گورنر نے بنایا ہے جو اُس وقت حاکم مصر تھا۔ زمانۂ حاکم بامر اللہ میں جو موجودہ سلطان کا دادا تھا۔ طولون کی اولاد نے آکر اس مسجد کو تیس ہزار اشرفی مصری کو بیچ ڈالا۔ اور ایک مدت کے بعد دُوسرا مینار جو اس مسجد میں ہے اور جسے بیچا نہ تھا کھودنا شروع کیا۔ حاکم نے کسی آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ تم تو اسے بیچ چکے ہو پھر کیوں اسے گراتے ہو۔ جواب دیا ہم نے مینار نہیں بیچا۔ ان کو پانچ ہزار دینار اور دے کے وہ مینار بھی خرید لیا۔ سلطان رمضان میں اور ہر جمعہ کو اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ پانی کے خوف سے شہر مصر کو ایک بلندی پر بسایا ہے۔ کسی وقت میں اُونچے اور بڑے بڑے پتھر تھے اب سب کو توڑ کر ہموار کر دیا ہے۔ فی الحال ایسے مقامات کو گھاٹی کہتے ہیں جب دور سے شہر مصر کو دیکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ ہے۔ گھر چودہ منزل والے تلے اوپر بنے ہیں اور سات منزل والے بھی گھر ہیں +

صفحہ ۱۲۳

گوسالہ ۔ بچھڑا ۔ گائے کا بچہ +

موز ۔ کیلا +

سپرغم ۔ تلسی ۔ ہر خوشبودار پھول +

ارش ۔ ہاتھ کہنی سے بیچ کی انگلی کے سرے تک +

دولاب ۔ رہٹ ۔ چرخی ۔ گراری +

دربار آمدن ۔ پھل لگنا +

مستغل ۔ جائے غلہ ۔ بکھاری ۔ یہاں کرایہ کی کوٹھڑیاں مراد ہیں +

جامع ۔ مسجد جس میں نماز جماعت ہو +

رخام ۔ نرم پتھر ۔ سنگ مرمر +

مقربان - پڑھنے والے - طالب علم +	**تختہ ہا** سلیں - تختے - پتھر کی چوکیاں **غریبان** مسافر

ترجمہ :- معتبر آدمیوں سے میں نے سُنا کہ ایک شخص نے سات منزلی عمارت کے کوٹھے پر بغیا لگائی تھی اور ایک گائے کا بچھڑا وہاں لیجا کر پالا تھا یہانتک کہ بڑا ہو گیا تھا اور وہاں گراری لگائی تھی جس کو یہ بیل چلاتا تھا اور پانی کنوئیں سے نکالتا تھا اور اُس کوٹھے پر نارنج اور ترنج اور کیلے کے درخت لگائے تھے اور سب پھل دیتے تھے - اور گلاب کے پھول و خوشبودار پھول اور ہر قسم کے بوٹے تھے + ایک معتبر سوداگر سے سُنا کہ مصر میں بہت سی سرائیں ہیں جن میں کوٹھڑیاں ہیں جن کو کرایہ پر چلاتے ہیں جن کی ناپ تیس مضروب تیس ہاتھ ہے - ساڑھے تین سو آدمی اُس میں رہتے ہیں - وہاں بازار میں اور گلیاں ہیں جن میں ہمیشہ لالٹینیں جلتی رہتی ہیں - کیونکہ وہاں کسی قسم کی روشنی زمین پر نہیں پڑتی ہے اور لوگوں کی آمد و رفت ہے - مصر میں علاوہ قاہرہ کے سات مسجدیں ہیں - ایک دُوسرے کے پاس اور دونوں شہروں میں گیارہ جمعہ مسجدیں ہیں کہ ہر جمعہ کو ہر مسجد میں خطبہ اور جماعت ہوتی ہے - بازار میں ایک مسجد ہے اُس کو باب الجوامع کہتے ہیں - جس کو عمرو عاص نے اُس زمانہ میں بنایا تھا - جب معاویہ کی طرف سے گورنر مصر تھے - وُہ مسجد چار سو مرمر کے ستونوں پر قایم ہے اور وُہ دیوار جس پر محراب ہے بالکل سپید مرمر کی سلوں کی ہے - پُورا قرآن اُن سلوں پر خوشخط لکھا ہے - مسجد کی چار دیواری کے باہر بازار میں ہیں اور دروازے مسجد کے اُن بازاروں کی طرف کھلے ہیں - اور ہمیشہ اُس میں مدرس اور طلاب بیٹھے رہتے ہیں - اور اُس بڑے شہر کی سیرگاہ وُہ مسجد ہے - طالبعلموں و مسافروں اور منشیوں وغیرہ سے جو قبالہ اور چک وغیرہ لکھتے ہیں - پانچہزار آدمیوں سے کم کبھی اُس مسجد میں نہیں ہوتے ہیں +

صفحہ ۱۳۱

چراغدان نقرگین - چاندی کا جھاڑ +	**شب ہائے عزیز** معراج عید بقر عید اور عاشورہ کی راتیں
درہم - ساڑھے تین ماشے +	**توت** - تُوت + **دقل** - بضم واو درخت صنوبر +
حصیر - بوریا - چٹائی - فرش +	**سوق** - بازار +

ترجمہ :- اور اُس مسجد کو حاکم مصر نے اولاد عمرو عاص سے خریدا تھا جو اُس کے پاس گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم محتاج و فقیر ہیں اور مسجد ہمارے باپ نے بنائی ہے - اگر سلطان اجازت دے تو ہم اسکو کھود کر اس کے پتھر اور اینٹیں بیچ لیں - پس حاکم نے ایک لاکھ دینار اُن کو دے اور اُس کو خرید لیا -

اور اس امر پر تمام اہل مصر کو گواہ بنایا۔ اُس کے بعد بہت کچھ اعلیٰ تعمیر اُس میں خود کی اور حکم دیا۔ منجملہ اُس کے ایک جھاڑ چاندی کا بنایا سولہ پہلو والا۔ ہر پہلو پون گز کا چنانچہ دَور اُس جھاڑ کا بارہ گز کا ہے۔ سات سو سے زیادہ چراغ اُس میں جلتے ہیں معزز راتوں میں۔ لوگ کہتے ہیں اُس کا وزن پچیس قنطار چاندی ہے۔ ہر قنطار سو رطل کے برابر اور ہر رطل ایک سو چوالیس درہم نقرہ کے برابر یہ حساب سے بتیس من بتیس سیر آٹھ چھٹانک چاندی ہوتی ہے، لوگ کہتے ہیں جب یہ جھاڑ بن کے تیار ہُوا تو مسجد کے کسی بڑے در میں بھی نہیں سماتا تھا۔ یہانتک کہ ایک در کو کھود ا اور اُس کو مسجد میں لے گئے اور پھر در کو اُسی طرح درست کر دیا۔ ہمیشہ اس مسجد میں دس عدد فرش رنگین اور اعلیٰ تلے اُوپر بچھے رہتے ہیں۔ اور ہر رات کو سو سے زیادہ لالٹینیں جلتی ہیں۔ محکمہ دار القضا اسی مسجد میں ہے۔ اوتر کی طرف اس مسجد کے ایک بازار ہے اُس کو سوق القنادیل کہتے ہیں۔ ایسا بازار کسی شہر میں نہیں پایا جاتا۔ ہر نفیس چیز جو دنیا میں ہے وُہ یہاں ملتی ہے۔ اور وہاں میں نے کچھ سامان دیکھا جو صنوبر کی لکڑی سے بنایا تھا جیسے صندوقچے۔ کنگھیاں۔ چاقو کے دستے وغیرہ۔ اور وہاں عمدہ بلور بھی دیکھنے میں آیا۔

صفحہ ۱۳۲

نغز - نادر و خوب +	**مغرب** - ٹونس وغیرہ +
کلاہ - کلغی - چوٹی +	**دے** - جاڑوں کے ایک مہینہ کا نام - ماہ خزاں +
لیموے مرکب - میٹھا یا سنگترا یا مالٹا +	**بلبلہ تر** - ہرا بہیڑا +
کدوے تر - لوکی +	**ترب** - مولی +
کرنب - کرم کلّہ - زبان حال میں کلم ریج کہتے ہیں +	**بادرنگ** - کھیرا - ترنج (فرہنگ انجمن آرا) +
جزر - گاجر +	**صیفی** - گرمی کے +
شتوی - جاڑوں کے +	**سفالیہ** - مٹی کے برتن +

ترجمہ:- کاریگر خوب اُس کو تراشتے تھے اور ٹونس کی طرف سے اُسے لاتے تھے۔ یہ بھی کہتے تھے کہ حال ہی میں دریائے قلزم سے بلور نکلا ہے جو بلور مغربی سے زیادہ لطیف اور چمکدار ہے۔ ہاتھی کے دانت بھی دیکھے جو زنگبار سے لائے تھے۔ بہت کثرت سے تھے۔ دو سو من سے بھی زیادہ ہونگے ایک کھال گائے کی حبشہ سے لائے تھے جو دھاریدار شیر کی کھال کی طرح تھی (زرافہ یا زیبرے کی

کھال ہوگی) اُس سے جُوتے بناتے ہیں - اور حبشہ سے گھریلو مرغیاں بھی لائے ہیں اچھی خاصی قدوار ہیں
اُن کے جسم پر سپید چیتیاں اور سر پر چوٹیاں ہیں مور کی طرح (ان مرغیوں کو یو پی میں چینی مرغی اور لکھنؤ میں
انیفور اور انگریزی میں گینئ فاول کہتے ہیں) مصر میں شہد بہت پیدا ہوتا ہے اور شکر بھی - چار سو سولہ
سنہ عجم میں دسے ماہ قدیم کی تیسری تاریخ کو یہ میوے اور خوشبودار پھول ایک دن میں دیکھنے میں آئے
جن کا ذکر کیا جاتا ہے اور وُہ یہ ہیں انار کے پھُول - کوکا بیلی - نرگس - ترنج - نارنگی - میٹھا - سیب
چنبیلی - تلسی - بہی - انار - امرُود - خربوزہ - کچری - کیلا - زیتون - ہرا ہیڑا - تازے خرمے - انگور -
گنّا - بیگن - لوکی تازہ - مولی - شلجم - کرم کلاّ - باقلے کی پھلی - ککڑی - کھیرا - تازہ لسن اور پیاز - گاجر چقندر
جو کوئی کہ ان پھلوں اور پھُولوں میں سے بعضے خریف کے ہیں اور بعضے بہار کے اور کوئی جاڑوں کے اور
کوئی گرمیوں کے یہ سب کیونکر اکٹھا ہو گئے تو وُہ میرا بیان سچ نہ مانے گا - لیکن مجکو اس سے کچھ مطلب
نہیں - میں نے بغیر دیکھے نہیں لکھا ہے - اور جو سُن کے لکھے ہیں اُن کا میں ذمہ وار نہیں - ملک مصر
بہت بڑا ہے - ہر قسم کی ہوا سرد اور گرم اُس میں ہے - تمام اطراف میں جو چیز پیدا ہوتی ہے یہاں لے
آتے ہیں اور کچھ کو بازار میں بیچتے ہیں - مصر میں ہر قسم کے مٹّی کے برتن بناتے ہیں - ایسے پاکیزہ اور براق
کہ برتن کے باہر اگر ہاتھ ہو اندر کی طرف سے دکھائی دیتا ہے - کاسے - پیالے اور پلیٹیں وغیرہ اسطرح
رنگتے ہیں کہ دُھوپ چھاں سے مشابہ ہوتا ہے چنانچہ ہر طرف سے ایک نیا رنگ دکھائی دیتا ہے +

صفحہ ۱۳۳

زبرجد - زمرد سے مشابہ ایک معدنی جوہر سبز رنگ کا +	تقدیر - اندازہ - تخمینہ +
جسر - بکسر اوّل پُل +	آبگینہ - شیشہ - نگینہ +

ترجمہ - اور نگینے بناتے ہیں جو پاکی اور صفائی میں زبرجد کے مانند ہوتے ہیں اور اُن کو تول کر بیچتے ہیں
ایک معتبر بزاز سے میں نے سُنا کہ ایک درہم وزن کی رسّی تین دینار مصری کو خریدتے ہیں کہ ساڑھے تین دینار
نیشاپوری ہوتے ہیں - نیشاپور میں میں نے پوچھا کہ سب سے اچھی رسّی کتنے کو خریدتے ہیں تو لوگوں نے
کہا کہ نہائیت اعلیٰ رسّی ایک درم وزن کی (ساڑھے تین ماشے) پانچ درم کو خریدتے ہیں - شہر دریائے نیل
کے کنارے لمبان میں آباد ہے - اور بہت سے مکان اور مناظر (کوٹھے - برآمدے) ایسے ہیں - اگر چاہیں
تو رسّی سے نیل سے پانی بھر سکتے ہیں - لیکن شہر کے لئے پانی بہشتی نیل سے لاتے ہیں بعض اونٹوں پر

اور بعض کندھوں پر میں نے ایسے گھڑے دمشق کے پیتل کے دیکھے کہ ہر ایک میں تیس من پانی آ سکتا ہے۔
اور ایسے تھے معلوم ہوتا تھا کہ سونے کے ہیں۔ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک عورت ہے جس کے
پاس پانچ ہزار گھڑے ہیں کرایہ پر چلاتی ہے۔ ہر گھڑا ایک درہم مہینے پر۔ واپس کرتے وقت گھڑا سالم
ہونا چاہیے۔ مصر کے سامنے نیل میں ایک جزیرہ ہے جو کسی زمانہ میں شہر تھا۔ یہ جزیرہ شہر کے پچھم کی
طرف ہے وہاں جمعہ مسجد بھی ہے اور باغ بھی۔ وہ نیل کے اندر ایک قطعہ پتھر کا تھا۔ ان دونوں نیل
کی شاخوں میں سے ہر ایک کا میں نے اندازہ جیحون کے برابر کیا ہے لیکن بہت آہستہ بہتا ہے۔
شہر اور جزیرہ کے درمیان ایک پل بندھا ہے چھتیس کشتیوں سے۔ اور بعضے اور شہر بھی نیل کے
اندر ہیں اور ان کو جزیرہ کہتے ہیں وہاں بھی مسجد جمعہ ہے مگر پل نہیں ہے کشتی اور گھاٹ سے گذرتے ہیں +

صفحہ ۱۳۴

زورق - کشتی +
زنگ - گھنٹی +
عطار - دوا فروش +
باردان - پڑا - ٹوکرا - کنڈیا وغیرہ +
سفال - برتن مٹی کے +
زیت حار - مولی اور شلجم کے تخم کا تیل +
خران زینی - زین کسے گدھے +
روستا - دیہاتی +
خواجگان - اُمراء +

معبر - گھاٹ +
بقال - کنجڑا - کبڑیا +
پیلہ ور - بساطی +
زجاج - شیشی +
باردان - چیز رکھ کر لے جانے کا ظرف +
کنجد - تلی +
بہیمہ - چوپایہ +
محترفہ - پیشہ ور +
خرمی - خوشی +

ترجمہ:- مصر میں اس قدر بڑی اور چھوٹی کشتیاں ہیں کہ بغداد اور بصرہ میں بھی نہ ہوں گی۔
دوکاندار مصر کے جو چیز بیچتے ہیں دام ٹھیک کہتے ہیں۔ اگر کوئی خریدار سے جھوٹ بولے اُس کو اونٹ پر
بٹھا کر ایک گھنٹی ہاتھ میں دیتے ہیں اور شہر میں ہنڈاتے ہیں۔ وہ گھنٹی بجاتا جاتا ہے اور آواز دیتا جاتا
ہے کہ میں جھوٹ بولا تھا اُس کی پشیمانی اٹھا رہا ہوں۔ جو کوئی جھوٹ بولے اُس کی سزا ملامت ہے
بازار میں کبڑیے دوا فروش۔ بساطی جو چیز بیچتے ہیں اُس کا باردانہ اپنے پاس سے دیتے ہیں چاہے

شیشی ہو یا برتن یا کاغذ۔ خریدار کو ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ باردانہ لیکر جائے۔ چراغ کا تیل وہاں
مولی اور شلجم کے بیجوں سے نکالتے ہیں اور اُس کو زیت حار کہتے ہیں۔ وہاں تلی بہت کم ہوتی ہے
تلی کا تیل بہت کم یاب اور گراں اور زیتون کا تیل سستا ہے۔ پستہ بادام سے مہنگا ہے اور
بادام کی گری ایک دینار میں دس من سے نہیں بڑھتی ہے۔ بازار کے لوگ اور دوکاندار زین کسے
گدھوں پر سوار ہوتے ہیں چاہے گھر سے بازار کو آنے جانے والے ہوں۔ ہر جگہ سڑکوں کے سرے
پر کسے ہوئے گدھے کھڑے رہتے ہیں جس کا جی چاہے سوار ہو تھوڑا سا کرایہ دینا ہوتا ہے۔ لوگ
کہتے تھے پچاس ہزار جانور زین کسے ہیں جو ہر روز زین لگا کر کرایہ پر چلتے ہیں۔ علاوہ فوجی لوگوں کے
کوئی گھوڑے پر سوار نہیں ہوتا۔ یعنی بازار کے لوگ دیہاتی۔ پیشہ ور اور اُمراء گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے
بہت سے ابلق گدھے میں نے دیکھے مثل گھوڑوں کے بلکہ اُن سے بھی اچھے۔ اور اونٹ پر چڑھنے
والے بہت امیر ہیں۔ ۴۳۹ھ میں جب میں مصر میں تھا سلطان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حکم
دیا کہ لوگ خوشی منائیں۔

صفحہ ۱۳۵

زربفت - سنہرے کلابتون سے بیلدار اور بوٹے دار بنا ہوا کپڑا ریشمی +

عوانان - جمع عوان ظالم سخت گیر۔ بادشاہی سرہنگ +

بجہد بود - بڑی مشکل سے ہوگا +

قصب - ریشم اور کتان سے بنا ہوا کپڑا +

ترسا - عیسائی + **آں** - ملک - مقبوضہ +

مقادیر - اندازہ و حساب +

ترجمہ :- شہر و بازار کو اس طرح سجایا کہ اگر اُس کا بیان کیا جائے تو بعضے لوگ یقین نہ کریں اور
سچ نہ سمجھیں۔ بزازوں اور صرافوں کی دوکانیں زر و جواہر و نقدو جنس و زربفت و قصب سے اس قدر
پر تھیں کہ بیٹھنے کو جگہ نہ تھی۔ سب کا سلطان سے اتنا اطمینان ہے کہ کوئی سرہنگوں۔ سزادلوں اور
چغلخوروں سے نہیں ڈرتا ہے۔ اور سلطان پر بھروسا ہے کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرے گا اور کسی کے مال
کی طمع نہ کرے گا۔ وہاں لوگوں کے قبضہ میں اس قدر مال دیکھا اگر بیان کروں تو عجم کے لوگ یقین
نہ کریں۔ اُن کے مال کا میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ جو آسائش میں نے وہاں دیکھی کہیں نہیں دیکھی
وہاں ایک عیسائی کو دیکھا جو مصر کے مالداروں میں سے تھا۔ چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ اس کے

جہاز مال اور مقبوضات کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ غرضکہ ایک سال نیل کا پانی کم ہو گیا اور غلہ مہنگا ہو گیا
سلطان کے وزیر نے اس عیسائی کو بلایا اور کہا کہ یہ سال اچھا نہیں ہے قحط کا سال ہے اور سلطان
کا دل رعایا کے لئے رنجیدہ ہے تم کتنا غلہ قیمتاً یا قرض دے سکتے ہو اُس عیسائی نے کہا۔ وزیرو
سلطان کے اقبال سے میں اتنا غلہ مہیا کر سکتا ہوں کہ چھ سال تک مصر کے لوگوں کی روٹی چل سکے۔
اس وقت مصر میں بالضرور اتنے لوگ تھے کہ نیشاپور میں ان کا پانچواں حصہ بشکل ہو گا۔ جو حساب جانتا ہے
وُہ معلوم کر سکتا ہے کہ ایک شخص کے پاس کتنا مال ہونا چاہیئے تا کہ اتنی مقدار غلہ کی اُس کے پاس ہو سکے۔
اور وُہ رعایا کیسی مطمئن اور وُہ بادشاہ کیسا منصف ہو گا جس کے زمانہ میں ایسی حالت اور اتنا مال ہو۔ اور
نہ سلطان کسی پر ظلم وستم کرتا ہو اور نہ رعیت اپنی کوئی چیز اُس سے چھپاتی ہو وہاں میں نے ایک کارواں سرا بھی دیکھی

صفحہ ۱۳۶

اُشکوب۔ طبقہ۔ منزل +	سیر۔ جمع سیرت۔ خصلت +
قیّم۔ داروغہ و نگہبان +	رفّاران۔ رفوگر + تیم۔ بکسر کاروانسرا +

ترجمہ:۔ جس کو خانۂ وزیر کہتے تھے۔ وہاں قصب بیچتے ہیں اور کوئی چیز نہیں۔ نیچے کی منزل
میں درزی بیٹھتے ہیں اور اُوپر والی منزل میں رفوگر۔ اُس کے داروغہ سے میں نے پوچھا کہ اس کاروانسرا
کی آمدنی (کرایہ) کتنی ہو گی۔ جواب دیا ہر سال بیس ہزار اشرفی مصری۔ لیکن اس وقت اس کا ایک گوشہ
گر گیا ہے جو بنایا جا رہا ہے۔ اب ہر مہینے اس کی آمدنی ایک ہزار اشرفی ہے یعنی بارہ ہزار سالانہ
یہ بھی لوگوں نے کہا کہ اس شہر میں اس سے بڑی کوئی کاروانسرا نہیں ہے۔ اس سرا کی زمین پر دو سو
گھر بن سکتے ہیں +

خصائل بادشاہ مصر

امن و فراغت مصر کی اس حد پر ہے کہ بزاز اور صراف اور جوہری دو کانوں کے پٹ بند نہیں
کرتے صرف ایک جال تان دیتے ہیں اور کوئی کسی چیز پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا ہے۔ ایک یہودی جوہری
تھا جو مقرب سلطان تھا اُس کے پاس مال بہت تھا۔ سب جواہر خریدنے میں اُس پر اعتماد کرتے تھے
ایک دن فوجیوں نے اُس پر ہاتھ ڈالا اور اُسے قتل کر دیا۔ جب قتل کر چکے تو قصر سلطان سے ڈرے

بیس ہزار سوار گھوڑوں پر بیٹھے اور میدان میں آئے اور فوج صحرا کی طرف نکلی۔ شہر کے لوگ خوف زدہ ہوئے اور وہ فوج آدھے دن تک میدان میں کھڑی رہی۔ ایک خادم محل شاہی سے نکلا اور پھاٹک پر کھڑے ہو کر کہا سلطان فرماتا ہے کہ تم فرمانبردار ہو یا نہیں۔ سب نے ایکبارگی کہا کہ ہم غلام ہیں اور فرمانبردار لیکن ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ خادم نے کہا سلطان فرماتا ہے پلٹ جاؤ۔

صفحہ ۱۳۷

تغار۔ ناند۔ گھملا۔ ٹب۔

قیروان۔ ٹونس سے قریب افریقہ میں ایک شہر۔

حیف۔ ظلم۔ فارسی میں بھی افسوس مستعمل ہے۔

حامل۔ پھلدار۔ بارآور۔

استمالت۔ اپنی طرف مائل کرنا۔ دلداری۔ غمخو

زیلو۔ قالین۔ غالیچہ۔

عاصی۔ گنہگار۔ باغی۔ نافرمان۔

حصیر۔ فرش۔

ترجمہ: فوراً سب پلٹ گئے۔ اس مقتول یہودی کا نام ابوسعید تھا۔ اُس کا ایک بیٹا اور ایک بھائی تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ اُس کے مال کو خدا ہی جانتا ہے کہ کتنا ہے۔ یہ بھی کہتے تھے کہ گھر کے کوٹھے پر تین سو گملے چاندی کے رکھے ہیں۔ ہر ایک میں ایک درخت لگایا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باغ ہے تمام درخت پھلدار اور بارآور ہیں۔ اُس کے بھائی نے ایک عرضی لکھی اور سلطان کو بھیجی کہ دو لاکھ اشرفی مصری خزانہ کو دیتا ہوں کہ اس وقت بیکو خوف تھا سلطان نے وہ عرضی باہر بھیجی اور مجمع کے سامنے اُسے چاک کر دیا۔ اور کہا تم مطمئن رہو اور اپنے گھر لیٹ جاؤ۔ نہ تم سے کسی کو مطلب ہے اور نہ ہم تمہارے مال کے محتاج ہیں اور ان کی دلداری کر دی۔

شام سے قیروان تک جہاں ہیں گیا تمام شہر اور گاؤں میں جو مسجد تھی اُس کا صرف سلطان کا وکیل ادا کرتا تھا مثل تیل۔ فرش۔ چٹائی اور قالین کے۔ اور ماہواری تنخواہ دروزینہ نگہبانوں اور خدمتگاروں اور موذنوں وغیرہ کا۔ ایک سال حاکم شام نے لکھا کہ روغن زیتون جست کم ہے اگر حکم ہو تو مسجدوں میں زیت حار دیا جائے جو تخم سرسوں کے تیل کے مائل ہوتا ہے۔ جواب میں فرمایا تو فرمانبردار ہے نہ وزیر جو چیز خدا کے گھر سے تعلق رکھتی ہے اس میں تغیر و تبدیل جائز نہیں۔ اور قاضی القضاۃ چیف جسٹس کی ہر مہینہ دو ہزار اشرفی مصری تنخواہ تھی۔ اور ہر ایک کی اسی کی نسبت سے تاکہ لوگوں کے مال کی طمع نہ کریں اور لوگوں پر ظلم نہ ہو۔

۱۴۴۴ھ میں جب میں مصر میں تھا خبر آئی کہ ملک حلب سلطان سے باغی ہو گیا ہے اور وہ ایک خدمتگار اُس سلطان کا تھا جس کا باپ شاہان حلب سے تھا۔

صفحہ ۱۳۱

مُطالب۔ ٹھیکہ دار معدنیات کا اہتمام | دہلیز۔ ڈیوڑھی۔ کوٹھی۔

ترجمہ۔ سلطان کا ایک نوکر تھا اُس کو عمدۃ الدولہ کہتے تھے۔ اور یہ خادم ٹھیکہ داروں کا افسر اور بڑا امیر اور مالدار تھا۔ مطالب اُن کو کہتے ہیں جو مصر کے پہاڑوں میں خزانے اور دفینے تلاش کرتے ہیں۔ تمام ملک مغرب و مصر و شام سے لوگ آتے ہیں۔ اور ہر شخص اُن پہاڑوں اور پتھروں میں تکلیفیں اُٹھاتے اور مال صرف کرتے ہیں۔ بہت سے خزانے اور دفینے پاتے ہیں اور بہت سے مال صرف کرتے ہیں اور کچھ نہیں پاتے۔ لوگ کہتے ہیں ان مقامات میں فرعون کا مال گڑا ہے۔ جب کوئی وہاں کچھ پاتا ہے پانچواں حصہ اُس کا سلطان کو دیتا ہے اور باقی اُس کا مال ہوتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ سلطان نے اس خادم کو اُس ملک میں بھیجا اور اُسے بہت بڑا آدمی بنا دیا۔ جو سامان کہ بادشاہوں کے لئے ہوتا ہے جیسے ڈیوڑھی اور سراپردہ وغیرہ سب اُس کو دیا۔ جب وہ حلب پہنچا اور لڑا وہاں مارا گیا۔ اُس کا مال اس قدر تھا کہ دو مہینے ہو چکے ہیں کہ رفتہ رفتہ اُس کے خزانہ سے خزانہ سلطان میں لا رہے ہیں۔ منجملہ اُس مال کے تین سو لونڈیاں تھیں۔ اور جب وہ حلب میں مارا گیا ملک حلب ڈرا کہ اب بادشاہ فوج بھیجے گا۔ سب سات برس کے لڑکے اور بیوی کو تحفوں اور ہدیوں کے ساتھ سلطان کی خدمت میں بھیجا اور گذشتہ باتوں کا عذر کیا۔ جب یہ آئے قریب دو مہینے کے باہر پڑے رہے۔ ان کو شہر میں نہ آنے دیا۔ اور اُنکے تحفے نہ قبول کئے۔ یہانتک کہ سب پیشوا اور قاضی شہر کے درگاہ سلطان میں شفاعت اور سفارش کے لئے گئے اور خواہش کی یہانتک کہ اُن کو بلایا اور خلعت دے کر واپس کیا۔

صفحہ ۱۳۹

مجمّل۔ زیبائش و آرائش والا (از جمال) یا بجائے جمل جمّل والا یعنی بار دار۔ | خبر دار نباشد۔ درخت پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ گل و ریاحین و سبزہ ہا۔ سب کے معنی مطلق پھول۔

ترجمہ۔ مصر میں سال کی ہر فصل میں جس چیز کا کوئی باغ لگاتا چاہے سب چیزوں کا باغ لگا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر درخت ہمیشہ مل سکتا ہے۔ جب چاہے لگا لے چاہے پھلدار یا آرائش کا ہو یا پھول کا

کچھ لوگ دلال ہیں جو چاہو فوراً موجود کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح ہے کہ یہ لوگ درختوں کو گملوں میں بوتے ہیں اور کوٹھوں پر رکھتے ہیں۔ اور اکثر ان کے کوٹھے باغ ہوتے ہیں۔ اُن میں اکثر پھل لگے ہوتے ہیں۔ جیسے نارنج و ترنج و انار و سیب و بہی اور ہر قسم کے پھول۔ اگر کوئی خواہاں ہوتا ہے بار بردار تیار رکھتے ہیں اور اُن گملوں کو لکڑیوں پہ باندھتے ہیں اُسی طرح مع درخت اور جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں۔ اور تمہاری خواہش کے موافق زمین کھود کے گملوں سمیت اُن درختوں کو زمین میں رکھ دیتے ہیں۔ اور جب چاہیں گملے کھود کے نکال لیتے ہیں۔ درخت پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ اور یہ طریقہ میں نے تمام دُنیا میں کہیں نہیں دیکھا اور نہ سُنا۔ انصاف یہ ہے کہ بہت اچھا طریقہ ہے۔

قاہرہ میں مَیں نے نماز عید پڑھی منگل کے دن ۱۴ ذالقعد عید ۱۳۴۲ھ کو مصر سے جہاز میں بیٹھا اور براہ صعید اعلیٰ روانہ ہوا۔ وہ بطرف جنوب مصر ہے۔ ایسا صوبہ ہے کہ نیل کا پانی وہیں سے مصر میں آتا ہے۔ مملوکات مصر سے ہے اور وسعت ملک مصر کی غالباً یہیں سے شروع ہوتی ہے۔ وہاں دریائے نیل کے دونوں کناروں پہ بہت سے شہر اور گاؤں تھے کہ اُن کی تعریف کرنا باعث طولِ کلام ہے

طالع - وقت پیدائش یا سوال جو برج مشرقی ہو۔

طالع مسئلہ - زائچہ کنڈلی - اور رُو سے نجوم جواب دینے کا ایک طریقہ۔

ابریق - لوٹا۔

جاریہ - لونڈی۔

آفتاب - [illegible]

استخراجیہ - ایک آلہ جس سے ارتفاع ستاروں کی [illegible] ناپتے ہیں۔

تفحص - تلاش جستجو - دیکھ بھال۔

اصطرلاب - [illegible]

واضع - یونانی لفظ ہے۔

انتخاب از لطائف الطوائف

لوگوں کے لطیفے

مؤلفہ ملا علی الصفی بن ملا حسین الواعظ الکاشفی

منجموں کے عجیب احکام کے بیان میں

ترجمہ:- ایک منجم کو سُولی پر چڑھایا۔ کسی نے اس حالت میں اُس سے پوچھا کہ اس صورت کو کبھی اپنے زائچہ میں دیکھا تھا۔ جواب دیا ایک بلندی میں نے اپنے لئے دیکھی تھی۔ یہ نہ معلوم تھا کہ وُہ رفعت سُولی پر ہوگی۔

ایک چاندی کا لوٹا بادشاہ کے محل میں گم ہوگیا۔ ایک منجم کو بلایا جو سوالات کے جوابات دینے کے علم سے خوب واقف تھا۔ اور یہ فن علم نجوم میں بہت بڑے مرتبہ کا ہے۔ اُس منجم نے اصطرلاب اُٹھایا اور طالع وقت نکالا۔ اور نظرات کواکب (کون ستارہ کس کا ناظر ہے) کو اس وقت کے دیکھا۔ بڑی تحقیق کے بعد کہا یہ لوٹا چاندی کا خود ہی کسی نے چُرایا ہے۔ موجودین ہنس پڑے اور کہا یہ کیا بات ہے جو تو کہتا ہے۔ منجم نے کہا محلسرا میں کوئی عورت نصرانی کا

بو ... مصری زبان میں چاندی کو کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں ایک دانا کا نام ... ہے۔ منجم نے کہا
اس وقت دانا نے چاندی کا لوٹا چرا لیا ہے۔ جستجو کے بعد ویسا ہی پایا جیسا اس نے کہا تھا۔
بادشاہ نے خبر لی تو لوٹا اس کے گھر ہی سے ... لیکن منجم کو دے دیا اور اس لوٹے ہی کی بہر سے معقول دی۔

ابو معشر بلخی کے زمانہ میں جو سر آمد منجمان تھا بادشاہ بلخ کی انگوٹھی محل میں کھو گئی۔

صفحہ ۱۳۱

ارتفاع ـ بلند شدن سیارگان ـ [illegible]۔
جہال ـ جمع جاہل ـ نادان۔
فراگرفتن ـ لے لینا ـ چھپا لینا۔
قاطع ـ مارکیش ـ جو ستارہ موت کی خبر دیتا ہے۔
امانی ـ امیدیں ـ جمع امال و آں جمع امل است۔
فراش ـ بچھونا ـ بستر۔

ترجمہ:- بادشاہ بہت رنجیدہ ہوا اور اس کو اپنے لئے بدشگونی سمجھا۔ ابو معشر کو بلایا اور کہا اے استاد اگر یہ انگوٹھی نہ ملی تو بہت سی زنان خانہ والیوں کو قتل کر دوں گا۔ اور بہت غصہ کروں گا۔ اس بارہ میں ارتفاع سیارگان کو دیکھا اور کہا کہ یہ انگوٹھی خود اللہ نے چھپا لی ہے۔ بادشاہ اور جو ارکان سلطنت موجود تھے اس مجلس میں اس بات پر متحیر ہوئے اور بعضے نادان اس پر ہنس پڑے۔ بڑی جستجو کے بعد انگوٹھی قرآن میں ملی کہ بادشاہ نے قرآن پڑھتے وقت کلام اللہ میں رکھ دی تھی۔ بادشاہ نے ابو معشر کو خلعت خاص دیا اور اس کے لئے دس ہزار دینار بھیجے۔

خسرو پرویز کا ایک منجم تھا جو بڑا کامل اور واقف کار تھا۔ ایک دن خسرو کے پاس آیا اور کہا اے بادشاہ میری راش میں مارکیش آ گیا ہے اور میں اس سے بہت خوف زدہ ہوں۔ ایک بات میرے دل میں آئی ہے۔ اگرچہ گستاخی ہے۔ پرویز نے کہا تم میرے مقرب بارگاہ ہو جو دل میں آیا ہے کہو۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ دس دن بادشاہ کے قصر خاص میں رہوں اور راتوں کو وہیں سوؤں کہ نیک بختی اور خوش نصیبی کا پناہ گاہ اور حفاظت و امیدوں کا محل سکونت ہے۔ یہاں تک کہ وہ مارکیش میری راش سے نکل جائے۔ پرویز نے اجازت دی اور وہ دس رات دن کے لئے وہاں رہنے لگا راتوں کو پرویز کے بستر کے پاس سوتا تھا۔ یہاں تک کہ نو راتیں گذر گئیں اور دسویں رات آئی۔ اتفاقاً ایک جماعت نے دشمن پرویز میں سے پرویز کی خوابگاہ کو معلوم کر لیا تھا۔ انہوں نے نقب لگائی دشمنوں کا اس کا منہ قصر پرویز میں پہونچا منجم کے سونے کی جگہ کے پاس

صفحہ ۱۴۲

نقب - سُرنگ +

دخمہ - آتش پرستوں کا قبرستان - ایک چار دیواری کے اندر ایک کنواں ہوتا ہے - جس کی جگت کنوئیں کی طرف ڈھالو ہوتی ہے اُس پر لاش رکھ دیتے ہیں جب لاگوگدھ گوشت وغیرہ کھا لیتے ہیں تو ہڈیاں کنوئیں میں ڈال دیتے ہیں +

جامہ - صحیح + جائے - جگہ +

چار بالش - مسند +

میتین - بکسر اوّل وسوم چھپتی ورکھائی یہاں بمعنی سنگتراشں ہے +

فرجہ - موکھا - بھنج - شگاف +

چار در - جب عمارت کے چاروں سمت چار دروازے ہوں

ترجمہ :- دشمنوں نے خیال کیا کہ یہ پرویز ہی ہے اُس کا سر جسم سے جُدا کر دیا - اس وقت پرویز زنان خانہ میں تھا اور اس بات کی اُس کو کچھ خبر نہ تھی - جب صبح کو قصر میں آیا اور وُہ حال دیکھا علم و دانش منجم سے حیران ہو کے رہ گیا - اور اُس کے مرنے پر بہت افسوس کیا - اور کہا چونکہ یہ ہم پر قربان ہُوا ہے لہٰذا اُس کو ہمارے خاص قبرستان میں لیجاؤ - پس اُس کو لے گئے اور مقبرہ خاص کسریٰ میں دفن کیا +

سلطان محمود غزنوی ایک دن چار در والے گھر میں بیٹھا تھا - حکیم ابوریحان کو بلایا اور کہا وقت کی راش نکالو اور حکم لگاؤ کہ میں اس گھر سے جس میں چار دروازے پورب - پچھم - اتر - دکھن لگے ہیں - کس در سے باہر نکلوں گا - اگر تیرے بتانے کے خلاف ہُوا تو تجھے قتل کر دوں گا حکیم حیران رہ گیا اور اُس کی بدخوئی سے ڈرتا تھا - جب دیکھا کہ حکم بجا لانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے - اسطرلاب اُٹھایا اور ارتفاع سیارہ نکالا اور بڑے غور اور احتیاط سے کام کیا - پھر کچھ لکھ کر لپیٹا اور محمود کی مسند کے نیچے رکھدیا - محمود نے فوراً سنگ تراشوں کو بُلایا اور حکم دیا - یہاں تک کہ اُس دیوار کو جو درمیان پورب اور اُتر تھی اُسے توڑا اور اُس موکھلے سے باہر نکلا - پھر حکیم کا کاغذ مانگا اور اُسے کھول کر پڑھا - لکھا تھا کہ سلطان کسی دروازہ سے نہیں نکلے گا - بلکہ دیوار کھُدوا کے اُس شگاف سے جو درمیان مشرق و شمال ہوگا باہر نکلے گا - محمود نے اُس حکم سے حیرت کی اُنگلی دانتوں کے نیچے دابی اور اُس کا بہت معتقد ہو گیا - اور اُسی مجلس میں اُس کو سو ہزار درم (ایک لاکھ روپئے) اور خاص گھوڑا خلعت سر سے پاؤں تک اُسے پہنایا - اور اُس کی قدر و عزت مرتبہ اعلیٰ کو پہنچادی +

صفحہ ۱۴۳

موزہ - جوتا +
سی صد - تین سو +

چرب - چکنا +
ضریر - اندھا - لاغر +

شعرا کے لطیفے بادشاہوں کے ساتھ

ثعلبی خلیفہ منصور کے پائے تخت کے شعرا میں تھا - بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں نے ایک قصیدہ روشن (فصیح) کہا اور پورے انعام کی اُمید میں اُس کے پاس لے گیا اور اُس کے سامنے پڑھا خلیفہ کو پسند بھی آیا - تب خلیفہ نے کہا اے ثعلبی اِن دو باتوں میں سے تجھے کونسی مرغوب اور پسند ہے کہ آیا تجھ کو تین سو اشرفیاں دوں یا تین کلمے حکمت کے بتلاؤں کہ ہر ایک کی قیمت سو دینار سُرخ ہے - میں نے خلیفہ سے بطور خوشامد کہا کہ حکمت باقی نعمت فانی (مال) سے بہتر ہے - خلیفہ نے کہا پہلی بات یہ ہے کہ جب تیرے کپڑے پُرانے ہو جائیں تو نیا جوتا کبھی نہ پہنتا کیونکہ بدنما معلوم ہوگا - میں نے کہا ہائے وائے کہ میرے سو دینار سوخت ہو گئے - خلیفہ مسکرایا اور کہا دُوسری بات یہ ہے کہ جب تیل ڈاڑھی میں ملو تو ڈاڑھی کے نیچے تک اُسے نہ پہنچنے دو کیونکہ گریبان چکنا ہو جائے گا - میں نے کہا افسوس ہزار افسوس کہ میرے سو دینار برباد ہو گئے - خلیفہ پھر مسکرایا - ثعلبی کہتا ہے قبل اس کے کہ خلیفہ تیسری بات کہے میں نے کہا کہ اے خلیفۂ زمانہ خدا کی عزیز الوجودی کی قسم کہ اپنی حکمت کو آپ اُٹھا رکھئے اور سو دینار باقی مجھے دے دیجئے - کیونکہ وُہ میرے لئے حکمت سننے سے ہزار بار مفید ہیں - خلیفہ ہنسا اور حکم دیا تاکہ پانسو اشرفیاں لائیں اور مجھے دیں +

ابو مقاتل ضریر فصیحان عرب میں ہے ایک اعلیٰ قصیدہ مدح خلیفہ ہادی میں کہا اور پیش کیا جسکا مطلع یہ ہے -

صفحہ ۱۴۴

بشریٰ - خوشخبری - نوید +
غرۃ - پیشانی جبین - بہتر شے - مہینے کی پہلی تاریخ
وافر - کثیر بسیار +
قدر - عزت و بزرگی - و اندازہ +

رماد - خاکستر - راکھ -
مسخر - مطیع و فرمانبردار +
بشریان - دو خوشخبریاں - صیغہ تثنیہ بشریٰ کا +

مہرگان - سر فہیں ماہ مہر کو فارسی ایک جشن کرتے ہیں جس سے بڑھ کر سوائے جشن نوروز کے کوئی جشن نہیں

درخشاں اخگر - دہکتی ہوئی چنگاری کنایہ از آفتاب ۔

قبۂ خضرا - گنبد سبز کنایہ از فلک ۔

عزوی - گوشہ نشین ۔

ترجمہ :- ایک خوشخبری نہیں ہے بلکہ دو خوشخبریاں ۔ اک جشن ہادی کی ہے دیگر ہے عید مہرگان -

ہادی کو پسند نہ آیا اور اس پر اعتراض کیا کہ اے عنصری ابتدا قصیدہ کی تو نے لفظ لا سے کی ہے جو کلمہ نفی ہے - اور یہ مبارک و سعید نہیں - ابو مقاتل نے کہا کوئی کلمہ دنیا میں کلمہ توحید سے بڑھ کر نہیں جو لا الہ الا اللہ ہے اور اس کی ابتدا حرف لا سے ہے - ہادی کو اس کا جواب بھلا معلوم ہوا اور بہت سا انعام دیا ۔

مولانا مظفر ہروی ہرات کے بادشاہوں کے زمانہ میں بڑے زبردست قصیدہ گو تھے - اور اشعار میں پیروی خاقانی کی کرتے تھے - ایک قصیدہ فصیح بادشاہ معزالدین حسین کی تعریف میں کہا اور ایک دن وہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے پڑھا - جب اس شعر پر پہنچا کہ

آفتاب اور فلک میں پست عزت تری چمکتو سے راکھ کے جس میں ہے چنگاری بھی ایک

بادشاہ نے اس سے تعرض کیا اور کہا یہ مضمون تو خاقانی نے اپنے ایک قصیدہ میں کہا ہے -

ما شفے عزت تری پیری چرخ وجود کیا چیز ہے ایک چنگاری ہے گویا راکھ کے ڈھیر میں

مولانا نے یہ شعر سنا تو اٹھ گئے - اور کہا خاقانی نے یہ مضمون مجھ سے لیا ہے - ملک حسین نے کہا یہ بات کیونکر ٹھیک ہو سکتی ہے حالانکہ خاقانی نے مدتوں پہلے تجھ سے وفات پائی ہے - مولانا نے کہا اے بادشاہ یہ مضامین کہ ازل میں مبدء فیاض (خدا) سے میری روح کی طرف متوجہ تھے خاقانی نے ان کو راستہ میں سے چرا لیا اور اپنے سر لگا لئے - بادشاہ ہنسا اور اسی قصیدہ پر مولانا کو بہت کچھ انعام دیا -

جب امیر تیمور نے شیراز فتح کر لیا - شیراز میں داخل ہو کر شاہ منصور کو قتل کیا تو حافظ شیرازی کو بلایا - حافظ ہمیشہ گوشہ نشین رہتے تھے اور فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتے تھے سید زین العابدین گنابادی کو امیر تیمور کے پاس بہت قربت حاصل تھی -

صفحہ ۱۳۷

بدیہہ - فی الفور بغیر سوچے کلام کہنا +	ریاضت - نفس کشی +
شغف - شدت محبت - رغبت تام +	مبادی - ابتدا - آغاز - حدید النظر - تیز نظر +

ترجمہ :- اور حافظ کے بڑے بھار ے مرید تھے - حافظ کو امیر تیمور کے پاس لے آئے - دیکھا کہ علامات فقر اور نفس کشی کے اُن میں ظاہر ہیں - تیمور نے کہا اے حافظ میں نے تو ضرب شمشیر سے تمام دُنیا کو ویران کیا تاکہ سمرقند اور بخارا کو آباد کروں - اور تم اُس کو ایک خال سیاہ پر دے دیتے ہو اور کہتے ہو کہ

اگر وُہ ترک شیرازی مرا دل ہاتھ میں لیلے — میں اُسکے کالے تِل کو دوں سمرقند اور بخارا بھی

حافظ نے کہا ایسی ہی بخششوں کی وجہ سے تو اس فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں - امیر تیمور ہنس دیا اور حافظ کے لئے ایک عمدہ وظیفہ معین کر دیا +

مولانا لطفی شاعر نے جو میرزا بایسنقر کا پرورش یافتہ تھا ایک دن ایک قصیدہ ردیف باغ کا مولانا مظفر ہروی کے جواب میں خوب کہا اور میرزا کے سامنے پیش کیا - مرزا نے فرمایا کہ اُن کے ردیف سرائے والے قصیدہ کا بھی جواب کہو - جواب دیا پہلے دیکھتا ہوں کہ اُن کے باغ سے کیا ثمر ملتا ہے پھر اُن کی سرا (گھر) میں بھی قدم رکھوں گا - مرزا ہنس پڑے اور بہت اچھا انعام اُسکو دیا

بادشاہوں کے سامنے شعراء کا برجستہ شعر کہنا

معزی فاضل شعرامیں سے ہے دراصل نسا کا باشندہ تھا - ابتدا ئی سپاہگری پیشہ تھا آخر کار سلطان جلال الدین ملک شاہ کی ملازمت میں گیا جو خاندان سلجوق سے تھا اور اُس کی نوکری میں ملک الشعرائی کا عہدہ پایا - اور اس عہدہ کا سبب ایک بدیہہ گوئی تھی جو اُس سے واقع ہوئی اور وُہ اس طرح ہے کہ رمضان والی عید (عید الفطر) کی چاند رات کو سلطان اپنے قصر کے کوٹھے پر تھا اپنے مقربوں اور ہم نشینوں کے ساتھ اور چاند دیکھنے کا بڑا شوق تھا - تیز نظر لوگ دیکھ رہے تھے مگر کسی کو چاند دکھائی نہ دیتا تھا +

صفحہ ۱۴۶

سر بر کسے فرو آوردن کسی کے سامنے جھک جانا فرمانبردار ہونا	وطواط - ابابیل - یہاں حرف رشید کا ہے +

مکنت - قدرت - تونگری +	**ربقہ** - رسن کا حلقہ +

ترجمہ:- ناگاہ نظر سلطان کی چاند پر پڑی اور بہت خوش ہوا اور دُوسروں کو بھی دکھلایا۔ معزی اُس مقام پر موجود تھا۔ سلطان نے کہا ہلال کی تعریف میں فی البدیہہ کچھ کہہ تو اُس نے یہ رباعی کہی:-

اے چاند تو ہے کمان شاہ بے باک　　　یا قرطہ و گوشوار گوش افلاک

یا نعل جڑا ہوا ہے خالص زر کا　　　یا ابرو معشوق حسین و چالاک

سلطان کو اُس کی یہ رُباعی پسند آئی اور اُس کا مرتبہ بلند کر کے ایلچی بنا کر قیصر روم کے پاس بھیجا کہتے ہیں کہ اُس سفر سے چالیس اُونٹ اور نفیس سامان اصفہان میں لایا۔ ملک شاہ معزی کے شعر کو پسند کرتا تھا اور رشید وطواط کے شعر کا منکر تھا۔ رشید کا نام محمد بن عبدالملک ہے۔ بہت سی فضیلتوں کا ماہر تھا۔ وطن اصلی اُس کا بلخ ہے۔ لیکن خوارزم میں رہا کرتا تھا۔ اُس کا ظہور حکومت اتسز بن سلطان محمد خوارزم شاہ میں ہوا اور اُسی نے اُس کی پرورش کی۔ رشید بہت کم جثہ اور زبان آور تھا۔ اسی لئے اُسکو وطواط کہتے تھے۔ اور اتسز ملک شاہ کا غلام زادہ تھا۔ اُس کے باپ سلطان محمد کے مرجانے کے بعد ملک شاہ نے حکومت خوارزم اُس کے سپرد کی۔ وُہ ہر سال ایک مرتبہ مرو میں آیا کرتا تھا اور ملک شاہ کے پاس رہ کر چلا جاتا تھا۔ اکثر تتار کے کافروں سے جہاد کیا کرتا تھا۔ تاتاریوں کے بہت سے آدمی قتل کئے اور بہت سے مال پر قبضہ کیا اور بے حد قوت و قدرت و شوکت حاصل کر لی۔ جب ملک شاہ مرا اور سلطان سنجر اُس کا بیٹا اپنے باپ کا قایم مقام ہوا اتسز نے اُس کے سامنے سر نہ جھکایا اور اُس کی اطاعت سے گردن موڑ لی۔ سلطان سنجر کا لشکر فوج فوج بھاگ کر خوارزم کو مرو سے چلا گیا اور سنجر کی نوکری چھوڑ دی۔ اس وقت رشید نے ایک قصیدہ مدح اتسز میں کہا جس کا مطلع یہ ہے:-

اتسز غازی نے پایا تخت و تاج　　　آل سلجوق نے کھویا اپنا راج

صفحہ ۱۴۷

حصن - قلعہ +	**حصین** - مضبوط +
حصار - قلعہ بند +	**قسم یاد کرد** - قسم کھائی +

ترجمہ:- یہ مطلع گوش سنجر تک پہنچا۔ رشید کی طرف سے دل میں کینہ بیٹھ گیا۔ ایک بڑا لشکر

مرو سے لیکر اتسنر کے دُور کرنے کے لئے خوارزم کی طرف متوجہ ہُوا اور حکیم انوری سنجر کے ساتھ تھا اُس وقت اتسنر قلعہ ہزار اسپ میں جو ایک نہائت مضبوط قلعہ تھا قیام پذیر تھا اور رشید اُس کے ساتھ تھا جس کا علم سنجر کو تھا۔ اتسنر قلعہ بند ہو گیا۔ سنجر کے حکم سے جنگ شروع ہُوئی اثنائے جنگ میں سنجر نے انوری سے کہا کہ برجستہ اشعار کہہ تاکہ تیر پر باندھ کے اس قلعہ میں پھینک دیں۔ انوری نے سنجر کے سامنے یہ رُباعی کہی:۔

شاہی جہاں ترے لئے ہے زیبا	اور دولت و اقبال ہے حِصّہ تیرا
اک حملے میں لے لیا ہزار اسپ جو آج	لینا خوارزم[1] لاکھ گھوڑے فردا

اس رُباعی کو تیر میں باندھ کر قلعہ میں پھینک دیا اور لوگ اُس کو اُٹھا کر اتسنر کے پاس لے گئے جب رُباعی کو پڑھا رشید سے کہا فوراً بدیہہ کہہ تاکہ تیر میں باندھ کر سنجر کے لشکر میں ڈال دیں۔ اُس نے اتسنر کے سامنے یہ رُباعی کہی:۔

اب جام مے صاف سے پُر ہے تیرا	خون پیتے رہیں گے غم سے تیرے اعدا
دشمن ترا اے شاہ جو رستم ہو گا	اک خر بھی ہزار اسپ سے کب پائے گا

پھر اتسنر کے حکم سے اُس کو تیر پر باندھا اور سنجر کے لشکر میں پھینک دیا۔ لوگ اُسے سنجر کے پاس لے گئے۔ سنجر سمجھ گیا کہ یہ نظم رشید کی ہے۔ اور کینہ بڑھ گیا اور قسم کھائی جب رشید ہاتھ لگے گا تو اُس کے سات ٹکڑے کروں گا +

صفحہ ۱۴۸

مقاومت مقابلہ +	**متواری**۔ چھپنے والا +
ازدو بازار۔ بازار لشکر +	**تخت رواں**۔ ایک سواری بصورت تخت جسے کہار اُٹھاتے ہیں +

ترجمہ :۔ یہ خبر رشید کو پہنچی بہت خائف ہوا۔ پھر حکم سنجر سے تمام فوج نے ایک دم سے حملہ کر دیا اور سخت لڑائی ہُوئی اور اہل قلعہ پر کار دُشوار ہُوا۔ اتسنر میں قوت مقابلہ نہ تھی۔ راتا رات، قلعہ سے بھاگ گیا۔ اُس رات میں رشید کو اتنا موقع نہ ملا کہ اتسنر کے ساتھ جاتا۔ ایک کونے میں چھپ رہا سنجر نے کہا رشید کو ڈھونڈ نکالو۔ بڑی جستجو کے بعد اُس کو ایک کوتے میں پایا اور سلطان کو خبر

[1] فارسی رباعی کے دُوسرے مصرع میں بجائے جہاں لشکر چاہیئے اور چوتھا مصرع یوں ہے ۔ فردا خوارزم وصد ہزار اسپ ترا +

دی۔ سنجر نے حکم دیا کہ اُس کو بازار لشکر میں لیجا کر اُس کے سات ٹکڑے کریں۔ وہ رونے لگا کہ
مجھے خواجہ منتخب الدین بدیع کاتب کے پاس لے چلو جو منشی دیوان اور ندیم سلطان تھا۔ تاکہ اُن
دو دو باتیں کروں۔ اُس کے بعد حکم شاہ مجھ پہ جاری کرنا۔ رشید کو خواجہ کے پاس لے گئے۔ کہا میں نے سنا
ہے کہ بادشاہ نے میرے سات ٹکڑے کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ میں ایک چھوٹی سی چڑیا ہوں
میرے سات ٹکڑے کرنا تشویش سے خالی نہیں۔ اگر سلطان مہربانی کر کے حکم دیں کہ میرے دو ٹکڑے
کیے جائیں تو خالی از لطف نہ ہوگا۔ خواجہ ہنسے اور اُس کی بات بادشاہ سے عرض کی۔ سلطان مسکرایا
اور حکم دیا کہ وہ اس سے بھی حقیر ہے کہ اُس کے دو ٹکڑے کئے جائیں۔ چھوڑ دو جہاں جی چاہے چلا جائے
اُس کو چھوڑ دیا گیا اور پھر اتسز کے پاس چلا گیا اور بڑی عمر پائی۔ برسوں ملازمت میں اتسز کے بیٹے ایل ارسلان
کے رہا۔ اُس کے بعد ایل ارسلان کے بیٹے سلطان شاہ کا بھی زمانہ حکومت دیکھا۔ جب سلطان شاہ
بعد پدر بادشاہ ہوا اُس کو صحبت رشید کی تمنا تھی حکم دیا یہاں تک کہ اُس کو تخت روان پر ڈال کے
سلطان شاہ کے پاس لے گئے۔

صفحہ ۱۴۹

چشم۔ نظر بد۔

ترجمہ۔ رشید اتنا بوڑھا ہو گیا تھا کہ اُس کی پیٹھ جھک گئی تھی اور پاؤں سے چلا نہ جاتا تھا
جب بادشاہ اُس سے ملا۔ امتحان اور طبع آزمائی کے طور پر اُس سے کہا کہ اے رشید مجھے ایک رباعی
میں نصیحت کر کہ اُس میں میرے باپ دادا کی تعریف بھی ہو اور میری بھی۔ رشید نے فی البدیہہ
اُس کے سامنے اس عمر میں یہ رباعی کہی:۔

آثار ستم مٹا گیا ہے دادا — انصاف پدر نے ہر شکستہ جوڑا
ٹھیک آئی قبائے سلطنت اب تجھ پر — تو کیا کرے گا جو ہے زمانہ تیرا

اس رباعی پر اُس کو چالیس ہزار درہم دیئے۔
جب سلطان سنجر نے ممالک ماوراالنہر کا ارادہ کیا تو سب خان متفق ہو کر صحرائے نف میں
جمع ہوئے اور اُس لڑائی میں سلطان کو شکست ہوئی۔ جب دریائے جیحون کے کنارے اترا بہت
رنجیدہ اور غمگین تھا۔ فرید کاتب جو انوری کے شاگردوں میں سے ہے اور شاعر و فاضل تھا اُس

لشکر میں سلطان کے ساتھ تھا اور سلطان کے سامنے کھڑا تھا۔ سلطان نے کہا تو نے کچھ دیکھا کہ مجھے کیسی نظر بد لگ گئی اس واقعہ میں جو پیش آیا۔ بدیہہ کہہ کہ میرے دل سے بار غم ہلکا ہو۔ فریدؔ نے یہ رُباعی کہی :۔

دُنیا کو کیا تری سناں نے سیدھا ۔۔۔ اور تیغ نے دشمنوں سے بھی بدلہ لیا

گر تجکو نظر لگی یہ ہے فعل قضا ۔۔۔ اِک حال پہ جو رہے وُہ ہے صرف خدا

سلطان کے لئے یہ رباعی باعث اطمینان خاطر ہوئی اور اُس کو بہت اچھا انعام دیا۔

صفحہ ۱۵۰

نرد۔ شطرنج کا ایسا کھیل جس کی چال کعبتین کے نقوش کے موافق چلتے ہیں ۔

سہ شش صحیح دو شش۔ دو چھکے ۔

سہ یک۔ صحیح دو یک۔ دو پوین ۔

نوٹ :۔ نظامی عروضی سمرقندی نے اپنی کتاب چہار مقالہ کے مقالہ دوم میں اس حکایت کو طغانشاہ بن الپ ارسلان کے ساتھ منسوب کیا ہے اور جس کے ساتھ کھیلتے تھے اُس کا نام احمد بدیہی بنایا ہے۔ حکایت میں اس سے تفصیل زیادہ ہے۔ اور رُباعی کی بابت لکھا ہے کہ بادشاہ کو ہر جانے سے جو غصہ تھا اُسکے فرو کرنیکے لئے ازرقی نے خود کہی تھی نہ فرمائش سے اور گا کے پڑھی تھی ۔

کعبتین۔ دو شش پہلو ہڈی کے مکعب پانسے انکے ایک رخ پر ایک نقش ہوتا ہے اور اس کی پشت پر چھ نقش سب سے بڑا داؤں دو شش ہوتا ہے اور سب سے چھوٹا دو یک۔ جس پہلو پر دو ا ہوتا ہے اُسکی پشت پر چوا۔ اور جس رُخ پر تیا ہوتا ہے۔ اُس کی پشت پر پنجا چہار مقالہ میں مصرع اوّل یوں مرقوم ہے۔ اور یہی صحیح ہے " گر شاہ دو شش خواست دو یک زخم نہاد " اور تیسرا اور چوتھا مصرع یوں لکھا ہے " آں زخم کہ کرد رائے شاہنشہ یاد۔ در خدمت شاہ رُوئے بر خاک نہاد " ۔

صلہ کی تفصیل بھی چہار مقالہ میں درج ہے ۔

ترجمہ :۔ ازرقی حکیم کامل اور شاعر فاضل گزرا ہے۔ اصلاً مرو کا باشندہ تھا۔ زمانہ حکومت سلطان شاہ سلجوقی میں کہ افضل آل سلجوق ہے پوری تربیت پائی تھی۔ ایک دن سلطان بازی تختہ نرد کھیل رہا تھا ہر چند چاہتا تھا کہ دو چھکے پڑیں مگر دو پوین آئیں۔ اس داؤں سے بہت بگڑا۔ ازرقی موجود تھا سلطان نے اُسے حکم دیا کہ اس بارہ میں کچھ فی البدیہہ کہہ تو یہ رباعی کہی۔

جب بادشاہ چھکے چاہتا تھا اور آئیں دو پوین یہ نہ خیال کرو کہ پانسوں نے داؤں نہیں دیا
چھکے نے جب شوکت بادشاہ کو دیکھا تو بادشاہ کے خوف سے منہ زمین پر رکھ دیا۔
(جب دو پوین داؤں میں آئیں تو دو چھکے کعبتین کے نیچے والے رُخ پر ہوتے ہیں۔ اس صورت
کو رُوئے برخاک نہادن سے خوب تعبیر کیا ہے)

سلطان نے اس رُباعی پر اُسے ایک کثیر صِلہ دیا۔ نظامی عروضی لکھتے ہیں زبانی ابا منصور بن ابا یوسف
کے کہ سلطان نے پانسو اشرفیاں منگائیں اور ازرقی کا منہ بھرنا چاہا۔ جتنی اُس کے منہ سمائیں وُہ
سمائیں باقی یوں ہی دے دیں۔

رکن صائین ایک شاعر فاضل تھا۔ وہ سمنان کے قاضی زادوں سے تھا۔ زمان سلطنت
طغائے تیمور خان میں پرورش پائی اور اُسی کی خدمت میں عہدہ امامت اُسے حاصل تھا۔ ایک دن
اُس سے کوئی قصور سرزد ہُوا۔ خان نے اُسے قید کر دیا۔ چند مہینے قید میں رہا اور موقع ڈھونڈتا تھا۔
بیڑیاں پہنے خان کے راستہ میں بیٹھ گیا اور اپنی حاجت پیش کی۔ خان نے کہا کوئی بدیہہ مناسب
حال کہہ تو میں تجھے معاف کر دوں فوراً یہ رباعی کہی:۔

جب بادشاہ کے پاس جانے کی میری رائے محکم ہُوئی تو میں نے چاہا رکاب سونے کی بناؤں
لوہے نے جب یہ بات میرے منہ سے سُنی تو پیچ و تاب کھا کر میرے پاؤں پر حلقہ بن گیا

خان نے حکم دیا اور اُس کی بیڑیاں اُتار دیں اور سامنے خان کے لے گئے۔ خان نے اُسے خلعت
خاص دیا اور اُس کے عہدہ پر بھیج دیا۔

ظہیر فاریابی۔ اُس کا نام ملقب ظہیر الدین طاہر بن محمد فاریابی ہے۔ فاضل و عالم تھا
شاعری میں شاگرد رشید سمرقندی ہے جس نے قصۂ مہر و وفا نظم کیا ہے۔ لیکن شعر میں اپنے استاد
سے بلکہ بہت سے اُستادوں سے بڑھ کے ہے۔ اُس نے زمانہ سلطنت قزل ارسلان میں تربیت
پائی۔ اُس کے لئے اعلیٰ درجہ کے قصائد کہے ہیں۔ اُس کے ایک قصیدہ کا یہ شعر بہت مشہور ہے ؎
خیال نو دُوں کرسیاں فلک کی اپنے پاؤں کے نیچے رکھے تب رکاب قزل ارسلان پر بوسہ دے

صفحہ ۱۵۱

فراز۔ بلندی+	سرائے نہفت۔ عالم آخرت۔ عقبیٰ+

حسن طلب — اس طرح مانگنا کہ مانگنا نہ معلوم ہو۔ | **مردک** — بیچارہ آدمی۔ کاف تصغیر برائے ترحم ہے۔

ترجمہ: — ظہیر کی ڈاڑھی بہت سُرخ اور رنگین تھی۔ ایک دن قزل ارسلان نے اُس سے کہا اپنی سُرخ ڈاڑھی کے بارہ میں بدیہتہً کچھ کہہ جس کا خاتمہ شامل حسن طلب پر ہو۔ ظہیر نے یہ اشعار فی الفور کہے۔

ایک واعظ نے منبر پر بیان کیا کہ جب عالم عقبیٰ ظاہر ہوگا یعنی جب روز حساب ہوگا
تو کالی ڈاڑھیاں روز بیم و امید سپید ڈاڑھیوں کی حمائیت میں ہوں گی۔
پھر سپید ڈاڑھیاں گنہگاروں کی بواسطۂ ریشہائے سیاہ مغفوراں اللہ بخش دیگا۔
ایک آدمی بیچارہ سُرخ ڈاڑھی والا بھی اس مجلس وعظ میں موجود تھا۔ جب یہ بات
سُنی تو ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا۔
اور کہا ہم تو اس گنتی میں نہ آئے۔ دونوں عالم میں ہم کسی کام کے نہیں
وہ سُرخ ڈاڑھی والا میں ظہیر ہی بیچارہ ہوں جو انعام شاہ سے محروم ہوں۔

قزل ارسلان کو یہ اشعار پسند آئے اور اُس کو بھرپور انعام دیا۔

امیر شیخ حسن — بعد سلطان ابوسعید خدابندہ بغداد اور آذربائیجان کا بادشاہ ہوا۔ اُسکی بیوی دلشاد خاتون نہایت عالم عقلمند۔ کریم اور حسین تھی۔ سلمان ساوجی نے مدح امیر شیخ حسن اور دلشاد خاتون میں بہت سے قصیدے کہے ہیں سلمان انہیں دونوں کا تربیت یافتہ ہے۔ امیر شیخ حسن نے جو سلمان کی تربیت کی اس کا سبب یہ تھا کہ سلمان نے اُن کی سخاوت کی شہرت جب سنی تو ساوہ سے بغداد کو گیا۔ اتفاقاً اسی طرح گرد راہ میں اٹا ہوا صحرا ہی میں خدمت امیر میں اُس وقت اُس کا پہنچنا ہوا جب اپنے ہمنشینوں کے ساتھ شکار کے لئے گھر سے باہر تھا۔ کمان ہاتھ میں لئے تھا اور تیر لگاتا تھا اور اُس کا سعادت نامی غلام پیدل اُس کے ساتھ تھا۔ تیر کے پیچھے دوڑ کر جاتا تھا اور تیر لا کے امیر کو دیدیتا تھا سلمان سامنے آیا اور سلام کیا جو لوگ اُس کو پہچانتے تھے انہوں نے امیر کے سامنے اس کی تعریف کی۔ امیر نے بھی غائبانہ اُس کی مدح سُنی تھی اور اُس کے اشعار دیکھے تھے۔ سلمان کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے سلمان میں نے تیری شہرت سُنی ہے۔ اب جس مقام پر کہ تو کھڑا ہے۔ میری تیراندازی اور سعادت کے تیر کے پیچھے دوڑنے کے بارہ میں چند اشعار فی البدیہہ کہہ۔

صفحہ ۱۵۲

بارے بارگاہ +
زاغ کمان ۔ گوشہ کمان +
شصت ۔ چٹکی +
صاحبقران ۔ جس کی ولادت کے وقت برج اُفق شرقی میں قران زہرہ و مشتری ہو +
مستعد ۔ مہیا و آمادہ +
لگن ۔ شمعدان +
فرزانہ ۔ عقلمند +
بہا ۔ قیمت +

چاچی ۔ چاچ نام مقام جہاں کی کمان مشہور ہے +
عقاب سہ پر ۔ کنایہ از تیر +
زہ ۔ سُبحان اللہ کا کلمہ تحسین ہے اور چلّۂ کمان +
قوس ۔ نواں برج اور کمان +
ماہ ۔ کنایہ از چہرہ شاہ +
فراش ۔ خدمت گار +
خانہ سیاہ ۔ مفلس جس کو چراغ نصیب نہ ہو ۔ اندھیرے گھر والا ۔ بدنصیب +
گوے بازی و چوگان بازی ۔ پولو +
نالہ کمان ۔ آواز کمان ۔ کھنٹا نا +

ترجمہ :۔ سلمان نے کاغذ ۔ قلم اور دوات اپنی جیب سے نکالا ۔ اُسی طرح کھڑے کھڑے یہ اشعار فی البدیہہ کہے اور لکھ کر امیر کو دیئے ۔ جب امیر نے قوت طبیعت سلمان دیکھی اسکی پرورش کرنے لگا اور اُس کا مرتبہ بلند کر دیا ۔

جب بادشاہ نے تیراندازی کے لئے کمان اُٹھائی گویا برج قوس میں چاند آ گیا ۔
دو کوّے کمان (گوشے) کے تین پر والے عقاب (تیر) کے ساتھ ایک گوشہ میں آ گئے
(کمان کو جب قوت کے ساتھ کھینچا جائے تو دونوں گوشے تیر کے سوفار سے قریب آ جاتے ہیں)
ان کوؤں اور عقاب نے بادشاہ کے کاندھے پر سر رکھدیا اور نہ جانیں بادشاہ کے کان میں کیا کہدیا
جب شاہ نے چٹکی کی گرہ کھول دی یعنی تیر چلایا تو ہر طرف سے آواز تحسین و آفرین آئی ۔
(گوشہ اور زہ کے الفاظ کیا خوب صرف ہوئے ہیں) +
اے شاہ تیر وابستہ تیری تدبیر کا ہے اور سعادت (نیک بختی) بنام غلام ہے اُس تیر کے پیچھے دوان ہے،
تیرے زمانہ میں سوائے کمان کوئی نالاں نہیں ۔ اور کمان اگر نالاں ہے تو بجا ہے ۔
ایسی قوت کے ساتھ کمان کس نے چلائی ہے جیسی کہ زمانہ سلطان صاحبقران میں چلتی ہے

ایک رات کو مجلس سلطان اویس میں سلمان حاضر تھا۔ اویس فرزند نیک چلن امیر شیخ حسن اور دلشاد خاتون کا تھا۔ اور نہایت صاحب جمال اور خوش طبع اور فاضل کامل اور کرم پیشہ اور عالی ہمت تھا۔ جب مجلس برخاست ہوئی سلمان نے چاہا اپنے گھر جائے۔ رات بہت اندھیری تھی سلطان نے حکم دیا کہ خدمتگار ایک بڑی شمع سونے کے شمعدان کی اُس کے ساتھ مجلس سے لیجائے اور شمع اس کے گھر چھوڑ دے تاکہ صبح کو لے جائے۔ جب سلیمان صبح کو سلطان کی خدمت میں آیا خدمتگار نے سلمان سے شمعدان مانگا۔ سلمان نے فی الفور یہ دو شعر کہے +

میں اور شمع دو دل سوختہ اور خانہ سیاہ ہیں۔ رات کو وُہ روتی ہے اور میں مر بیکے غم میں جلتا ہوں

شمع تو زاری کے ساتھ گذشتہ رات کو جل گئی۔ اور آج دن کو میں جل مرونگا اگر شاہ شمعدان مانگیگا

سلطان ہنسا اور وُہ شمعدان اُسی کو دے دیا +

شاہ شجاع کا بیٹا منوچہر نام شیراز میں ایک جوان عقلمند بے نظیر اور حسن و جمال میں یکتا تھا۔ پولو کے لئے ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوا جس کو تیس ہزار اشرفی کو خریدا تھا۔ اور شاہ شجاع کی بیوی جہان ملکہ جو منوچہر کی ماں اور فن شعر وغیرہ میں بڑی فاضل و کامل تھی بادشاہ کے ساتھ سوار کھڑی تھی اور دونوں اپنے بیٹے کی چوگان بازی کا تماشا کر رہے تھے۔ شاہزادہ گھوڑا دوڑانے اور چوگان بازی میں مصروف تھا کہ یکایک گھوڑے نے ٹھوکر لی (غلط پاؤں پڑا) شاہزادہ گر پڑا اور اُس کا چہرہ زخمی اور خون آلود ہو گیا۔ بادشاہ اور جہان ملکہ اور کل رعیت و فوج پر جو کھڑے دیکھ رہے تھے دنیا اندھیر ہو گئی اور بادشاہ غصہ میں بھر گیا حکم دیا کہ گھوڑے کو مار دیں۔

صفحہ ۱۵۳

آق ۔ ترکی میں سپید کو کہتے ہیں +	اعیان ۔ سرداران جمع عین +
ارسلان ۔ ترکی میں شیر کو کہتے ہیں +	قزل ۔ ترکی میں سُرخ کو کہتے ہیں +
الپ ۔ ترکی میں دلیر کے معنی ہیں +	سائر ۔ کل ۔ تمام +
مستولی ۔ غالب +	بیچارہ شدن ۔ مجبور و لاچار ہونا +

ترجمہ: امیر اور ہمنشین موجود تھے۔ رنجیدہ اور بے قرار ہوئے۔ کیونکہ گھوڑا نادر اور بے مثل تھا صورت میں بھی اور چال میں بھی۔ چنانچہ کسی نے اُس کا ایسا کوئی گھوڑا اس زمانہ میں نہ دیکھا تھا

اور نہ سُنتا۔ آخر مجبور ہو کر جہاں ملکہ سے عرض کی کہ بدیہہ کہہ کے اس گھوڑے کی حمایت کرو اور قتل سے بچالو۔ ملکہ نے فی الفور یہ رباعی کہی :۔

اے بادشاہ تو فلک بدخصلت کو سزا دے جس نے اس چہرہ زیبا پر نظر لگائی
اگر گیند غلط راہ گیا تو اس کو چوگان سے مار اور اگر گھوڑے سے غلطی ہوئی تو اسے مجھے بخش دے

بادشاہ کو وہ رباعی بہت پسند آئی گھوڑا ملکہ کو دے دیا اور ایک لاکھ درم صلہ اس رباعی کا دیا۔

امیر شاہی سبزواری جس کا نام آق ملک بن ملک جمال الدین ہے حقیقتہً سرداران سربدارکو سے تھا اور میرزا بایسنقر بن شاہ رُخ مرزا کا تربیت یافتہ تھا۔ ایک دن مجلس مرزا بایسنقر میں ایک بزرگ دادہ مگر ناقابل اُس سے بلند مقام پر بیٹھ گیا۔ مرزا کو اُس کا یہ تقدم ناگوار معلوم ہوا۔ امیر شاہی کی طرف متوجہ ہو کر کہا اس نااہل کے تقدم اور اپنے تاخر کے بارہ میں ایک بدیہہ کہو۔ میر شاہی نے فوراً یہ قطعہ کہا۔

قطعہ

مدار چرخ شاہا مدتوں میں نہیں پیدا کرے گا میرا ہمسر
اگر ما تحت ناکس میں ہوں بیٹھا لطیفہ اس میں ہے اے شاہ کشور
ہے دریا بزم شہ اور بحر میں دیکھ گہر نیچے ہیں کوڑا اس کے اوپر

صفحہ ۱۵۴

قُدسی ۔ فرشتہ و بندۂ نیک۔ پاکی و پاکیزگی +
قُدّوسی ۔ منسوب بقدوس کہ نام خداست۔ یزدانی والٰہی یا بمعنی پاک +
نبایل ۔ جمع نبیل بزرگ و خوبصورت و دانا +
نواہی ۔ جمع نہی ممنوعات +
مرآت ۔ آئینہ +
عماری ۔ محمل و ہودہ +
سویّت ۔ برابری +

کافہ ۔ کل۔ تمام۔ سب +
سمات ۔ جمع سِمت۔ نشانیہا +
جلایل ۔ بزرگیہا +
شیون ۔ جمع شان حالات +
اُنموذج ۔ نمونہ معرب نموده +
کونی ۔ ہستی متعلق موجودات +
انیقہ ۔ خوش آئندہ و خوب +
برایا ۔ جمع بریّہ۔ مخلوق خلق اللہ +

ترجمہ انتخاب از بادشاہنامہ ملا عبد الحمید لاہوری

تقسیم کرنا اوقات کا جن میں پاکیزگی کی نشانیاں اور خدائی برکتیں ہیں۔ بڑے بڑے امور الٰہی اور حالات شاہی پر

یعنی اس میں اس بات کا بیان ہے کہ بادشاہ نے اپنے اوقات کو عبادت اور امور سلطنت میں کس طرح تقسیم کیا ہے۔

اللہ کی بے حد عنایت سے تمام موجودات میں سے انسان عقل اور کاردانی کے ساتھ مخصوص ہوا ہے۔ اور تکلیف امر و نہی اور مواخذہ کا محل بھی انسان ہی ہے اور ایسا مخلوق (یعنی انسان) نمونہ صنعت بے پایاں اور آئینہ اسرار جہان و یزدان ہے۔ نہ عبث و بیکار پیدا کیا ہے اور نہ لہو و لعب کے لئے (ما خلقتکم عبثا)

تو کیا چیز ہے اور کیسا گوہر ہے اور کون شخص ہے جب تو نے آپکو نہ پہچان سکا تو پھر کسی چیز کو کیا جانیگا
عرش بھی تیری بزرگی اور جلالت کے آگے کم ہے۔ دُنیا تیری سواری کے باڈی گارڈیں ہے۔

بلکہ حقیقی مقصد اور اصلی مطلب انسان کے پیدا کرنے کا بمفاد آیہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یہ ہے کہ اپنے خالق کی عبادت کرے۔ اور کاروبار ہم جنس میں معاملہ برابری و انصاف کو ہاتھ سے نہ دے کر ان کی مدد کرتا رہے۔ اور اہل خانہ کے ساتھ لین دین اور معاملات میں اچھے برتاؤ کے طریقہ خوب کا لحاظ رکھے علی الخصوص شاہان والاشان پر فرض ہے جو قدرت خدا اور شوکت عالم بالا سے تمامی مخلوق پر خلافت و نیابت الٰہی کے سبب ممتاز ہیں۔ اور عالم کے انتظام کرنے اور اہل دُنیا کے باہم مرتبط رکھنے کو اپنی ہمت پر لازم قرار دیا ہے۔ کیونکہ شاہان بلند مرتبہ کے لئے ضروری ہے کہ دست مظلوم کو ظالم کے مروڑ دینے سے محفوظ رکھیں۔ اور عالم والوں کے دلوں کو عطا و انصاف سے محفوظ رکھیں۔

صفحہ ۱۵۵

دست پیچ - ہاتھ مروڑنا - پنجہ پھیر دینا +

تہی دست - مفلس - خالی ہاتھ +

شمائل - خصائل - عادات +

بہیہ - روشن و تابان و زیبا +

اعتیاد - عادت - رسم +

دشواری - صحیح سواری +

پایندگی - قیام - مراد حیات و بقا +

وِزر - بار و گناہ +

مستلذات - مرغوب - وہ چیزیں جن سے لذت حاصل ہو +

اثم - گناہ - جرم +

بطالت - بیکاری +

تقویم - راست و استوار +

ایصال - پہنچانا +

رضیہ - پسندیدہ و مرغوب +

ترویح - راحت پہنچانا +

تردد - آمد و رفت +

نخچیر - شکار +

متغلب - زبردست و ظالم +

وبال - سختی و عذاب - بار +

مغتنمات - غنیمت کا مال - لوٹ +

نکال - بکسر عذاب - رنج - دکھ +

ترجمہ:- اور پھیلانے میں دین استوار شریعت رسالت کے نہائیت اہتمام عمل میں لا کر مفلسوں کی مرادیں پوری کر کے اور تونگروں کو عنائیت و مرحمت سے خوش کریں ۔ الحمد للہ کہ ان خصائل پسندیدہ کی قبا اس بادشاہ دین پناہ کے قد زیبا پر ٹھیک اتری ہے - اور تاج ان خصلت ہائے خوب کا اس خاقان فلک قدرت کے سر آسمان سا (بلند) پر ٹھیک آیا ہے - کچھ وقت مبارک علامت اس ذات فرشتہ خصائل کا عبادت خدا میں اور کچھ کارہائے اہم شاہی میں اور کچھ سونے میں تری دماغ اور راحت رسانی قوی کے لئے صرف ہوتا ہے - تاکہ کارہائے بادشاہی اور حاجات بندگان خدا خوشی طبیعت اور تازگی دماغ کے ساتھ انجام پا سکیں - کبھی چلنے پھرنے کی عادت اور سواری اور حالات ملک و افعال رعایا کی آگاہی کے لئے شکار میں مشغول ہوتے ہیں - اور کھانے اور سونے میں جس سے زندگی اور بقا کو چارہ نہیں ہے - نہائیت اعتدال کی رعائیت کرتے ہیں - بادشاہان ظالم کی طرح کہ جن کی غرض مرتبہ عظیم القدر سلطنت سوائے جمع مال و سامان جو سرمایہ بار و عذاب ہے کوئی اور بات جانتے ہی نہیں اور تمام عمر گرامی کو مرغوبات جسمانی و خواہشات نفسانی میں جو باعث گناہ اور دکھ ہے صرف کرتے ہیں - مگر یہ اپنا ایک منٹ غفلت اور بیکاری میں صرف نہیں کرتا ہے -

رات اور دن مبارک ساعتیں اس طرح تقسیم ہیں۔

صفحہ ۱۵۶

ساعت نجومی - ایک گھڑی یعنی چوبیس منٹ +	انتساب - منسوب +
تخشع - فروتنی و عاجزی +	استکانت - عاجزی - انکسار مسکینی +
اوراد - وظیفہ روزانہ +	ادعیہ - جمع دعا +
تعدیل - ٹھیک - درست +	ارکان - قیام قعود و سجدہ و رکوع ارکان نماز ہیں +
تضرع - گڑگڑانا منت کرنا +	ابتہال - گریہ وزاری +
وظیفہ - روز کی دعائیں +	گاہ - تخت +
سال ہیمودگان - مسن لوگ - دراز عمر +	جد - بخت - تونگری - بے نیازی - بزرگی +
فرض احد - خدا کا فرض - عبادت +	بضاعت - سرمایہ +
جھروکہ درشن - دریچہ دیدار - جھروکہ درشن +	آسماں زا - پیدا کردہ آسمان مراد مہر فلک +
خورشید گیتی کشا - خود آفتاب یا ذات بادشاہ +	فیض نور - نور آفتاب کا فیض یا فیض نور شاہ +
نور فیض - فیض بادشاہ کا نور +	طلوع - آفتاب کا نکلنا - ہر چیز کا ظاہر ہونا +

ترجمہ:- تقریباً پون گھنٹے صبح سے پہلے نیند سے جو سراسر عبادت ہے جاگ کر وضو کرتے ہیں ابتدائے صبح صادق میں سنت موکدہ ادا کر کے نماز واجب کے وقت فضیلت آنے تک مرادوں کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نہائت فروتنی اور عاجزی کے ساتھ بیٹھ کر وظیفے اور دعاؤں میں مشغول ہوتے ہیں اُسکے بعد فرض کو خالص نیت اور توجہ دلی اور ٹھیک طور سے پورے ارکان کے ساتھ نہائت منت و زاری کی حالت میں ادا کر کے مقررہ وظائف میں مشغول ہوتے ہیں۔

خود بڑی عمر والوں نے بھی تجھ ایسا بادشاہ تخت سلطنت پر کبھی نہیں دیکھا
سرحد نصیب سے اُس کا بہترین سرمایہ سنت نبوی اور فرض اللہ ہے۔
اطاعت اللہ تُو نجی کے لئے ہے اور سنت نبوی شفاعت کے لئے ہے

آفتاب نکلنے کے تین گھڑی بعد اپنا سر جس پر تاج آفتاب کا ہے ایک غرفہ سے جس کو زبان ہندوستان میں جھروکہ درشن کہتے ہیں نکالتے ہیں۔ لوگ مجرے کی نیک بختی حاصل کر کے کامیاب مطالب ظاہری و

باطنی ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اڑتالیس منٹ اور کبھی کاموں کی کمی وزیادتی اور طبیعت کے انبساط
کی قلت وکثرت کی بناپر اس سے کم یا زیادہ بیٹھتے ہیں۔ اور غرض اس طریقہ دربار سے جس کو
حضرت عرش آشیانی (اکبر) نے (روشن کرے اللہ اُن کی دلیلوں کو) بروئے منکر ونکیر ایجاد
کیا ہے یہ ہے کہ بہت سے لوگ بغیر روک ٹوک کے ایک ایسے میدان میں جو دل و دست سخیاں
کی طرح وسیع ہے تمام کاروبار سے پہلے طلوع آفتاب آسمانی اور ظہور خورشید گیتی کشا (تشریف آوری شاہ)
کو معلوم کرکے فیض نور آفتاب اور نور فیض بادشاہ حاصل کریں۔

صفحہ ۱۵۱

دم گرفتہ۔ نفس گرفتہ۔ خموش۔ مجبور +
منازع۔ جھگڑا کرنے والا۔ مانع +
متصدی۔ منشی +
وارسیدن۔ سمجھ لینا +
فسیح۔ وسیع +
عفریت۔ دیو۔ بھوت +
چارستون۔ چار کھمبے۔ مراد چہار دست و پائے فیل +
پشہ راصحیح پشہ سا۔ مچھر کی طرح +
تربیت۔ پرورش کرنا +
کمیت۔ مقدار +

جور کشیدہ۔ مظلوم +
دواعی۔ جمع داعیہ۔ خواہش و آرزو +
کنہ۔ حقیقت۔ ماہیت +
فصل۔ فیصلہ کرنا +
آویزہ۔ جنگ +
بیستون۔ نام کوہ جس کو فرہاد نے کھودا تھا
دست خوش۔ مغلوب +
باستانی۔ پرانے۔ اگلے +
جیاد۔ جمع جید۔ خالص۔ عمدہ۔ خوب +
کیفیت۔ حالت۔ وضع +

ترجمہ :- لاچار اور مظلوم لوگ بغیر کسی مانع کے اپنے مقاصد اور خواہشات کو پیش کرتے
ہیں اور منشیان کاروبار عدالت حقیقت معاملہ کو معلوم کرکے دربار عام میں یا خلوت خانہ میں جو
غسل خانہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور خدیو زمانہ نے اُس کا دولت خانہ خاص نام رکھا ہے۔
جیسا کہ بیان کیا جائے گا۔ بادشاہ سے بیان کرتے ہیں۔ یہانتک کہ بذات خود پوچھ گچھ کرکے
شریعت روشن (شرع محمدی) کے موافق اُن معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ مست سرکش اور
انسان کو مار ڈالنے والے ہاتھی بھی جن کا دولت خانہ خاص وعام میں لانا پڑے نقصان کا باعث

ہے۔ اسی جگہ بادشاہ کے سامنے لاتے ہیں۔ اور ہاتھیوں کی لڑائی جو ہندوستان کے بادشاہوں کے ساتھ مخصوص ہے اور بلند مرتبہ بادشاہوں کے تماشے کے لئے مناسب ہے اسی وسیع مقام میں ہوتی ہے۔ بیشک بغیر ایسے چوڑے میدان کے ایسے دو دیو منظر اور کوہ پیکر کی لڑائی نہیں ہو سکتی ہے۔ ان دو بے ستون (ہاتھی) چار ستون والوں کے ہاتھ پاؤں کے نیچے بھاگتے وقت ایک جہان روندا اور کچل جاتا ہے۔

ایک عالم کو زمانہ دو پہلو رگڑنے والے (لڑنے والے) ہاتھیوں کے وسیلہ سے مچھر کی طرح تھوڑ ہی مار ڈالتا ہے۔

اگرچہ گذشتہ بادشاہان ہندوستان نے پہاڑ کو کھود ڈالنے والے اور صفوں کو توڑ ڈالنے والے ہاتھیوں کی پرورش کی ہے۔ لیکن جیسے عمدہ ہاتھی مقدار اور حالت میں تمام اقسام کے دوسرے اشخاص کامل کی طرح اس سلطنت بلند مرتبہ میں اکٹھا ہو گئے ہیں کسی زمانہ میں سننے میں نہیں آئے پھر دیکھنے کا کیا ذکر۔

صفحہ ۱۵۸

تابین۔ پیروان۔ ملازمین۔ ماتحت +

محجر۔ کٹھرا۔ بارجہ +

مستسعد۔ سعادت یافتہ +

فرش شدن۔ بچھنا +

ملتمسات۔ معروضات۔ خواہشات +

دستوری۔ اجازت +

ترجمہ:۔ کبھی خوشی طبیعت کی بنا پر چار پانچ جوڑ ہاتھیوں کے لڑاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے تیز قدم ہاتھی اسی میدان میں گھوڑوں پر چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وقت جنگ سواران لشکر دشمن پر جرأت کر سکیں۔ فوج غالب کے گھوڑے اور جاگیرداروں کے سرداران فوجی کا بھی معاینہ اسی میدان وسیع میں کرتے ہیں اور اس مقام بزرگی والے سے دولت خانہ خاص عام میں جو بیحد زینت اور صفائی والا ہے اور اس کے اوپر ایک کپڑے کا شامیانہ دھوپ اور مینہ سے بچنے کے لئے تان دیتے ہیں اور اس کے نیچے قالین بچھا دیتے ہیں اور تین طرف اس کے پچاس گز لانبا اور پندرہ گز چوڑا لکڑی کا کٹھرا لگا ہوتا ہے اور اس میں تین دروازے ہوتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور اکثر بندے کٹھرے کے نیچے اور شامیانے کے نیچے اور کچھ ارکان جن کو قربت کا امتیاز حاصل ہے داہنے بائیں اس نشستگاہ

شاہ کے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق قیام کرتے ہیں۔ اور مہمات کے منشی کٹہرے کے پاس اپنے مرتبہ کے موافق کھڑے ہو کر معاملات ملکی اور مالی کو عرض کرتے ہیں۔ اور منصب داروں کی خواہشات معزز بخشیوں کے ذریعہ سے پیش ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اضافہ تنخواہ یا منصب اور نئی ملازمت کے ساتھ سرافراز ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ صوبجات و اطراف ممالک سے درگاہ شاہنشاہی میں آتے ہیں سعادت حضوری سے سعادت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ صوبوں اور خدمتوں پر متعین ہوتے ہیں اجازت رخصت پاتے ہیں +

صفحہ ۱۵۹

میر آتش – داروغہ توپ خانہ +

بخشی – تنخواہ تقسیم کرنے والا +

خالصہ – وہ زمین شاہی جو کسی کی جاگیر میں نہ ہو +

بداہتہً – برجستہ – فی الفور – بلا تامل +

عطارد – اس کو دبیر فلک کہتے ہیں۔ علم کی نسبت اس سیارہ سے دیتے ہیں +

دراری – ستارہائے روشن مراد شاہزادے +

صدر کل – وزیر اعظم +

عرض مکرر – دوبارہ حکم حاصل کرنا +

مطاعہ – قابل اطاعت +

رسم معتاد – بطور عادت – حساب – خوراک اسپ و فیل – روزینہ +

مشرف – میر منشی +

احدی – وہ عہدہ دار جو صرف منصب ذات رکھتے ہیں اور سوار و پیادہ نہیں رکھتے +

دیوان بیوتات – ناظر و داروغہ قصور و محلات +

پاسخ – جواب +

بتکچیاں – کاتبان +

عمدہا – اراکین سلطنت – اساطین بارگاہ +

محروسہ – حفاظت کردہ شدہ +

ارباب تحاویل – جن کے پاس تحویل رقم رہے – خزانچی +

خیول – گھوڑے +

بازخواست – مواخذہ – مطالبہ – واپسی +

ترجمہ: – بذریعہ داروغہ و میر منشی توپخانہ و بخشی احدیان – برق انداز (سپاہی) اور احدی بادشاہ کے سامنے پیش ہوتے ہیں جس کسی کو مستحق رعائت سمجھتے ہیں عرض کرتے ہیں۔ اور سرکار خالصہ شریفہ کے منشی – میر سامانوں اور داروغہ کو مہمات کے طرح طرح کے مطالب بادشاہ سے عرض کرتے ہیں – اور ہر ایک کو ایسے جوابات بلا تامل دیتے ہیں جن سے عطارد مثال وزیر اور پرانے کارگذار دبیر حیران ہوکے

رہ جاتے ہیں۔ مقربان درگاہ کے وسیلہ سے عالی مقدار شاہزادے اور صوبوں کے گورنر اور دیوانوں
اور بخشیوں اور وہاں کے منشیوں کے عرائض اور تحفے پیش ہوتے ہیں۔ فلک سلطنت کے ستارے اور ارکین
دولت کی عرضیاں بذات خود دیکھتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی عرضیوں کی حقیقت حال اُن لوگوں کے ذریعہ
سے پیش ہوتی ہے جو اس کام کے لئے مقرر ہیں۔ کل ممالک محروسہ و مملوکہ کا وزیر اعظم علاوہ اُن عرضیوں
کے جو زبانی بیان کرنے کے قابل ہیں کل سرداروں کی عرضیاں پیش کرتا ہے۔ سادات و مشائخ و فضلا د
صالحین میں جو مستحق ہوں اُن کے حالات اور حاجتیں عرض کرتا ہے۔ اور اس گروہ کے مقاصد پورے
ہوتے ہیں۔ اور حضور شاہ سے ہر ایک کی استعداد کے موافق نقد روپیہ بھی ملتا ہے۔ اور منصب و جاگیر د
نقد اور صاحبان مالی و تحویل کے طرح طرح کے معاملات کی یادداشتیں اور کل احکام بار دیگر منشی خدمت عرض
مکرر پیش کرتا ہے۔ گھوڑوں کے اصطبل اور فیل خانہ کے ہاتھیوں کے کارپرداز حساب خوراک معینہ پیش کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۰

تن۔ مخفف تنخواہ +
داغ۔ گھوڑے کا داغ کرنا +
مساہلے۔ سستی و کاہلی +
اورنگ۔ تخت +
السنہ۔ جمع لسان زبان +

زبون۔ عاجز۔ ضعیف +
تصحیحہ۔ رجسٹر میں درج کرنا +
پایہ۔ مرتبہ +
مشکوے۔ زنان خانہ۔ حرم سرا +
قلمی نمودن۔ لکھنا +

ترجمہ:۔ حساب خوراک کا قانون اور مطالبہ اُس رقم کا جو چوپایوں کی خوراک کے لئے سرکار بخشی تنخواہ
سے ہوتا ہے ان جانوروں کی لاغری و ضعف پر منحصر ہے جو ایجادات اکبر سے ہے۔ اُمراء کے ماتحتوں کو
اُن گھوڑوں کے ساتھ جو تازہ داغ ہوئے اور رجسٹر میں داخل کئے گئے ہیں۔ منشیان داغ و تصحیحہ پیش کرتے
ہیں۔ اگر چاکر کا گھوڑا دبلا اور کمزور ہو جائے تو افسر نا بنیان پر عتاب ہوتا ہے۔ پھر وہ سستی نہیں کرتا ہے
حسب اقتضائے کثرت و قلت حاجات و مہمات مخلوق چار گھڑی یا پانچ گھڑی بعد یہاں سے اُٹھ کر
دولت خانہ خاص میں جا کر تخت اقبال کے مرتبہ کو بڑھاتے ہیں (تخت پر بیٹھتے ہیں) زمانہ شاہجہان میں دیوانخانہ
اور حرم سرا کے درمیان ایک مقام تھا کہ جس میں شاہجہان غسل کیا کرتے تھے۔ اور وہاں بعضے درباری آنے پاتے
تھے اور دیوان و بخشی بھی حاضر ہو کر مطالب ضروری پیش کرتے تھے۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد یہ خلوت کدہ اس لئے

کہ حمام کے پاس بنا ہے غسل خانہ کے نام سے مشہور ہو گیا - اور خاص و عام کی زبان پر یہ نام چڑھ گیا فی الحال اس بادشاہ کے نام رکھنے سے دولت خانہ خاص کے نام سے زبان زد ہے - یہاں بعضے عرائض کے جوابات خود اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور صوبہ داروں کی عرضیوں کے کچھ مطالب کے جوابات جنکو وکیل یا وزیر یا بنشیان خدمت عرض پیش کرتے ہیں بنشیان بلیغ اُس کے موافق جو زبان شاہ سے نکلے فرمان لکھتے ہیں -

صفحہ ۱۶۱

رسالہ - سند +

معرفت - وسیلہ - حوالہ - تصدیق +

زر وزن - تلاوان کی رقم +

ظہر - پشت - دوسری جانب +

اوزک - ایک خاص مہر کا نام معلوم ہوتا ہے +

نبیدے - اند کے وبعضے +

کارگہ - کارخانہ - محکمہ +

امکنہ - جمع مکان +

آثارنا تدل علینا - ہماری نشانیاں ہمارے وجود پر دلالت کرتی ہیں +

خورشید مآثر - جس میں نشانیاں آفتاب کی ہوں مراد روشن +

ابنیہ - جمع بنا - عمارت - مکان +

منیعہ - مستحکم و مضبوط +

سمو - بلندی +

سحر طراز صحیح ہنر طراز - کاریگر - ہنرور +

خداوند - آقا - مالک - یہاں مراد بانی +

ترجمہ :- لکھنے کے بعد بادشاہ کو دکھلا لیتے ہیں - اگر کوئی غلطی عبارت میں یا بھول مطلب میں واقع ہوئی ہو تو اُسے درست کر دیتے ہیں - اور اگر شاہزادگان مقصدوریں سے کوئی صاحب سند ہوتا ہے تو اپنی سند اس فرمان کی پشت پر لکھ کے اپنی مہر کر دیتے ہیں اور سند کے نیچے دیوان اپنی تصدیق لکھ دیتا ہے اُسکے بعد فرامین زنانخانہ میں جاتے ہیں تاکہ مہر اشرف اوزک سے جو مہد علیا ممتاز زمانی کے پاس رہتی ہے مزین ہو - اس خلوتکدہ میں بڑے بڑے دیوان خالصہ شریفہ کے مہمات اور عہدہ داروں کی تنخواہ کو پیش کر کے انجام دیتے ہیں - اور وزیر اعظم اصحاب استحقاق کے حاجات بھی پیش کرتے ہیں - اور بادشاہ بہتوں کو زمین اور بہتوں کو نقد اور کچھ کو روزینہ موافق استعداد عطا کر کے کامیاب کرتے ہیں - کچھ لوگوں کو رقم تلاوان اور تصدق کے خزانہ سے دلوا کر ان کی حاجتیں پوری کر دیتے ہیں - اور تھوڑا ساوقت جڑت اور مینا کا کام کرنے والے سحر پرداز اور ہنرور کاریگروں کی اعلیٰ کاریگری کے دیکھنے میں صرف کرتے ہیں - اور محکمہ تعمیر کے داروغہ نادرہ کار معماروں کے ساتھ عمارات کے نقشے اصلاح دے دینے والی نظر کے سامنے پیش کرتے ہیں - چونکہ دل

رونق کی توجہ بناہائے بلند و خانہائے مستحکم کی طرف بہت ہے۔ چنانچہ بعد زمانہ دراز بھی بمفاد آیہ "ہماری نشانیاں ہمارے وجود پر دلالت کرتی ہیں" اپنے بانی کی عالی ہمتی اور بلندی سلطنت کو زبان بے زبانی سے بتا رہی ہیں۔

صفحہ ۱۶۲

اعصار ۔ جمع عصر ۔ زمانہ +

دست آویز ۔ سند +

بازخواست ۔ مواخذہ ۔ اعتراض +

رکن ۔ ستون ۔ کھمبا +

ساعد ۔ پہنچے اور کہنی کے درمیان کا حصہ دست +

آتش سار ۔ آگ کی طرح ۔ مراد تیز رَو +

بُراق ۔ اسپ نبی جس پر سوار ہو کے نبی معراج میں گئے

دیریاز ۔ حرف سوم یائے تحتانی ۔ مدت دراز ۔ یاز از یازیدن بمعنی کشیدن یعنی ترکیبی دیر کش +

رکین و رصین ۔ استوار و محکم +

مہندس ۔ علم ہندسہ دان ۔ ریاضی دان ۔ انجنیئر +

برق نہاد ۔ بجلی کی ایسی خلقت رکھنے والا ۔ مراد تیز رَو +

رائض ۔ شہسوار ۔ چابک سوار +

بازپرس ۔ پوچھ گچھ ۔ فریادرسی ۔ دادخواہی +

بے خلف ۔ بلاخلاف ۔ ہمیشہ ۔ دائمی ۔ بلاناغہ +

جورخستہ ۔ مظلوم +

نزاہت ۔ پاکی ۔ لطافت +

برین ۔ علیین ۔ بلند ۔ اوپر والی +

ترجمہ :۔ اور زمانہ دراز سے قائم ہے اور زینت و پاکیزگی میں اُن کا نام یادگار رہے ۔ لہذا کوٹھیوں کے نقشے بذاتِ خود بناتے ہیں اور جو نقشے ہوشیار انجینئر بڑی فکر سے کھینچتے ہیں ۔ یہ اُن میں ٹھیک تصرف اور اعتراض مناسب کرتے ہیں ، اور اُس پاس شدہ نقشہ پر تشریح استحکام ستون استوار سلطنت دولت مستحکم حکومت یمین الدولہ آصف فرمان لکھتے ہیں ۔ تاکہ معماروں اور عمارت کے منشیوں کے لئے سند ہو اس زمانہ میں جسکا گہوارہ راحت و آرام ہے عمارت کا کام اس مرتبہ پر پہنچ گیا ہے کہ عالم کے پھرنے والے مشکل پسندوں اور اس صنعت تعمیر بے نظیر کے جادو نگار انجینئروں کیلئے حیرت افزا ہے ۔ اسکی تفصیل اپنے محل پر لکھ کر کتاب کو رنگ آمیز اور قلم کو نقش انگیز کرونگا ۔ اور کسی وقت جانوران شکاری کو چاہیے وہ پرندے ہوں (جیسے باز وغیرہ) یا درندے ہوں (جیسے چیتے وغیرہ) بادشاہ کے سامنے لاتے ہیں ۔ اور کچھ حسین قد آور تیز رفتار گھوڑوں کے تماشہ میں جنہیں ہوشیار چابک سوار صحن دولتخانہ میں دوڑاتے ہیں مشغول ہوتے ہیں ۔ دن کے کوئی دو ایک دو گھنٹے ان شغلوں میں صرف ہوتے ہیں ۔ باوجودیکہ عقلمند معاملہ فہم خدا سے ڈرنے والے لوگ

بلند قدر عہدہ قضاوت وعدالت اور اُس کی داروغگی پر مقرر کر رکھے ہیں۔ پھر بھی بادشاہ مظلوموں اور دل شکستہ لوگوں کی دادخواہی کے لئے ہر بدھ کو بلاناغہ جھروکۂ درشن سے اُٹھ کر دولت خانہ خاص کو بہشت بریں بناتے ہیں۔ اِس انصاف والے دن میں سوائے عدالت کے منشیوں اور مفتی اور چند فضلائے دیندار اور کچھ امرا کے جو ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں اور کسی کو آنے نہیں دیتے۔

صفحہ ۱۶۳

متکفلان - ذمہ داران وضامنان +
بروفق - موافق +
رُخصت - اجازت +
اکناف - اطراف +
متخاصمین - دو لڑنے والے - مدعی ومدعی علیہ +
مدعی - طالب دعویٰ +
سیاست - سزا +
دادپژوہ - جویائے انصاف - دادخواہ +
مناشیر - جمع منشور - فرمان +

محط - جائے نزول +
سدرۃ المنتہیٰ - فلک ہفتم پر بیری کا درخت۔ مسکن جبریل +
دستوری - اجازت +
بروے روز افتادن - ظاہر ہونا +
درمیان آوردن - بیان کرنا - کہنا +
سدّ سکندری - سکندر نے باب الابواب میں دریائے خزر کے کنارے ایک پشتہ سیسے سے بنوادیا ہے
دوردست - دُور دراز +

ترجمہ :- ذمہ داران عدالت ہر ایک مستغیث کو بادشاہ کے سامنے پیش کر کے دعویٰ بیان کرتے ہیں بادشاہ مظلوم کے نوازش کرنیوالے ظالم کو مٹانے والے خندہ پیشانی اور نرمی کے ساتھ حالت واقعہ کو پوچھکر موافق فتویٰ علما حکم دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی سزا دینا ہوتی ہے وہ بھی شریعت کے موافق عمل میں آتی ہے۔ اطراف وجوانب کے دادخواہوں کیلئے کہ اُن کے دعووں کا فیصلہ سوائے اُسی جگہ کے نہیں ہو سکتا ہے۔ فرامین والا ناظموں کے نام صادر ہوتے ہیں کہ دُور بینی اور انصاف کے ساتھ جھوٹ اور سچ میں تمیز کر کے ظلم کا تدارک کریں اور مظلوم کی داد دیں ورنہ مدعی ومدعا علیہ کو درگاہ عدل وانصاف میں اکبرآباد کو بھیجدیں جو بزرگی کے جھنڈوں کا محل نزول ہے (یعنے جہاں بادشاہ رہتے ہیں) دولت خانہ خاص کے کاموں سے فراغت کر کے شاہ برج میں جو بلندی میں سدرۃ المنتہیٰ کے برابر ہے اور مضبوطی میں سد سکندری کے مقابل رونق افروز ہوتے ہیں۔ اس شرف والے گھر میں سوائے مقصد ور اور اقبالمند شاہزادوں اور چند ساتھ رہنے والے مقربوں کے کوئی

بغیر اجازت جا نہیں سکتا۔ یہانتک کہ خدمتگار بھی بغیر بلائے نہیں آتے ہیں اور کام کرنے تک وہاں ٹھہرتے ہیں اور بعض امور پادشاہی کہ جن کا ظاہر ہونا مصلحت نہیں ہے اور فرمان قضا آئین کے مضامین جو حکام مقامات دور دراز کو لکھنا چاہئیں اور اُن کا ظاہر کرنا مصلحت ملکی کے خلاف ہے وزیر سے کہتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۴

طلب۔ تنخواہ، خواہش +

قدوم۔ تشریف لانا +

کرایم۔ جمع کریم۔ بزرگ +

تحیّہ۔ سلام +

سنّت۔ عمل نبی +

عصمت۔ پاک دامنی +

ستّی۔ سردار مخفف سیّدتی +

مشکو۔ حرم سرا، زنانخانہ +

مینو۔ بہشت +

سنّیہ۔ بلند و روشن +

صلوٰۃ۔ درود و رحمت +

قیلولہ۔ دوپہر کو کھانے کے بعد کچھ سونا +

احتجاب۔ پردہ میں ہونا +

نساء۔ عورت +

شیوا۔ فصیح +

قباب۔ جمع قبّہ +

مآب۔ جائے بازگشت +

قضا۔ پورا کرنا +

اُبّہت۔ بزرگی و شکوہ +

مستورات۔ پردہ نشین عورتیں +

ترجمہ:- اور جو مطالب ضروری خالصہ اور خواہش و تنخواہ ارباب منصب کے دولتخانہ خاص میں عرض کرنے سے رہ جاتے ہیں وزیر یہاں عرض کرکے انجام کو پہنچاتا ہے۔ اور اس سلطنت کے بلند مقام میں گھنٹہ سوا گھنٹہ بیٹھتے ہیں اور کبھی اگر کام زیادہ ہو تو زیادہ بیٹھتے ہیں۔ اور دوپہر سے قریب حرم سرا کو تشریف آوری سے رشک افزائے بہشت بناتے ہیں۔ جیسے ہی نماز ظہر کا وقت آتا ہے نماز اور وظیفہ سے فراغت حاصل کرکے کھانا نوش فرماتے ہیں۔ تاکہ معاملات دماغ کی تازگی اور فرحت دل کے ساتھ ختم کئے جاسکیں موافق سنت روشن نبی (ان پر بزرگ رحمت اور سلام ہو) قیلولہ کرتے ہیں۔ اور زنانخانہ میں بھی برخلاف دوسرے شاہان غافل کے جسمانی مرغوبات اور نفسانی نعمتوں میں نہ مشغول ہوکر محتاجوں کی حالت پورا کرنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور ستّی النساء خانم جو بڑی پاکدامن ہیں اور بوجہ مزاج دانی اور فصیح زبانی اور حسن کارگزاری و ادب دانی خدمت ملکۂ روزگار مہد علیا میں مہموں کے انجام دینے اور معاملات میں مشغول ہونے میں سعادت اندوز ہے ہمیشہ عاجزوں کے مطالب

اور اُفتادہ لوگوں کے مقاصد خورشید نقاب شکوہ قباب (مہد علیا) سے کہتی ہے - اور وُہ حریم اقبال خدیو خدا پرست سے کہتی ہیں اور ایک عالم اپنی مرادوں میں کامیاب ہوتا ہے - اور پراگندہ حال پردہ نشین عورتوں کے مناسب حال زمین اور روزینہ اور زر نقد دیا جاتا ہے +

صفحہ ۱۶۵

دوشیزہ - کنواری +

حُلَل - جمع حُلّہ - لباس +

درخور - مناسب و سزاوار +

جہاز - جہیز +

گرانمند - کثیر +

قور - ہتھیار +

شموع - جمع شمع +

حُلّی - جمع حُلیہ - زیور +

ناگزیر - ناچار - ضروری +

اصالت - شرافت +

ہمسر - دُولھا - زوج و زوجہ +

کشکچی - چوکیدار +

تسلیم قور - تلوار سے فوجی سلام +

گوئندہ و سازندہ - گانے اور بجانے والا +

مشاہدہ - مشاہدہ کیا ہوا - دیکھا ہوا +

اُمم - جمع اُمت - گروہ - ایک نبی کے پیرو - ایک بادشاہ کے محکوم +

قطان - جمع قاطن بمعنی ساکن +

قفار - جمع قفر - بیابان +

معائن - معائنہ کیا ہوا +

شوامخ - جمع شامخہ - پہاڑ کی چوٹی - بلندی +

براری - جمع برّ - جنگل +

انعقاد - گرہ بستن +

ترجمہ :- اور کچھ کنواریوں کو کہ ناداری اور بے مددگاری سے اُن کے بیاہ کا سامان نہیں ہو سکتا ہے زیور لباس اور نقد اور دُوسری چیزیں جو اس کام میں ضروری ہیں مناسب شرافت اور عالت جہیز میں عنایت ہوتی ہیں - اور اُن کے دولھاؤں کے ساتھ نکاح بندھ جاتا ہے (شادی ہو جاتی ہے) اور ہر روز محل مبارک میں سونا اور زیور اور رقم کثیر اس طرح سے خرچ ہوتی ہے - اور تھوڑے عصر کے بعد کبھی جھروکہ دولت خانہ خاص و عام میں نکل آتے ہیں - اور سعادتمند بندے کورنش کی دولت حاصل کرتے ہیں - اور وقت کے اندازہ کے موافق کام انجام پاتے ہیں - اور کشکچی جنکو ہندوستان میں چوکیدار کہتے ہیں تلوار سے فوجی سلام دیتے ہیں - اور جب حضرت سعادت کی رفاقت کے [illegible] نماز کو دولتخانہ خاص میں باجماعت ادا کرتے ہیں - [illegible] جو کثرت شمع کافوری اور جھاڑ کنولوں سے منور ہے قریب دو لوٹنے والے [illegible]

کے انتظام مہمات سلطنت میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور کبھی اس مکان پاکیزگی نشان میں گانے اور بجانے والوں کے نغمات سُننے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اس فن بے نظیر میں کہ لذت دہ چیزوں میں سب سے لذیذ اور معقولات (کیونکہ شاخ ریاضی ہے) میں نہائیت دقیق ہے۔ علی الخصوص ہندی راگ میں بادشاہ دانش پناہ کی مہارت اس مرتبہ پر ہے کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتی سب لوگ جانتے ہیں کہ حسن صورت خصوصًا جبکہ وُہ کیفیت نغمہ سے اثر پذیر ہو۔ تو دلربائی اور فرحت قلب کا اثر اُس میں بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ بے تمیز بچوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اسی لئے کوئی امت دنیا کی موسیقی سے خالی نہیں حتیٰ کہ بلند پہاڑوں اور جنگلوں اور بیابانوں کے رہنے والے بھی۔

صفحہ ۱۶۶

عُشر۔ دسواں حصّہ۔ اعشار اس کی جمع ہے۔

پیوند گسل۔ تعلقات دُنیا کا قطع کرنے والا۔

سماع و تواجد۔ رقص سرود و حالت شوق و ذوق

ریاضت مند۔ نفس کش۔

محفل فیض منزل۔ مجلس سماع۔

جانان۔ معشوق۔ مراد خدا۔

رنگ۔ رونق و لطافت و خوبی۔ و نغمہ۔

جدکاری۔ درست کاری۔

ودیعت۔ امانت۔ وسعت۔ پھیلاؤ۔

دستگاہ۔ سامان۔ قدرت۔

ترجمہ۔ جتنی وسعت و فراخی قدرت وسامان اور زیادتی ادائے نازک وکثرت معانی رنگین ومضامین دلنشین وادائے مراتب ناز و نیاز ہندوستانی راگ میں ہے۔ دوسرے ملکوں کے نغموں میں اُسکے مقابل میں سو میں سے ایک اور ہزار میں سے ایک بھی نہیں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ نغمہ ہندوستان کی خوبی مثل شہرت حسن صورت ہندوستان عالمگیر ہے اور موسیقی جاننے والے اور حسن پرست ہر ملک کے اسکے وابستہ اور شیدا ہیں۔

کان ہو آنکھ جب وُہ لائے رنگ آنکھ ہو کان اگر بجائے چنگ

یعنی یہاں کے حسینوں کے حسن کو دیکھنے کے لئے ہر دیکھنے والا ہمہ تن چشم بن جائے اور یہاں کے گانے والوں کا گانا سننے کیلئے ہر شخص ہمہ تن گوش بن جائے۔ ایسا ذوق وشوق حسن دیکھنے اور گانا سننے کا ہو۔

بہت سے صاف دل صوفی اور نفس کش تارک دنیا وجد و سماع کی محفل فیض منزل میں جان آسانی سے معشوق حقیقی کو سپرد کر دیتے ہیں۔ اور امانت حیات کو خندہ پیشانی کے ساتھ واپس کر دیتے ہیں (یعنے گانا سنکر حالت وجد میں مر جاتے ہیں) اس کی تفصیل کی ضرورت کثرت شہرت کی وجہ سے محتاج تحریر نہیں ہے۔ ان

کاموں سے فراغت کے بعد نماز عشا پڑھ کے دولتخانہ خاص سے شاہ برج میں تشریف لیجاتے ہیں۔ اگر کوئی کام دولت خانہ خاص میں انجام نہ پایا ہو تو وزیر کل اور بخشیوں کو بلا کر انجام دیتے ہیں۔ اور ہوشیاری و درست کاری کی وجہ سے آج کے کام کو کل پر اُٹھا نہیں رکھتے بلکہ کل کا کام آج ہی کر کے حرم سرا میں تشریف لیجاتے ہیں۔ اور وہاں گھنٹہ سوا گھنٹہ گانا سُنکر دل پاک کو فرحناک کر کے دل بیدار اور خرد ہوشیار کے ساتھ سر دانش پرور کو بستر و تکیہ خواب پر رکھتے ہیں یعنی لیٹ جاتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۷

خواب نوشیں ۔ میٹھی نیند +

شیوا ۔ فصیح +

خواقین ۔ جمع خاقان ۔ بادشاہ ترکستان +

تذکرہ ۔ یادگار +

مجلسی ۔ جلیس مجلس والا ہم نشین +

مبین ۔ روشن ۔ ظاہر ۔ آشکارا +

سالفہ ۔ گذشتہ +

بیداری ۔ ہوشیاری ۔ ضد غفلت +

تبصرہ ۔ جس سے بصیرت پیدا ہو +

صاحبقران ۔ مراد امیر تیمور +

حیف ۔ افسوس +

آثار ۔ نشانیاں +

دوپہر ۔ چھ گھنٹے +

سیر ۔ جمع سیرت خصلت واطوار +

ترجمہ: ۔ جب تک کہ میٹھی نیند سوئیں فصیح بیان مجلس کے بیٹھنے والے پردہ کی آڑ سے خصائل اور تاریخ روشن حالات انبیا و اولیا کی کتابیں اور سلاطین گذشتگان کے واقعات اور اگلے خاقانوں کے حادثات جو نصیحت قبول کرنے والے سعادت مندوں کے لئے تذکرہ بیداری۔ اور روشن ضمیر جاگتے نصیب والوں کے لئے تبصرہ ہوشیاری ہیں خصوصاً ظفر نامہ جس میں حکومت اور فتح ممالک امیر تیمور کے حالات لکھے گئے ہیں اور واقعات بابری پڑھتے ہیں۔ خواب جو عین عبادت ہے کل چھ گھنٹے ہوتا ہے۔ اکثر فرمایا کرتے ہیں جو زمانہ کہ انصاف کرنے خلق پروری۔ دنیا والوں کے کام انجام دینے اور محتاجوں کی حاجت پورا کرنے اور خوشنودی خدا کے حاصل کرنے اور نعمت بادشاہی کے حق ادا کرنے میں بسر ہو سکتا ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہو گی کہ کوتاہ اندیش۔ ناشکر گذار تن پرور حق ناشناس اشخاص کی طرح خواب غفلت میں صرف کیا جائے +

ختم شد حصہ نثر

حصۂ نظم

صفحہ ۱۶۸

بازرگان - تاجر سوداگر +
بکف بر - بردست - ایک حرف جز زیادہ ہے
ایدر - اکنوں - اینجا +
روشن رواں - ہوشیار +
کمر - کمر بندکہ +

شبگیر - پچھلی رات کا سفر +
کوہہ - بلند حصہ پیٹھ کا +
مرز - زمین +
پسیچیدہ - آمادہ و تیار +
نوٹ - مثنوی شاہنامہ کا وزن فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول ہے بحر متقارب مثمن محذوف یا مقصور ہے +

شاہنامہ فردوسی طوسی سے انتخاب

جانا رستم کا ملک توران میں تاجروں کی صورت پر

جب سردار نوبت گھر سے نکلا۔ پہلوانوں نے پچھلی رات سے چلنے پر کمر باندھی۔
فوج پیچھے تھی اور پہلوان آگے تھے۔ سب اپنی ہتھیلی پر جان لئے ہوئے تھے۔
سب نیزے اور تیر انکے ساتھ تھے۔ سبھوں نے خون میں ہاتھ دھوئے تھے یعنی کرنے اور مارنے پر آمادہ تھے
تڑکے مرغوں کے بولنے کے وقت ہاتھی کی پیٹھ پر نقارہ باندھا۔
رستم سرو بلند کی طرح نکلا۔ ہاتھ میں گرز تھا اور زین پر کمند رکھی تھی۔
بارگاہ شاہی سے لشکر شاہ کے ساتھ گیا اور ملک شاہ کی مدح و ثنا کی۔
جب ملک توران کے پاس پہنچا۔ تمام سرداران فوج کا انتخاب کیا۔
پھر لشکر سے رستم نے اس طرح کہا کہ اب یہاں ذرا ہوشیار رہو۔

یہاں سے حرکت نہ کرو جب تک کہ خدائے پاک میرے جسم و جان کو جُدا نہ کرے یعنی جب تک میں نہ مروں۔
جنگ کے لئے آمادہ ہو سب نے کُشت و خون پر اپنے پنجہ کو تیز کیا۔
فوج کو زمین ایران پر چھوڑا۔ آپ مع سرداروں کے توران کی طرف چلا گیا۔
سب نے تاجروں کے ایسے کپڑے پہنے اور پٹیاں کمر سے کھول دیں۔
پہلوانوں نے چاندی کی ڈابیں کھول دیں اور اُنہوں نے اُونی کپڑے پہنے۔

صفحہ ۱۶۹

رنگ و بوئے سکر و فر جلال و جمال (انجمن آرا)+
رخش ۔ رستم کے گھوڑے کا نام +
گو ۔ پہلوان ۔ دلیر +
ہائے ہوئے ۔ نعرہ +
طہمورث ۔ پدر جمشید و پسر ہوشنگ و نبیرہ گیومرس
معنی ترکیبی پہلوان زمین +
ہمی خنید ۔ گونج رہا تھا +
پیران ویسہ ۔ پیران پسر ویسہ سردار لشکر افراسیاب
تفت ۔ گرم ۔ تیز +
کجائی ۔ تو کہاں کا رہنے والا ہے +
دریر برگیرد ۔ حمایت کرے +

گرانمار صحیح گرانمایہ ۔ قیمتی +
نشست ۔ سواری +
جرنگ ۔ گھنٹے کی آواز ۔ ٹن ٹن +
بکردار ۔ مانند ۔ مثل +
کرہ نائے ۔ قرنا +
نظارہ بیاید ۔ تماش بین ہو کر اُس کے پاس آگئے +
اندر خور ۔ لائق ۔ سزاوار +
باز ندانست ۔ تمیز نہ کر سکا +
آبشخور ۔ آب و دانہ +
چہ مردی ۔ تو کون ہے ۔ کیا کام کرتا ہے +

ترجمہ ۔ شہر توران کی طرف متوجہ ہوئے وہ ایک پُر از شوکت و جلال قافلہ والے تھے۔
آٹھ قیمتی گھوڑے اُس قافلے میں تھے ۔ ایک تو رستم کا رخش نامی گھوڑا اور باقی دوسرے پہلوانوں کی سواری
دس اُونٹ جن پر تمام جواہرات لدا تھا ۔ اور سو اُونٹ جن پر فوجی وردی تھی۔

قطعہ:
کثرت نعرہ دلیران اور گھنٹوں کی ٹن ٹن سے جو مانند قرنائے تہورسی تھے
سارا صحرا اُن کی آواز سے گونج رہا تھا ۔ چلتے چلتے شہر توران کو پہنچے

جب رستم شہر ختن کے پاس پہنچا مرد و عورت دیکھنے کو اُس کے پاس آگئے۔

نہ پہلوان اور سوار ہی اپنے اپنے محل پر تھے اور نہ کوئی اُس کی درگاہ کے سامنے کھڑا تھا۔

جب پیران ویسہ افراسیاب کا کمانڈر انچیف شکارگاہ سے پلٹا آرہا تھا۔ رستم اُس سے راستہ میں ملا +

ایک سونے کا پیالہ موتیوں سے بھرا اور اُس کے منہ پر رستم نے دیبا لپیٹا۔

اور دو قیمتی گھوڑے جواہر اور دیبا سے آراستہ کئے جو پیران کے لائق ہو سکتے تھے (مالبعد کے ساتھ قطعہ بند)

اپنے ماتحتوں کو دیئے اور خود آگے چل دیا اور پیران کی بارگاہ میں تیزی سے پہنچا۔

پیران کی مدح و ثنا کر کے کہا کہ اے نامور ایران و توران میں خوش نصیبی اور کمال کے ساتھ تو ہی ہے۔

جہاں دار ساماں یعنی رستم نے اپنے آپ کو کچھ ایسا دکھایا کہ پیران اُس کو سمجھ نہ سکا۔

مزاج پرسی کی اور کہا تم کہاں کے ہو بتاؤ۔ اور کون ہو اور بشتابی کیوں آئے ہو۔

رستم نے جواب دیا میں آپ کا چھوٹا ہوں اور آپ کے شہر میں اللہ نے میرا آب و دانہ مقرر کر دیا ہے۔

تجارت کے لئے ایران سے توران کی طرف اس راہ دشوار و دور کو میں نے طے کیا ہے۔

بیچتا بھی ہوں اور مول بھی لیتا ہوں۔ کیونکہ ہر طرح کی چیز میرے پاس بھی ہے اور خرید بھی لیتا ہوں۔

تیری محبت کی خوشخبری میرا دل دیتا ہے۔ اب امید نے میرے دل پر غلبہ پا لیا ہے۔

اگر پہلوان میری حمایت کرے تو چوپائے مول لوں اور جواہر بیچوں۔

صفحہ ۱۷۰

جہاں۔ سرداران۔ بزرگان +	نژاد۔ نسل +
خواستہ۔ سامان +	بنشاخت۔ بٹھایا +
تیمار۔ محافظت و غمخواری۔ پروا +	خواستار۔ گاہک۔ خواہاں +
پیوند۔ متعلق۔ متوسّل۔ متوسّل +	بہا۔ قیمت +
بہ آرزو۔ موافق پسند + گوش نہادن کان لگانا۔ سننا +	پاسبان۔ پہرے دار۔ چوکیدار +

ترجمہ:۔ تیرے انصاف کی وجہ سے کوئی مجھے ستا نہ سکے گا اور تیری محبت کے بادل سے مجھ پر موتی برسنگے

پھر وہ درشاہوار سے بھرا پیالہ سرداروں کے سامنے پیش کیا۔

قیمتی عربی النسل گھوڑے کہ جن کے بالوں پر ہوا سے خاک نہیں بیٹھتی تھی } قطعہ

بہت مدح و ثنا کے بعد یہ سامان اُس کو دیا اور رستم کا کام بن گیا۔

جب پیران نے اُن موتیوں کو دیکھا جو اُس جام سے چمکتے دکھائی دیتے تھے۔
رستم کی بہت تعریف کی اور اُس کو سرافراز کیا اور اُس تخت فیروزہ پر اُسے بٹھایا۔
اور کہا کہ خوشی اور اطمینان و حفاظت کے ساتھ شہر میں داخل ہو میں اپنے پاس تم کو جگہ دوں گا۔
اس سامان کی حفاظت کی تمہیں ضرورت نہیں۔ کسی کو اس مال کی نسبت تم سے جھگڑا نہیں۔
جاؤ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس کی قیمت لو اور ہر طرف سے گاہک خریدار بناؤ۔
میرے بیٹے کے گھر میں اُترو اور میرے ساتھ اس طرح رہو جیسے کہ میرے متوسلین۔
پھر رستم یوں بولا کہ اے پہلوان ایران سے تمہارے ہی لئے تو یہ قافلہ لیکر چلا ہوں۔
پیران نے رستم سے کہا کہ جاؤ اور اپنی پسند کے موافق مقام معین کر دیں تمہارے پاس چوکیدار مقرر کرونگا۔
ایک گھر انتخاب کیا اور سامان درست کیا۔ اور گھر میں اسباب و سامان رکھ دیا۔
شہر میں خبر پھیلی کہ ایران سے ایک قافلہ آیا ہے۔ نامور پہلوان (پیران) کے پاس۔
جب اُس جوہری کی اطلاع ہوئی تو ہر طرف سے خریداروں نے کان لگائے۔
دیبا اور فرش اور موتیوں کے خریدار بارگاہ پیران کی طرف آنے لگے۔
جب آفتاب عالم کو آراستہ کرتا (دن ہوتا تھا) اُس گھر میں بازار لگ جاتی تھی۔
رستم کو ملک توران میں رہتے اسی طرح ایک زمانہ لگ گیا۔

صفحہ ۱۷۱

برکسے بانگ زدن۔ کسی کو ڈانٹنا +	منیژہ۔ دختر افراسیاب +
نواں۔ نالان و زاری کنان۔ خراماں +	برخوردی۔ مستفید شدی +
رنج۔ تکلیف + نو۔ دلیر و پہلوان +	میاں بستن۔ آمادہ و مستعد ہونا +
نیایش۔ دعائے باتضرع +	مستمند۔ حاجت مند۔ دادخواہ و غمگین +
از روئے۔ سامنے سے آگے سے +	درویشی۔ محتاجی لاچاری +

ترجمہ منیژہ کا رستم بن زال کے پاس آنا۔ اور رستم کا اُسے ڈانٹنا اور انگوٹھی بھیجنا

منیژہ کو بھی اُس قافلہ کی خبر ملی اسی وقت دوڑتی ہوئی شہر میں آئی۔

افراسیاب کی بیٹی برہنہ اور نالاں رستم کے پاس آئی درحالیکہ آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔
پلکوں کے خون کو آستین سے پونچھا۔ رستم کی مدح وثنا کی مزاج پرسی کی اور کہا۔
تم اپنی جان اور خزانہ سے مستفید ہو تمہیں اپنی تکلیف سے پشیمانی نہ ہو یعنی اپنے مطالب میں کامیاب ہو
گردش آسمانی تمہارے مطلب کے موافق ہو اور تمہارے دشمنوں کی نظر بد سے تمہیں گزند نہ پہنچے۔
جس اُمید دلی کے لئے تم کمر باندھے آمادہ ہو اور جس واسطے تم نے تکلیف اٹھائی ہے اُس میں تمہیں نقصان نہ ہو۔
عقل ہمیشہ تمہاری یار رہے اور شہر ایران خوش اور آباد رہے اور تمہارے دن بھلے رہیں۔
بادشاہ کے پہلوان گیو گودرز اور ایرانی فوج کی بھی تمہیں کچھ خبر ہے۔
کیا بیژن کی کوئی اطلاع ایران میں نہیں پہنچی۔ کیا دعائے باتضرع اُس کے لئے کچھ چارہ گر نہ ہوگی۔
کیونکر سے اولاد گودرز سے ایک نوجوان سختی میں اپنی کمر توڑتا رہے۔
بھاری بیڑیوں سے اُس کے پاؤں چھل گئے ہیں اور دونوں ہاتھ اُس کے لوہاروں کی میخوں سے زخمی ہیں۔
زنجیریں باندھی ہیں اور بیڑیاں پہنائی ہیں۔ تمام کنواں (محبس) اُس غمگین سے آلودہ ہے۔
اپنی لاچاری سے اُسے نیند نہیں آتی ہے۔ اور اُس کی نالہ وزاری سے میں روتی ہوں۔
رُستم اُس کی باتوں سے ڈرا اور اُسے ڈانٹ کر اپنے پاس سے نکال دیا۔
رستم نے منیجہ سے کہا میرے سامنے سے دُور ہو نہ مَیں خسرو کو جانتا ہوں اور نہ سردار دلیر وپہلوان کو۔
مجھے گیو اور گودرز کی کوئی خبر نہیں تو تو بک بک کرکے میرا بھیجا کھا گئی۔

صفحہ ۱۶۷

سرد گفتن ۔ بے التفاتی کی باتیں کرنا +
رستخیز ۔ قیامت ۔ وقوع امر غریب +
نشست ۔ قیام +
خواستار ۔ خواہش کنندہ ۔ سائل +
تیمار ۔ غمخواری +
پرخاش خر ۔ جنگجو +

اہرمن ۔ خالق شر ۔ دیو ۔ شیطان +
برنوشتی ۔ درہم وبرہم کردی +
ازبن ۔ اصلاً ۔ ہرگز +
دژم ۔ ترش ۔ آشفتہ ۔ خشمگین +
چاہ سر ۔ سرچاہ ۔ محبس ۔ پہلے کنوئیں میں قید کرتے تھے
کشکین ۔ جوین +

ترجمہ :۔ رستم کی طرف دیکھ کر زار زار روئی اور اپنی ذلت پر خون کے آنسو بہائے۔

پھر اُس (رستم) سے کہا کہ اے سردار دانا تجھ سے بے التفاتی سزاوار نہیں ہے۔
اگر بات نہیں کرتے ہو تو نکالو تو نہیں۔ کیونکہ میرا دل تو خود عشق سے زخمی ہے۔
کیا ایران کا یہی دستور ہے کہ فقیر کی کوئی بات نہیں پوچھتا۔
منیژہ سے رستم نے کہا کہ اے عورت تجھے کیا ہوا تھا کیا خالق شر نے تجھ پر قیامت ڈھائی۔
تو نے میری بکری میں خلل ڈالا اس وجہ سے میں تجھ سے بگڑا۔
میری اس بے رُخی (روکھائی) سے اب رنجیدہ نہ ہو کہ میں اپنی بکری میں مشغول تھا۔
دُوسری بات یہ بھی ہے کہ جہاں کیخسرو رہتا ہے اُس شہر میں میرا قیام نہیں ہے۔
میں گیو اور گودرز کو اصلاً نہیں جانتا ہوں۔ اُن کے شہر میں میں تو کبھی گیا بھی نہیں۔
اُس کے بعد حکم دیا اور جو کھانا موجود تھا اُس محتاج کے سامنے لاکر بہت جلد رکھدیا۔
پھر منیژہ سے سائل (رستم) نے پوچھا کہ تجھ سے زمانہ کیوں بگڑ گیا ہے (خفا ہے)۔
ایران اور پائے تخت بادشاہ کو کیوں پوچھتی ہے۔ ایران کی راہ کیوں تکتی ہے۔
منیژہ نے رستم سے کہا کہ میرے معاملات میری مصیبت اور میری غمخواری کو کیا پوچھتے ہو۔
اُس کنوئیں (محبس) پر سے دل پر درد کے ساتھ اے جوانمرد تیرے پاس دَوڑتی آئی ہوں۔
کہ گیو اور گودرز لڑائی مول لینے والوں (جنگجو) کی کچھ خبر تجھ سے پُوچھوں۔
تو نے مجھے اُجڈ سپاہیوں کی طرح ڈانٹ دیا۔ تجھے عادل عادلان (خدا) سے بھی کچھ خوف نہ آیا۔
میں افراسیاب کی بیٹی منیژہ ہوں۔ میرے جسم کو کبھی آفتاب نے ننگا نہیں دیکھا۔
اب آنکھیں اشک خونیں سے اور دل درد سے پُر ہے اور زرد رُخسار کے ساتھ اِدھر اُدھر ماری ماری پھرتی ہوں
جو کی روٹی اکٹھا کرتی ہوں۔ قضائے الٰہی نے میری قسمت میں یہی لکھ دیا ہے۔

صفحہ ۱۷۳

سر آرد۔ ختم کردے۔ کاٹ دے +	خوالی گر۔ خوانسالار۔ طبّاخ +
کشواد۔ نام پہلوانے +	غل۔ زنجیر +
پست۔ زبون۔ خراب +	مسمار۔ میخ +
مہر۔ نام ماہ۔ مہرگان +	نیو۔ دلیر۔ پہلوان +

اذیال - جمع ذیل دامن +
خواہشگر - یار - رفیق +
دستہ - جوڑ - گڈی - یامحض اظہارعدد کیلئے ہے +

خیرہ بماند - حیران ہو گیا +
خورشید رُخ - کنایہ یا استعارہ
از منیژہ +

ترجمہ :- اس سے بد تر زمانہ کیا ہو سکتا ہے - خدا مجھ پر سے اسے کاٹے -
کیونکہ بیچارہ بیژن اُس گہرے کنوئیں میں رات دن سُورج اور چاند نہیں دیکھ سکتا ہے -
زنجیر میخ اور بھاری بیڑیوں میں گرفتار ہو کر خدا سے موت کا خواہاں رہتا ہے -
اس وجہ سے میرے درد میں اضافہ ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں -
اب اگر تمہارا ایران جانا ہو اور گودرز کشواد کا تمہیں پتہ لگے -
اور کیخسرو کی درگاہ میں اگر گیو یا رستم پہلوان سے ملاقات ہو -
تو اُن سے کہنا کہ بیژن کنوئیں میں قید ہے اگر تمہیں دیر آنے میں ہوئی تو کام خراب ہوگا -
اگر اُسے دیکھنا چاہتے ہو تو دیر نہ کرو کیونکہ اُن کے دامن پتھر کے ہیں اور اُسکے نیچے لوہا (بیڑیاں) ہے -
اُس سے رستم نے کہا کہ اے مہ پارہ تو آنکھوں سے ساون کی جھڑی کیوں برساتی ہے -
اپنے باپ کے پاس ہر طرح سے سفارشیوں کے طور پر سرداروں کو کیوں نہیں بھیجتی -
شاید تیرا باپ تجھ پہ رحم کرے اور محبت (خون) پدری جوش میں آئے اور اُس کا گھر چلے -
اگر تیرے باپ کی آئیندہ ناراضی کا خیال نہ ہوتا تو میں تجکو بیحد چیزیں دیتا -
پھر سالار خوان سے کہا کہ ہر طرح کی غذا جو اُسے درکار ہے منیژہ کے پاس لاؤ (شین کا ما قبل صدر کا ما قبل مکسور ہوتا ہے اور شین ضمیر کا ما قبل مفتوح جیسا کہ اس شعر کے قوافی میں ہے - یا ساکن ہوتا ہے اس لحاظ سے اختلاف حرکت روی (توجیہ) اس شعر کے قوافی میں ہوا - اور اہل فن عروض اختلاف توجیہ کو ناجائز قرار دیتے ہیں - مگر یہ بھی کہتے ہیں کہ بحالت تحرک روی اختلاف توجیہ درست ہے جیسے سعدی فرماتے ہیں ؎

آدمی را آدمیت لازمست + عود را گر بو نباشد ہیزمست

اس بنا پر خورش اور برش کے قوافی صحیح ہیں) +
ایک گرم گرم بھنے ہوئے مرغ کا حکم دیا اور دو نرم روٹیاں اُس کے ساتھ اُس کے اندر رکھ دیں -

چالاک اور پھرتیلے رستم نے جن کی طرح پھرتی سے اُس مرغ میں انگوٹھی چھپا دی۔
پھر منیژہ کو دیکھ کہا کہ اُس کنوئیں پر لیجا کہ بیچاروں کی رہبر تو ہی ہے۔
منیژہ اُس کنوئیں پر آئی دوڑتی ہوئی اور وہ کھانا بغل میں تھا۔
جو چیز (کھانا) کہ رومال میں لپٹی لے گئی تھی اُسی طرح لپٹی ہوئی بیژن کے حوالہ کی۔
بیژن دیکھ کے حیران رہ گیا اور اُس کنوئیں میں سے منیژہ کو آواز دی۔

صفحہ ۱۷۴

دستگاہ - سرمایہ ۔	**داوری** - جھگڑا - مراد باتیں ۔
بروے - بر اُو - اُس پر ۔	**داستانے بزد** - دل میں خیال کیا - بات بنائی ۔

ترجمہ: - کہ اے مہربان تجھے یہ کھانا کہاں سے ملگیا کہ اتنا جلد پلٹ آئی۔
اے مہربان میرے لئے تجھے بہت سے رنج اور سختیاں جلد جلد پیش آئیں۔
منیژہ نے بیژن سے کہا کہ قافلے میں سے ایک شخص مالدار تاجر
ہر طرح کا رنج برداشت کر کے پیسہ (نفع) کے لئے ایران سے توران کو آیا ہے } **قطعہ**
ایک مرد پاکیزہ صاحب عقل وشوکت ہے اور ہر طرح کے جواہر اُس کے پاس ہیں۔
اُس کے پاس سرمایہ بھی ہے اور دل کا بھی چالاک (سخی) ہے محل شاہی کے پاس قیام کیا ہے۔
اس قسم کا دسترخوان طعام اُس نے مجھے دیا ہے کہ میرے لئے خدا سے دعا کر۔
اُس کنوئیں پر اسی طرح بندھا ہوا لیجا۔ اگر اور مانگے تو تازہ بتازہ یا قسم کا کھانا لے جا۔
پھر بیژن نے وہ نفیس روٹی کچھ امید اور خوف کے ساتھ کھولی۔
ان باتوں کے بعد جب کھانے کو ہاتھ بڑھایا وہ چھپی ہوئی انگوٹھی نظر پڑی۔
اُس کے نگینہ کو دیکھا اور اُس پر لکھا ہوا نام پڑھا خوشی کے مارے ہنس پڑا اور متحیر ہو کے رہ گیا۔
ایک فیروزہ کی مہر تھی اور اُس پر لوہے سے بال کا ایسا باریک لفظ رستم لکھا تھا۔
جب درخت وفا کا ثمر دیکھا سمجھا کہ اب میرے غم کے کشائش کی کنجی آگئی۔
بڑے زور سے ٹھٹھا اس طرح لگایا کہ کنوئیں سے باہر اس قہقہ کی آواز آئی۔
منیژہ نے جب اُس کا ہنسنا سُنا باوجودیکہ اُس اندھے کنوئیں میں قید تھا } **قطعہ**
اُسے تعجب معلوم ہوا اور دل میں خیال کیا کہ دیوانہ اپنی باتوں پر ہنستا ہے

اس معاملہ عجیب سے منیژہ حیران تھی اور کہا کہ اے نیک بخت (یہ بے موقع) ہنسی کیسی ؟
تجھے ہنسی کیونکر آئی کہ دن کو بھی رات کی طرح تاریک شب و روز (دائما) تو دیکھتا ہے۔
اس میں کیا راز ہے ذرا آگے بڑھ اور مجھ سے بیان کر کیا نیک بختی نے تجھے چہرہ دکھایا ہے

صفحہ ۱۷۵

کار سخت - کار اہم - دشوار و عجیب کام +

پُر کاست - بہت گھٹ گئے یعنی نہیں رہے +

نیاز - حاجت +

کیان - بادشاہان بزرگ یعنی شاہنشاہان و طبقہ دوم از شاہان عجم کہ کیخسرو و کیکاؤس اسی سے ہے - اول طبقہ کا نام پیشدادیان ہے جس میں گیومرث ہوشنگ و تہمورس ہے +

ہمداستان - ہمراز و متفق +

پند - نصیحت و ملامت +

پہن - فراخ - وسیع +

خداوند رخش - مراد رستم کیونکہ اسپ رستم کا نام رخش تھا

انجمن - مجمع عام مجلس و محفل - کہتے ہیں کہ انجم بمعنی ستارہ اور نون نسبت - سے مرکب ہے اس صورت میں فارسی الاصل نہ ہونا چاہیئے +

ترجمہ - منیژہ سے بیژن نے کہا کہ اس کار اہم یا عجیب سے مجھے امید ہے کہ میرا نصیبہ اب کھلیگا

اب اگر تو میری وفا کو نہ توڑے (نہ چھوڑے) اور قسم کھا کے میرے ساتھ عہد کرے
تو میں تجھے پورا قصہ سناؤں - جب قسم کے ساتھ تو میری ہمراز رہے - } قطعہ

کہ ضرر سے بچنے کے لئے تو ہونٹوں کو بند رکھے - کیونکہ عورتوں کی زبان نہیں رکتی ہے -
منیژہ بہت چیخی اور چلائی کہ بدنصیبی سے یہ کیسی مصیبت مجھ پر آئی -
افسوس کہ میری دنیا خراب ہوئی - میرا دل زخمی اور چشم اشکبار ہے -
میں نے بیژن پر جان مال - گھر بار سب (سچ) دیا پھر بھی وہ مجھ سے اتنا بدگمان ہے -
باپ اور اپنے (اقربا) سب مجھ سے بیزار ہو گئے - میں مجمع عام میں ننگی ماری پڑی پھرتی ہوں -
خزانے اشرفی تاج و جواہر سب کو میں نے یک لخت چھوڑ دیا (لات ماردی) برباد کر دیا -
مجھے جو بیژن سے امید تھی اس سے ناامیدی ہو گئی - میری دنیا اندھیر ہے اور دونوں آنکھیں پُرنم ہیں -
اس طرح اپنے راز کو مجھ سے چھپاتا ہے - اے اللہ تو واقف و دانا ہے -
اس سے بیژن نے کہا تم بالکل سچ کہتی ہو تمہاری پلکوں سے آنسو روتے روتے بالکل خشک ہو گئے ہیں -

بیژن یوں بولا کہ اے میری مہربان سمجھدار مددگار اور ہمسر (بیوی) اب مجھے کہنا لازم ہُوا۔
تو اگر مجھے نصیحت ہر کام میں کرے تو بجا ہے کیونکہ رنج کی وجہ سے میرا دماغ خالی (بیکار) ہے۔
اچھا تو اب جان لے کہ وہ جواہر بیچنے والا آدمی کہ جس نے شب گذشتہ تجھے کھانا دیا تھا۔
صرف میرے لئے توران میں آیا ہے ورنہ اُس کو جواہر کی ضرورت نہیں ہے (فراز صرف تحسین کلام کیلئے ہے) } قطعہ
خلاق عالم نے مجھ پر رحم کیا۔ اب ممکن ہے کہ میں زمین فراخ کا منہ دیکھوں۔
تجھکو اس سعی سے جو مستعدی سے کر رہی ہے اور اس جانکاہی سے اور مجھکو اس غم دراز سے رہائی (نجات) دے۔
اُس تاجر کے پاس جا اور چپکے سے کہہ کہ اے شاہان عالم کے پہلوان۔
اور دل سے مہربان اور جسیم (ہاتھ پاؤں) سے تدبیر کرنیوالے اگر تو مالک رخش (رستم) ہے تو بتا دے } قطعہ

صفحہ ۱۷۶

سراسر بن۔ از سر تا پا۔ بالکل۔ پُورا +
مستمند۔ غمگین۔ دادخواہ (انجمن آرا) +
اندہان۔ خلاف قیاس جمع اندہ مثل غمان مخفف اندوہ +
بسود۔ گھس گئی۔ ٹوٹ گئی +
آسودہ سنگ۔ گڑا اور جما ہوا پتھر۔ پہاڑ بھاری پتھر +

تیمار۔ غم +
آواز۔ چاپ۔ آہٹ +
دمان۔ تیز دوڑتی ہوئی (انجمن آرا) ہانپتی ہوئی +
کمرگاہ۔ کمر و میان۔ کیونکہ اُس پر پٹکا یا ڈاب باندھتے ہیں +

ترجمہ۔ منیژہ صحرا سے ہوا کی طرح تیز آئی اور رستم کو بیژن کا پیام پہنچا دیا۔
جب رستم نے اُس حسین (منیژہ) کی بات سُنی کہ وہ بڑا فاصلہ طے کرکے دوڑتی ہوئی رستم کے پاس آئی تھی +
رستم سمجھ گیا کہ بیژن نے پُورا واقعہ اُس (منیژہ) حسینہ سے ظاہر کر دیا ہے۔
رُستم نے اُس سے کہا کہ اے پری چہرہ اللہ تیری محبت بیژن سے منقطع نہ کرے۔
بیژن سے کہو کہ میں بیشک مالک رخش ہوں۔ خدا نے تیرا فریادرس تجھ تک پہنچا دیا۔
زابل (سیستان) سے ایران اور ایران سے توران کو تیرے ہی لئے یہ راہ دُور و دراز طے کی ہے۔
تو نے جوان چند دنوں میں بہت غم کھایا ہے تو غم کی وجہ سے ایسا غمگین ہو گیا ہے۔
جب یہ بات کہتا تو اُس کے باز رہنے کی کوشش کرنا۔ اندھیری رات ہے کان آہٹ پر لگائے رہنا۔
جنگل سے دن کو ایندھن وسیع کرنا اور جب رات ہو تو آگ جلانا۔

اس غرض سے کہ مجھے کنوئیں (محبس) کا پتہ لگے اور اُس کی روشنی میں مَیں راہ قطع کر سکوں۔
منیژہ رستم کی باتوں سے خوش ہوئی اور اُس کے دل نے غموں سے رہائی پائی۔
دَوڑتی ہانپتی اُس پہاڑ کے پاس آئی جہاں کنوئیں کے اندر اُس کا غمگسار (بیژن) قید تھا۔
بیژن سے بنیجہ نے کہا کہ مَیں نے پُورا پیام رستم کو پہنچا دیا جو نیک قدم مبارک اور نیک نام ہے۔
یہ جواب دیا کہ ہاں مَیں وُہی ہوں جس کے نام و نشان کا بیژن خواہاں ہے۔
تو داغ دل کے ساتھ کب تک دَوڑتی رہیگی اور دونوں رخساروں کو اشک خونیں سے کب تک دھوتی رہیگی۔
اُس (بیژن) سے کہہ کہ کیری شیر کی طرح تیرے ہی لئے میری کمر ٹوٹ گئی اور پنجے گھس گئے۔
اب جبکہ تیرا ٹھیک پتہ لگ گیا ہے۔ میری تیغ قاتل انسان کے جوہر دیکھنا۔
اب میں زمین کو ہاتھوں سے کھود کے پھینک دوں گا اور پہاڑ کو آسمان پر اُکھاڑ کے پھینک دونگا۔

صفحہ ۱۷۷

اژدہا۔ کنایہ از زنجیر و قید۔	بوم۔ زمین۔ مسقط الراس۔ سنسکرت میں
ہور۔ آفتاب۔	بھوم بمعنی زمین ہے۔

ترجمہ:۔ مجھسے رستم نے کہا ہے جب فضا میں اندھیرا چھا جائے اور رات آفتاب کے پنجے سے چھوٹ جائے تو رات پہاڑ کی اتنی اُونچی آگ روشن کرنا تاکہ صحرا و محبس دن کی طرح ہو جائیں یعنی خوب دکھائی دینے لگیں۔
جب بیژن نے یہ پیام سُنا کنوئیں کے اندر اس بات سے خوش ہو گیا۔
آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر (رجوع بخدا کر کے) کہا کہ اے صمد و رحیم و عادل۔
ہر بُرائی سے تو مجھے بچا اور میرے برا چیتنے والے کے دل و جان پر تیر لگا۔
تو میری داد کو پہنچ کیونکہ افراسیاب نے مجھ پر ظلم کیا ہے تو میرے غم و داغ و درد کو خوب جانتا ہے۔
شاید پھر مجھے زمین دیکھنا نصیب ہو۔ اور ستارہ منحوس کو پنجے سے کچل سکوں۔
اے لڑکی تو نے میرے لئے تکلیف اُٹھائی۔ جان و دل و جسم و مال سب میرے اُوپر فدا کر دیا۔
یہ تکلیف جو تو نے میرے لئے اُٹھائی ہے اور ہر تکلیف کو تو نے راحت سمجھا۔
میرے لئے تاج و خزانہ و جواہر و مال و اقربا و پدر و مادر سب کو چھوڑ دیا۔
اس ایام شباب میں اگر اس قید سے رہائی پاؤں۔

عابدان نیک کی طرح پاؤں سے دوڑوں اور ہاتھ بڑھاؤں۔
خدمتگار کی طرح شاہ کیانی کے آگے اور تیری نیکی کے بدلے کے لئے کمر باندھوں (آمادہ رہوں)
یہ ایک تکلیف اور اُٹھاؤ۔ اس تکلیف سے بہت مال و خزانہ ہاتھ آئے گا۔
منیژہ لکڑیوں کے جمع کرنے کے لئے عجلت تمام گئی اور پرندوں کی طرح شاخ درخت پر چڑھی +
سورج پر آنکھیں لگی تھیں اور بغل میں لکڑیاں تھیں کہ دیکھئے کب رات پہاڑ سے نمودار ہوتی ہے +
جب سورج نگاہوں سے چھپ گیا اور اندھیری رات نے لشکر اپنا پہاڑ پر پہنچایا یعنی رات ہوئی۔
جس وقت کہ عالم آرام کرتا ہے اور دنیا کی آشکارا چیزیں نگاہوں سے چھپ جاتی ہیں۔
اور اندھیری رات دن کے سامنے لشکر کشی کرتی ہے اور آفتاب جہانتاب کا سر اُڑا دیتی ہے۔
منیژہ نے جا کر آگ جلائی اور چشم شب تاریک کو روشن کر دیا۔
کان آواز نقارہ پر لگے تھے کہ اسب مضبوط سم رستم راہ سے آ رہا ہے۔

صفحہ ۱۷۸

روئینہ خم۔ نقارہ ہفت جوش۔
روئینہ سم۔ جس گھوڑے کے سم مضبوط ہوں یہ گھوڑے کی صفت ہے +
خداوند خورشید و ماہ۔ مراد از خدا +
گرد و گہ۔ جس محل پر گرتے ہیں۔ مراد کمر +
سنگ اکوان۔ دیو اکوان نامی کا پتھر مراد بڑا پتھر + اندر آمد۔ اُتر پڑا +

روئینہ۔ جو چیز سات دھاتوں کو ملا کے بنی ہو۔ نقارہ اس مرکب سے بناتے ہیں اس سے بڑی آواز نکلتی ہے۔ اور ایسی چیز مضبوط بھی ہوتی ہے۔ اس لئے بمعنی مضبوط آتا ہے +
رخشندہ۔ تابندہ +
پردختہ مانند۔ خالی کردیں +
گو۔ پہلوان +

ترجمہ جہان کے پہلوان رستم بن زال کا بیژن کو کنوئیں سے نکالنا

رستم نے رومی زرہ پہنی اور بند زرہ پر گرہ لگائی۔
اللہ کے سامنے آیا اور اُس کو اپنا مددگار بنایا یعنی خدا سے اعانت کی دعا کی۔
اس طرح دعا مانگتا تھا کہ اے اللہ دشمنوں کی آنکھیں اندھی ہو جائیں اور بیژن کی رہائی میں مجھے زور عطا کر +

پہلوانوں کو بھی حکم دیا کہ اُنہوں نے بھی اسی طرح کینہ و جنگ کے بند کمر پر باندھے یعنی آمادہ جنگ ہوئے
گھوڑوں پر پلنگ کی کھال کا زین رکھا اور سب نے لڑائی کے لئے ہاتھوں کو تیز کیا۔
رستم اُس آگ کی روشنی کی طرف متوجہ ہوا آگے آگے جا رہا تھا اور اُس روشنی میں راہ پیدا کرتا جاتا تھا۔
جب اُس پر اندوہ۔ گرم اور جسم گداز کنوئیں کے بڑے پتھر کے قریب پہنچا۔
تو رستم نے اُن ساتوں پہلوانوں سے اس طرح کہا کہ اب زمین پر پیدل چلنا چاہیئے۔
اور دوڑ کے جاؤ اور کنوئیں پر سے پتھر ہٹا دو۔
وُہ سرداران فوج پیدل ہو گئے تا کہ کنوئیں پر سے پتھر ہٹا دیں۔
رستم پہلوان بہادر گھوڑے پر سے اُتر پڑا اور زرہ کے دامن کمر پر لپیٹے۔
طاقت دینے والے خدا سے طاقت مانگی اور ہاتھ ڈال کر اُس پتھر کو سیدھا اُٹھا لیا۔
اور اُس کو صحرائے شہر چین میں پھینک دیا اُس پتھر سے زمین کانپ گئی۔
بیژن سے حالات پوچھے اور زار زار رویا کہ مصیبت کے زمانہ میں کیا حال رہا۔

صفحہ ۱۷۹

سرائے سپنج ۔ کنایہ از دنیا۔ سپنج ٹانڈ کو کہتے ہیں جیسے کاشتکار فصل بھر کے لئے کھیت میں لکڑیاں کھڑی کر کے اُس پر پلنگ باندھتے ہیں اور ایک چھپر یا ڈال لیتے ہیں۔ چونکہ فصل بھر کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے بمعنی عاریت مستعمل ہے مرکب از سہ پنج یعنے برائے مدت قلیل +

پائے بند ۔ بیڑیاں +

روشن جہان بان ۔ مراد خدائے تعالےٰ۔ اللہ نور السموات والارض کی بنا پر لفظ روشن ہے +

گرگین میلاد ۔ پہلوان گرگین پسر پہلوان میلاد +

آزردہ خوئے ۔ جو کسی سے رنج و ملال رکھتا ہو +

جہان بین ۔ کنایہ از چشم +

نیاز ۔ حاجت و نخط (انجمن آرا) نایابی طعام وغیرہ +

ترجمہ :۔ دُنیا میں تو تیرے حصّہ میں نوش ہی نوش (ضد زہر) تھا پھر دُنیا کے ہاتھ سے جام زہر کس لئے لیا۔
اُس اندھے کنوئیں میں سے بیژن نے رستم کو یوں جواب دیا کہ آپ راستہ کی تکلیف کا حال بتائیے۔
جب آپ کی آواز میرے کان میں آئی تمام زہر دُنیا کا میرے لئے تریاق ہو گیا۔
اس حالت میں جو آپ مجھے دیکھ رہے ہیں میرے گھر کی زمین لوہے کی ہے اور آسمان پتھر کا ہے۔ چونکہ لوہے

میں جکڑا ہوا ہے اور کنوئیں کے منہ پر پتھر رکھا ہے اس لئے اس طرح کہتا ہے۔
بسیاری رنج و سختی و اندوہ کی وجہ سے میں نے دُنیا سے دل اُٹھا لیا ہے۔
رستم نے اُس سے کہا کہ تیری جان پر اللہ نے رحم کیا۔
اب اے عقلمند بگڑ جانے والے مجھے تجھسے ایک آرزو ہے۔
میری خاطر سے گرگین پسر میلاد کو معاف کر دے اور دل سے کینہ اور خیال ظلم کو نکال ڈال۔
رستم سے بیژن نے کہا کہ اے میرے معین آپ کو کیا معلوم کہ میرے اور اُس کے لڑائی کیوں تھی۔
آپ کو علم نہیں اے سردار جوانمرد کہ گرگین نے میرے ساتھ کیا کیا۔
اگر وُہ میری آنکھوں کے سامنے آجائے تو میرے کینہ سے اُس پر قیامت برپا ہو جائے۔
بیژن سے رستم نے کہا کہ اگر اب بھی تو بدخو ہے اور میری اعانت کا لحاظ نہیں کرتا اور میری بات نہیں مانتا
تو میں اسی طرح کنوئیں میں مقید تجھے چھوڑے جاتا ہوں اور سوار ہو کے اپنے مقام پر واپس جاتا ہوں۔
جو رستم کی یہ بات اُس کے کان میں پہنچی اُس تنگ جیل خانہ سے آواز آئی۔
اور یوں رستم کو جواب دیا کہ یہ میرے لئے برے نصیب کا تقاضا تھا جو پہلوان اور خاندان اور جماعت اور
گرگین سے اس قسم کی بُرائی مجھے پہنچی۔ فی الحال مَیں اُس کا خیال دل سے نکال ڈالوں گا۔
بلکہ مَیں نے وُہ خیال نکال ڈالا اور اب میں اُس سے خوش ہوں اور اُس کی طرف کا کینہ میرے دل سے جاتا رہا۔
پھر رُستم نے کنوئیں میں کمند لٹکائی اور اُسی طرح مقید اُس کو کنوئیں سے نکال لیا۔
ننگے بدن تھا اور بال اور ناخن بڑھے ہوئے تھے۔ درد و رنج و نایابی غذا سے دُبلا ہو رہا تھا۔

صفحہ ۱۸۰

زار - نالاں و گریاں - مراد نیشرہ +	**پوزش** - عذر + **مکافات** - بدلہ +
خام کردار - بد افعالی - غلط کاری +	**برگشتہ کار** - کام کی صورت وحالت بدل کے
سلیح - ہتھیار + **بُنہ** - سامان +	نئے رنگ سے + **تو** - میری وجہ سے اگر از سر نو انتقام لینا چاہتے ہو

ترجمہ - تمام جسم خون سے آلودہ تھا اور رخسارے زرد تھے۔ اُس بیڑی اور زنجیر زنگ آلودہ کی وجہ سے
جب رستم نے اسے دیکھا کہ سارا جسم اس کا بیڑیوں اور زنجیروں سے ڈھکا ہوا ہے تو چیخ اُٹھا۔
اور ہاتھ ڈال کے زنجیریں اور بیڑیاں توڑ دیں۔ اور اُس کے پاؤں سے بیڑیوں کے حلقے الگ کر دیئے۔

پھر اُس کنوئیں کے پاس سے گھر کو چلے ایک پہلو میں بیژن اور ایک پہلو میں منیژہ تھی۔
دونوں جوان غمگین بیٹھے اور رستم کے سامنے اپنی سرگذشت کہی۔
رُستم نے اُن کے نہلانے کا حکم دیا اور اُن کو نئے کپڑے پہنائے۔
اُس کے بعد گرگین بیژن کے پاس آیا اور زمین پر سر رکھ دیا۔
اپنی بدسلوکی کا عذر پیش کیا اور اپنی اُس غلط کاری سے روگردانی کا اظہار کیا۔
بیژن کے دل سے اُس کی طرف کا کینہ جاتا رہا اور اُس کے جرم کا بدلہ نہ لیا۔
اندھیری رات میں گھوڑے کسے اور رستم نے منتخب ہتھیار لگائے۔
رستم نامور اپنے گھوڑے رخش نامی پر سوار ہُوا دوسرے پہلوانوں نے تلوار نکال لی اور گرز گراں اُٹھا لئے۔
کنوئیں سے واپس ہو کر ایک ایسی حالت سے چلے جو مناسب جنگ تھی۔
اشکش ہوشیار نو سامان کے ساتھ چلا اس طرح کہ ہر طرف فوج آہٹ پر کان لگائے رہے۔
اشکش تو آگے تھا۔ بیچ میں قافلہ (فوج) اور سامان تھا اور اکیلا فوج کو لئے جا رہا تھا۔
بیژن سے رستم نے کہا کہ تو منیژہ کو لے کر اشکش کے ساتھ جا۔
کیونکہ آج رات کو افراسیاب سے انتقام لینے کے خیال میں مجھے نہ آرام ملیگا نہ کھانا کھایا جائیگا اور نہ نیند آئیگی۔
ایک ایسا کام اب اُس کے ساتھ کر جاؤں گا کہ کل اُسی کا لشکر اُس پر ہنسے گا۔
بیژن نے کہا اگر میری وجہ سے از سر نو انتقام لینا چاہتے ہو تو میں سب سے آگے ہوں۔
وہ ساتوں پہلوان تو رستم کے ساتھ گئے اور سامان اشکش تیز ہوش کے سپرد کیا۔
یہ قصیدہ بحر مجتث مثمن مخبون محذوف یا مقصور میں ہے بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات دوبار

صفحہ ۱۸۱

کُنگر ـ بُوم ـ چغد ـ اُلّو +
آں سفرہ ـ مراد از قدر و شرف +
بال ـ عربی بمعنی قلب و فارسی بمعنی بازوئے پرندہ
درے ـ مراد صفائے قلب +
نفس ـ بفتح اوّل و سکون فا ذات +

طیب ـ بکسر خوشبو ـ پاکی +
رہ دو ورد نہ شق ـ دو راستے جن میں پرے بھی
ہیں مراد از ہر دو عالم سفلی و علوی کہ میان انہا انتہا
است ـ شق لفظ عربی نہیں ہے ـ اور نہ فارسی
نثر کی ہوگا +

عزیز ۔ عزت دار ۔ نادر الوجود ۔ لقب قدیم شاہان مصر و لقب یوسف +

منزل ۔ جائے قیام و مرتبہ ۔ منازل قمر اٹھائیس ہیں ۔ ان کو ہندی میں نچھتر کہتے ہیں +

ماحضر ۔ طعام موجود جس میں کچھ تکلف نہ کیا گیا ہو

تیغ ۔ سر کوہ و شمشیر +

خفتہ ۔ غافل +

نفس بفتحتین دم ۔ لپیٹ ۔ جھونکا +

کروبیانِ قدس ۔ فرشتگان پاک +

دہ و دو در وِ نہ تتق ۔ واؤ عطف نہ ہو تو بھی دہ دو سے عالم زیرین و بالا مراد ہو گا اور دو ردنہ تتق سے مراد آسمان اور اگر دہ و دو بمعنی دوازدہ مرادلیں تو بارہ پردوں سے بارہ برج مراد لے سکتے ہیں ۔ مگر میرے خیال میں یہ صورت اچھی نہیں +

ترجمہ قصائد سلمان ساوجی سے انتخاب

پہلا قصیدہ وعظ و پند میں

اے عزیز اگر تجھ کو قید نفس امارہ سے رہائی مل جائے تو مصر جان کی سلطنت کے تخت پر تجھے مقام ملجائے ۔ اس ویرانہ مسکن جیفہ (دنیا و شہوات) سے اگر تو اوڑے (ترک کرے) تو عرش کے کنگرہ پر تیرا مسکن ہو +

اگر نظر تامل سے تو خاک کو دیکھے تو اپنے پاؤں کے نیچے بڑے بڑے لوگوں کے سر پائیگا مر کے زمین میں دفن ہونا انجام ہے پھر رغبت دنیا کیسی ۔ اگر مثل ماہ تو کمال قدر و شرف کا خواہاں ہے تو جن منازل کا تو جویا ہے وُہ سفر (ترک دنیا و شہوات) سے ملیں گی ۔ اگر تو نعمت ابدی چاہتا ہے تو خودی کو چھوڑ دے کہ اس ترک خودی سے اُس دستار خوان پر نعمت قدر و شرف کو تو معمولی کھانا پائے گا ۔ تو بے بال و پر کا (مجبور و لاچار) پرندہ ہے تجھے بازوؤں کی خبر تک نہیں ۔ بازوؤں (وسائل کامیابی یعنی ترک دُنیا) کے ذریعہ سے اوڑنے کی کوشش کر تاکہ بازوؤں میں پر (وسائل حصُول مقصُود) بھی تجھے میسر ہو جائیں ۔

تلوار (مصائب دنیا) کے نیچے پہاڑ کی طرح استقلال کے ساتھ بیٹھ تاکہ لعل کے ٹکڑے (خوبہائے نفس) تو اپنی ذات میں جڑے دیکھے جیسے کمر کوہ میں جواہر ہوتے ہیں +

جس قدر رزق تجھے مل رہا ہے اُس پر راضی رہ جب تو جانتا ہے کہ کمی و زیادتی رزق قبضہ قدرت قضا و قدر میں ہے

دل ہی کعبۂ معرفت ہے اور کعبۂ دل کا دروازہ صفائے باطن ہے کوشش کر کہ یہ دروازہ تجھے مل جائے۔
امید وصال دوست میں پچھلے سے باد صبا کی طرح جاگ کیونکہ خوشبوئے دوست سحر کی معطر لپٹوں سے آتی ہے
تو تو غافل ہے تجھے دونوں عالم کی خبر نہیں۔ تجھے اپنی حالت کی خبر مر کر ہوگی۔
مشک و عود کی طرح گو تو عزیز ذات اور پاک دم ہے لیکن سوز درونی اور اشک خونیں سے یہ بات حاصل ہوگی۔
محفل فرشتگان پاک کا تو ہمنشین ہو سکتا ہے۔ شراب نفس امّارہ سے اگر ہو سکے تو رہائی حاصل کرے۔
خلوت حرم سست دو (قرب خدا) میں تو اس وقت پہنچ سکتا ہے جب ان پردہ والے دونوں عالم سے تو گذر جائے۔

صفحہ ۱۸۲

یاقوت۔ ایک جوہر سرخ رنگ اردو میں مانک اسے گوا کہتے ہیں۔ خیال ہے کہ اس کو آگ سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور سرخی رنگ کی وجہ سے شادی کے ساتھ نسبت دیتے ہیں +

خار۔ خلش + ریب۔ شک و شبہ +

لب۔ ساحل + چشم۔ وسط دریا +

سرایر۔ جمع سریرت ۔ بمعنی تن ۔ سر +

شمر۔ آبگیر غور ہر سراب۔ چقر +

خاور۔ مشرق باختر۔ مغرب۔ برین۔ شمال۔ فرو دین۔ جنوب +

کرامت۔ بزرگی بربنائے کرّمنا بنی ادم +

ہزار میخی۔ خرقہ و جبّہ درویشاں بوجہ کثرت بخیہ و آسمان بلحاظ ستارگان +

حذر کن۔ بچ۔ یا حذر چہ۔ بچتا کیوں ہے +

منبع۔ سرچشمہ +

آتش۔ مصائب دنیوی +

آتش۔ غضب و شہوت +

آں۔ غضب و شہوت ہائے ایں۔ اخلاص +

فشردہ خون۔ خون منجمد مراد لعل و یاقوت +

سنبل۔ آشوب و سرخی چشم +

عامی۔ جاہل۔ عام اور معمولی آدمی +

بادشاہ گردوں۔ نیّر اعظم۔ آفتاب +

بوالبشر۔ انسانوں کے باپ۔ مراد آدم +

مزارع۔ جمع مزرعہ کھیت +

دو تو و دو تا۔ دوہری +

دہ۔ وَمَنْ عَمِلَ خَیْراً فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا۔ ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں +

سرائے دودر۔ دنیا۔ ایک در آنے کا اور ایک جانے کا +

ترجمہ۔ اپنے شکستہ دل کو یاقوت کی طرح خوش رکھ کیونکہ اگر آگ سے تجھے ضرر پہنچے تو میرا ذمہ۔

اخلاص کے فعل سے اپنے میں سے قوت غضب شہوت کو نکال ڈال اگر قوت غضبی تیغ بنکے آئیگی تو اخلاص اسکے سامنے سپر ہوگا
اگر دل کوہ میں زمانہ کی طرف سے خار (خلش) نہیں ہے - پھر جما ہوا خون دل سنگ میں کیوں بنایا جاتا ہے -
غم و اندوہ کی وجہ سے سمندر کے جگر پر بھی داغ ہے ورنہ پھر کیوں اُسکے لب خشک اور چشم تر ہے جو علامت غم ہیں +
غیب میں شک کرنیکی بیماری اگر تیری آنکھوں سے دور ہو جائے تو پھر پردہائے غیبی کی راز تو دیکھنے لگے -
خاص لوگوں کی باتوں کو تو عام کیوں ڈھونڈتا ہے - جو کچھ (موتی) سمندر میں ہے اُس کا تالاب میں ملنا ممکن نہیں -
آفتاب کو تم کبھی مشرق میں اور کبھی مغرب میں پاتے ہو یہ مصلحت سے خالی نہیں فعل الحکیم لا یخل عن الحکمہ
آسمان باعظمت و شوکت کو جو کمر باندھے ہے خدمت اولاد آدم کے لئے تم پاؤ گے خلقتک لاجلی
وخلقت الکل لاجلک اے انسان میں نے تجھے اپنے (خدا) لئے پیدا کیا ہے اور باقی سب تیرے لئے ہے +
تو فرشتوں سے بڑھ کے ہے - کیونکہ جو بزرگی نفسانی کہ تم کو فرشتوں میں نہ ملے وہ انسان میں ملیگی -
اگر تم دُنیا کے کھیت میں بدی کا بیج بوؤ گے تو آخرت میں بھی اسی قسم کا ثمر تم کو ملیگا +
فقیر کا دوسرا لباس ایسا جامہ ہے کہ عظمت کی وجہ سے افلاک کا جامہ ہزار میخ اُسکا استر ہو سکتا ہے (استر ابر سے گھٹیا ہوتا ہے)
یہ دُنیائے کمینہ وہ شرف و اعتبار نہیں رکھتی ہے کہ اُسے حاصل کر کے تو اپنے آپ کو معتبر بنا سکے -
گریہ و زاری سے برخلاف ولیکو اکثیو ابچتے کیوں ہو کیونکہ سوائے تیر آہ کے زرہ فلک پر تو کوئی اور
چیز نہ ملیگی - یا لاچاروں کی گریہ و زاری سے بچو ورنہ اس تیر آہ سے تو آسمان کے کنگرہ پر پہنچیگا -
خوب بخشش مال کرو اور اُس کی کمی سے نہ ڈرو - کیونکہ جتنا دو گے اُسکے بدلہ میں کئی گنا خدا سے پاؤ گے -
بالکل تم سرچشمہ آب کی طرح ہو - جتنا زیادہ دو گے اُتنا ہی زیادہ فیض تمہیں پہنچے گا -
غنچہ کی طرح گھر تو سامان سے بھرا ہے مگر ہمیشہ دل تنگ بھی ہو کہ دیکھئے کب خواہشات کی ہوا سے ریزہ زر ملتا ہے
(خردہ زر سونے کا ٹکڑا اور زیرہ گل کو بھی کہتے ہیں جو ہوا کی تاثیر سے غنچہ میں پیدا ہوتا ہے)
حصہ تو مقدر میں لکھا جا چکا ہے لاکھ کوشش کرو ملیگا اُتنا ہی جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے -
نرگس کی طرح تیری نگاہ سونے چاندی پر رہتی ہے (نرگس عبہر کی بیچ کی پتیاں سنہری اور گرد کی سیمیں سفید ہوتی ہیں) -
اگر تمہیں بصیرت حاصل ہو جائے تو پھر تم سونے کو نظر اُٹھا کے بھی کبھی نہ دیکھو -
دُنیا کی مذمت و ملامت نہ کرو کہ یہ تو سُست بُنیاد و کم بقا ہے - اسی دروازے والے (دنیا)
گھر سے تو بہشت ہشت در (جنتیں آٹھ ہیں) تمہیں مل سکتی ہے الدنیا مزرعۃ الآخرہ

صفحہ ۱۷۳

لاشہ - خر لاغر و ناتوان +
قصب - نیشکر +

اہل سواحل - کنارے والے لوگ - تارک الدنیا
مکث - تاخیر و درازی +

ترجمہ :- معشوق حقیقی کے ہم نشیں اُس وقت ہو سکتے ہو جب آنکھوں میں جمال یار اور کانوں میں اُسکی گفتار سمائی ہو اور اُس وقت جبکہ آنکھ کو عیب بینی سے اندھا بیل کی طرح اور کانوں کو دُنیا کی باتوں سے ہاتھی کی طرح بہرا کر لوگے ہوا کی طرح لالہ کے تختہ (مراد مقتل) میں جاؤ تو پھر تم خون میں لتھڑے ہوئے تاجداروں کے سرپاؤ گے -

اگر جسم کی اناٹمی کی کتاب میں تم غور کرو گے تو پھر اس مختصر کتاب میں صنعت الٰہی کی شرح (کمنٹری) تمکو ملیگی تمہاری حیات عزیز اب تک بیہودگی میں گذری اے دل کوشش کر تاکہ باقی عمر اچھے کام میں صرف ہو -

تم انسان ہو سب سے انسانیت کی اُمید نہ رکھو کیونکہ یہ بزرگی فرشتہ خصال لوگوں میں ملیگی -

شہد کی مکھی کے ڈنک پر اکتفا نہ کرو اُسکے مُنہ میں شہد بھی تو ہے - کیونکہ اُسکے منہ اور دُم میں تم کو شہد اور ڈنک (زہر) دونوں ملیں گے -

ہر وُہ پتھر جو کان سے نکلے اُس میں جواہر نہیں ہوتے ہیں - اسی طرح ہر شاخ نے جو اُگے اُس میں شکر نہیں ہوتی صرف گنّے میں ہوتی ہے -

غور کر کہ باوجود حسن صورت کس قدر کم مدت ہے دیدار صبح صادق کیونکہ وُہ پردہ دار عیوب ہے -

مظلوم کی آہ سرد سے بچو کیونکہ پہاڑ کو بھی تنکے کی طرح ہوا سے (آہ) سینۂ درویش سے تم پُرحذر پاؤ گے یعنی آہ مظلوم تنکے کی طرح پہاڑ کو اُکھاڑ کے پھینک دیتی ہے -

اگر وُہ درویش مظلومی کے غلاف (نیام) میں کوئی بات کرے - اس بات سے ڈر کہ وُہ مظلومی کی بات تلوار کا اثر رکھتی ہے -

ہمیشہ فایدہ پہنچاتے رہو اور خاک کی طرح بُردبار رہو - کیونکہ عمر گرامی کی درازی انہیں سے ہوتی ہے - ع

منافع رساں در جہاں دیر ماند +

دُوسرا قصیدہ نصیحت میں

یہ قصیدہ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور یا محذوف میں ہے بروزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان یا فعولن دو بار -

ساتھی چلد یئے اور منزل کو پہنچ گئے مگر اے دل غافل تو ابتک دھوکے اور غفلت کی نیند میں ہے۔
عدم سے وجود کو اور وجود سے راہ فنا کو جب تک کہ شہر وجود ہے قافلے آتے جاتے رہینگے۔
تیرا راستہ پانی اور کیچڑ سے پُر ہے اور تیرا لاغر گدھا ناتواں ہے بڑے بڑے شہسوار بھی اس رستہ میں
پھنس (ماند) گئے ہیں۔ یعنی دُنیا میں موانع بہت ہیں۔ اس لئے دُنیا سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے۔
اے دُنیا کے فریفتہ اس کی گہرائی کا خواہاں نہ ہو یا اس کی فکر نہ کر کیونکہ جن لوگوں نے اس کی جستجو کی اُن کو
نہ اس کی گہرائی ملی اور نہ اس سمندر کا کنارہ پایا۔

حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو ۔۔۔ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمارا

بلیشک اس دُنیا کے سمندر سے نکلنے کا ایک راستہ ہے مگر اُس راہ کو سوائے تارک الدنیا اور کوئی نہیں جانتا۔

صفحہ ۱۸۴

اوائل۔ جمع اول مراد ازل +
حمائل۔ گلے میں پہننے کا ایک گہنا جس میں تعویذ و قرآن ہوتا ہے
عوامل۔ جمع عامل۔ کارکن +
مفاصل۔ جمع مفصل پیوند بدن +
متکفل۔ ضامن۔ کفالت کرنے والا +
آجل۔ تاخیر کرنے والا۔ عالم آخرت +
سنگ۔ ساکن۔ آرام گیر۔ غیر ساعی +
وجہ۔ چہرہ۔ روزینہ +
طغرل۔ بہری و نام بادشاہ +

دلق۔ گدڑی +
انعام۔ جمع نعم۔ کھر پھٹے چوپائے +
عرق۔ بکسر رگ جمع آں عروق +
عامل۔ سنان۔ بوری +
عاجل۔ شتاب۔ جلدی کرنیوالا عالم دنیا +
حائل۔ مانع۔ روک +
معامل۔ معاملہ کرنے والا +
مشاعل۔ جمع مشعل +
بر کردن۔ روشن کرنا +

ترجمہ :- کوشش و کمی کرنے سے (عدم سعی) قسمت میں کمی و زیادتی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو کچھ ہے
ازل سے ہی مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔
اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ خود رغبت سے تجھسے ملیں۔ جا تو ہی پہلے سب سے قطع تعلق کر لے۔
دُنیا کیوں حاصل کرتا ہے حصُول دُنیا سے تو غرض صرف ایک پُرانی گدڑی اور ایک رُوٹی ہے۔
اس کے علاوہ سب زوائد میں شامل ہے۔

راضی برضا ہو جا کیونکہ قضا نے جو کچھ تیرے لئے لکھدیا ہے۔ وہ تعویذ و دُعا سے تجھ پر سے ٹل نہیں سکتا +
خدا کو چشم و دل و گوش کو دیکھ کے پہچان۔ کیونکہ یہی سب قدرت حق کی دلیل ہیں۔
تو کہتا ہے کہ مَیں خدا کے ساتھ ہوں اور خدا میرا طرفدار نہیں بیشک خدا تو تیرے ساتھ ہے مگر تو باطل میں مشغول ہے
سوا اللہ کے اور کون کسی انسان کو ایک مشت خاک سے ایسی عمدہ صورت و خصلت کے ساتھ پیدا کر سکتا ہے۔
کھانے اور سونے میں مشغول ہو کر چوپایوں کا مثل کیوں بنتا ہے عمل کر تاکہ عمل کرنے والوں سے تو کم نہ رہے۔
اگر تیری رگیں لوہے کی اور جوڑ پیوند فولاد کے ہیں تب بھی آخرکار گھس جائینگے اور پُرانے ہو جائینگے۔
بےعمل کرنیوالے علما کی بات اُس نیزہ کی طرح ہے جس میں سنان نہ ہو۔ (ایسا نیزہ بیکار ہوتا ہے)
کیا تو یہ جانتا ہے کہ زمانہ تیری زندگی کا قیامت تک ضامن ہے اگر ایسا نہیں تو یہ بڑی بڑی امیدیں کیوں ہیں
اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے نفس سے مخلوق آرام پائے تو غنچہ کی طرح کچھ ایسا کر کہ ہمہ تن دل مستقیم ہو جا۔
ترک دُنیا تو اس لئے کرتا ہے کہ آخرت ملے۔ جا خواہاں دوست (خدا) ہو دُنیا و آخرت لیکر کیا کرے گا۔
خودی سے اے یار گذر جا تاکہ اُس (خُدا) تک پہنچ سکے کیونکہ تیرے اور تیرے مقصود کے درمیان کوئی اور حائل و مانع نہیں مگر تیری
خواہشات کے راستہ میں تو تنکے کی طرح جلدی اور تیزی کرنیوالا ہے اور راہ دین میں پہاڑ کی طرح پایہ جا و سُست ہے
یہ آنسو تیرے مکر و ریا کے ہیں پھر کیا کام دین خالص چاندی درکار ہے۔ کیونکہ صاحب معاملہ تو پرکھ رہا ہے
خوبصورتی پر شیخی نہ کر کیونکہ آخر ایک دن یہ تیری نرگس چشم و گل رخسار مٹ جائینگے۔
تو ناسپاسی کی شب تاریک میں پڑا ہے۔ حالانکہ تیرے لئے اس آسمان میں مشعلیں روشن کردی ہیں۔
مَیں نے مانا کہ تو مرتبہ میں طغرل و سنجر ہو گیا مگر اس پر بھی غور کر کہ اب سنجر و طغرل خود کہاں ہیں۔

صفحہ ۱۸۵

کافور۔ ایک درخت کا گوند جسکا مزاج بہت سرد ہے
حبائل۔ رسن ہا و بند ہا +
اثقال۔ جمع ثقل۔ بار +
بم و زیر۔ چڑھاؤ اتار نغمہ کا +
ہلاہل۔ قاتل و مہلک +
نفس ملکی۔ ضد نفس سبعی نفس مطمئنہ +

بُلبُلہ۔ صراحی +
طاؤس ملایک۔ خود فرشتہ یا حور +
محصّل۔ سزاول۔ بجبر روپیہ وصول کرنیوالا +
محقّق۔ ثابت +
ساعی۔ دوڑنے والا سعی صفا و مروہ ایک رکن حج ہے
اغلال۔ جمع غل۔ بند سے کہ بر گردن نہند +

سنابل ۔ جمع سنبل اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے +
انابل بر حرف نہادن ۔ اعتراض کرنا +
لائح ۔ ظاہر ۔ روشن +
عاذل ۔ ملامت گر +
منکر ۔ ناشناسا ۔ بدگو +
پلپل ۔ مرچ ۔ اس کا مزاج گرم ہے +
حمار ۔ خر ۔ گدھا +
گر ۔ حرف شرط کے علاوہ حرف تردید بھی ہے +
عسل ۔ شہد +
عنادل ۔ جمع عندلیب ۔ بلبل +

بلابل ۔ جمع بلبل +
زاہر ۔ روشن ۔ چمکدار ۔ یا زاید ۔ زیادہ +
جلاجل ۔ گھنگھرو ۔ جھانج +
مہجور ۔ ہجرت کردہ شدہ ۔ مہاجر +
سلاسل ۔ جمع سلسلہ زنجیر کہ بردست و پا بندند
انگشت ۔ کلمہ شہادتین پڑھتے وقت نماز میں کلمہ کی انگلی اُٹھاتے ہیں +
عاطل ۔ بے کار +
سائل ۔ محتاج ۔ پوچھنے والا +
اوضاع ۔ اطوار جمع وضع +

ترجمہ :۔ جس بد سے کہ بدی سرزد ہوتی رہتی ہے اُس سے اُمید نیکی کی نہ کر کافور کی تاثیر مرچ میں ڈھونڈو
جس چیز سے تیری نجات ہے وہ خلوص ہے ۔ باقی تمام چیزیں تیری قید و بند ہیں ۔
جس عالم میں عمل نہ ہو وہ مثل خر ہے اور بے فایدہ بار کتب کا اُٹھانے والا ہے ۔
ذات بد سے نیکی کی اُمید نہ رکھ ۔ زہر قاتل فائدہ شہد کب تک پہنچا سکتا ہے ۔
آخر یہ تو بتاؤ کہ ازل سے نغمہائے بم و زیر قمری اور بلبل کو کس نے عطا کئے ہیں (خدا نے)
یا وہ کون ہے جس نے باغ میں بغرض مستی صراحی گل سے شراب سرخ رنگ بلبل کو دی (وہ خدا ہے)
یا کمال حاصل کرنے کیلئے عقل کو افراد عالم کے سر پر کسی اور نے سزاوار مقرر کیا ہے (نہیں ۔ خدا نے)
یا وہ ذات کون ہے جو مہینے کی پہلی تاریخ سے نور ماہ بڑھاتا ہے اور دوپہر سے نور مہر گھٹاتا ہے ۔
یہ امور جب تجھ پر ثابت ہو جائیں اور پھر تو اُس حاکم عادل (خدا) کی اطاعت نہ کرے تو اے بندے تو ظلم گو ہوگا
نفس ملکی کو زینت کی کیا ضرورت ہے ۔ طاؤس ملائک (حور) پاؤں میں پینجنی پہن کے کیا کرے گا ۔
دولت کوشش و کفایت شعاری سے نہیں ملتی ہے ۔ اگر ایسا ہوتا تو عالم کبھی جاہل کے ماتحت نہ ہوتے
کوئی گروہ خانہ کعبہ میں رکن سعی بجالاتا ہے اور مہاجر بنا ہوا ہے ۔ اور کوئی صحرائے یمن میں ساکن ہے اور اس میں
پھنسا ہوا ہے ۔ قوم بنی اسرائیل کو جب موسیٰ نے فرعون کے ہاتھ سے چھڑا لائے تو اس صحرا میں بوجہ نافرمانی چالیس

سال تک پھنسے رہے - یہ شعر دلیل اس امر کی ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے مقدر سے ہوتا ہے کسی کے کئے سے کچھ نہیں ہوتا
جس شخص کے شانے پر نقش و نگار ہنر ہے (بہت سجائے نیست) اُس کو دیکھو اور رذیلوں کا دامن نہ پکڑو - مجھے
لفظ بہت اچھا معلوم ہُوا علت بیان کرنے میں طول ہوگا -

جو وحشی کہ خار قناعت کھاتا ہے وُہ ہرن ایسا حسین جانور ہے یا اس وجہ سے کہ سنبل کی تلخ لٹیں کھانے
پر اکتفا کرتا ہے - حاصل یہ کہ تلخی دنیا برداشت کرنے سے خوبی حاصل ہوتی ہے -

جا دنیا میں دنیا سے قطع تعلق کرلے تاکہ قیامت میں زنجیر و بند (عذاب) سے بچت اور آرام ملے +

دل سے توحید کا اقرار کرو ورنہ جو لوگ وقت کلمہ شہادتین اُنگلی اُٹھاتے ہیں وُہ گویا کلمہ پر اعتراض کرتے ہیں

اے انسان اصل وجود تیری ذات ہے اور تیرا شرف آشکارا در روشن ہے لیکن تو نے اپنے آپ کو بیکار بنا رکھا ہے -

محتاج فقیر کو اپنے پاس سے نکال دینے پر برخلاف (واما السائل فلا تنہر) تجھے جواب دینا ہوگا جبکہ
کہ رزاق تجھے پوچھے گا اے مسلمان تم دوسروں کو کیا نصیحت کرتے ہو دنیا کے لوگ تو خود تمہارے اطوار
کے نہ پسند کرنے والے اور ملامت گر ہیں - جو نصیحت تم منہ سے نکالتے ہو پہلے خود اُس پر عمل کرو ورنہ ایسے
قائل کی بات کچھ اثر کرنے والی نہیں ہوتی +

صفحہ ۱۸۶

تیسرا قصیدہ مدح سلطان اویس میں

یہ قصیدہ بحر رمل مثمن مخبون محذوف یا مقصور میں بروزن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلان ہے -
صدر و ابتدا کو سالم بھی لا سکتے ہیں -

بادیہ - صحرا و تمام منزلے در راہ کعبہ +
محاق - ماہ کا آفتاب کے ساتھ ایک برج میں ہونا - اگر کوئی اور سیارہ آفتاب کے ساتھ ہو تو اُسے احتراق کہتے ہیں - محاق کو منحوس سمجھتے ہیں +
حضرت - بارگاہ و کلمہ تعظیم +
قوس - نواں برج جس میں قمر غریب ہوتا ہے - اور عطارد کو وبال +
جوزا - برج سوم و خانہ عطارد - قمر و عطارد باہم دوست ہیں - جب دونوں ایک برج میں ہوں تو تاثیر قوی ہو جاتی ہے +
مصعد - جائے صعود - بلند ہونے کی جگہ +
نظر - تین قسم کی ہے تثلیث و تربیع و تسدیس +

ملجا۔ جائے پناہ +
علیا۔ صیغۂ مؤنث از علو۔ بلند مرتبہ +
ببغا۔ طوطا۔ یہاں طوطے کی چوٹی مراد ہے +
ید بیضا۔ بوجہ تابانی و سرخی گل مراد ہے +
باربد۔ خسرو پرویز کا گوّیا +
چکاوک۔ چنڈول و نام نغمہ موسیقی +
کنار۔ دُوری +
باد نوروز۔ ہوائے بہار +
مہبط۔ جائے ہبوط۔ پست ہونیکی جگہ +
غرّا۔ روشن +

رعنا۔ خود آرا و گل دو رنگ +
ماوا۔ جائے بازگشت +
نسیم۔ خوشبُو +
آتش موسٰی۔ تجلی طور +
پردہ۔ نغمہ +
عذرا۔ باکرہ و نام معشوقہ وامق +
نکیسا۔ مطرب خسرو پرویز میگویند چنگ مینواخت +
نغمہ عنقا۔ نام نغمہ و موسیقی +
زہرہ۔ مطربہ فلک +
چلیپا صلیب۔ اسی کا معرب صلیب ہے +

ترجمہ:۔ گویا میرا بخت نیک بادیہ سے نکالکر کعبہ معظم میں لے آیا۔ بار دیگر میرا اقبال اس درگاہ اعلیٰ میں کیا لایا۔ میں وُہ قطرہ ہوں کہ ابر نے مجھے خاک میں ڈالدیا تھا (ذلیل کردیا تھا) پھر خاک سے اُٹھا کر (عزّت دیکر) دریاد ممدوح سخی) کے پاس لے آیا۔

اگرچہ میرے طالع کا ماہ بُرج قوس میں محاق میں تھا۔ آفتاب نے اُس پر نظر رحمت ڈالی اور جوزا میں لے آیا۔ کشش صحبت خورشید شبنم کی طرح مجکو محل پست سے مقام بلند پر لے آئی شبنم جو زمین پر گرتی ہے حرارت آفتاب پھر اُسے بخار بنا کے اُوپر اُڑا دیتی ہے +

سکندر کی طرح میری خواہش ظلمات کی تھی۔ مگر دوبارہ خضر کی طرح کنارہ چشمۂ حیوان کے پہنچا دیا۔

میری پناہ گاہ بارگاہ سلطانی ہے اللہ کا شکر ہے کہ میرا نصیب اس ملجا و ماوا پر لے آیا۔

میں شعر کہہ رہا تھا کہ ہوائے درگاہ بادشاہ نے کل شب کو یہ مطلع روشن میرے دل میں ڈالا۔

بادِ نوروز کی بوئے گل رعنا لائی — گرد صحرا سے ابھی مشک ختن کا لائی

شاخوں پر باد بہاری نے دم طاؤس کا ایسا نقش و نگار بنا دیا اور باغ نے غنچے طوطے کی چوٹی ایسے پیدا کردیے۔ لالہ نے دامن کوہ میں تجلی موسیٰ ظاہر کردی اور شاخ نے اپنی جیب سے ید بیضا (گل) نکالا۔

کہتے ہیں کہ موسیٰ جیب میں ہاتھ ڈالتے تھے تو اُس سے ایک نور ساطع ہوتا تھا (دخل یدک

فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء) اسی کو ید بیضا کہتے ہیں۔
بلبل وامق کی طرح اس لئے پریشان ہے کہ صبا نے غنچہ عذرا کے منہ سے بات نکالدی یعنی اُسے کھلا دیا۔ ۵

خسرو گل کے لئے بلبل شیریں گفتار نغمہ باربد وصوت نکیسا لائی

بلبل نغمہ سرا نے نوائے جکاوک بجایا اور مطرب زہرہ نوا نے نغمہ عنقا گایا۔
میں عاجز ولاچار تھا تیرے شوق نے میری دستگیری کی اور تیری گلی میں بے سروسامان لے آیا۔
تیری زلفوں کے سرے جو اسلام (بوجہ سیاہی یادوری از رخ) سے دُوری رکھتے ہیں انھوں نے زنار اور صلیب کی عادت پیدا کردی۔ یعنی کافر بنادیا کیونکہ یہ دونوں چیزیں علامات کفر سے ہیں۔

صفحہ ۱۸۷

یغما۔ لوٹ۔ امراء دسترخوان طعام سے چنتے ہیں جب وُہ آواز دیتے ہیں تو ترک وہ کھانا لوٹ لیتے ہیں
تشنیع ۔ بُرا بھلا کہنا +
ثور ۔ برج ثور سیارہ زہرہ کا خانہ اصلی ہے دُوسرا بُرج ہے +
زہرہ ۔ ناہید۔ سات ستاروں میں سے ایک سیارہ فلک دوم پر
نقش خضرا ۔ مراد سبزہ وبرگ درختان +
مے لعل ۔ کنایہ از گلہائے سُرخ +
کنف ۔ حمایت ۔ پناہ +
زبانہ شعلہ اہل لغت آخر میں ہائے ہوز لکھتے ہیں فارسی میں الف کے ساتھ ہائے مختفی کا ہم ردی ہونا نہیں دیکھا اور اردو والے ایسے قوافی کو جائز قرار دیتے ہیں +

لعل ۔ کنایہ از لب + وجہ ۔ رقم ۔ زر +
دامن یوسف ۔ خلوت میں زلیخا یوسف سے ملوث ہونا چاہتی تھی۔ یوسف اُٹھ کے بھاگے۔ زلیخا نے پیچھے کا دامن پکڑا وہ پھٹ گیا۔ پیچھے کا دامن پھٹا ہونا ہی اُنکی بے قصوری کی علامت ٹھہری +
زہرا ۔ روشن +
غبرا ۔ زمین +
ساغر مینا ۔ کنایہ از درختان سبز +
زبان تاب ۔ زبان جلا دینے والا +
یارہ ۔ کنگن +
طبیعت ۔ فطرت ۔ پیدائش حکمت کی تین قسمیں ہیں حکمت الٰہی حکمت ریاضی حکمت طبعی +

ترجمہ سرو کا ایسا تیرا قد بلند اس شیوۂ ناز کے ساتھ جہاں کہیں گیا وہاں سے دل و ہوش لوٹ کے لے آیا۔
تیرے لب لعل کی خوشی نے مجھ کو مقصد پر پہنچا دیا جان شیریں کو پاس لب ساغر و شراب کے لائی۔

تیرا عشق میرا مذہب اور اطاعت بادشاہ میرا دین ہے مومن وہی ہے جو ان دونوں باتوں کا اقرار کرے۔
سرو کو باد صبا نے عہدہ بلند دیا ہے اور لالہ کو لطف ہوا سے خلعت اعلیٰ ملا ہے۔
غنچۂ گل پر کچھ رقم قرض تھی بلبل نے غنچہ سے وہ رقم تشنیع و تقاضے سے لے لئے غنچہ کا کھلنا مراد ہے۔
یوسف گل کے کرتے کا دامن ہوا نے پھاڑ دیا گویا ہوا نے گل کے ساتھ عشق زلیخا کیا ہے۔
سوزہرہ (پھول) شاخ سے چمک رہی ہیں ۔ شاخ ضرور سورج ثور ہے جب تو زہرہ روشن اس میں ہے۔
طبیعت کے نقاش اور چمن آرا نے گویا تمام نقوش سبز رنگ سطح زمین پر پیدا کر دیئے ۔ سبزہ و برگ اگا دے۔
گل رعنا نے جب سر نرگس مخمور کو گراں دیکھا تو وہ سنہرے ساغر میں مے سرخ بھر کے لایا۔
ساقی چمن نے بلبل عاشق کو مست کر دیا اس مے لعل سے جسے ساغر سبز رنگ میں بھر کے لایا۔
آرزوئے دیدار شاہ سے دل میں انشراح ہوتا ہے غنچہ ضرور دل میں نیکر و تمنا لایا ہے جب تو اسکا دل کشادہ ہے۔
اویس ایسا بادشاہ ہے کہ اس کی بادشاہی کے کمال شرف نے سلطنت بہمن و دارا میں نقصان پیدا کر دیا ہے۔
سایۂ خدا شاہ اویس وہ ذات ہے کہ ملک کو آفات آسمانی سے بچانے کے لئے اپنے چتر فلک تند کی پناہ میں لے آیا ہے
وہ ایسا ہے کہ دعویٰ سلطنت پر جب عقل نے اس سے دلیل مانگی تو اس نے مملکت آرا عدل کی نشانی پیش کر دی
اگرچہ تیغ اس کی ایک دو ہتھ کی ہے لیکن دل کی دشمن میں وہ آگ بن گئی اور زبان جلانے والے شعلے پیدا کر دیئے۔
اے ممدوح تیرے گھوڑے کے سم کے نعل کو فرشتہ کے کان سے اتارا اور حور کے کنگن کیلئے اسے رکھا۔
اے ممدوح تیرے مشکی گھوڑے کی خاک راہ آنکھوں سے اٹھا کر چرخ سرمگین دیدہ بینا کے لئے لایا۔
دین کو تیری ذات سے پناہ ملتی ہے تو خدا کے پاس جو یاے پناہ ہوتا ہے۔
جہاں کہیں تیرا لشکر فاتح ایک قدم رکھتا ہے خوش نصیبی ہر چہار طرف سے اسی جانب متوجہ ہوتی ہے

صفحہ ۱۸۸

از پئے تحصیل خراج میں ۔ یا بغرض تحصیل دینا +
مشرف ۔ منشی +
طغرا ۔ مہر شاہی بخط جلیسا کہ بعنوان فرامین باشد +
رز ۔ انگور کی بیل + مولد ۔ جائے پیدائش +
گنبد اعلیٰ ۔ آسمان + منشا ۔ جائے تربیت +
کے برنا ۔ بادشاہ بزرگ جوان +
مفاجا ۔ مرگ ناگہانی +
بقعہ ۔ مقام +
یارب ۔ فریاد و نالہ و آہ +
احیا ۔ زندہ کرنا +

ترجمہ- دشمن خراج میں جان نہیں دیتا تھا اجل نے جاکر تیری تلوار اعدا کے سر پر رکھ دی -

زمانہ بڈھا ہے اور عالم بڑھیا اور تو کیخسرو زمانہ ہے - اس بادشاہ جوان نے جسم پیران میں قوت پیدا کر دی ہے

غیب کا منشی تیرے دل کے دیوان میں آج ہی ولایات عدم سے نسخہ فرولائے یا یعنی تو آئندہ کی باتیں پہلے سے جان لیتا ہے

تیرے قہر کے تیر کا بانس عجیب طرح کا سخت ہے جہاں کہیں اندر داخل ہوتا ہے مرگ ناگہانی پیدا کر دیتا ہے -

جو حکم کہ سعادت کے فرمان کے ساتھ لکھتا ہے آسمان اس حکم کے عنوان میں تیرے نام کا طغرا ثبت کرتا ہے

جو تصور کہ عقل و دل دانا میں پیدا کرتی ہے بہترین صورت اس تصور کی تیرے اخلاص کا خیال ہے +

تیرے دل کے آفتاب کا نور جس مقام پر چمکتا ہے وہاں انگور کی بیل میں سرتاسر شربت کے گچھے لگتے ہیں -

اے شاہ میں کیا بیان کروں کہ بیماری و ضعف (آپ کی جان سے دور) کیا مصیبت میرے سر پر لائے ہیں -

خلوص دار لوت مندی کے ساتھ ہر روز پانچ مرتبہ تیری بارگاہ میں آنا چاہتا تھا -

دنیا سے عدم کو چلا گیا ہوتا لیکن تیری دولت بازوئے قوی کے ذریعہ سے پلٹا لائی -

تیس سال کے سفر کے بعد پھر بغداد سے عراق میں مجھکو خواہش وطن لے آئی -

بیوہ عورتوں کے گریے اور عراق کے یتیموں کے آنسوؤں نے چشم سنگ سخت کو بھی رولا دیا -

عراق میں جو ظلم میں نے اٹھایا اُن میں سے بعضوں کے بیان کرنے سے مجھے شرم آتی ہے -

فریاد نیم شبی اور آہ حزین سحرگاہی نے آسمان میں بہت سے چھید پیدا کر دیئے ہیں -

اپنے نظر لطف کی کیمیا کو خاک عراق پر ڈالو کہ خدا نے تم کو عالم کے زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے -

جب تک کہ اطراف عالم میں گروہ مردم حکومت نوشیروان عادل کا ذکر زبانوں پر لاتے رہیں گے -

ملک کسریٰ پورا تمہارے قبضہ میں رہے کیونکہ عالم تجھ ایسا آدمی پھر پیدا نہیں کر سکتا -

صفحہ ۱۸۹

چوتھا قصیدہ

بحر قصیدہ- مجتث مثمن مخبون محذوف یا مقصور ہے

بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات دوبار ہے

ینابیع- جمع ینبوع بمعنی سرچشمہ + پندار- غرور +

مقیمان کنج محراب- عابدان +

گرم بازاری- رونق کار + جبر شکستہ راستن +

علی- زرد کپڑا جسے یہودی اپنے شانہ پر برائے

امتیاز و شناخت سی لیتے تھے اُسکو غیار بھی کہتے ہیں

زنبور کے پچھلے حصہ جسم پر خطوط مدور ہوتے ہیں بعض کا

رنگ زرد بھی ہوتا ہے اور ان خطوط کو زنار سے تعبیر کرتے ہیں

مشیب — پیری - بڑھاپا +

جحیم — دوزخ +

جبار — غالب و قاہر نام خدا - جوڑنے والا +

ترجمہ :- مَیں ہی ایک ایسا ہوں کہ شب روز سوائے گناہ مجھے کوئی اور کام نہیں گنہگار بھی ہوں اور پھر بھی اُمید غفور رکھتا ہوں فضل خدا کا اُمیدوار ہوں اور دن میں ہزار بار خدا کو ناراض کرتا رہتا ہوں -

صراحی کی طرح ہمیشہ پیٹ لقمہائے حرام سے پر ہے - عبادت تو کرتا ہوں مگر اُس عبادت سے خود ہی بیزار ہوں شراب پی کے اور اکل حرام سے عبادت ناجائز اور غیر مقبول ہے -

ساغر مے اور ساز چنگ کی طرح خلاف دین (کیونکہ دونوں حرام ہیں) زندگی بسر کرتا ہوں پھر گریہ خونیں اور نالۂ زار سے کیا فائدہ

قلم کی طرح دیوان (یا نامۂ اعمال) اس خیال میں سیاہ کرتا رہتا ہوں کہ کسی کالی ڈاڑھی والے دلکش معشوق کی زلف ہاتھ میں لائے تو اسکو نہ دیکھ کہ شہد کی مکھی کی طرح گلیم فقر کا میرا جامہ ہے - کیونکہ میں زمانہ ازل سے پابند زنار ہوں یعنی کافر ہوں -

حکمت کے سرچشمے میری زبان پر کب آسکتے ہیں مَیں تو سرچشمہ دل کو خاک سے پاٹتا رہتا ہوں خیالات بیہودہ کھاتا رہتا ہوں میں کیچڑ اور پانی میں پھنس گیا ہوں (یا بندھ دنیا ہوں) اس کیچڑ سے میرا نکلنا دشوار ہے کیونکہ بار گناہ بھی سر پر بہت ہے

مجھکو بُرائی کی نگاہ سے تو دیکھتا ہے مَیں خود جب اپنی حالت پر نظر ڈالتا ہوں تو اپنے آپ کو بدترین اشرار پاتا ہوں

اگر ایک مرتبہ تو میرے راز ہائے دلی (خیالات بد) کو دیکھ لے تو پھر کبھی تو مجھے آدمی نہ کہے -

شیطان کی طرح مَیں نالائق ناشکر گزار اور بدافعال ہوں خدا کرے میرے ایسے افعال والا دُنیا میں کوئی نہ ہو -

عقلمندی کی نصیحت کی جگہ میرے دماغ میں نہیں - کیونکہ میرا دماغ خیال غرور سے بھرا ہوا ہے -

جسم سے تو گوشہ عبادت کے ساکنین کا ہمنشین ہوں اور دل سے کوئے خمار کے ہم پیشہ لوگوں کا ندیم ہوں -

صبح پیری نکل آئی اور روز مرگ آپہنچا لیکن میں اب بھی نادانی سے اندھیری رات (جہالت و بداعمالی) میں ہوں -

اگر مجھکو سوزش کی طرح جلادیں تو کسی کو مجرم نہیں قرار دے سکتے کیونکہ مَیں تو خود ہی اپنے دود دل میں گرفتار ہوں -

جب رات دن میرا کام آگ بھڑکانا (بدکرداری) ہے یقیناً دوزخ میں میری خوب گرم بازاری رہے گی یعنی جہنم میں جلوں گا -

میں عہد و پیمان کا توڑنے والا اور شکستہ دل بھی ہوں میری شکستگیوں کو سوائے خدا کے کون جوڑ سکتا ہے -

اگرچہ پسندیدہ گفتہ ہوں مگر اپنے فعل سے توبہ کرتا ہوں اور قول پر استغفراللہ کہتا ہوں -

صفحہ ۱۹۰

مُہیمن — مہربان و نگہبان + بحر قصیدہ رمل مثمن مقصور یا محذوف بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات یا فاعلن دوبار

سبا - شہرے در یمن جہاں کی ملکہ بلقیس تھی +
شمال - عادت و باد شمالی +
رؤف - بڑا مہربان +
اختیار - برگزیدہ - منتخب +
سکندر نے ایک پستہ بنا دیا ہے +

فتراک - شکار بند +
دارالقرار - بہشت - جنت +
ساوہ - عراق میں ایک شہر مصنف قصیدہ کا وطن +
یاجوج - قوم تاتار - اسکی لوٹ مار سے بچنے کے لئے

ترجمہ :- اے محافظ بادشاہ قادر خداوند تو ہی مہربان رحم کرنے والا اور میرا بخشنے والا ہے -
جس دم کہ میں مرنے کو ہوں اپنے فضل و رحمت سے مجھے نا امید نہ کر -
اگرچہ تیری خوشنودی کے موافق میں نے کوئی کام نہیں کیا ہے مگر افعال حسنہ جو میں نے نہیں کئے ہیں توانکو کئے ہوئے کی طرح سمجھ لے یا جو افعال بد مجھسے سرزد ہوئے ہیں اُن کو نہ کئے ہوئے کی طرح سمجھ لے +

پانچواں قصیدہ

خورشید جمشید قدرت - آفتاب سایہ گستر ظل اللہ - ایسے ابر جس کی آستین سمندر کی ہے (بلحاظ سخاوت) ایسے خورشید جس کا آستانہ (چوکھٹ) آسمان ہے - اردشیر کے ایسے بہادر اپنے زمانہ کے نوشیروان عادل زہرہ کی ایسی عشرت کرنے والے - ماہ طلعت (خوبصورت) آفتاب مگر انتقام لینے میں مریخ کے ایسے مشتری کی ایسی رائے دینے والے عطارد کی ایسی زیرکی رکھنے والے - زحل کا ایسا وقار و عزت رکھنے والے (کیونکہ سب سے اونچا سیارہ ہے ساتویں آسمان پر) سایہ خدا - خاندان چنگیز خان کے چشم و چراغ کہ آسمان کی گردش اُس کی رائے کے موافق ہوتی ہے - جب ان صفات والے شاہنشاہ کی درگاہ میں جانیکا ارادہ مستحکم میں نے شہر ساوہ سے کیا جو ایک ویران جگہ ہے ایسی ساعت میں جو مبارک تھی اور شگون بھی نیک تھا اور دن بھی برگزیدہ تھا - تو ایک جماعت لاچاروں کی جو طوفان بلا میں پھنسی تھی اور ایک قوم جو ظلم زمانہ کے تیر میں سرگشتہ تھی ہر طرح سے آکر سب کے سب میرے فتراک سے لپٹ پڑی اور کہا کہ خدا کے واسطے یا اپنے لوگوں اور خاندان کے لئے جب کعبہ حاجات (بارگاہ ممدوح) کی طرف تیرا روئے دل ہو تو ہماری بھی ایک حاجت ہے اُس حاجت کو پورا کرا اے ہدہد سلیمان (تیرے سر پر تاج بزرگی ہے اگر موقع ملے تو سبا کا حال (ہمارا حال) بھی سلیمان کے سامنے پیش کرنا - کہ اے سکندر کے ایسے

انصاف والے یاجوج (ظالم) کے ظلم سے پناہ ہے اور اسے سلیمان زمانہ دیووں کے ظلم سے پناہ ہے
ساوہ ایک شہر تھا بلکہ ایک بحر پر گوہر کہ اُس کی بنا کرامت مولود احمد کی یادگار ہے۔
اُس شہر کی بنیاد کو عزت خانہ کعبہ حاصل ہے اور اُس کے سواد میدان کو زینت بہشت حاصل ہے
اُسکی ہوا نفس عیسیٰ کی طرح روح بخش دلکشا ہے اور اُسکا پانی آب کوثر کی طرح غم دُور کرنیوالا اور ہوا فق ہے
فصل گرما میں جو باد شمالی چلتی ہے اُس میں ٹھنڈک فصل سرما کی ایسی ہے اور ماہہائے آذر و آبان کے مزاج میں لطف بہار ہے

صفحہ ۱۹۱

تار تار۔ ہر تار علیحدہ یا تار تار بمعنی تتر بتر + عقار۔ شراب + پیرار و پار۔ سال گذشتہ سے پہلے اور سال گزشتہ + میر۔ سردار + خنیک۔ مشک + گلخوار۔ خراطین یا خوار خوار اسپارزد بیل

چنار۔ ایک درخت جس کے پتے ہاتھ سے مشابہ ہوتے ہیں + چگل۔ شہر ہے حسن خیز در ترکستان + دست۔ عدد۔ جوڑے + خوردہ۔ ریزہ زر +

ترجمہ:۔ نرگس کی طرح مست اور ہاتھ میں زر لئے محفوظ آدھی رات کو مسافر سڑکوں پر سویا کرتے تھے۔
ساوہ میں اُمرائے مالدار و معتبر ایسے تھے کہ ہر ایک کے ماتحت قارون کے ایسے سو سرمایہ دار تھے۔
اُمرا بے اعتبار ہو گئے اور مال کا لا سانپ بن گیا اے صاحبان مال عبرت حاصل کرو۔
خوبی حسن میں سواد ساوہ جمعیت میں مثل سواد خال (تل) تھا اور اب پریشانی سے مثل زلف خوبان تار تار ہو گیا ہے
اب تم ساوہ کو ایسا پاؤ گے جس طرح دریا میں اضطراب سے تلاطم امواج ہوتا ہے اور لوگ اُس میں
اس طرح ہیں جیسے بحالت اضطرار دریا میں کوئی غریق ہو۔
شرح کے ساتھ حضور سے اُس حالت کا بیان کرنا جو قحط اور وبا (مرض عام) سے ساوہ میں سال
پیوستہ اور سال گذشتہ گذری نہایت گستاخی ہے۔
سوائے زلف معشوق ساوہ میں کوئی پریشانی نہ تھی اور اُس میں سوائے چشم یار کوئی بیمار نہ تھا۔
کال اس حد کا تھا کہ لوگ کثرت نایابی غذا سے شمع کی طرح اپنا خون آگ میں جلا کر کام نکالتے تھے۔
رات بھر نغمہ نا لہائے مرد کے ساتھ بیوی اپنے شوہر کا خون کاسۂ سر سے مثل شراب پیتی تھی۔
ماں کی بھٹنی کے شوق میں ہر ساعت پیکان خون آلودہ بچۂ شیر خوار اپنے منہ میں لیتا تھا۔
اُن شریروں سے فریاد ہے کہ اب سردار کی تلوار کی آگ سے بھاگتے ہیں اور ہر ایک چنگاریوں کی طرح بجھ رہا ہے

جستن اور مردن کے الفاظ اشرار اور شرار کے لئے کس قدر مناسب صرف ہوئے ہیں۔
پہلے تو گھروں سے جو کچھ نقد و جنس پوشیدہ اور ظاہر تھا سب لے گئے۔
پھر آنسوؤں سے کشتیاں بھریں حتیٰ کہ گھر کی اینٹیں بھی اونٹوں پر لاد کر لے گئے۔ مظلوموں کے رونے اور ظالموں
کے لوٹ مار کرنے کا بیان ہے۔
جو لوگ سردار اور اعلیٰ درجہ کے تھے ایک سیب کے واسطے اُنکے جسم کی کھال لکڑیاں مار کر انار کی طرح اُتارتے تھے۔
آگ کی طرح لکڑیاں کھاتے تھے اور روپیہ پیسہ دیتے تھے اُسکے بعد کمزوری سے خاک پر پڑ کے مرتے تھے۔
جو لوگ ناز سے گل کی طرح با ساز و برگ تھے آج وہ لٹے تھیں ایک پیسہ کیلئے فگار کر رہے ہیں ایسے نادار ہو گئے
وہاں کے حسینوں کے سرو قد و گل رخسار پر چشم گردون ابر کی طرح از روے غیرت اشکبار ہے۔
جسمہائے نازنین بے کفن ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ خاک و خون میں لتھڑے ہوئے مثل گل (کیچڑ) بھید خوار پڑے ہیں
جن کا لباس گل کی طرح تلے اوپر بہت سے کپڑوں کا تھا۔ اب شرم کے مارے چنار کی طرح آگے پیچھے ہاتھ رکھے ہیں +

صفحہ ۱۹۲

بوریا ۔ چٹائی ۔ یہاں نے (نرنقل) مراد ہے جس سے چٹائی بناتے ہیں ۔ بانس ۔ نگالی +

حلقہ ۔ کڑی ۔ محراب کے بیچ میں ایک کڑا لگاتے ہیں قندیل وغیرہ لگانے کیلئے ۔ سونے کا بھی ہوتا ہے +

سراب ۔ نمائش آب ۔ پانی کا دھوکا +

بازدار ۔ کاشتکار ۔ پرندہ باز کا پالنے والا ۔ مانع و محافظ

تیغ قہر آلود درویش ۔ مظلوم و لاچار کی دعائے بد +

مقبل ۔ خوش نصیب ۔ اقبال مند +

تواضع ۔ فروتنی ۔ عاجزی +

سار ۔ ایک پرندہ سیاہ رنگ کا خوش آواز +

دیّار ۔ ساکن رہنے والا +

اطراف النہار ۔ صبح و شام +

نے در ناخن زدن ۔ بانس کی کیلیں بنا کے ناخن میں ٹھونکتے تھے یہ ایک قسم کی تعذیر تھی +

ضیاع ۔ زمین جہاں غلہ پیدا ہو ۔ گاؤں +

راغ ۔ دامن کوہ کہ بجانب صحرا باشد +

قاز ۔ ایک قسم کی بطخ +

حسبۃً للہ ۔ خدا کیواسطے ۔ قربۃً الی اللہ +

الحذر و الحذار ۔ بچ ۔ پرہیز کر +

بحکم ۔ حکمی طور سے ۔ بلا خطا +

تاج ۔ باز کی ٹوپی ۔ طماقہ +

خفاش ۔ چمگادڑ +

انار ۔ ظرف ۔ جمع آنیہ + **خواستہ** ۔ سامان +

انبساط ۔ گستاخی کردن مراد طول کلام پھیلانا +

ترجمہ:- تاج منبر سے لے بھاگے جس طرح پگڑی خطیب سے محراب مسجد کی کھود ڈالی جس طرح قندیل مینار سے اُتار لی (مجھے نہیں معلوم کہ منبر سے تاج کا کیا تعلق ہے)

عابدوں کو ہر وقت تعذیر پہنچاتے تھے اور کہتے تھے اُٹھو اور محراب سے کپڑا نکالو اور اُسکے بعد ہمارے پاس لاؤ۔

سادہ کے گاؤں جو ہر ایک اچھا خاصہ شہر تھا اب گور وآہو کے مسکن اور شیر و روبہ کے مستقر ہو رہے ہیں۔

اُس کے باغ بھی مثل دامن کوہ ویران ہیں اور اُس کے جنگل سراب ہو رہے ہیں۔ زاغ اُس باغ کے باغبان ہیں (وہاں کوے بولتے ہیں یعنی باغ اُجڑ گیا ہے) اور قاز اُس کے جنگلوں کی محافظ ہے۔

ہر رات کو بلبلوں کی جگہ اُلو بولتے ہیں۔ اس وحشت ناک مقام سے اے غافلو بھاگو (دیکھو)

اے شاہ تھوڑی دیر کو ان بیچاروں کی حالت کو پوچھ اور خدا کے لئے ان مظلوموں کے معاملہ کو دیکھ۔

محتاج کی تیغ قہر آلود سے پناہ ہے اور مظلوم کے تیر فریاد سے بچنا چاہیئے۔

عاجزوں کے تیر آہ اندھیری راتوں میں اقبالمندوں کے چہرہ سے بلا غلطی خال اقبال کو اڑا دیتے ہیں۔

تیرے عدل عام کے زمانہ میں کہ فروتنی کی وجہ سے باز اپنے سر کی ٹوپی مینا کو دیدیتا ہے۔

اور شیر و آہو ایک دوسرے کی گردنوں میں ہاتھ ڈالے مزے سے محفوظ و مطمئن ہر سبزہ زار میں سوتے ہیں۔

تجھے کیونکر روا ہوگا کہ تشویش کی وجہ سے ہمارا محل سوراخ مور میں ہو مزید براں ظلم کی وجہ سے ہم خود اپنے پاؤں سے چل کے سانپ کے پیچھے جائیں کیونکہ اس ظلم سے تو سانپ کاٹ کھائے اور مرجائیں تو اچھا ہے۔

سمندر کا گہرا مقام ہو (آپ کی ایسی ذات ہو) اور ہم کشتی کی طرح لب خشک رہیں بارگاہ خورشید ہی ہو اور ہم نور فیض سے چمگادڑ کی طرح محروم رہیں۔

اس شہر میں اس وقت جو لوگ باقی رہ گئے ہیں چاہے وہ مالدار یا فقیر ہوں یا چھوٹے یا بڑے ہوں تیرے خورشید عدل کے دیدار کی امید میں فی الحال ذرہ کی طرح چشم براہ انتظار ہیں۔

اگر اظہار عنایت میں تم سے کوئی کمی ہوئی تو پھر اس شہر میں کوئی رہنے والا کب رہے گا۔

تم آفتاب ہو ہمارے دل سے نور رحم کو روکو نہیں۔ تم آسمان ہو ہمارے سر سے اپنا سایہ عزت نہ اُٹھاؤ

جب سے تیری سلطنت کی دُعا امن وامان کے لحاظ سے راتوں کو اور صبح وشام کو کیا کرتا ہے۔

اس سے زیادہ فرش گستاخی پر قدم نہیں رکھ سکتا یعنی زیادہ طول نہیں دے سکتا۔ کیونکہ دعا کرنا مقصود ہے اس لئے عنصری کے دو شعروں پر کلام کو ختم کرتا ہوں۔

جب تک کہ باندھتا اور کھولتا ہے اور جس وقت تک دیتا اور لیتا ہے۔ ختم دنیا تک بادشاہ کی یہ یادگار قائم رہے۔

جو کچھ لے وُہ تو مالک ہوں اور جو دے وُہ سامان ہو۔ اور جس چیز کو باندھے وُہ دشمن کے ہاتھ ہوں اور جو شے کھولے (فتح کرے) وُہ قلعہ ہو۔

صفحہ ۱۹۳

بحر قصیدہ۔ ہزج مثمن سالم بروزن مفاعیلن آٹھ بار ہے

لالا۔ خدمتگار + **ناہید**۔ زہرہ کا خانہ۔ اصلی برج میزان ہے۔ اور عیش و نشاط و طرب کی نسبت زہرہ سے کرتے ہیں +

افسر۔ پگڑی نما کلغی دار۔ کنگرے دار۔ کلاہ تما کو تاج کہتے ہیں + **مہد**۔ بستر و فرش +

کمر۔ دو جوڑے ہوئے بچوں کی شکل جوزا کی ہے اور کمر پر پٹکے کی طرح چند ستارے ہیں جنکو حمائل جوزا کہتے ہیں +

نعم۔ بلے۔ آرے۔ ہاں۔ ضد لا +

ورقاء۔ کبوتر +

شب یلدا۔ تقریباً شب بست و سوم دسمبر یہ رات سال میں سب سے بڑی ہوتی ہے آفتاب اس زمانہ میں قوس میں ہوتا ہے اور مہینہ تخمیناً اگھن ہوتا ہے +

تشہد۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا + **خورداد**۔ تقریباً جیٹھ اور جون۔ ۲۲ جون کو دن سب سے بڑا ہوتا ہے آفتاب اس زمانہ میں اسد میں ہوتا ہے + **سوسن** کی پنکھڑیاں زبان سے مشابہ ہوتی ہیں اس لیے سخن و گویائی سے نسبت دیتے ہیں +

برج عربی	مالک برج	برج سنسکرت	فارسی	ماہ انگلیسی	ماہ عربی	ماہ فارسی	ماہ ہندی	ماہ رومی	ماہ ترکی
حمل	مریخ	میکھ	برہ	مارچ	محرم	فروردین	چیت	آذار	سچقان ئیل
ثور	زہرہ	برکھ	گاؤ	اپریل	صفر	اردی بہشت	بیساکھ	نیسان	اود ئیل
جوزا	عطارد	متھن	دو پیکر	مئی	ربیع الاول	خورداد	جیٹھ	ایار	پارس ئیل
سرطان	ماہ	کرک	خرچنگ	جون	ربیع الثانی	تیر	اساڑھ	حزیران	توشقان ئیل
اسد	مہر	سنگھ	شیر	جولائی	جمادی الاول	مرداد	ساون	تموز	لوی ئیل
سنبلہ	دبیر فلک	کنیا	خوشہ	اگست	جمادی الثانی	شہریور	بھادوں	آب	ئیلان ئیل
میزان	ناہید	تلا	ترازو	ستمبر	رجب	مہر	کنوار	ایلول	یانت ئیل
عقرب	جلاد فلک	برچھک	کژدم	اکتوبر	شعبان	آبان	کاتک	تشرین اول	قومی ئیل
قوس	برجیس	دھن	کمان	نومبر	رمضان	آذر	اگھن	تشرین آخر	بیچی ئیل
جدی	کیوان	مکر	بزغالہ	دسمبر	شوال	دے	پوس	کانون اول	تخاقو ئیل
دلو	زحل	کنبھ	دول	جنوری	ذیقعدہ	بہمن	ماگھ	کانون آخر	ایت ئیل
حوت	مشتری	مین	ماہی	فروری	ذی الحجہ	اسفندارمذ	پھاگن	شباط	تنگوز ئیل

نوٹ:۔ مہر و ماہ کا ایک ایک برج گھر ہے اور باقی پانچ کے دو دو خانے ہیں۔
{سال انگریزی جنوری سے اور رومی تشرین اوّل سے شروع ہوتا ہے باقی ترتیب وار رہیں
عربی سال چونکہ قمری ہے اسلئے مقابلات شمسی کی تعیین تخمینی بھی نہیں ہوسکتی ہے۔}

چھٹا قصیدہ۔ مدح سلطان حسین میں

ترجمہ:۔ شاہنشاہ زینت دین و دنیا کے تخت و بخت پر ملک سکندر ناز کرتا ہے اور تاج دارا فخر کرتا ہے
ایک عالم سلطنت ہیں سلطان حسین جو دریا دل (سخی) بادشاہ ہیں۔ اُن کی خوش نصیبی کے زمانہ میں
عالم پیر جوان ہو گیا ہے یعنی عالم میں خوب رونق ہے (بخت کی صفت میں جوان لاتے ہیں اور رائے کی صفت میں پیر)
اس تخت جمشیدی کا سر تاج خورشیدی سے بھی اتنا اونچا ہے کہ سر خورشید بر پایۂ تخت ممدوح ہے۔
اُس کی محفل شبینہ کے فرش کو زحل (جو سب سے بلند سیارہ ہے) خدمتگاروں کی طرح بچھائے اور اُٹھائے
اگر اُس کی قسمت یاوری کرے ورنہ اُس وقت تو اس کی بھی قدرت اور مرتبہ نہیں رکھتا ہے (خدمتگذار ہونے کا بھی
سزاوار نہیں) وہ ایسا شہنشاہ ہے کہ اپنی رائے اور چشم ذہن سے کل ہونے والی بات کو آج کی تختی سے پڑھ لیتا ہے
زہرہ اس کی محفل کی یاد میں پیالۂ شراب برج میزان میں لیتی ہے اور اُس کے تخت کے سامنے جوزا کی طرح
خورشید کمر باندھ کے مثال خدمتگاران کھڑا رہتا ہے۔
اُس کی نیت صاف کی وجہ سے آب و رونق سلطنت روشن ہے اور اُسکے علم بلند سے کار حکومت بلند
مرتبہ ہو گیا ہے۔ اُس کے زمانہ میں تاج شاہی کی طرح ہنر کو فوقیت حاصل ہے۔ اور گیسوئے معشوقان کیطرح
اُس کے انصاف سے ظلم پامال ہے۔ سائلوں کے جواب میں برابر ہاں کئے جاتا ہے (انکار نہیں کرتا
تہلیل و تشہد کے سوا اُس کی زبان پر لا آتا ہی نہیں۔
فرزدق نے امام زین العابدین کی مدح میں اسی مضمون کو کہا ہے۔

ما قال لا قط الا فی تشہده ولا التشہد کانت لاؤه نعم

ترجمہ شعر:۔ سوائے کلمہ شہادت کے کبھی منہ سے لا نہیں نکالا۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو اُن کا لا بھی نعم ہی ہوتا
اے شاہ تیرا کیا کہنا ہے تیرے عدل انصاف کے ہما کے سایہ میں شہباز بھی طوق اطاعت کبوتر اپنی گردن میں پہنے ہے
تیری رائے روشن کے چہرہ کا نور اگر اندھیری رات پر پڑے تو شب یلدا بھی آخری روز خرداد سے زیادہ روشن ہو جائے

نوٹ:۔ گیسو کا اثر ہم کے نیچے تک آنا صفت ہے اسکو پامالی کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

اگر تو نرگس پر اپنی نظرِ رحمت ڈالے تو چشمِ نرگس انکھیاری ہو جائے اور اگر سوسن سے مکالمہ کرے تو سوسن گویا ہو جائے
تیرے ادراک کمالات میں خرد کتنی ہی کوشش کرے وُہ اتنا ہی ادراک کمال کر سکتی ہے جتنا کہ ایک اندھا
آئینہ سے استفادہ کر سکتا ہے۔ یعنی تیرے کمال کو کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتی۔
تیرے الفاظ شیریں کی مدح فرشتہ چشمہائے بہشتی تسنیم و کوثر سے کرتا تھا۔ ان چشموں نے جواب میں
کہا کہ یہ لطافت و شیرینی تو ہم میں بھی نہیں ہے۔
آفتاب تیرے نظیر اور مثل کی تلاش میں بہت پھرا عقل نے اُس سے کہا کہ اگر تو ممدوح کا نظیر ڈھونڈتا
ہے تو سایہ عنقا میں ڈھونڈ۔ یعنی جس طرح عنقا معدوم ہے اسی طرح نظیر ممدوح بھی معدوم ہے۔

صفحہ ۱۹۴

سودائی - خیال و فکر کرنے والا۔ خلط سودا والا دیوانہ چونکہ قلم کا تعلق روشنائی اور فکر شاعر سے ہے اس لئے اُسے سودائی کہا ہے + **رواق** پیش طاق دہلیز کی جگہ نہد پڑھو + **عفت** - پاک دامنی +
سراز دستش بخواہد رفت - اُس کو سر اپنے ہاتھ سے دینا پڑیگا۔ یعنی اُس کا سر کٹ جائے گا۔ جب قلم لکھتے لکھتے گھس جاتا ہے اُس پر قط لگاتے ہیں
گلشن مینا - باغ سبز کنایہ از آسمان +
دم زدن - بات کرنا۔ دم، قطع دونوں لفظ شمشیر کے مناسب ہیں +
صہبا - مونث اصہب شراب سُرخ رنگ +
ترصیع - جواہر سے جڑنا + **طرف** - کلیجہ کمر و بند زر و نقرہ کہ بر کمر بندند۔ و میان کوہ +
قوس قزح - کمان شیطان کیونکہ قزح عربی میں شیطان کو کہتے ہیں۔ اُردو میں دھنک بولتے ہیں +

شجر - وُہ درخت جس میں تنہ ہو۔ درخت سا قد دار +
گزیدہ - منتخب + **شبہ** - بوجہ سیاہی داغ لالہ +
راست - سیدھا۔ بارہ مقامات موسیقی میں سے ایک مقام کا نام
آوا - مخفف آواز۔ چہچہہ۔ نغمہ +
طوطی رنگ شاخ - شاخ سبز رنگ +
کافوری - مراد سپید + **سارا** - خالص +
ید بیضا - دست روشن + **سیما** - پیشانی +
نرگس - کنایہ از چشم۔ ایک گل مشابہ چشم جس کا زیرہ سیاہ ہو اُسے شہلا۔ اور جس کے گرد کی پنکھڑیاں سپید اور بیچ کی زرد ہوں اُسے عبہر کہتے ہیں +
نجم - درخت بے ساق یعنی بیلدار درخت اور بوٹا
وسمہ رنگ - نیلگون + **کالا** - سامان +
عنبر سا - عنبر گھسنے والی +
دستان - نغمہ۔ اسی وجہ سے بلبل دستان یا ہزار دستان بولتے ہیں۔ ہزار، داستان الف کے

ساتھ فارسی میں بمعنی طبل نہیں اس لئے اس شعر میں[۵]

یارب میرے خامہ زباں دے

منقار ہزار داستاں دے

اضافت فارسی کے ساتھ صحیح نہیں +

اغصان - جمع غصن شاخ - یا کی جگہ بو پڑھو +

شگوفہ - کھلی ہوئی کلی +

ترجمہ: قلم سودائی کو تیرے صفات لکھنے کا خیال ہے - میں جانتا ہوں اس جنوں میں اس کا سر اس کے ہاتھ سے جائے گا -

اگر دشمن اس کی خوبیاں نہیں دیکھ سکتا ہے تو یہ اس کی کور بختی ہے - آفتاب روشن کو کیا پروا اگر آفتاب کا دشمن چمگاڈر ہو -

گو تیرے ہزار پھولوں میں سے ابھی ایک بھی حالت غنچگی سے حالت شگفتگی کو نہیں پہنچا ہے پھر بھی جواہر سلطنت سنگ سخت سے باہر نکل رہے ہیں - جب ابتدا میں یہ خوبی ہے تو انتہا کیسی ہوگی - اتنا انتظار کر کہ نہال دولت کے ثمر کا وقت آجائے - کیونکہ تیری تیغ سے سرسبزی و شادابی ابھی سے نمایاں ہو رہی ہے -

فضل خدا سے تیرے منصب کا شکوہ اس محل پر پہنچے گا کہ اس منصب کی قدر کے قصر کا رواق آسمان ہو گا -

تیرے زمانہ سلطنت میں شمشیر خونخوار ہے میں چاہتا ہوں کہ زمانہ اس کو گردن پر رکھے - مگر گردن دشمن پر تیرا عدل ایسا ہو گا کہ شمشیر زبان اور تیرے زمانہ میں خلاف شرع ہرگز دم نہیں مار سکتی ہے -

تیری ذات کی پاکدامنی کے زمانہ میں عقل و دین کی لوٹ کیلئے شراب لوگوں کے سر پر شبخون نہیں مار سکتی

علاوہ حکومت کے تجھ کو ملک فقیری بھی میسر ہے کیونکہ صداقت باطنی کو پیشانی ظاہر سے جان سکتے ہیں

اے مالک میں وہ ہوں کہ تیرے آبائے سربلند کی تعریف سے میں نے گوش اہل عالم کو جواہر سے مرصع کر دیا ہے

تم کو بیشک میری حالت پر نظر کرنا واجب ہے میری عجیب حالت ہے میرے حال پر غور کرو -

سن لو جب تک کہ شجر پر قمری نغمہ بلبل گائے اور چمن میں نرگس شہلا اپنی آنکھیں کھولے -

جب تک کمر کوہ لعل و فیروزہ کی ڈاب لگائے اور شبنم تاج لالہ پر مروارید روشن لٹکائے -

دھنک سے جب تک فضا کے لئے ہمہ رنگ ابرو ہے نجم و شجر سے زمین جب تک آسمان کی طرح ہے

صبا جبتک صبح کو اٹھ کر سامان خوشبو گل سرخ لے بھاگے جیسے کوئی چور چراغ لیکر آئے تو منتخب مال لیجاتا ہے

جب تک لالہ کی اوکھلی کیلئے جس میں لعل اور یونچھ دونوں ملے ہوئے ہیں نسیم صبح عنبر سا دستہ مشکیں بناتی رہے

جب تک سرو سہی پرندوں کے لئے مقام راست بناتا رہے اور اُس مقام راست سے پرند ہزاروں نغمے کرتے رہیں
اور سبز شاخوں سے نغمہ ساز نکلتے رہیں اور سمن سپید رنگ سے خوشبوئے عنبر خالص آتی رہی۔
بلبلیں شاخوں پر موسی کی طرح بولتی رہیں اور شگوفہ والی شاخ ایسی ہو جیسے ید بیضا میں عصا۔

صفحہ ۱۹۵

داماد - دولھا۔ سور - جشن - خوشی +
تاج دیک - مرغ کا کیس +
ریاض - جمع روضہ - باغ - اضافت عام ظرف خاص +
گلشن خضرا - باغ سبز کنایہ از آسمان +
تقبل ہذہ منا - یہ دعا میری قبول کر +
خاقان - شاہ ترکستان +
عروس - نئی دولہن جمع عرائس - دولھا جمع عرس +
گل سوری - گل سرخ + سر ببغا - طوطے کی چوٹی +
گلشن - پھولوں کا باغ - چونکہ کنایہ آسمان سے ہے
اس لئے تاویل اضافت کی ضرورت نہ رہی +

مبدع - ایجاد کرنے والا بغیر مادہ کے +
وصلت - مراد ممدوح کا سلطنت پانا +
قیصر - بادشاہ روم +
بحر قصیدہ - مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
یا مقصور مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلات +
عرضہ کن - پیش کر +
معزّ - عزّت دینے والا +
طوع - اطاعت +
داور - مخفف دادآور - عادل و حاکم +
مسخر - مطیع و فرمانبردار +

ترجمہ :- جب تک باد صبا ہر دم کنار گل رعنا میں آئے اس طرح جیسے کوئی دولھا خلوت میں عروس تازہ رو کو پاک آتا ہے
اور جب تک چنار اور سرو جشن عروسان گل سرخ میں ہزاروں عمدہ جوڑے جامۂ دیبا کے پہنیں۔
جب لالے صحرا میں مرغ کے کیس کی طرح اور غنچے بوستان میں طوطے کی چوٹی کی طرح ہیں۔
تیری بہار دولت و عمر کے لئے وہ سرسبزی ہو کہ اُس کے سامنے باغ آسمان شرما جائے (یہ شعر جزا کا ہے)
نصیب اور سلطنت کامل سے جو چیز دل چاہے فضل خالق سے وہ سب تجھے میسر رہے۔
میں جان و دل سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں اور تمام از تا اس کے سوا میری کوئی اور دعا نہیں اے اللہ میری اس دعا کو قبول کر
اے اللہ یہ سلطنت ممدوح کو مبارک ہو۔ کیونکہ ممدوح کے اس سلطنت پانے پر جان آدم و حوّا ناز کرتی ہے +

ساتواں قصیدہ انہیں کا مصنفہ

پھر یہ میں ہی ہوں کہ میری چشم نصیب روشن ہے اس خاک راہ سے جو آفتاب کے لئے سُرمہ ہے

اور ایسا ہی میں ہی ہوں کہ آسمان نے مجھے قبلہ گاہ اُس آستانہ تک پہنچنے سے بنا دیا جو آستانہ خاقان و قیصر کے لئے قبلہ ہے -

یا اللہ یہ میں ہی ہوں جو اس تخت کے پایہ پر سر اطاعت رکھے ہوں جو مرتبہ میں عرش کے برابر ہے -

یہ میں ہوں کہ سامنے اُس کعبہ کے ہوں جس کا مقام بزرگی کی وجہ سے سدرۃ المنتہیٰ کے برابر ہے -

اے دل جو شکایت تجھے گردش زمانہ سے ہے اُسے نہ چھپا کیونکہ یہ شاہ عادل کی بارگاہ ہے -

اے سلمان اگر تجھے کوئی حاجت ہے تو پیش کر کیونکہ یہ بارگاہ بادشاہ بندہ پرور کی ہے -

حاکم مشرق و مغرب و شہنشاہ خشکی و تری ہے اور اُسکے دریائے سخا کی تعریف خیال سے بالا ہے -

ممدوح خورشید شمشیر زن ہے جس کی تیغ گوہر نما کا مطیع سارا عالم ہے -

وُہ سلطان اویس ظل اللہ ہے کہ کمال عدل کی وجہ سے اسکی ذات سلطنت کو اور دین اسلام کو عزت دینے والی ہے

صفحہ ۱۹۹

مِغفَر - خود + سعد اکبر - لقب مشتری و سعد اصغر لقب زہرہ

چہار رکن - جہات اربعہ و اربعہ عناصر +

پنج نوبہ - پہلے تین مرتبہ نوبت بجتی تھی سکندر نے پانچ مرتبہ کر دی

حلقہ در گوش کردن - غلام بنا - ایران میں غلام کے کان میں کڑی پہناتے ہیں جو علامت غلامی ہے +

حلقہ در - عرب و ایران میں دروازہ کے پٹ میں ایک تو اسا لوہے کا جڑا ہوتا ہے اور اُس کے پاس دو کڑی کی زنجیر ہوتی ہے - گھر میں سے کسی کو بُلانے کے لئے اُسے بجاتے ہیں اس عمل کو دق الباب و حلقہ زدن کہتے ہیں +

مُخَیَّم - خیمہ گاہ خِطبہ - بکسر منگنی - نکاح +

عصمت حفاظت محیط - دائرہ +

حد - تیزی - دم + فر اقبال - اطمینان دل +

دریائے اخضر - کنایہ از آسمان + عون - مدد +

مصاف - جنگ - جائے صف یعنے میدان +

یاجوج و ماجوج - کہتے ہیں دو فرشتے ہیں جو سد سکندری کے پار نظر بند ہیں - اس سد کو رات بھر چاٹتے ہیں ورق برابر رہ جاتی ہے اور پھر دن کو ویسی کی ویسی ہو جاتی ہے - قرب قیامت میں چاٹ ڈالیں گے اور نکل پڑینگے اور عالم میں فساد برپا کر دیں گے - معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تاتاریوں کے اجداد اعلیٰ کے اسما ہیں - چونکہ خونریز و ظالم تھے ان کے حملہ سے بچنے کے لئے دیوار چین بنائی گئی - تاکہ اہل چین ان کے شر سے بچیں - اس کا نام دیوار چین ہے اور سد سکندری باب الابواب میں کنارہ دریائے خزر پر ہے مگر شعرا اسی طرح غلط کر دیتے ہیں +

زر سکہ - مجھے نہیں معلوم کہ زیور سے اسم اشارہ کو

کیا تعلق ہے۔ اشرفی پر نام بادشاہ ہوتا ہے اور اشرفی کی حمائل بناتے ہیں۔ یوں زیور سے نسبت ہوسکتی ہے
عدّت ۔ بضم ساز و سامان و بکسر شمار +
آبشخور ۔ گھاٹ + **کنام** ۔ آرامگاہ حیوان درندہ و آشیانہ مرغان و خانہ مرد مان +
فلکہ ۔ خیمہ کے بیچ کے ستون کے سر پر ایک گول چپٹی لکڑی ہوتی ہے تاکہ ستون خیمہ کو پھاڑ کے اوپر نہ نکل سکے اور خیمہ قایم رہے +

ترجمہ :۔ وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اہل عالم کی بھلائی کے لئے ہمیشہ اُس کا تخت گھوڑا اور تاج خود ہے یعنی جنگ کرتا رہتا ہے فتنہ کا یاجوج ارادہ سلطنت رکھتا ہے لیکن شمشیر بادشاہ نے اُس کے سامنے سدّ سکندری باندھ دی ہے۔
اُس کے زمانہ میں سونا اُس کی سخاوت کی وجہ سے ذلیل ہے اور اُس کے منبر کا پایہ جس پر اُس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا ہے آسمان سے بھی گذر گیا ہے +
اُس کی ولادت کے دن جب مشتری نے دیکھا انصافاً کہا کہ درحقیقت سعد اکبر ذات ممدوح ہے میں نہیں ہوں
اُس کی بارگاہ سلطنت کا حلقہ غلامی سپہر پیر نے کان میں پہنا ہے اور حلقہ در کی طرح مانند دربان دروازہ پر مقیم ہے۔
اے ممدوح بزرگی کی وجہ سے تو کل موجودات سے بڑھ کے ہے اور تیری ذات مبارک ہمہ تن عقل مجسم ہے
تیرا چتر شاہی اس سبز دایرہ (آسمان) میں ایک ایسا نقطہ ہے۔ کہ وہ نقطہ دائرہ کرم پر سایہ فگن ہے۔ یعنی مرکز محیط کو گھیرے ہے جو محال ہے۔
تیرا تیر ایک ایک مبارک پرندہ (ہما) ہے۔ لڑائی کے دن ایک عالم کی فراغبالی کا پر دانہ اُس کی بغل میں ہے
جب سے سلطنت کی دلہن کا خطبہ (منگنی۔ نکاح) تیرے نام کے ساتھ ہو گیا ہے اُس وقت سے تیرا نام زر و زیور سے وابستہ ہے +
تیری تلوار تیرے دشمن کے سر پر ہے۔ لیکن تیرے دشمن کا سر تیرے نیزے کی نوک پر ہے۔
تیری خیمہ گاہ (پڑاؤ) ستاروں کے کیمپ سے مشابہ ہے جبھی تو مشرق سے لیکر مغرب تک تیرے خیمے از لشکر ہیں
مختصر یہ ہے جس کی معین و ناصر مدد و حفاظت خدا ہو اُس کو سامان فوج کی کیا ضرورت۔
اگر دشمن کی سپاہ ذرات سے بھی زیادہ ہو روز جنگ تیرے سامنے ذرہ سے بھی کم ہے۔
مخالفوں کو آب نہر تیغ کے سوا کوئی اور پانی نہ دے کیونکہ مخالفین کا گھاٹ تو دم خنجر ہی ہے۔
جہاں کہیں تیرے منشور عدل کا نام بھی پہنچ جاتا ہے وہ مقام آرامگاہ گوزن اور شیر کی کچھار بن جاتا ہے۔

یعنی تیرے عدل کی وجہ سے شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔
حالانکہ شاہین (باز) کے خوف سے چکور کو نیند نہیں آتی ہے مگر تیرے عدل کی وجہ سے شاہین کے بازو
چکور کے لئے تکیہ اور بچھونا ہیں جس پر راحت سے سوتے ہیں۔
جس وقت تیری ہمت جام بخشش عطا کرتی ہے تیرے دست راست میں دریائے سبز (آسمان) نیم جان ہوتا ہے
جس جگہ تیری علو مرتبت خیمۂ عظمت لگائے تیرے خیموں میں مہر مشرقی (آفتاب) بمنزلہ ایک فلکہ کے ہوتا ہے

صفحہ ۱۹۷

روز حساب ۔ قیامت +

خلق ۔ خو و عادت حسن ۔ شعراء خلق کو معطر چیزوں اور شیریں سے نسبت دیتے ہیں +

محیط ۔ سمندر ۔ آسمان ۔ عالم ۔ دیوان مراد ہے +

سفینہ ۔ کشتی ۔ کتاب ۔ بیاض +

گوہر ۔ مضامین عالیہ +

عود ۔ ایک خوشبودار لکڑی ۔ اگر ۔ آگ کو تیز کرنیکے لئے آگ میں تھوڑی سی شکر ڈالتے ہیں +

طوطی ۔ ایک خوش آواز کنجشک سے مشابہ پرندہ ہے اور طوطا سبز رنگ کا جانور مشہور ہے ۔ اہل ایران ان دونوں میں خلط کر دیتے ہیں +

معزی تخلص شاعر مشہور مداح معز الدنیا والدین

ملک شاہ سنجر ۔ سلجوقی خاندان کے دو مشہور بادشاہ +

مخمر ۔ خمیر و فطرت کردہ شدہ +

شیر ۔ برج اسد ۔ خانۂ اصلی آفتاب برج اسد ہے اس لئے دہن شیر کو فوارہ چشمہ زر کہا +

معز دین ۔ دین کو عزت دینے والا ۔ مراد ممدوح سلطان سلطان اویس +

علم شیر پیکر ۔ رائیت جو مجسمہ شیر کے ہاتھ میں ہو یا اُس کے پھریرے پر تصویر شیر کی ہو +

ترجمہ :۔ رزق کو قضاء و قدر نے تیرے دیوان ہمت کے حوالہ کیا ہے ۔ اور یہ امر اسی طرح قیامت تک برقرار رہے گا ۔ اگر اور شکر میں اگرچہ باہم قربت نہیں لیکن تیری خوشبوئے خلق کی امید میں دونوں باہم بھائی ہیں
اے بادشاہ تیری مدح میں میں وہ طوطی فصیح ہوں کہ میری گفتار شیریں سے وہاں عالم پر از شکر ہو رہا ہے
میں ایسے خدا کے دین کو عزت دینے والے کا مداح شاعر معزی ہوں کہ جس کے سینکڑوں غلام ملک شاہ اور سنجر کے ایسے ہیں ۔
تیری بارگاہ سے دوری بڑا گناہ ہے ۔ دور رہنے میں میرا گناہ نہیں بلکہ گناہگار چرخ ظالم ہے ۔

آسمان میری مایوسی کا باعث ہمیشہ رہا ہے یہ عادت تو طبیعت گردوں میں مخمر ہو چکی ہے۔
میں نے دوری درگاہ سے اپنے اختیار سے نہیں اختیار کی ہے ذرہ کو آفتاب سے جدائی کب سزاوار ہے۔
میں بہشت قصر جنت اور حور کی قسم کھاتا ہوں اور اس کے بعد تیرے خاک قدم کی جو عین کوثر ہے۔
تیری مدت جدائی میں جو دن کٹا ہے میں نے اس کو روز محشر کے برابر جانا ہے (جو پچاس ہزار سال کا ہوگا)
جب تک کہ گلشن آسمان میں دہن برج اسد اس چشمہ زر (آفتاب) کا فوارہ مرصع ہے۔
تیرا جھنڈا فتح مند رہے کیونکہ فتح کا آفتاب اسی رایت شیر پیکر سے طلوع کرتا ہے۔

بحر سعادت نامہ۔ ہزج مسدس محذوف یا مقصور ہے بروزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل ہے چونکہ یہ مثنوی ہے اس لئے پوری کتاب کا وزن یہی ہے۔

رضا۔ خدا کی خوشنودی پر کاربند ہونا۔

برگزیدن۔ منتخب کرنا۔

حبل المتین۔ مضبوط رسی مراد دین اسلام۔

تسلیم۔ سپرد یہ مصدر بمعنی مفعول اور اگر تسلیم و رضا کے درمیان واؤ عطف ہو تو معنے یہ ہونگے کہ ہمہ تن تسلیم و رضا بن جا۔ اپنے کل امور کو خدا کے حوالہ کر دینا

دل بچیزے بستن۔ اس شے سے دل لگانا

آہ۔ فریاد و نالہ۔

از یرا۔ اسلئے **علوی** اولاد علی جو بطن فاطمہ سے نہ ہو۔

صفحہ ۱۹۸

سعادت نامہ ناصر خسرو علوی

باب اول تسلیم و رضا میں

اے دل ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو سپرد خوشنودی خدا کر دے اور کسی حالت میں خدا کو نہ بھول۔
ہر کام میں خدا کو پکار (یاد کر) اور خدا ہی کو اس کا پورا کرنے والا سمجھ کسی معین کو اس سے بہتر معین نہ سمجھ۔
جب اللہ سے تاج سرداری عطا ہوتا ہے تو پھر کسی دوسری شے سے تو دل کیوں لگاتا ہے۔
اگر تو مرد خدا ہے تو خدا کا ہو کے رہ جا اگر تو آشنائے خدا ہے تو اس سے بیگانہ نہ بن۔

ذکر جنت و دوزخ چھوڑ عبادت خالصتہً لوجہ اللہ کر۔

دونوں عالم سے خدا نے تجھے منتخب پیدا کیا ہے پھر ضرور کسی کام کے لئے بنایا ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔

تجھے سوائے پرستش دُوسرا کام نہ کرنا چاہیئے۔ خدا تو خداوندی (آقائی) سے کام لیتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

اگر لوگوں کے ستانے سے آہ مظلوم بارگاہ خدائی تک نہ پہنچتی ہوتی تو اس بارگاہ سے بہتر کوئی درگاہ نہ تھی۔ کیا اچھا ہوتا کہ کوئی ظالم نہ ہوتا۔

اگر شیخی کرنی ہو تو دین پر شیخی کرو۔ تمسک تو رسن مضبوط سی سے کرنا چاہیئے۔

ہر کام میں تیرا مددگار خدا ہے اور رہنمائے دین تیرا مصطفےٰ ہے۔

دوسرا باب نیکی میں

اے دل میری نصیحت سن اور اُس نصیحت پر دل لگا تیرا کام توبہ کرنا اور سن لوگوں کا کام نصیحت کرنا ہے باین غرض کہ تجکو ذلت نہ ہو ایسا کام ہی نہ کر جس سے تباہی آئے۔

صفحہ ۱۹۹

نیک صحیح۔ ننگ ۔ عار و شرم کی بات +
مسکین ۔ جس کے پاس کچھ نہ ہو +
رستگاری ۔ خلاصی حسد ۔ کسی کا زوال نعمت چاہنا
آموزندہ ۔ معلم ۔ اُستاد +
شادکار ۔ خوش و فرحناک و مسرور +

روز درگذشتن ۔ موت کا دن +
مایہ ۔ سرمایہ و قدرت +
راستکاری ۔ درست کرداری +
مراگیر ۔ مجھسے مواخذہ کر +
افتادگانی ۔ عاجز ۔ لاچار +

ترجمہ :۔ ایسا کام ہی نہ کر کہ جس کی شرم و پشیمانی سے قیامت میں سیہ روئی حاصل ہو۔

جب نیکی میں خوشنودی خدا ہے تو پھر غور کرو کہ نیکی سے بہتر کون کام ہو سکتا ہے۔

مصیبت والوں کے دل کو خوش رکھو اپنے موت کے دن کو بھی یاد رکھو کہ اُس دن تم بھی دردمند ہو گے۔

محتاجوں کی حالت کو نہ بھولو اگر قدرت حاصل ہے تو علمِ دین میں کوشش کرو۔

جب صحبت نفس پر اثر کرتی ہے تو معتبر دوستوں کو اپنی صحبت میں رکھو۔
اگر تم صادق العمل ہو تو دل کو بھی ٹھیک رکھو کیونکہ صداقت ہی سے نجات ملتی ہے۔
سکھانے والے سے نصیحت نیک اختیار کر نیکی سے اگر تجھ کو کوئی بدی لاحق ہو تو مجھسے مواخذہ کرنا۔

تیسرا باب نہ ستانے کے بیان میں

اگر زیادہ زندگی چاہتا ہے تو دل کو نہ ستا۔ کیونکہ جو ستاتا نہیں ہمیشہ وہی دیر تک زندہ رہتا ہے۔
یادِ خدا میں خوش رہ کیونکہ ایسی خوشنودی رضائے خدا کو جلد حاصل کر لیتی ہے۔
اگر کوئی مالدار ہے تو اُس پر حسد نہ کر کیونکہ تجھے کو رنج ہو گا وُہ تو فرحناک و مسرور و کامیاب ہے۔
لوگوں کا ہمیشہ نیک خواہ رہ۔ نیکی کرنے کی کوشش کر اُس کے بعد تمام آفات سے محفوظ رہ۔
اگر تو کسی کا بدخواہ ہے تو غم میں گھُلتا رہے گا۔ اگر تو نیک خواہ ہے تو پھر تجھے کوئی بدی لاحق نہ ہو گی۔
دل کو مروّت کے ساتھ متفق کر اور اگر نیکی کرتا ہے تو مستحق کے ساتھ کر۔
دُوسروں کی مدد کر تاکہ خُدا تیرا مددگار ہو۔ اور تمام عالم تیرا معین ہو۔
یہ مروّت سے بعید ہے کہ کسی عاجز کو تو راستہ میں دیکھے اور گھوڑا اُٹھا کر چل دے۔
منجملہ نیکاں ہو جا اور نیکی کرنے کی کوشش کر کسی کی نیکی کو دل سے نہ بھُلا۔
نیکوں کی درازی عمر و دولت لوگ چاہتے ہیں اور بدوں کی موت مخلوق دنیا چاہتی ہے۔

صفحہ ۲۰۰

آنچہ ہست ۔ آنچہ ترا ۔ جو کچھ تجھے +
کین ۔ کینہ ۔ انتقام +
تواضع ۔ فروتنی ۔ انکسار +
گرہ برابرو افگندن ۔ چین بجبین ہونا +
گرمی ۔ تندی ۔ غضب +
غرہ ۔ مغرور ۔ فریفتہ +
حذر ۔ بچ +

دل شیریں کردن ۔ دل خوش کرنا +
خانہ برانداز ۔ برباد و تباہ کن +
تازہ رُوئی ۔ خندہ رُوئی +
فرو خوردن ۔ پی جانا +
چربی ۔ نرمی و لطف +
بببُر ۔ قطع تعلق کر +
مبرز ۔ براز کی جگہ ۔ مقعد ۔ دبر +

ترجمہ۔ چوتھا باب بُردباری و حلم میں

جو تجھے ناپسند ہے وُہ دوسروں کے لیئے پسند نہ کرو۔ کیونکہ سانپ کا مارنا واجب گو ند رسانی کی وجہ سے ہے
کینہ سے کسی کو تباہ نہ کر کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وُہ بدی لوٹ کر اُسی پر پڑتی ہے۔
یتیموں کے مال سے دل کو خوش نہ کر کیونکہ تیرا مال بھی گھٹے گا اور ایمان بھی۔
تو خدائی کے ساتھ خوشی سے پیش آ اور خوشی کی باتیں کر کیونکہ خون تربیت کے بعد مشک خوشبودار ہو جاتا ہے۔
غضب اور تند مزاجی کو چھوڑ دے۔ فروتنی اور خندہ رُوئی اختیار کر۔
ہر شخص سے چیں برابرو نہ ہو۔ طبیعت ترشرو سے بدتر کون چیز ہے۔
ہنس مُکھ سے نقصان کا گمان نہ کر کیونکہ ہنس مُکھ تو بہشتی لوگوں میں سے ہے۔
غصّہ کے وقت غصّہ پی جا مومن سے تو لطف و نرمی ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔
وقت ضیق دانا کی طرح بُردباری کر چاہے تیرے سر پر چکی کا پاٹ چلے۔
اپنی قوت بازو پر مغرور نہ ہو۔ کیونکہ تجھسے بھی زیادہ قوت والے بازو ہیں۔

پانچواں باب نادان اور ناجنس کے بیان میں

جاہل سے قطع تعلق کر چاہے وُہ عزیز ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اُس کا رنج اُس کی راحت سے زیادہ ہے۔
ناسمجھ اور غیر جنس اور نالائق سے بچنے کے لیئے رات کو بھاگ جا اور پلٹ کے بھی نہ دیکھ۔
اُس کے نفع بے حد پر بھی دل کو خوش نہ کر کیونکہ اُس کے ایک نقصان کے برابر اُسکے سو نفع نہیں ہو سکتے
مغرور مالدار سے بچ۔ کیونکہ جب مقعد بیراز غایط ہو تو زیادہ بودار ہوتی ہے۔
جو کام تیرے کرنے کا نہیں ہے اُسے نہ کر کیونکہ ایسا کرنے سے تیری جانب سے ہر دل کو دُکھ ہوگا۔

صفحہ ۲۰۱

تبرا کن ۔ بریت و بیزاری کا اظہار کر +
صاحب سر ۔ رازدار + طرار ۔ دزد ۔ چور ۔ اُچکا +
سر در باختن ۔ جان کھو بیٹھنا +

سر انجام ۔ آخرکار + نمّام و غمّاز ۔ چغلخور ۔ لُترا +
در سر آمدن ۔ مُنہ کے بھل گرنا +
پیش دستی ۔ سبقت +

ترجمہ:- ہر بد اعمال و بدنام سے بیزاری کا اظہار کر کیونکہ وُہ آخر کار اپنی طرح تجھے بھی بدنام کر دے گا +
جو لتّرا اور چغلخور ہو اُس کو رازدار نہ بنا۔ گھر صاف کر دینے والے چور (غماز) سے دُور رہ۔
(غماز) اُچکّے کی آنکھ اور ہاتھ سے محفوظ و مطمئن نہ رہ ہر ایسے شخص کو چور سمجھ اور سامان (راز) کی حفاظت کر۔
جسے آزمایا نہیں اُس کی رفاقت نہ کر کیونکہ سُننے اور دیکھنے (آزمانے) میں بڑا فرق ہے۔
منافق (دورو) کو یار موافق نہ سمجھ۔ منافق کو منافق ہی جانتا رہ۔

چھٹا باب کہنے اور سننے اور نصیحت سننے کے بیان میں

جو بات تو کہتا ہے اُسے جانچ پڑتال کے بعد کہہ اور کہنے میں بھی آہستگی سے کام لے۔
جب تو میدان فصاحت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو تیز نہ چل کہیں تو منہ کے بھل نہ گر پڑے۔
اہل زمانہ سے ایسا فعل نہ کر کہ کسی دن خدا اُس کی باز پُرس کرے۔
ہر صاحب کمال کی بات سُن جو طریقہ بھلا معلوم ہو اُسی طرح سے کہہ۔
ناگوار بات نہ کہہ کیونکہ جواب بھی ناگوار ملیگا۔ پہاڑ کے پاس بھلی بات کہہ تاکہ بھلی صدا پلٹ کے آئے
بادشاہوں کے ساتھ گُستاخ و بیباک نہ بن زبان کو روکے رہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جان دینا پڑے۔
کہی ہُوئی بات نہ کہی ہُوئی کے برابر نہیں ہوسکتی۔ جب کہہ دی جائے تو وُہ چھُپی کب رہ سکتی ہے۔
ہر بات کے کہنے میں سبقت نہ کر۔ جو کہنے کے لائق نہیں اُسے نہ کہہ جہاں ایسا کیا بس جا سمجھے
جھگڑوں سے نجات مل گئی۔
ہمیشہ دوستوں ہی سے مشورہ کر اور دشمن سے راز کو ہمیشہ چھُپاتا رہ۔

ساتواں باب دوستی و دشمنی و وفا کے بیان میں

جس کسی سے بعد میں دشمنی کرنا ہو اُس سے ابتدا ہی سے دوستی نہ پیدا کر۔

صفحہ ۲۰۲

سلیم۔ درستی و سلامتی اگرچہ بمعنی درست و سلامت ہے +

گرگ آشنائی۔ نفاق۔ بفریب یا بمصلحت تھوڑی دیر کے لئے آشنائی پیدا کرنا +

سازگاری - موافقت ۔ پائے بست - مقید۔	معیشت - زندگی و اسباب زندگی - مردمی - انسانیت مروت
آز - حرص - طمع لالچ ۔ سگ طبع - سنگدل سخت ظالم۔	مردی - جوانمردی و شجاعت۔ بروت - مونچھ - مراد فخر و مباہات۔

ترجمہ:- کسی سے بنیاد دوستی ڈالنا درستکاری ہے لیکن دوستی کا نبھانا بہت بڑا کام ہے۔

کسی کو ستا کے اُس کے بعد خواہاں عذر نہ ہو (مطلب یہ ہے کہ ستا ہی نہیں کہ عذر کرنا پڑے) کیونکہ کسی کو ستانا بُرا کام ہے۔

اگر تو باوفا ہے تو ارادہ جفا ہی نہ کر۔ بھیڑیئے کی ایسی آشنائی تو سنگدلی میں داخل ہے۔

کسی کو ستانا تو آسان کام ہے۔ لیکن کسی کا دل ہاتھ میں لینا ویسا نہیں، یعنی آسان نہیں۔

خزانہ زندگانی کا دروازہ میل سے چلتا ہے۔ جنت کے پھاٹک کی کنجی حلم و بُردباری ہے۔

توفیق خدا اور بے ریائی (صاف باطنی) کی کنجی سے دولت کے تمام دروازے تو کھول سکتا ہے۔

اگر کسی کے درد کا تو علاج نہیں کر سکتا ہے تو اُس پر جفا کر کے درد میں اور اضافہ تو نہ کر۔

زخمی دل پر ظلم کی سنان نہ لگا اگر تو مرہم نہیں رکھ سکتا ہے تو زخم (نشتر) تو نہ لگا۔

تو تو انسان کا بچہ ہے انسانیت سے پیش آ۔ شیطان بنا کس کام کا ہے آدمی بن۔

آٹھواں باب لالچ اور ذلت کے بیان میں

جس چیز کی تو نے لالچ کی بس تو اُس میں پھنسا۔ جب سب چیزوں سے ہاتھ دھو لیا (اُٹھا لیا) پس جا رہائی مل گئی

بہت لالچ کرنا ذلیل کر دیتا ہے اور طمع کی ذلت کا نتیجہ غم کھانا ہے۔

ہر دم کسی سے خواہش کسی چیز کی نہ کر اُمید رکھنے سے تو ہر عزت دار بھی ذلیل ہو جاتا ہے۔

طمع انسان کو زرد رُو بنا دیتی ہے۔ طمع کا سر کاٹ ڈال اگر تو سزاوار ہمت و جرأت ہے۔

جو سختی کہ تجھ پر لاحق ہو اگر تو اُسے آسان و سہل سمجھے گا تو جلدی سے آسان ہو جائے گی۔

ہر باد حوادث سے بید کی طرح متزلزل نہ ہو جا۔ مہر و ماہ کی طرح مستقل و باوقار رہ۔

جوانمردوں کی طرح اس راہ دُنیا میں استقلال کے ساتھ قدم رکھ۔ حرص و آرزو سے ہاتھ کو کوتاہ کر۔

اپنی سوکھی روکھی روٹی پر قناعت کر۔ جب تو نے قناعت کر لی تو پھر کمینہ کے فخر و ناز کی فکر نہ کر۔

جب تو مانگے گا نہیں تو پھر کوئی کمینہ تجھکو شیخی کیا دکھا سکے گا۔

صفحہ ۲۰۳

خُنک - خوش - پُر لطف - یا سبک ہلکا۔ | تیز کیش - خشمناک - بد اخلاق +
بر - بضم گیہوں - یا پر بمعنی بسیار و کثیر + | جوانمردی - سخاوت +

ترجمہ :- بار قناعت بہت پُر لطف بار ہے یا ہلکا بار ہے - باز ار قناعت کی ایسی کون چیز ہے۔
اگر تجھے طمع ہے تو ہر بد اخلاق کا کتا (ذلیل) تو رہیگا - اور اگر طمع چھوڑ دیگا تو پھر تو بادشاہ ہے۔

نواں باب احسان کرنیکے بیان میں

نفع کے لئے کمینہ سے میل جول نہ کر - کیونکہ دُنیاوی امور میں تو اضافہ ہوگا مگر دین میں کمی آئے گی۔
اگر تجھے گیہوں ہاتھ لگیں تو بخشش میں کوشش کر - سونے چاندی کی وجہ سے کسی پر فخر نہ کر۔
اللہ نے جب تجھے نعمت عطا کی ہے تو پھر تو بھی بخشش کر کیونکہ تیرے میراث پانیوالے تیرے لئے سر گو نہ دینگے
جب تو بخشش میں تعجیل کرتا ہے تو قربتہً الی اللہ عطا و بخشش کر - خدا کیلئے جو تو دیگا تجھے پھر ملیگا۔
فقیر دل شکستہ کی حاجت پوری کر - اپنے حاجتمند ہونے کے دن کا خوف کر۔
سخاوت نیک بختی کی دلیل ہے - جس سے سخاوت ظہور میں نہ آئے وہ بخیل ہے۔
جو طبیعت سے سخی ہے وہ آتش دوزخ وجہنم سے محفوظ ہے اور بخیل دوزخ میں جلیگا (پڑیگا)
اگر گھر میں روٹی ہی نہ ہو تو یہ اچھا ہے - بخوف مہمان دروازہ تو بند نہ رکھے گا۔
کرم میں تاخیر کرنے سے بدتر کون چیز ہے - بھُوکے کو سیر کرنے سے بہتر کون چیز ہے۔
جس کسی کو رزق دیتا ہے اُس کے کم ہونے کا غم نہ کھا - کیونکہ ہر شخص کے ساتھ اُس کا رزق اُترا ہے۔
گرمیوں میں کوزہ آب سے مدد کر - جاڑوں میں آگ اور خوابگاہ مہیا کر۔

دسواں باب راحت پہنچانے اور بھلائی چاہنے کے بیان میں

سب سے بڑا کام جو زندگی میں ہے کسی کی بھلائی چاہنا اور راحت رسانی ہے۔
اگر توفیق الٰہی تیرے شامل حال ہے تو اس بات پر جما رہ اور نیک خواہ و راحت رسان مخلوق بنا رہ۔

صفحہ ۲۰۴

دل سیر - دل آسودہ یائے معروف و مجہول کا
باہم حرف قافیہ ہونا جائز ہے +
دانش و زبانش - اول میں نون روی مکسور
اور دوسرے میں مفتوح ہے - چونکہ روی متحرک ہے
اس لئے اختلاف توجیہ جائز ہے +
جاہل - سگ غیر معلم +

تیمار دار - پرستار بیمار - بیمار کی دیکھ بھال کرنیوالا
بدرو - بدکردار - غلط کار - بدرفتار +
حریف - ہم پیشہ - مراد ندیم و جلیس +
ظریف - زیرک - عقلمند - خوش طبع +
سگ استاد - کلب معلم سکھائے اور سدھائے کتے کا
شکار شریعت میں جائز ہے اور غیر معلم کا ناجائز +

ترجمہ: - نرمی و مہربانی سے دلوں کی حفاظت کر (اپنا بنالے) کسی کو ہاتھ اور زبان سے نہ ستا -
عاجز و لاچار کو کام سکھاتا رہ - ہر دل جلے کا غمخوار بنا رہ -
برابر دیں دردمندوں کا علاج کر - جس کسی نے کسی کو زخمی کیا (اذیت دی) برا کیا -
مرہم کی طرح زخمی کو راحت پہنچاتا رہ - بحالت سختی بیچاروں کا مددگار رہ -
جوانی میں راہ خدا پر چل کیونکہ طاقت عمل ہوتی ہے، جوان کا خداترس اور خدادان ہونا بہتر ہے -
جب ماں باپ بڈھے ہوجائیں تو اُن کی خدمت کر - اشغال جوانی و دیوانگی کو دماغ سے نکال ڈال -
والدین پر دل آسودہ و قوی کی وجہ سے طعنہ نہ کر کیونکہ زمانہ نے اگر مہلت دی تو آخر تو بھی پیر ہوگا -
کیونکہ ماں نے تجھے گودوں میں پالا ہے - اور باپ مدتوں تیمار دار رہا ہے -

گیارھواں باب عقلمند آدمیوں کے ساتھ ملنے کے بیان میں

عقلمندوں سے میل جول نیک بختی ہے - نادان سے اگر نفع بھی پہنچے تو وہ بھی نقصان ہے -
دانا کے ساتھ صحبت کا ایک منٹ قیمت ایک عالم کی رکھتا ہے - سو نادان ایک روٹی کی قیمت نہیں رکھتے
عقلمند سے غلط کار حکمت سیکھتا ہے - جس طرح ایک شمع دوسری جلتی شمع سے نور حاصل کرتی ہے -
صحبت دانا نہ چھوڑ کیونکہ اُس کی حکمت آموز باتیں تجھ پر اثر کریں گی -
خوبی میں اپنے سے بہتر جلیس ندیم تلاش کر کیونکہ وہ تجھکو اپنا ایسا خوش طبع بنادے گا -
جو بات تجھے نہیں معلوم ہے اُسے سیکھ کیونکہ سیکھنا ہرگز کسی کے لئے شرم کی بات نہیں -
شاگرد ہونے سے جو کوئی خوش ہوتا ہے ایک دن وہ آئے گا کہ خود اُستاد ہو جائے گا -

سیکھے ہوئے کتّے کا شکار جائز ہے۔ بغیر سیکھے کتّے کا شکار کیا ہوا جانور وبال جان ہے۔

اس امر میں کوشش کر کہ تو حکمت سیکھ سکے کیونکہ اگر تو نادان مرا ہے تو قیامت میں بھی نادان اُٹھے گا

انسان اگر راہ رشاد و سداد کا جاننے والا نہ ہوتا اُس کا کاروبار تمام حیوانوں پر فوقیت نہ رکھتا۔

بارھواں باب نادان و جاہل سے قطع تعلق کے بیان میں

کنّاس ۔ خاکروب حلال خور۔ بھنگی (پنجابی چوہڑا) **دوروزہ** ۔ مدت قلیل والی + **غور** ۔ گہرائی عمق **تاوان** ۔ جرمانہ ۔ ڈانڈ ۔ زیان وگناہ غرامت + **سر رشتہ** ۔ مدعا مقصود و معاملہ + **راہ وچاہ** نشیب و فراز

گلابی ۔ گل فروش ۔ مالی بعض ماہرین کا خیال ہے کہ گلاب بمعنی عرق گل ہے نہ بمعنی گل یہ لفظ اُنکے خیال کے خلاف ہے + **اجتناب** ۔ کنارہ کشی ۔ پہلوتہی سدوی **مدخل** ۔ داخل ہونا مصدر میمی + **برکندن** ۔ اکھاڑ ڈالنا +

ترجمہ:۔ خاکروب وگل فروش دونوں انسان ہیں لیکن مالی سے خوشبو اور بھنگی سے بو تجھے ملیگی +

کسی عقلمند سخن شناس نے کیا خوب کہا ہے کہ نادان کی صحبت سے اعراض کر۔

نادان کی دوستی کا درخت ثمر نہیں دیتا ہے اس کی موجودگی دردِ سر ہی پیدا کرتی ہے۔

اگر نفع چاہے گا تب بھی نقصان پیدا کریگا۔ اگر بہبودی کا خواہاں ہوگا تو بھی شرانگیزی ہوگی۔

جو کوئی نادان کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اگر وہ مرجائے تو لوگ اُس سے ناواقف رہتے ہیں۔ کیونکہ کوئی یادگار وہ چھوڑ نہیں جاتا۔

اگر زمانہ کا ساقی تیرا دور لائے یعنی تجھے کسی لائق کرے تو اس مدت قلیل عمر کو غنیمت سمجھ کے کچھ کرلے۔

بہت سے لوگ اس دورِ زمانہ سے چلائے اس دریائے عالم کی گہرائی میں اُن کا کوئی پتہ بھی نہیں دیتا ہے۔

تیرے لئے تو اسباب عطاری (بہبودی) کثیر ہیں پھر بھی تو بھنگی بنا کرتا ہے اس میں کسی کا کیا گناہ۔

اگر تجھے توفیق ہے تو موجودہ وقت کو ضائع نہ کر۔ کیونکہ گذرا وقت تو ہاتھ نہیں آتا۔

تیرھواں باب کسی کام کی ابتدا کرنے اور اُس سے بچنے کے بیان میں

اپنی زندگانی قلیل میں اس دنیائے فانی میں عادات و اخلاق زندگانی کو نیک بنا۔

ہر کام میں مقصود کو مد نظر نہ رکھ اکبارگی عنان کو ہاتھ سے نہ چھوڑ دے۔

جس جگہ تو داخل ہونا چاہتا نکلنے کے راستہ کو بھی دیکھ لے۔

جس کام میں ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے ابتدا میں اُس کے انجام کو سوچ لے۔

ہر نشیب و فراز سے بے خوف نہ رہ کیونکہ دشمن ایک تنکے سے پہاڑ اُکھاڑ سکتا ہے۔

صفحہ ۲۰۶

زبون۔ عاجز۔ لاچار +

ہزل۔ بیہودہ بات۔ مسخرگی +

مزاج۔ حرف چہارم حائے حطی خوش طبعی۔

بے کار +

بیدق۔ پیادہ شطرنج جب خانہ وزیر میں پہنچ جاتا ہے تو وزیر ہو جاتا ہے +

لاغ۔ ہزل۔ ظرافت۔ خوش طبعی۔

فرزین۔ شطرنج کا وزیر +

ترجمہ:۔ جہاں کہیں گذرگاہ سیل ہو جا ہے نیند بھی آ رہی ہو مگر وہاں نہ سو۔

پیراک بن مگر ہر پانی میں پیرنے کا ارادہ نہ کر کیونکہ پیراک ہی پانی میں ڈوب کر مرتا ہے۔

عورتوں کی بات پر عمل نہ کر۔ جہاں تک ہو سکے عورتوں کو مُردہ سمجھ۔

جب عورتیں ناقص العقل والدین ہیں پھر مردوں کی پیروی کیوں کریں۔

عاجز بڈھوں کی مدد کر۔ بڈھے ہو کر تجھے بڑھاپے کی قدر ہو گی۔

چودھواں باب مجلس میں اپنی جگہ پہچاننے کے بیان میں

مجلس میں اپنی جگہ کو پہچان۔ اپنے کمل سے آگے قدم نہ بڑھا۔ اپنے مرتبہ سے آگے نہ بڑھ، اپنے مرتبہ سے بڑھ کے نہ بیٹھ جو تیرے برابر والے ہیں اُن کے پاس جگہ تلاش کر۔

اپنے مرتبہ کی جگہ پر بیٹھ یہ بہتر ہے کہ تجھے خود مقام بالا پر بلائیں نہ یہ کہ اور نیچے اُتار دیں۔

بہت سے پیادے ایسے ہیں کہ جب چھوٹے بنتے ہیں آخرکار فرزین کا مرتبہ پا جاتے ہیں۔

بے تکی باتوں سے زبان کو روکے رہ۔ زبان کی بدولت اپنے جسم و جان کو ہلاکت میں نہ ڈال۔

تیرے تمسخر و ظرافت سے ملال اور رنج پیدا ہو گا اور بیکار کی دل لگی تیری آبرو ریزی کر دے گی۔

جب بادشاہ تجکو اپنا ہمنشین بنالے تو اپنے مرتبہ کے موافق اپنے ہمجنس پیدا کر۔

بادشاہ کے غضب میں آگ کا بھڑکنا ہے۔ بہت قریب آگ کے نہ جا کہیں ایسا نہ ہو کہ تو جل جائے۔

معاملات شاہی بھی عجب معاملات ہیں اُن میں قہر بھی ہے اور لطف الٰہی بھی ہے -
کبھی اُس کا امر ہاتھ پہ ہوتا ہے اور کبھی بس کبھی لطف شامل حال ہوتا ہے اور کبھی قہر -

صفحہ ۲۰۷

سر بزرگی - عالی مرتبگی عظیم الشانی (انجمن آرا) +
رزق - جھوٹ - مکر - نفاق +
ناموس - عزّت - عصمت - عفت شریعت -
کبر - بڑائی + ریائی - ظاہردار +
مستان - مستان مے عشق خدا +
مناجات - دُعا کرنا - کان میں بات کہنا +
خرابات - میکدہ - ویرانہ +
پشت پازدن - ٹھوکر مارنا +

دست بردن - بازی جیت لینا - قدرت پانا +
سالوس - فریب ومکر وچرب زبانی و بمعنی مکار +
مردرہ - سالک - صاحب طریقت +
منی - غرور + بدان - صحیح بدان بصیغہ نہی
کُنج - گوشہ + ادریس - نام پیغمبر بہت علوم کے موجد ہیں + سکنت - محتاجی ومفلسی +
دغل - مکار ودغاباز +
پریشان صحیح + پراپشان +

ترجمہ پندرھواں باب بحالت فقر فقیروں کے شکر کرنے کے بیان میں

فقر ہی کا راستہ سلامتی کا راستہ ہے جو شر سے بری اور ملامت سے محفوظ ہے -
خود روی میں اظہار عالی مرتبگی نہ کر - اس راہ میں تو نے قدم رکھا نہیں کہ بازی جیت لی -
اگر تو مرد خدا ہے تو مردان خدا کی طرح رہ ظاہردار کے ایسے مکر وفریب کو چھوڑ دے -
اگر دُنیاوی عزّت وشہرت کے ساتھ تو بسر کرتا ہے تو پھر سالک راہ خدا کیوں ہے مکار ہے -
اگر تو دیندار ہے تو خود بینی سے بچ اگر تو خود بین نہ ہے تو خدا بیں ہو جائے گا -
بھلائی کے ساتھ دعویٰ ہستی کو مٹا دے خود پرستی میں حق پرستی نہیں ہو سکتی ہے -
ادریس اپنے آپ کو فنا کر کے بہشتی ہو گئے اور خود بینی کی وجہ سے شیطان لعنتی قرار پایا -
(کہتے ہیں کہ ادریس زندہ بہشت میں ہیں)
عبادت گزار لوگوں کو اپنی عبادت پر فخر وغرور ہوتا ہے لیکن مستان خدا روتے رہتے ہیں -
اور حفاظت نفس کرتے ہیں +

سولھواں باب راہ خدا پہ چلنے والے صاحبان تحقیق کے بیان میں

تجھے کیا معلوم کہ گوشۂ ویرانہ میں کیا ہے۔ سوز و درد کے ساتھ مستان خدا مناجات کرتے رہتے ہیں۔
وُہ راہنما جو واقفان راہ ہیں تخت محتاجی کے بادشاہ ہیں۔
ہر ایک نے اپنا نام گدا رکھا ہے اور دونوں عالم کو ٹھوکر مار دی ہے۔
ان کے سامنے اگر دونوں عالم کو پیش کریں تو بھی یہ اپنی نظر خدا کی طرف سے نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔
تو ان سالکان راہ خدا سے یگانگی نہیں رکھتا ہے تجکو خیال و سودا فقیری کا نہیں ہے۔
ورنہ دنیا مردان خدا سے خالی نہیں۔ جو تجھے میسّر نہیں وُہ دوسروں کو بھی میسر نہیں۔ لیکن جب دوسرے جو متلاشی ہوں تو وُہ مردان خدا کو پالیتے ہیں پھر تجھے کیوں نہ ملیں گے۔
بہت سے مکار لوگ بھی دُنیا میں ہیں۔ اور بہت سے غیر سالک سالکوں کی صُورت میں پنہاں ہیں۔

صفحہ ۲۰۸

نشان داری۔ تجھے کچھ پتہ ہے +
اعمی۔ اندھا + بیاید صحیح بباید +
ارشاد۔ ہدایت۔ راہبری +
دست دادن کسی کی بیعت کرنا +
بایزید۔ ولی مشہور جو بسطام کے رہنے والے تھے جن کا قول لیس فی جبتی سواہ مشہور ہے +

داوری۔ جھگڑا +
عمیاء۔ اندھاپن + بناز صحیح بباز د +
تردامن۔ گنہگار +
طرار۔ درذ۔ کیسہ بر۔ اُچکّا +
مقصود۔ ارادہ کیا ہُوا +
مقصد۔ مطلب +

ترجمہ۔ سترہواں باب نقال مدعیوں کے بیان میں

وُہ نادر الوجود لوگ جن کا ذکر اوپر ہوا بحالت ویرانگی مثل خزانہ ہیں۔ اوس خزانہ پوشیدہ یعنی سالکان محقق کی جستجو کرتا کہ تو اونہیں پا سکے (جوینده یابنده)
اے مدعی تجھ میں حقیقت درکار ہے کیونکہ مدعی بے حقیقت کس کام کا۔
تجھے کچھ معلوم ہے کہ پھول کانٹوں سے پیدا ہوتا ہے ایسا کام کر کہ اُس کام سے اور کوئی مفید کام پیدا ہو جائے

پہلے راستہ سے واقف ہو پھر کسی کی رہبری کر جب راہ سے ہی واقف نہیں ہے تو رہبری کے جھگڑے میں کیوں پڑتا ہے
کوئی شخص ارادہ کئے ہوئے مطلب سے کب خوش ہو سکتا ہے اندھے سے باوجود اندھے پن کے رہبری ہدایت کون چاہتا ہے
اگر تو طالب خدا ہے تو خدا رسیدہ مرد کو ڈھونڈ اور اپنے درد کا ہمدرد تلاش کر۔
جو دین کا چور ہے اس کی دست و پا بوسی نہ کر کیونکہ وہ تیرے بار میں مکروہ غا باندھ دے گا۔
اگر تجھ میں بینائی ہے تو مرد خدا کو ڈھونڈ نکال ہر گنہگار کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے دے۔
اس بازار (دنیا) میں جو اُچکوں سے بھری ہے سب کو چور سمجھ اور اپنا سامان محفوظ رکھ۔
نفس مکّار کی وجہ سے ہر شخص ایک یزید ہے۔ حیلے اور مکر سے اپنے آپ کو بایزید بنا رکھا ہے۔
سب کے سب گویا خدا کے شریک ہیں اگر ان سے پوچھو تو اتنا بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں کے ہیں۔

اٹھارھواں باب یار موافق اور وفا کرنے کے بیان میں

اے دل اگر ہو سکے ایک یار طلب کر وہ ایسا یار ہو کہ تو اس پر جان نثار کرے۔
کونسا ایسا دوست ہے جو دوست پر فخر و ناز کرے اور جب جان کی نوبت آپڑے تو اس پر جان دیدے
کیا خوش ہے وہ شخص جس کا یار عقلمند ہو جو دل کے پاؤں سے غم کی بیڑیاں اُتار سکے۔
مختصر یہ ہے کہ میں نے ایک دوست بھی ایسا نہیں دیکھا کہ دل سے ایک بار غم بھی اُتار سکے۔

قرن ۔ جنگ ۔ صدی +	ہرزہ ۔ بیہودہ +
پوست کشیدن ۔ راز ظاہر کرنا +	**آشوفتن** ۔ شور و فتنہ +

ترجمہ :۔ تجھے اگر کوئی یار موافق مل جائے تو مجھے خبر کرنا ورنہ اس بات کا ذکر ہی نہ کر۔
اگر کوئی دوست مل جائے تو اس کی سخت حفاظت کر غفلت میں کہیں اس کو ہاتھ سے نہ دے بیٹھنا۔
اگر کوئی یار موافق کسی کا معین ہو جائے تو پھر وہ ہر آزار سے متاثر کب ہو سکتا ہے۔
ایک صدی کی اور زندگی ملے تب جا کے اچھے بُرے کی تمیز ہو سکتی ہے۔
یار و یاری کے معاملات کوئی ٹھٹھول نہیں ہیں۔ کیونکہ یاری پر صدق و اعتماد منحصر ہے۔
یاری پر تو بہت سے کاموں کا انحصار ہے۔ جسے تو یار کہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ وہ یار بھی ہو

انیسواں باب دوست و دشمن کے فرق کے بیان میں

دشمن اور دوست میں تمیز کرنا بڑا ضروری ہے کیونکہ امتیاز دوست و دشمن بہت اچھی بات ہے -
ہر شخص رازداری کا سزاوار نہیں ہر ظرف پانی کے لئے مناسب نہیں ہوتا ہے -
دشمن میں فطرت دوست کہاں ہو سکتی ہے کیونکہ مغز دوستی تو بے پوست (خالص) ہوتا ہے -
کتا جس کا تعلق تجھ سے جان سے ہے اُس یار سے بہتر ہے جو بار خاطر ہو -
جو لوگ باہم دوست نہیں اُن کی زندگانی کبھی خوش نہیں جیسے بے گل کے بوستان میں کوئی ذوق نہیں
جسکو تو نے ایک مرتبہ آزمالیا اُسے نہ آزما کیونکہ ایک مرتبہ کا آزمانا کافی ہے (آزمودہ را آزمودن جہل است)
اگر سو مرتبہ آزمائے گا تو وہ جیسے کا ویسا نکلے گا - کیونکہ اُس سے دوستی کا ظہور ہرگز نہیں ہو سکتا -
سانپ کی طبیعت کو شور و فتنہ ہی پسند ہے - اس لئے سانپ سر کچلنے کا سزاوار ہے -
ایسے شخص کو اگر تو دوست بھی پائے تب بھی اُس سے راز چھپا تجھے بڑھکے تیرے راز کو کون سن سکتا ہے
تجھے کیا معلوم کہ وہ دوست تیرا دشمن ہو جائے گا - جب دشمن ہو گا تو تیرے راز پوست کندہ کہدیگا -

صفحہ ۱۰۲

تو کیسہ - تو دولتیا - جس نے حال ہی مال پایا ہو -
رباء - سُود - بیاج -
مالک - نام داروغہ جہنم -
خانہ برانداز - تباہ و برباد -

گردکان - گردہ رمن یا کان مخفف کہ آن -
قحبہ - زن غیر عفیف - زناکار - سُو خود صحیح سو خور
خزینی - خزینہ دار محل چاہتا ہے کہ معنی موکل دوزخ
ہو مگر مجھے یہ معنی ملے یا حزینی بجائے حطی یعنی دردناکی

ترجمہ - بیسواں باب قرض دینے اور لینے کے بیان میں

نئے دولت پانے والے سے کبھی پیسہ قرض نہ لے کیونکہ اس کا نتیجہ رسوائی اور لڑائی ہو گی -
اگر تو بادشاہ بھی ہو تب بھی بغیر گرو کے پیسہ نہ دے کیونکہ اگر تو واپس مانگیگا تو وہ تیرا دشمن ہو جائے گا -
اگر تجھے واپسی زر کی یاد آئے تو یہ تو ایک ہی رنج ہو گا اور اگر کہیں مانگ لیا تو سو طرح کا سامنا ہے -
بغیر مال گرو رکھے ہوئے پیسہ دینے میں بھلائی نہیں ہے - گرو رکھ کے پیسہ دینا اس لئے ہے کہ رقم جلد واپس ملسکے -

اے مرد باہوش اگر تو قرض لیتا ہے جب کام نکل جائے تو اُس کی ادائی میں کوشش کر۔

اکیسوں باب نفس بد اور سود کھانے والوں کے بیان میں

سود خوار اہل دوزخ میں سے ہے۔ وہ بہشت سے مستفید کب ہو سکتا ہے۔
ایسے شخص سے تو ایمانداری کا خواہاں کیوں ہے کہ جب وہ روٹی کھانا چاہتا ہے تو اُس کی جان نکلتی ہے
خوب سمجھ لے کہ خود راحت و ناز میں رہنا چاہتا ہے وہ تو درویش کو برباد و تباہ کر دیتا ہے
بہت سے بخیل ایسے ہیں کہ وہ مال جمع کرتے ہیں جب وہ مرتے ہیں تو اُنکی بے عصمت بیویاں دوسروں کے ساتھ مزہ اُڑاتی ہیں
بہت سے سود خوار بادشاہی کرتے ہیں اُن کی موت کے بعد اُن کی اولاد بھیک مانگتی ہے۔
سود خوار کی دولت بہت جلد ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی بھلائی بھی کرے تو اُس کو نا سزاوار ہوتی ہے۔
اگر جان کو بھی نفع پہنچے تب بھی بیاج خور کی روٹی نہ کھا کیونکہ وہ روٹی مفلسوں کا خون کر کے جمع کی گئی ہے۔
زمین و آسمان کو اُس سے ننگ آتی ہے۔ خدا اور مخلوق اُس سے بیزار ہیں۔
سو سال بھی اگر وہ دوزخ میں جلے تو بھی اُس پر نہ داروغہ جہنم کو رحم آئیگا اور نہ موکلان دوزخ کو یا۔
اُس کی دردناکی موجب رحم نہیں ہو سکتی ہے۔

صفحہ ۲۱۱

صنعت ور۔ کاریگر۔ صناع +
کسب دست۔ مزدوری صنعت گری
دون و خس۔ کمینہ و رذیل +
مکسب۔ دوکانداری صنعت گری + رائیگاں مفت

مقبل۔ اقبال مند + سبلت۔ مونچھ مرد غرور
عیال۔ جس کا نان و نفقہ واجب ہو۔ بیوی بچے
کشاورز۔ کاشتکار +
ستور۔ چوپایہ +

ترجمہ

بائیسواں باب کاریگروں کے بیان میں

کاریگر سے بڑھ کے دنیا میں کوئی خوش بخت نہیں مزدوری سے بڑھکے کوئی آمدنی نہیں۔
دن کو اپنے کاروبار میں رہتا ہے۔ رات کو جب اپنے گھر گیا تو خود بادشاہ ہے۔
کم یا زیادہ جو مقدار چاہتا ہے کھاتا ہے۔ کھانے پینے سے جو بچ رہتا ہے دوسرے دن وہ پھر بڑھ جاتا ہے

ہر کمینہ اور رذیل کے غرور سے بری ہے۔ ہر شخص کے احسان و خوف سے تن آسودہ ہے۔
قوت بازو سے اپنی اولاد کے لئے رزق پیدا کرتا ہے مزے مزے سے اپنے متعلقین اور بیوی بچوں کے ساتھ کھاتا ہے
اُس کے کسب حلال سے سو برکتیں حاصل ہوتی ہیں خدا اُس کی آمدنی و مال میں ترقی دیتا ہے۔
جب رات ہوتی ہے تو اندھیری رات میں اطمینان سے سوتا ہے۔ جب دن ہوتا ہے تو بازار میں اپنے کام پر جاتا ہے
زمانہ گذشتہ سے آئندہ میں اطاعت کی طرف مائل ہے۔ خدا اور مخلوق دونوں اُس سے راضی ہیں۔
مزدوری کرنا کوئی عیب کی بات نہیں۔ مزدوری سے بہتر کوئی کام نہیں۔
کاریگر بلند مرتبہ آدمی ہے۔ کاریگروں کے محتاج تو بادشاہ بھی ہوتے ہیں۔

تئیسواں باب کاشتکاروں کے بیان میں

دُنیا کے کاریگروں سے بہتر کاشتکار ہے کیونکہ وحشی چوپایوں اور پرندوں کا راحت رساں ہے۔
کاریگر سے مفت میں نفع نہیں پہنچتا ہے اور کاشتکار سے انجام کار کچھ غلہ پڑا ہی رہ جاتا ہے۔
عالم میں شادابی کاشتکار سے ہے وہ کبھی کھیتی کرتا ہے اور کبھی باغ لگاتا ہے۔
انسان کے لئے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کاشتکاری تو دُنیا میں آدم کی یادگار ہے۔
راحت کے ساتھ کاشتکار ہر مار و مور کے رزق رساں ہیں چاہے آدمی ہوں یا چوپائے سب اُن سے رزق پاتے ہیں

صفحہ ۲۱۲

مردان کار۔ کھیتی کا کام کرنے والے +
مناقب۔ جمع منقبت۔ مدح و تعریف +
حق الیقین۔ یقین مطابق واقع اسکے بعد مرتبہ علم الیقین کا اور اُسکے بعد عین الیقین کا ہے +
ورع۔ پرہیزگاری۔ پارسائی +

عرق ریزند۔ پسینہ گراتے ہیں۔ جانفشانی کرتے ہیں +
برین۔ اعلیٰ۔ یا ترین۔ علامت تفضیل بلالحاظ اسکے کہ اشرف خود افعل التفضیل کا صیغہ ہے جیسے شماعی و حصولی وغیرہ میں اصل صیغہ کا لحاظ نہیں +
حق۔ حقیقت۔ کنہ +

ترجمہ:۔ اگر کاشتکار ویسا ہو جیسا کہ اُسے ہونا چاہیئے تو بہت آسانی سے فرشتوں پر سبقت پا سکتا ہے
اگر کاشتکاروں میں تمنا خشک سالی کی نہ ہو تو پھر کاشتکار کے برابر کسی کا مرتبہ نہیں۔
سب کاشتکار اپنے کاروبار کاشتکاری میں مشغول ہیں جانفشانی کرتے ہیں اور قوت مخلوق بوتے ہیں۔

رزق مقدر کی کنجی انہیں کے ہاتھ میں ہے اور دل افروزی کا چراغ ان کی دس انگلیوں میں ہے۔
دنیا میں عقلمندوں کی طرح بیج بوتے ہیں عقبیٰ میں گلہائے باغ بہشتی میں ہونگے۔

چوبیسواں باب صفات انبیا و اولیا و حکما میں

تین گروہ دنیا میں اشرف و اعلیٰ ہیں۔ انسانوں میں جو خاص ہو سکتے ہیں وہ یہی ہیں۔
پہلا مرتبہ سب سے بڑھ کر انبیا کا ہے۔ اس مرتبہ کے بعد مرتبہ اولیا کا ہے۔
تیسرا مرتبہ دنیا کے حکیموں کا ہے کہ وہ اپنی حکمت کا گھوڑا آسمان سے اوپر کُدا دیتے ہیں۔
پھر مرتبہ عام آدمیوں کا ہے۔ ایک دوسرے کی زخم زنی میں مثل مار و کژدم ہیں۔
انبیائے منتخب کا مرتبہ بڑا ہے جس چیز کو دیکھتے ہیں اس کی حقیقت کو پاتے ہیں یا اس سے خدا تک پہنچتے ہیں
حق الیقین تک پہنچنا کام انبیا کا ہے۔ اور مرتبہ کمال عرفان میں محمد مصطفےٰ سے مخصوص ہے۔
کوئی نبی اُن کے مرتبہ کو نہیں پاتا۔ اُن کی ذات (سایہ) سے دونوں عالم کو شرف حاصل ہے۔
اُن کے مرتبہ تک پہنچنا کسی کو میسر نہیں۔ پھر جان بوجھ کر کوئی ہوس پیمائی کیوں کرے۔
لیکن اولیا کی حالت انبیا سے غیر ہے۔ ان کی پرہیزگاری مرتبہ عین الیقین سے ہے۔
جس راستہ کو یہ عین الیقین سے پاک کرتے ہیں حکما اُس کا علم الیقین سے ادراک کرتے ہیں۔

صفحہ ۲۱۳

تجرد۔ ترک تعلق دنیوی کرنا ؛
رباط پرخطر۔ کنایہ از دنیا ؛
ابراہیم ادہم۔ نام ولی جنہوں نے شاہی چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔

رباط۔ سرائے و مسافرخانہ ؛
عیسیٰ مریم۔ عیسےٰ بن مریم ؛
پیش از مرگ۔ موتوا قبل ان تموتوا مراد ترک دنیا ؛

ترجمہ:۔ پچیسواں باب حیا و عقل و ایمان کے بیان میں

شرم و حیا ذات انسان میں اصلی چیز ہے کیونکہ انسان کو مرتبہ انسانی حیا ہی رکھتی ہے۔
حیا، عقل و ایمان ایک منٹ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

معراج میں خدا نے نبی کے سامنے حیا و عقل و ایمان کو ظاہر کیا۔
اور حکم خدا ہوا کہ ان تینوں میں سے جو جی چاہے ایک کو چُن لو۔
جب یہ خطاب اللہ تعالیٰ کا سُنا اُن تینوں میں سے نبی نے عقل کو انتخاب کیا۔
ایمان نے کہا کہ میں عقل کے ہاتھ گرو ہوں۔ حیا نے کہا میں بھی ایمان سے دُور نہیں ہوں۔
جب نبی پلٹ کے گھر آئے (حضورِ باری سے) تو حیا و عقل و ایمان تینوں اُن کے ساتھ تھے۔
جس نے عقل کے ساتھ آشنائی پیدا کر لی وہ بے حیائی پر کب راضی ہو سکتا ہے۔
حیادار بن اگر تجھے ایمان درکار ہے۔ کیونکہ بغیر حیا ایمان حاصل نہیں ہوتا الحیاء للایمان
انسان کو حیا کی ضرورت ہے۔ بے حیا پر خدا کی لعنت ہو +

چھبیسواں باب ترک دُنیا کے بیان میں

اس کار و انسرائے پرخطر (دُنیا) سے دل کیوں لگاتا ہے تو تو مسافر ہے منزل پر قیام تیرا کب تک رہیگا۔
یہ دُنیا بمنزلہ پُل ہے اور تو اُس پر سے گذر رہا ہے۔ مسافر تو پل پر قیام نہیں کیا کرتا ہے۔
جب اس سرا سے تجھے ایک دن چلا جانا ہے۔ ترک تعلق دُنیوی کی کوئی شمع روشن کر۔
عیسیٰ بن مریم کی طرح مجرد رہ اور اس دُنیا سے مثل ابراہیم بن ادہم بیزاری اختیار کر۔
موت سے پہلے اس باغ دُنیا سے گذر جا۔ سرا و باغ و بوستان دُوسرا اپنے لئے تیار کر۔

صفحہ ۳۱۴

دَیر۔ گنبد۔ خانہ۔ مندر +
دیر سپنج۔ کنایہ از دُنیا +
دہ و گیر۔ لین دین۔ داد و ستد +
دامن افشاندن۔ ترک کرنا۔ چھوڑ دینا +

سپنج۔ ٹانڈ جسے کاشتکار فصل بھر کیلئے برائے حفاظت کشت کھیت میں بنا لیتے ہیں سہ و پنج سے مرکب ہے یعنی برائے مدت قلیل خانہ عاریت +
غنودند۔ سو گئے + ہمیدون۔ اسی طرح۔ اب +

ترجمہ:۔ اگر تو صاحب مال و مرتبہ و خزانہ ہے۔ اس دُنیا سے جانا ضروری ہے۔
تیرا لین دین ہمیشہ نہ رہے گا۔ جہان ایک حال پر نہیں رہا کرتا ہے۔
عیسیٰ کی طرح ہمارا راستہ آسمان پر ہے یعنی دُنیا چھوڑنے کے لائق ہے عالم تمام کا تمام گدھوں کی چراگاہ ہے

ہوا کی طرح یہ حیات اب گذر جائے گی چاہے تو دردمند ہو یا دل شاد ہو۔
خانہ عاریتی کسی کے ساتھ نہیں رہتا ہے۔ تمام لوگ اُسے چھوڑ جاتے ہیں۔

ستائیسواں باب بے وفائی کے بیان میں

بہت سے شاہان باشوکت وشان کو میں نے خود دیکھا ہے علاوہ اُن کے جنکے حالات کتابوں میں سنے
اور لکھے ہیں، سب کے سب خاک کے نیچے جا کر سو رہے۔ گویا کہ دُنیا میں کبھی تھے ہی نہیں۔
اُنکو مرے ہوئے ابھی بہت زمانہ نہیں گذرا ہے مگر خاک کے اندر گویا کوئی ہے ہی نہیں رسٹر گل کے فنا ہو گئے
نہ تو سپاہی کو پائے گا اور نہ کسی امیر یا بادشاہ کی آواز تجھے سُنائی دے گی۔
جہان باغ کے اُس تختہ کی طرح ہے جو سُرخ و زرد پھولوں سے بھرا ہو اور جس نے کبھی کسی کے ساتھ وفا نہیں کی
(پھول کم بقا ہوتے ہیں اس لئے اُنہیں بے وفا کہا ہے) یعنی دُنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی۔
کوئی جاتا ہے کوئی آکر اُس کی جگہ لیتا ہے پھر موت یکایک آکر اُس کا بھی گلا دباتی ہے۔
پھر یہ اس قدر غرور مال کس بات پر ہے۔ مالدار سے زیادہ مرتے وقت غمناک کون ہے۔
سکندر و جمشید و فغفور کہاں ہیں۔ شاہان دعوی دار و مغرور کہاں ہیں۔
سب اس مٹی کے اندر چلے گئے۔ خاک سے بنے تھے پھر خاک ہو گئے۔
دُنیا کی تمام امیدیں چھوڑ گئے۔ اللہ باقی و جاوید کے سوا کوئی ہمیشہ رہنے والا نہیں۔

صفحہ ۲۱۵

بزرگان۔ دنیوی بڑے لوگ +
فرعون۔ نام شاہ مصر مقابل موسیٰ +
اصحاب کہف۔ پانچ شخص عیسائی المذہب بادشاہ دقیانوس کے زمانہ میں روم میں تھے شاہ کے ظلم سے تنگ آکر غار کوہ میں جا کر عبادت میں مشغول ہوئے ایک کتا بھی انکے ساتھ ہے ایک مرتبہ ہوشیار ہوئے تھے۔ قیامت تک اسی حالت میں رہینگے۔ اس کتے کا نام

قطمیر بتاتے ہیں۔ ان کے نام بھی غیاث میں موجود ہیں
سمہ خر۔ خر عیسیٰ مشہور ہے عیسائی اُس کی تعظیم کرتے ہیں +
گرگان۔ مراد امرا و ملوک۔
نمرود۔ نام بادشاہ مقابل ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک مچھر کا ناک میں گھس جانا اُس کی موت کا باعث ہوا +

درپیش۔ سامنے آگے مصرع ثانی میں سر پیش جھکائے

گوسالہ۔ گائے کا بچہ کہتے ہیں کہ غیبت موسیٰ میں سامری نے ایک گائے کا بچہ سونے سے بنایا۔ وہ سحر یا خاکپائے اسپ جبریل کی وجہ سے بولتا تھا یوں بہتوں کو گوسالہ پرست بنا لیا +

بپا ویز ند۔ سولی پر چڑھا دیں +

گزیر ستے زمخلوق۔ قطع نظر از مخلوق کردے +

عیوق۔ ایک ستارہ قدر رابع سے بہت بلند ہے +

ترجمہ

اٹھائیسواں باب مذمت شاہان و امرا میں

دنیا کے بڑے لوگوں کا دیدار کس قدر برا ہے۔ انکے پاس جانا ایسا ہے جیسے یوسف کا پنجہ گرگ میں پڑنا۔

سب کے سب فرعون مغرور سے بھی بڑھ کر ہیں اور نمرود کی طرح ایک پریشہ سے رنجور ہیں یعنی ایک عاجز مظلوم کی آہ انہیں تباہ کر دیتی ہے۔

بادشاہ اگر کسی کو بلائے اور وہ بارگاہ میں حاضر ہو تو اپنے برابر ایک مجمع شیاطین دیکھے گا یعنی درباری سب بمنزلہ شیاطین ہیں۔ یا وہ گروہ جو حضوری رکھتا ہے ہمسر شیطان ہے۔

کوئی سر شکستہ[ل] زہریلے سانپ کی طرح ہے اور کوئی ڈنک ٹیڑھا کئے ہوئے بچھو کی طرح ہے۔

اگر لوگ داد کے خواہاں ہوں اور کوئی فریاد رس نہ ہو۔ تو مخلوق کے دل خوف و غم سے پگھلتے ہیں۔

اگر مظلوم کو آنے دیا اور وہ سامنے بادشاہ کے گیا تو کیا دیکھے گا کہ چند غافل اور مست لوگ سرجھکائے سامنے اور گرد و پیش شاہ موجود ہیں۔

اگر ان کے پاس اصحاب کہف ایسے معظم لوگ بھی آجائیں تو ان کی نظر میں کتے سے زیادہ ذلیل معلوم ہوں۔ اصحاب کہف کے سلام کا جواب غرور کی وجہ سے نہیں دیتے۔ اگر کوئی بات کہیں تو اس کا بھی جواب ندارد +

موسیٰ کی ایسی معقول بات پر بھی راضی نہیں گوسالہ بنا کے اسے خدا ماننے پر تیار ہیں۔

عیسیٰ ایسے شخص کو ذلت کے ساتھ سولی پر چڑھا دیں اور گدھے کے سم کی عزت تذلل کے ساتھ کریں۔

ل۔ چوٹ کھایا ہوا سانپ زیادہ غضبناک ہوتا ہے +

اُنتیسواں باب قناعت کے بیان میں

کسی خزانہ کو خزانۂ قناعت سے بڑھ کے نہ سمجھ قناعت کرنے والا مال سے مستغنی ہے۔
میں یہی کہونگا کہ حرص کا علاج نہیں ہے۔ اگر مبتلائے حرص ہوں تو مجھسے بڑھ کر دُنیا میں کوئی بیچارہ نہیں
اس میں کیا حرج ہے اگر مخلوق سے قطع نظر کرلیجائے اور گوشہ نشین کا سر عیوق پر ہو۔
اگر ہم تھوڑی غذا اور لباس پر اکتفا کریں تو پھر ہمیں کسی کی مدح کرنے کی کوشش کی ضرورت نہ ہو۔
رات کو ایک گوشہ اور سونے کی جگہ ہو۔ کوچہ صفا ہو اور چشمہ آب ہو۔ بس اتنے ہی کی ضرورت ہے۔

صفحہ ۲۱۶

مردان ۔ اللہ والے + بکوشی عمل میں کوشش کر + دوشیزہ ۔ باکرہ عورت + کاربستن عمل کرنا + خضر آب ۔ آب حیوان چشمۂ زندگانی +

فرج ۔ کشائیش ۔ آسائیش ۔ آرام + اعمی ۔ اندھا + شور آب ۔ کھاری پانی + حرج ۔ تنگی ضیق + ثمین ۔ قیمتی +

ترجمہ:۔ میں اللہ والوں کی رفاقت کا امیدوار ہوں۔ اے اللہ اس امید سے مجھے ناامید نہ کر۔
میرے دل کو اپنے نور سے روشن کردے اور میرے قلب کو توفیق پیروی مصطفےٰ دے۔

تیسواں باب ختم کتاب میں

میں نے اپنے دل پاک سے تین سو شعر کہے۔ سب اشعار طبیعت و ادراک کے لئے مرغوبیت میں بمنزلہ
زن باکرہ ہیں۔
میری طبیعت نے ان اشعار کی پوری زینت کی ہے اور عقل نے اس کا نام سعادت نامہ رکھا۔
یہ مکمل ہے تیرے لئے اگر تجھ میں عقل و ہوش ہے۔ موتی کی طرح اس کو کان میں پہن اور اس پر عمل کی کوشش کر
جس کے کان میں غفلت کی روئی ہے وہ اسے پڑھ کے بھلا دے گا۔
میرا کام سخن کے موتیوں کا ڈھیر لگانا ہے اور خوش نصیب کا کام اس پر عمل کرنا ہے۔
اس خزانہ کا دروازہ میں نے تیرے سامنے کھول دیا ہے اور اس کی کنجی تیرے ہاتھ میں دیدی ہے۔
ہر قسم کے پانی کا ذائقہ تجھے چکھا دیا ہے تاکہ تو آب حیوان اور کھاری پانی میں تمیز کرسکے۔

جان کی آنکھوں سے معانی کے چہرہ کو دیکھ نہ یہ کہ معنی چھوڑ کے ظاہر پر تو آپڑے۔

ہر کام میں اگر سعادت کو اپنا معین چاہتا ہے تو اچھی باتوں کو چھوڑ نہ دے اُس پر عمل کر۔

جو شخص جہالت سے بری نہیں ہے اگر ان نصائح پر عمل نہ کرے تو اُس کا عیب نہ کر کیونکہ وُہ اندھا ہے اور ندہا معذور ہے

کان میں پہن لے کیونکہ یہ قیمتی موتی ہیں۔ ناصر بن خسرو کی بات (نصیحت) یہی ہے۔

صفحہ ۲۱۷

بحر غزل مضارع مثمن اخرب مکفوف بروزن مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دو بار چاروں ہم طرح غزلوں کا وزن یہی ہے +

کشتی شکستگان - جنکی کشتی ٹوٹی ہوئی ہو یا کشتی نشستگان - جو کشتی پر سوار ہوں +

عرضہ دارد - پیش کردے +

حلقۂ گل و مل مجلس نو خط شدگان طریقہ +

آہ - افسوس + **آئینۂ سکندر** - مراد دل عاشق +

لقا - حیات - عمر - زندگانی +

باد شرطہ - باد موافق + **فرصت غنیمت** +

جام جم - جام جمشید یا جام مے +

ہات الصبوح هبّوا - شراب صبحگاہی لا اور آؤ اے مستان + **ہبّوا** - آمادہ اور مہیا ہو جاؤ - ہاے ہوز سے کسی نسخہ میں نہیں دیکھا +

ا - سعدی

ترجمہ :- ہمارا اشتیاق اور صبر اے یار حد سے زیادہ گذر گیا ہے اگر تجھے صبر و تحمل ہے مجھ میں تو تحمل نہیں رہا

کبھی تو بچشم افسوس سے ہماری حالت پر نظر کر کیونکہ بادشاہوں کے خوان سے فقیر کو نعمت ملا کرتی ہے۔

بغیر تیرے میں زندگی کو پسند نہیں کرتا ہوں کیونکہ حیات میں بلا دوست راحت و لذت نہیں ہوتی ہے۔

اگر بندگان درگاہ پر سلطان خشمناک ہو تو اُس کو اس کا حق ہے مگر جفا کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔

پلٹ آ اور جان شیرین خدمت کے لئے لیلے۔ درویش بے سر و سامان کے پاس جان کے سوا اور کیا ہے

اے اللہ تو معشوق کو زندہ اور سلامت رکھ۔ اتنا کہ عاشق پھر دیدار معشوق کر سکے۔

اے سعدی نیک بختی ہو یا سختی دونوں قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ پھر نیک بختی یا سختی جو لاحق ہو راضی بہ قضا رہ

ب - خواجہ حافظ شیرازی

اے عاشقان خدا حسبۃً للہ توجہ کرو کیونکہ درد فراق سے میرا دل میرے اختیار سے باہر ہوا جاتا ہے

افسوس ایسی حالت میں راز عشق جس کے چھپانے سے درجۂ شہادت ملتا ہے۔
اب وہ آشکارا ہو جائیگا۔ اس لئے کہ دل پر قابو باقی نہیں رہا ہے۔
جب سے ہم عالم تقید میں آ گئے ہیں ہماری حالت ٹوٹی کشتی میں بیٹھنے والوں کی سی ہے۔
اے باد موافق (رہبر کامل) چل (مدد کر) ممکن ہے کہ تیری توجہ سے پھر ہم روئے معشوق دیکھ سکیں
یہ تھوڑے دنوں کے لئے جو گردش چرخ تیرے موافق ہے اسکو افسانہ و افسون سمجھ اور مغرور نہ ہو۔
کیونکہ یہ محض فریب ہے پس اس موقع کو غنیمت سمجھ اور جو بھلائی دوسروں کے ساتھ ہو سکتی ہے کر لے
ممکن ہے کہ پھر ایسا موقع نہ ملے۔ احسن کما احسن اللہ الیک
مجلس نو رسیدگان طریقت میں گل شب کو مرشد کامل نے کیا خوب فرمایا کہ اے مستان مے عشق
شراب صبحگاہی لاؤ اور اُسے پیکر ہستی ہو ہومہ سے درگذرو۔
اے سالک راہ عشق تیرا جام مے ہی آئینہ سکندر کا مرتبہ رکھتا ہے۔ یا تیرا دل ہی جام جم کے مانند ہے
(جب صاف ہو) اس میں غور سے دیکھ توجہ دلی سے کام لے تاکہ برائیاں سلطنت دنیوی کی یا نفس امّارہ
کی تجھ پر ظاہر ہو جائیں +

صفحہ ۲۱۸

صاحب کرامت۔ مراد مرشد +
تفقد۔ غمخواری۔ پرسش +
ہنگام تنگدستی۔ حالت ہجوم غم +
کیمیائے ہستی۔ مراد عشق +
پارسا۔ بعض شارحین کی رائے ہے کہ الف
اس لفظ میں زیادہ ہے۔ اور پیران پارس سے
مراد بزرگان شہر شیراز اور دلیل اس کی صحت کی
یہ قرار دیتے ہیں کہ پیران پارسا اس سے پہلے
آچکا ہے تکرار قافیہ کی وجہ سے ایطا ہو جائیگا +
پار آمدن۔ صحیح باز آمدن۔ واپس آنا +

ہمت۔ اصطلاح فقرا میں بمعنی دعا +
سفال۔ مٹی کا پیالہ +
شکرانہ سلامت۔ اُس سلامتی کے شکرانہ میں
جو تجھے درگاہ خدا سے حاصل ہے +
عیش و مستی۔ عشق و محویت +
قارون۔ موسیٰ کا خالہ زاد بھائی بڑا مالدار تھا
کہتے ہیں اُس کے خزانہ کی کُنجیاں چالیس اونٹوں
کا بار ہوتی تھیں۔ مراد صاحب عرفان +
مشک سا۔ مشک سائیدہ اے مشکیں +
مشام۔ دماغ + رہ بنہم صحیح رہ بہ بندم۔ راستہ کو بند کرنا

دنداں زدن - کاٹ کھانا۔ کنایہ - جو دعا یا عبارت آثر نگ پر کندہ ہوتی ہے مجھے نقش مانع نہیں ہے

ترجمہ :- اے مرشد و رہبر اُس سلامتی کے شکرانہ میں جو کہ تجھے خدا سے حاصل ہے کسی دن تو مجھ درویش بے سر و سامان کے ساتھ غمخواری سے پیش آ -

دونوں جہان کی راحت ان دو باتوں کی تفسیر ہے کہ دوستوں کے ساتھ لطف و مہربانی سے اور دشمنوں کے ساتھ مدارات سے پیش آؤ -

ہجوم غم دنیا کے وقت عشق و محبت کی کوشش کر کیونکہ یہی عشق محتاج معرفت کو صاحب عرفان بنا دیتا ہے

اگر مطرب حریفان میری یہ غزل گائے تو پیران فارس (غیر عاشق) میں بھی وجد پیدا کر دے -

کوئے نیکنامی میں تو قضا و قدر نے ہمیں جانے کی اجازت ہی نہیں دی ہے - اگر اے معشوق تجھے میری یہ حالت پسند ہی نہیں تو میری تقدیر کو بدل دے +

حافظ نے اپنے آپ سے شراب میں لتھڑی ہوئی گدڑی نہیں پہنی ہے - اے شیخ پارسا مجھے ملامت نہ کر اور معذور سمجھ جیسا قسمت میں لکھا ہے ویسا صادر ہو رہا ہے ہم مجبور ہیں +

(تین شعر اس غزل کے انتخاب میں نہیں آئے)

ج - مولانا عبدالرحمٰن جامی

چہرہ کے ایک طرف تو نے زلف معطر کو لٹکایا اور ہمارے روز روشن کو شب تار بنا دیا یعنے وُہ زلف مانع دیدار ہوئی اور غم و الم نے مجھے گھیر لیا -

تیری خوشبو ہر دماغ تک پہنچے یہ بہت افسوس کے لائق بات ہے اگر مجھ سے ممکن ہو تو میں تیرے پاس آنے جانے کا راستہ صبا بند کر دوں تاکہ غیر تک تیری خوشبو نہ لیجا سکے -

ہجر کے پل پڑنے کے بعد بغیر تیری دولت وصال کے صبر گریز کا واپس آنا ممکن نہیں - یعنی تیرے ہجر میں صبر ناممکن ہے -

رقیب تیری گلی میں میرے ساتھ نیش زنی کرتا ہے - بیشک گدا اور کتّے میں تو جھگڑا ہوا ہی کرتا ہے -

سلطنت کی بنیاد دعائے فقیر پر منحصر ہے - ایوان بادشاہ کے کتابہ پر یہی لکھا ہوا ہے -

ایسی حالت میں ہر کس کی صحبت سے اُنس کر سکتا ہوں تیرے عشق نے تو میرے ساتھ یاران آشنا کو بھی بیگانہ بنا دیا ہے

اے جامی تیری حالت کی صفائی میں کمینہ طبیعت لوگوں کی وجہ سے کمی آگئی تو نے اپنے جام جہان نما (دل) کو کالی مٹی کا پیالہ بنا دیا۔

د۔ سید میر حاج

اے ساقی جام جہان نما کو دورہ دے تا کہ راز ہائے پنہانی عشق تجھ پر وہ جام ظاہر کر دے۔
آدھے گھونٹ کے لئے مست لوگ کب تک مے فروش سے یاری اور محتسب سے مدارات کرتے رہیں

صفحہ ۲۱۹

دل سرد ساختن۔ دل پھیکا پڑ جانا۔
جام۔ صحیح بام۔
صف نعال۔ جوتی اتارنے کی جگہ۔
درگذشتن۔ ہلد دینا۔
پیشگہ۔ صدر۔
بحر رمل مثمن مخبون محذوف یا مقصور۔

ترجمہ۔ میری تمنا یہ ہے کہ میری جان کے کام میں وہ لب آئیں جنہوں نے آب حیوان سے میرا دل سرد کر دیا ہے
تیرے سرو ایسے قد پر وہ زلف پریشان اگرچہ بلائے جان ہے مگر میں اس بلا کو پسند کرتا ہوں۔
میں غم کے سمندر میں ڈوبا ہوں اے نصیب میری مدد کر۔ اور میرے ہاتھ میں اس یار آشنا کا ہاتھ پکڑا دے کہ وہ دستگیری کرے۔ آشنا کا لفظ بہت خوب صرف ہوا۔
اے دل میخانہ میں آب وہوائے جنت کا لطف ہے اگر ہو سکے تو آب وہوا کو حاصل کر۔
اگر السی کی طرح جام مے سرخ تیرے ہاتھ پر ہو تو پھر تو دل سے خیال غلط کو نکال سکتا ہے۔

۲-۱۔ حضرت خواجہ کمال

یہ کون منزل کیسی بہشت اور کیا مقام ہے۔ یہاں عیش باقی۔ لب ساقی اور مے و جام موجود ہے۔
جو دولت کہ سب سے منہ پھیر گئی اس منزل عشق سے نہ ہٹی جو شادی کہ سب سے الگ ہو گئی یہاں کی غلام ہے
جب ہمارے طربخانہ میں غم دل کے ساتھ تو آئے گا تو سب بھیگے غم نہ کھا یہاں غم کھانا حرام ہے۔
ہم بام فلک پر ہیں جب ہمارے پاس سے اے مخاطب تیرا گذر ہو تو آہستہ گذر کیونکہ یہاں جام اور لب بام ہے۔ جب جام مے اور لب بام یار ہو اسکو چھوڑ کے چلا جانا مسلک عشق سے بہت بعید ہے۔

ہم رندوں کی محفل میں صدر و پائین نہیں۔ یہاں شاہ و درویش میں کچھ امتیاز نہیں۔
عود کی طرح ہم رندوں کی محفل میں جلتے رہنا اور گرم روی کام ہے۔ سوائے زاہد افسردہ دل کے
کہ وہ ہی اس محفل میں بھی خام کار ہے۔ اس میں گرمی اور حرارت نہیں پیدا ہوتی ہے۔
اے کمال جس مقام پر تم ہو اس کی نسبت کب تک پوچھتے رہو گے کہ یہ کیا مقام ہے کہ جس مقام میں نہ جائے
نزول ہے اور نہ جائے قیام ہمیشہ یہاں سرگرداں ہی رہنا پڑتا ہے۔ اسکی کوئی انتہا نہیں۔

ب۔ مولانا عبد الرحمٰن جامی

گوشہ باغ اور کنارہ نہر اور لب ساغر یہاں ہے اے ساقی اٹھ کہ ایسی حالت میں شراب سے پرہیز حرام ہے
شیخ گوشہ عبادت خانہ میں اگر ذوق وجد میں مست ہے تو ہم ہیں اور میخانہ کہ یہاں یہ حالت وجد دائمی ہے

صفحہ ۲۲۰

جمشید حضرت سلیمان و نیز بادشاہ ایران + خسرو شام سلیمان و ماہ۔ لفظ شام اس محل پر خوب ہے
برلب بام۔ کوٹھے پر۔ اصطلاحات قریب غریب غمزہ | وزن بحر فاعلاتن فعلاتن فعلاتن و فعلن یا فعلات

ترجمہ۔ تو نے پیالہ اپنے منہ سے لگایا ہے مست تمیز نہیں کر سکتا کہ تیرے لب سرخ ہیں یا مے سرخ۔
تیرے حلقہ زلف میں صرف میرا ہی دل گرفتار نہیں۔ یہ تو ہر مرغ دل کے لئے جال ہے۔
تو تیغ اس لئے کھینچتا ہے کہ میرے دل کو دو ٹکڑے کر دے تیغ کو رکھدے کیونکہ تیرا ایک غمزہ
اس کے لئے کافی ہے۔
مشکلات عشق کی تشریح ہوشیاروں اور عقلمندوں کے سامنے نہ کر۔ اس نکتہ خاص کو اس مجمع عام
کے سامنے نہ بیان کر یہ خردمند اس کے سزاوار نہیں۔
جامی تیرے شوق ہی سے مست ہو گیا حالانکہ اس نے نہ شراب دیکھی اور نہ جام۔ یہ تو بزم عشق ہے
یہاں مے و جام کی کیا ضرورت ہے۔

ج۔ مدون کتاب تحفۃ الحبیب یعنی فخری

زلفوں کو کھول دے کیونکہ جہان گرفتار اسی جال کی ہے مرغ دل ہر چیز سے گریز کرتا ہے مگر ان زلفوں کا رام ہے

شراب صاف ہے اور چمن پھولوں سے لدا ہے اور معشوق ساقی ہے پھر توبہ و پرہیزگاری ایسے محل پر حرام ہے
اس بزم مے و معشوق میں ذکر جنت و خلد کون کریگا - یہاں میرے پاس تو ان دونوں مقاموں سے بہتر مقام ہے
محتسب کو ہماری مجلس کے ذکر کا حق نہیں ہے محتسب خود کیا چیز ہے اور یہاں ہوشیار ہی کون ہے
مستان میکدہ کے سامنے بخشش کی شیخی نہ کر یہاں تو ملک سلیمانی ایک جرعہ کی قیمت ہے -
جو کوئی صبحگاہی شراب پینے والوں کی بزم میں آجاتا ہے چاہے وہ بادشاہ ملک شام ہی کیوں
نہ ہو تب بھی وہ سویرے اٹھتا ہے -
اے میرے ماہ تو اپنا چہرہ دکھا کیونکہ خورشید فلک تیرے تماشائے دیدار کے انتظار میں لب بام پر ہے -
تیرے عاشقوں کے لئے قاصد اجل کی کیا ضرورت ہے انکی ہلاکت کیلئے تیرا ایک غمزہ کافی ہے
فخری کون ہے جو تیرے دروازہ کی غلامی کا دعویٰ کرے یہاں تو شاہ حبش و مصر بھی غلام ہیں +

صفحہ ۲۲۱

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور	خشک فرو ماندن - متحیر و متعجب رہ جانا +
بروزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا مفاعیل +	غربت زدہ - مسافر +

۳ - امیر شاہی

ابر آیا اور اطراف چمن پر رو یا برسا، اور شبنم سے رخ گل و سمن دھو دیا (قضا و قدر نے)
اس باغ سے تیرے شہید داغ لیکر گئے لالہ کی طرح خون جگر سے ان کے کفن آلودہ تھے -
کبھی ناز اور کبھی عشوہ اور کبھی لطف اور کبھی ظلم یہ باتیں تیرے سوا کس کو آتی ہیں -
مجھ سے کوئی بات سن اور کوئی بات کہہ کیونکہ تیرے لئے میں نے بہت کچھ برا بھلا لوگوں سے سنا ہے
تیرے عشق میں صبر و دل و دین میرا جاتا رہا اور اب اس عشق کی بدولت شاہی اکیلا رہ گیا ہے

ب - مولانا نور الدین عبدالرحمٰن جامی

اے معشوق تیرے چہرے نے رونق گل و سمن دور کر دی اور تیرا دہن تنگ غنچوں پر باتیں مارتا ہے -
اگر سرو تیرے قد سے مشابہ نہ ہو تو پانی کی طرح زنجیر سے باندھ کے بھی مجھے بطرف چمن نہیں لیجا سکتے -

صحرائے عدم شہیدوں سے تختۂ لالہ بن گیا جو تیرے داغ کے ساتھ کفن خون میں ڈوبے ہوئے گئے ہیں
ہر غنچہ سے صبا نے تیرے لطف دہن کو کہدیا ہے اسی لئے تو حیرت میں اُنکے منہ کھل کے رہ گئے ہیں
ہمارے دل کی رہائی تیری زلف سے محال ہے جس میں اس قدر خم و شکن ہے۔
تیرے صحرائے عشق کی سرگردانی کی لذت کے ہوتے ہوئے ان مسافروں کو رغبت وطن نہیں۔
جامی جو تمام فنون میں مشہور ہے وہ تیرے وصف خط میں قلم کی طرح خشک ہو کے رہ گیا ہے۔

صفحہ ۲۲۲

بحر غزل شیخ سعدی (نمبر ۱) مجتث مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات دو بار +
نیشکر شیرینی شکل میں انگشت کا مشبہ بہ ہے +

درمیان انداختن ۔ پیش کرنا ۔ سامنے لانا +
در زبان انداختن ۔ بدنام کرنا +
دریغ باشد ۔ باشد کی دال کی جگہ زحاف تسکین اوسط ہے اس لئے دوسرے رکن کا وزن مفعولن ہوگا +

ترجمہ :۔ جیسے کسی چمن میں سمن میں سے تیری بو پاتا ہوں ۔ پانی کی طرح تیزی کے ساتھ شور کرتا ہوا چمنوں کی طرف جاتا ہوں ۔ شور اور سرعت دونوں میں پانی سے تشبیہ ہو سکتی ہے۔
تو ہم سے نہیں بولتا لیکن تسلی کے لئے میں اپنے دل سے تیری طرف سے باتیں کرتا ہوں۔
تیرا رخسار خم زلف سے آراستہ ہے کیونکہ غم رشک سے چہرۂ گل پر شکنیں پڑی ہیں۔
تیرے دہن شیریں کے زمانہ میں حسین لوگ اپنی انگشت کو جو مثل نیشکر ہے حیرت کے ساتھ اپنے دہن میں رکھتے ہیں۔
تا کہ پیاسوں (مشتاقوں) کو چاہ ذقن سے نکالے تیری زلف سیہ نے رسیاں چُن رکھی ہیں ڈھیر کر دی ہیں۔
اے ساقی زمانہ بہار ہے اور دل غنچہ بنی ہے (منقبض اور نشاط سے خالی ہے) کیونکہ صراحی شراب سے پُر نہیں ہے پھر صرف گل (بہار) سے کیا نشاط پیدا ہو سکتی ہے +

نمبر ۱ ۔ شیخ سعدی

یہ کیسا فتنہ تھا جسے تیرے حسن نے عالم میں پھیلا دیا ۔ کہ ایک منٹ کیلئے نظر تجھ سے اُٹھا نہیں سکتے۔
تیرے غمزہ نامہربان خونخوار کی بلا نے دل یاران مہربان کا کیسا خون کر رکھا ہے۔

عقل و عافیت سے میں اُسی دن سے الگ ہو بیٹھا جس دن زمانہ نے تیرا ذکر پیش کیا (ظاہر کیا) نہ بوستان ہی رہا اور نہ باغ ہی کیونکہ تیرا سرو قامت اُگا اور اُس نے شورش باغ و بستان میں ڈال دی۔

تو دوستی کر تا رہ اور ہرگز مجھے نظر سے نہ گرا کیونکہ دشمن نے تجھے فائدہ اُٹھانے کے لئے مجھے بدنام کیا ہے یا تیرے ہی لئے تو مجھے بدنام کیا ہے۔

تیری آنکھوں کی قسم جس آنکھ کو تجھسے اٹھالیں (پھیر لیں) پھر اُسے ماہ و آسمان پر ڈالیں۔ تو افسوس کے لائق بات ہوگی۔

یہ بات ایک دن دوستوں تک پہنچے گی کہ سعدی نے یاروں کے لئے اپنی جان دیدی۔ اس شعر کے مصرع اولیٰ میں بھی لفظ حکائیت کی ت پر زحاف تسکین اوسط ہے۔

صفحہ ۲۲۳

خود فروشی کردن۔ اپنی تعریف کرنا + | مفتول۔ بٹا ہوا۔ گندھا ہوا +

ترجمہ۔ شیخ عراقی

تیری دونوں آنکھوں نے جو ایک گرہ ابروؤں پر ڈالی ہزار فتنے اور شورشیں جہان میں ڈالدیں۔

تیری زلفوں کے فریب نے عاشقوں کے ساتھ کیا شعبدہ بازی کی جس کے پاس جان و دل تھا اس نے پیش کر دیا۔

جب میرا دل تیری زلفوں کا خیال رکھتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ کبھی کبھی اپنے آفتاب رُخ کا سایہ اُس پر تو ڈالے تیرا چہرہ میری آنکھوں کے لئے سزاوار ہے لیکن کیا فائدہ کہ تیرے چہرہ سے نقاب نہیں اُٹھا سکتے۔

تیری مقبولیت نے دُوسروں کو وصل کے صدر پر پہنچادیا مگر میرے دل شکستہ کو آستانہ پر پھینکدیا۔

عراقی نے دل و جان سے اُسی وقت سے اُمید منقطع کرلی جبسے تیری چشم سحر انگیز نے تیور پر بل ڈالے۔

ج۔ خواجہ حافظ شیرازی

جو خم تیری ابروئے شوخ نے کمان میں ڈالا یعنی تو نے جو کمان ابرو کو کھینچا تو مجھ ناتوان زار کی جان کو ہدف

بنانے کے لئے کھینچا ہے۔
دونوں عالم کا وجود نہ تھا تب بھی رنگ اُلفت تھا زمانہ نے بنیاد الفت کوئی اب سے نہیں ڈالی ہے
شراب پی کر پسینہ بہتا ہوا جب تو چمن میں گیا تیرے چہرہ کے نور نے ارغواں میں آگ لگا دی۔
نرگس نے جب اظہار تفاخر کیا تو ایک ادنیٰ کرشمہ تیرے فریب چشم نے سو فتنے جہان میں برپا کر دیئے۔
چونکہ غنچہ نے تیرے دہن کے دھوکے میں مجھے ڈال دیا اس لیئے بزم چمن میں کل شب کو میر اگذر مستی کے تھا۔
بنفشہ اپنی بٹی ہوئی زلفوں میں گرہ لگا رہا تھا صبا نے ذکر تیری زلف کا پیش کر دیا۔
اس بات کی شرم سے کہ سمن کو لوگوں نے تیرے چہرے سے نسبت دی سمن نے صبا کے ہاتھوں سے اُن کے منہ میں خاک ڈال دی۔
اب میں اپنے خرقہ کو شراب سرخ کے پانی سے دھوتا ہوں قسمت ازلی کو کوئی اپنے سے دور نہیں کر سکتا۔
حافظ کیلئے اسی خرابی میں بھلائی تھی جب تو بخشش ازلی نے اُسے شغل مے مغان میں منہمک کر رکھا ہے

صفحہ ۲۲۴

بحر غزل ۔ محبتت مثمن مخبون محذوف یا مقصور بر وزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات +

خود رنگ ۔ پختہ رنگ +

نیرنگ ۔ مکاری ۔ دغا ۔ فریب +

شہنشاہ ہفت اورنگ ۔ سات تختوں کا بادشاہ کنایہ از ممدوح خسرو و آفتاب نبی و خدا +

باد در چنگ ۔ خالی ہاتھ +

سپر انداختن ۔ عاجز ہونا +

ہوا ۔ خواہش +

شکر رنگ ۔ شیریں و لذیذ ۔ حق تو یہ ہے کہ اس لفظ سے مجھے مفہوم سمجھنے میں عجز ہے اگر بجائے شکر قمر ہو تو تکملہ کی تشبیہ استدار میں ٹھیک ہوتی ہے +

ترجمہ ۵-۱ - شیخ سعدی شیرازی

جو دل کہ عاشق بھی ہو اور پھر صابر بھی وہ دل نہیں پتھر ہے ۔ عشق و صبوری میں تو بون بعید ہے۔
یعنی عشق میں صبر نا ممکن ہے ۔ اس شعر کے قوافی میں قافیہ دلوں کے اصول سے ایطا ہونا چاہیئے۔
مگر ایسا نہیں ۔ فرہنگ کے معنی ترکیبی سے بحث بیکار ہے ۔ ایک فاصلہ کیواسطے اسم ہے پس قافیہ صحیح ہے

میرے ہم مسلک (عاشق) مجھے ملامت نہ کریں کیونکہ صبر مسلک عشق میں اُسکی مثال ایسی ہے جیسے شیشہ اور پتھر جس طرح پتھر سے شیشہ سلامت نہیں رہ سکتا اسی طرح عشق میں صبر قایم نہیں رہ سکتا۔
مَیں کسی کی نصیحت کیا سنوں یا اس میں مصلحت ہی کیا ہوگی۔ میری تو نگاہ ساقی پر ہے اور کان چنگ پر لگے ہیں۔ پھر کسی کے منع کرنے کو مَیں کیا سُنوں اور میرے نزدیک اس میں مصلحت ہی کیا ہے۔
اب مجھے چھپا کے شراب سماع (رقص و سرود) کا مرتکب نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ عشق میں نام نیک تو ننگ و عار کی چیز ہے ؎ گرچہ بدنامی ست نزد عاقلاں ۔ ما نمیخواہیم ننگ و نام را
کسی کی یاد میں مَیں نے دامن نسیم و صبا سے تمسک کیا ہے مگر حاصل کیا وہی موچی کے موچی رہے۔
مجھ سے بگڑے ہُوئے کے پاس یہ پیام کون لیجائے کہ اگر ارادہ جنگ ہے تو آؤ میں نے تو ہتھیار ڈالدئے ہیں
دل سعدی سے عشق ملامت کر دُور نہیں کرسکتا۔ حبشی کے رنگ کی سیاہی کہاں جاسکتی ہے وُہ تو پختہ رنگ ہے

ب۔ امیر خسرو دہلوی

شگوفہ میں سے غالیہ کی خوشبو آتی ہے اور ہوا بھی گلرنگ ہو رہی ہے یعنی بہار ہے لہذا شراب صاف اور نغمہ چنگ کی خواہش ہے (غالیہ ایک خوشبوئے مرکب قیمتی)
آؤ اور بند قبا کھولدو اور تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھو۔ کیونکہ عشق تیری قبا کی طرح میرے دل پر تنگ ہے۔
اگر غمزہ تجھے بُری باتیں سکھائے تو اُس کی نہ سُن کیونکہ اُس کے دماغ میں ہزاروں حالیں سمائی ہوئی ہیں
تیرے خصایل نے مجھے بے طرح مارا ہے اور یہ فتنہ اُس بانکی ٹوپی اور کلمہ قمر رنگ کا ہے۔ فتنہ کی نسبت قمر سے دیتے ہیں۔ حافظ ؎ ایں چہ شوریست کہ در دورِ قمر مے بینم ۔ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم
خسرو مسکین کے ہاتھ سے پیالہ لے کیونکہ وُہ غلام شہنشاہ ہفت تخت ہے +

صفحہ ۲۲۵

فسحت۔ وسعت۔ فراخی + | بریشم۔ تار ساز +

ترجمہ۔ ج۔ شیخ عراقی

میرے معشوق کے چہرہ میں ہر ساعت اور ہی رنگ ہے کیونکہ اُسکے ہر خم زلف میں ہزار نیرنگیاں ہیں۔

اگر دل میرے ہاتھ سے گیا تو جانے دو کیونکہ میرے ہاتھ میں بجائے دل سرِ زلف معشوق موجود ہے
جس وقت سے کہ ایک خراباتی میرے دل کو لے بھاگا ہے مجکو تمنّا میکدہ اور بادہ اور چنگ کی ہے
بایں حیثیت کہ میں شراب عشق کا مست ہوں مجھے کیا مطلب کرامات و نام یا ننگ سے ہے
اے عراقی خونریزی نہ کر اور صلح اختیار کر کیونکہ صلح جنگ سے بہرحال بہتر ہے۔

د۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی

تیری گلی کے مقابلہ میں فراخی حرم بھی تنگ ہے۔ کعبہ اور تیری گلی میں بڑا فرق ہے۔
میرا دل ضعیف ہے اور ہر طرف سے ملامت ہوتی ہے کیا کروں کہ شیشہ دل ہے اور جہاں جاتا ہوں وہاں سنگ (ملامت) ہے
ہمارے مجمع میں ذکر تار تسبیح نہ کرو ہمارے اہل مجلس کے کان تو تار چنگ پر لگے ہیں۔
صحن چمن و باغ سے اس دل کی تفریح نہیں ہو سکتی ہے جو بے گل رخسار سے غنچہ کی طرح تنگ ہے۔
لوگوں کی صلح و جنگ سے تیرے غم نے مجھے فارغ کر دیا ہے نہ مجھے کسی سے خیال صلح اور نہ طاقت جنگ ہے
جیسا آئینہ (دل) ہو ویسا ہی تیرا حسن منہ دکھاتا ہے۔ افسوس ہمارے آئینہ پر تو زنگ چھا گیا ہے۔
جامی کے رخ زرد اور اشک خونیں کی دو رنگی پر نظر نہ ڈالو طریق محبت میں تو وہ ہمیشہ یک رنگ ہے

صفحہ ۲۲۶

بحر غزل۔ رمل مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات یا فعلن دو بار۔ رکن اوّل میں فعلاتن اور فاعلاتن دونوں لا سکتے ہیں اور ہر فعلاتن کی جگہ مفعولن جائز ہے
سیہ روز۔ بدبخت مشار الیہ دل +
دل مسکین صحیح۔ دلے مسکین غلط +

خراب آباد۔ ویرانہ ہر جاک صحیح ہر جا کہ آمادہ و سجادہ کی کتابت آماد و سجاد سے غریب ہے میرے خیال میں مکتوب غیر محسوب اس ہائے مختفی کو ہونا چاہئیے مگر جامع اس غزل کو دو اجدی غزل سے ہم طرح قرار دینا تھا اس لئے اس غزل کے کل قوافی سے ہائے مختفی کو حذف کر دیا ہے ہمشر۔ کمال +

ترجمہ ۶-۱۔ خواجہ حسن دہلوی

جس کسی نے در یار پر سر رکھ دیا ہے۔ جہاں کہیں کوئی دروازہ نصرت ہے عشق نے اس کے سامنے کھول دیا ہے

دوست نے جو داغ میرے دل پر لگایا ہے اے مخاطب تجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے وہ محبت کی مہر ہے جو اُس نے ہمارے سینہ پر لگادی ہے -
غمزہ تیر کی طرح ہے اور ابرو مثل کمان ہے اور زلف مانند کمند ہے تمام سامان بلا کا میرے دل کیلئے مہیا ہے
کل شب کو قمری قفس میں میرا قصہ درد کہہ رہی تھی عاجز و لاچار کے حال کو عاجز و لاچار ہی جانتا ہے -
اُسکے درد و غم میں دل ایک رات کو بھی خوش نہ سویا یہ بدبخت نہ معلوم کس روش میں پیدا ہوا ہے -
اُسکے غم کا جواب پھر کھیلونگا خرقہ زہد تو ہار چکا ہوں آخری داؤں میں اب جانثاری کی باری ہے -
بیچارے حسن کا دل آتش و دیگ کی طرح ہے بیشک یہ جوش درونی ہی تو تھا جو اُبل پڑا ہے -

شیخ واحدی

پیر مغاں کی باتوں میں سے مجھے ایک نکتہ یاد ہے کہ شراب پیو کیونکہ بنائے عالم فنا پر ہے جتنا موقع عیش کا ملے غنیمت ہے +
اب یہ وقت آگیا ہے کہ ہم خود گوشہ عبادت خانہ کو چھوڑ دیں ہم ایسے رندوں کا محل تو ویرانہ ہے -
ہمارے مرشد کی نظر تفرس میں کامل تھی جبھی تو معشوقوں کے دیکھنے سے منع نہ کیا جو میری فطرت سے محال تھا -
ہر وقت میری رغبت خوبی مے و مطرب کی طرف ہے میں کیا کروں عشق کا تو خاصہ یہی ہے -
اگرچہ ایک جماعت غلطی سے منکر اہل نظر ہے لیکن عاشق صادق اس قسم کی تفرقہ پرداز باتوں سے تو آزاد ہے -
صورت شیریں کی معنوی حالت کو سب لوگ نہیں دیکھ سکتے ہیں شیریں سے عشق کرنا حقیقت کمال فرہاد کی دلیل ہے -
جو کوئی پوشیدہ طور سے نظر چہرہ حسینان پر ڈالتا ہے کہہ سکتے ہیں کہ وہ علم نظر میں استاد ہے -
تحمل تجلی بھی کر سکے گا اور اخفائے عشق بھی رہیگا علم نظر کا لفظ خوب صرف ہوا ہے
اے واحدی تم تو دو تین دن پیشتر تارک تائب عشق سے ہو چکے تھے اب پھر عاشق ہو گئے -
یہ محل مبارکباد ہے - دو سہ روز کا لفظ خوب ہے کہ زیادہ مدت تک توبہ پر قائم نہ رہ سکے -
اور جائے مبارکباد بھی کیا خوب صرف ہوا ہے جو عشق کی قدر و عظمت کو بڑھا رہا ہے +

صفحہ ۲۲۷

بیقرار - بوجہ جنبش زلف مراد ہے +
ہزار - عدد معروف و بلبل یا نوعے از بلبل +
زورق - کشتی +

سرراہ گرفتن - راستہ روکنا + بارے - الحاصل +
کنارہ گرفتن - گود میں لینا - الگ ہو جانا +
ازیں بحر - از بحر عشق +

ترجمہ ۷ - ا - مولانا کاتبی

کیسے خوش ہیں وُہ لوگ جن کے ہاتھ زلف معشوق لگے - ایک بیقرار کو ہاتھ میں لیکر خود بیقرار نہ رہیں -
عیش دو عالم کیا چیز ہے یہی تو ہے کہ جُدائی طول و طویل کے بعد ایک دُوسرے سے بغلگیر ہوں -
معشوق حسین اگر سوز خم لگائیں تو کچھ پروا نہیں اگر ایک مرہم سے گرفتگی خاطر یار ہو تو یہ پروا کے لائق بات ہے
مصرع ثانی میں جزا محذوف ہے -
مجھے اُمید ہے کہ محشر میں اگر میرا شمار شہیدوں میں نہ کریں تو اُس کی گلی کا کتا تو کم از کم سمجھیں -
وصل کی گداگری کے لئے مَیں نے تیرا راستہ روکا جس طرح کہ فقیر لوگ کسی راہگیر کا راستہ روکتے ہیں -
اے کاتبی گل رویوں (حسینوں) سے بلبل کی طرح نالہ نہ کر کیونکہ ان لوگوں کے پاس ہر لحظہ تجھ ایسے ہزار ہیں -

ب - مولانا جامی

کیا اچھے ہیں وُہ لوگ جن کو خم طرہ یار میسر ہے اور تھوڑی دیر کے لئے پیچ و تاب زمانہ سے چھٹکارا پاتے ہیں
تا کہ اس دریائے عشق سے اُمید کی کشتی کنارہ پر پہنچے - کنارہ نہر اور لب جام اور لب یار ہونا چاہئیے -
تا کہ اس شکار گاہ (دُنیا) نا پیدا کنار میں آزادانہ زندگی بسر ہو کسی پہاڑ کی چوٹی یا تہ غار میں منزل ہونا چاہئیے
فقر و فنا کے صحرا کی ہیبت کو دیکھو کہ اس کی چوٹی کی قطار کو گروہ سوار سمجھتے ہیں -
تیرے غم سے سوختگان عشق مثل آتش بیقرار ہیں جبتک مرینگے نہیں ممکن نہیں کہ انہیں قرار آئے -
سمجھدار کحل البصر پر نظر نہیں ڈالتے اور تیری راہ کے غبار کو سرمہ بصیرت سمجھتے ہیں -
ہر ایک حاجی جب کعبہ سے نکلے اپنے وطن کی راہ لیتا ہے مگر جامی تیری خاک در پر مُنہ رکھ کر
یہاں قیام کرے گا +

صفحہ ۲۲۸

جم - جمشید موجد شراب و شراب خوار بود +
خاک انداز - مملو از خاک +
املاک - جاگیر - مراد دنیا جسے مزرعۂ آخرت کہتے ہیں
وادیٔ خاموشان - قبرستان +
تریاک - دوائے دافع زہر +

آب طربناک - شراب - مراد مستی عشق +
آئینہ پاک - دل مصفّا +
دود آہ - منہ کی بھاپ آئینہ کو تیرہ کر دیتی ہے +
بسر سبز - تجھے اپنی سرسبزی اور خوشحالی کی قسم +
قبا کردن - چاک کرنا +

ترجمہ - ج - مولانا طوسی

کیا اچھے ہیں وہ لوگ جنھیں لب سرخ کسی حسین کا میسّر ہے اور لب جان بخش یار سے مقصد دلی حاصل کرتے ہیں
دل زخمی کے راستہ کو تیری دونوں زلفوں نے روک دیا ہے جس طرح چور کسی راہگیر کا راستہ روکتے ہیں -
لالہ و نرگس اپنے زمانہ کے جمشید ہیں جبھی تو ہمیشہ کسی نگار کے لب سرخ کی یاد میں جام پیتے رہتے ہیں -
تیرے چہرہ کے سامنے جب ماہ و مہر کسی کام کے نہیں تو اُن کے لئے اس سے بہتر کیا ہے کہ اپنے کام لگیں -
اُس ماہ کے چہرہ اور آئینہ جام کے سامنے اے طوسی آہیں نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مکدر ہو جائیں +

۸ - ا - خواجہ حافظ شیراز

اے مخاطب اُٹھ اور سونیکے پیالہ (دل) میں شراب (مستی عشق) ڈال قبل اسکے کہ کاسۂ سر میں خاک پڑ جائے یعنی موت آ
نظر ملوث چہرۂ جاناں سے دور ہے - اُسکے چہرہ پر نظر اُس وقت ڈالو جب دل کو صاف کر لو -
ملک اس کھیت (دنیا) کا تجھے معلوم ہے کہ ثبات و قرار نہیں رکھتا شراب عشق سے آگ اس دنیا میں لگا
اے اللہ وہ زاہد خود بین کہ عیب ہی کو دیکھتا ہے اسکے آئینہ ادراک کو دھندلا کر دے تاکہ عیب بینی نہ کر سکے
انجام کار ہمارا مقصد گورستان ہوگا - فی الحال جوش جنوں سے گنبد افلاک میں ہلڑ مچا دے -
اے سرو (معشوق) تجھے اپنی سرسبزی و خوشحالی کی قسم کہ جب میں خاک ہو جاؤں تو غرور کو دماغ سے نکال
اور میری خاک پر اپنا سایہ ڈال یعنے جب میں مروں تو میری قبر پر آنا -
میں نے آنسوؤں سے غسل کر لیا ہے کیونکہ اہل طریقت کہتے ہیں پہلے خود پاک ہو تو تب اُس پاک پر نظر

میرا دل جس کو تیری زلفوں کے سانپ نے ڈس لیا ہے اسے اپنے لبوں کے تریاک والے ہسپتال میں رکھ۔ گل کی طرح اے حافظ اس کی خوشبو سے جامۂ وجود کو چاک کر ڈال اور اس قبائے جسمانی کو اس دلبر چالاک کے راستہ میں ڈال دے۔ یعنی راہ معشوق میں اپنے آپ کو فنا کر دے +

صفحہ ۲۲۹

جرعہ بر خاک انداختن میخوار شراب پینے سے پہلے ایک گھونٹ کسی کی یاد میں خاک پر گرا دیتے ہیں +

خس و خاشاک ۔ کوڑا کرکٹ ۔ مراد گل و لالہ +

ترجمہ ب ۔ مولانا جامی

یا تو تیغ ظلم سے میرے جگر کو چاک کر ڈال یا رحمت کی نظر مجھ غمناک پر ڈال۔
تیرے لب سرخ کی ہوس میں تشنہ لب خاک ہوا ہوں ساغر مے پی اور ایک گھونٹ میری خاک پر ڈال دے۔
میں تیرا پٹے وار کتا ہوں جب تو ارادہ شکار کرے شکار بند کے تسموں کا پٹہ میرے گلے میں ڈال دے۔
چہرہ تابناک کے ساتھ تماشائے گل و لالہ کیلئے نکل اور رشک کی آگ ان خس و خاشاک میں لگا دے۔
عشق کی باتیں کر اور حکما کے آئینہ ادراک عقل یا دل میں کوئی راز غیبی ڈال دے۔
کب تک صاحب نظر لوگ غم و درد کی تلچھٹ پیتے رہیں اے قضا خمخانہ افلاک میں پتھر مار کے اسے توڑ پھوڑ ڈال تاکہ پھر مجھے دُرد غم نہ دے سکے۔
اے جامی عشق سے نالہ کیوں کرتے ہو تم سے کس نے کہا تھا کہ سنگدل سرکش اور بے باک کو اپنا دل دو +

ج ۔ جامع کتاب یعنی فخری

کوئی تیر دل پر اس غمزہ بے باک سے لگا اور اس کی ہنسی سے نمک جگر چاک پر چھڑک۔
روئے تابان کے ساتھ جو تا ثیر شراب سے برافروختہ ہے بجانب گلزار چل اور برق کی طرح ان لالہ و گل میں اپنے چہرہ روشن سے آگ لگا دے۔
وقت صبح شبنم پڑے ہوئے گل کو باغ میں شرمندہ کر۔ تھوڑی دیر کے لئے چہرہ عرق آلود سے نقاب اٹھا دے
اے معشوق میرے دل میں اگر تیری فکر اور میری آنکھوں میں تیری تصویر نہ ہو تو میرے دل میں آگ لگا دے

اور میری آنکھوں میں خاک ڈال دے ایسے دل و دیدہ کس کام کے۔
اے فخری اگر تجھے کعبہ اقبال کی تمنا ہے تو اخلاص کا ہاتھ شکاربند کے حلقوں میں ڈال۔
عاشق کا کعبہ اقبال شکاربند معشوق سے خلوص کے ساتھ تمسک کرنا ہی ہے۔

صفحہ ۲۳۰

صف شکن ۔ بہادر ؛
پیمان شکن ۔ جو مفاد قالو ابلیٰ کے خلاف چلے ؛
دلق سالوس ۔ خرقہ مکر و فریب ؛
غبغب ۔ ٹھوڑی کے نیچے ابھرا ہوا گوشت جو حسن میں داخل ہے ؛

برخوردن ۔ فائدہ اٹھانا ؛
اہرمن ۔ خدائے خالق شر مراد نفس ؛
ناموس ۔ عزت ؛
قلب ۔ دل حصہ وسطی لشکر ؛
محروس ۔ محفوظ ؛

ترجمہ ۹ - ۱ - خواجہ حافظ شیراز

موزوں قدوالوں کا شاہ اور شیر دہنوں کا خسرو (میرا معشوق) ہے جو اپنی پلکوں کے تیر سے بہادروں کے قلب کو توڑ دیتا ہے۔
مست میرے پاس سے گزرا اور مجھ فقیر کو دیکھ کر کہا کہ اے تمام شعرا کے عزیز کب تک تیرا کیسہ سیم و زر (دل معرفت) سے خالی رہیگا میرا بندہ بن جا پھر تمام سیم تنوں سے فائدہ اُٹھالے۔
تو ذرہ سے کم تر نہیں ہمت نہ ہار اور محبت کرتا کہ خلوت گاہ خورشید میں رقص کناں تو پہنچ سکے۔
اگر پیالۂ شراب محبت تیرے پاس ہے تو جہان فانی پر اعتماد نہ کر اور زہرہ جبینوں اور نازک بدنوں سے فرحت حاصل کر۔
میرے مرشد پیمانہ کش مے معرفت نے (اسکی جان ہمیشہ خوش رہے) مجھسے کہا کہ عہد شکنوں کی صحبت سے پرہیز کر
باد صبا سے چمن میں نسبت لالہ وقت صبح میں کہتا تھا کہ یہ تمام سرخ کفن شہید کس کے ہیں۔
حافظ نے جواب دیا کہ ہم اور تم اس راز سے واقف نہیں لہذا مے سرخ اور سیمیں ذقنوں کی باتیں کرو۔
دوست سے تمسک کر اور دشمن سے قطع تعلق کر اور بندۂ خدا ہو جا اور ان شیطانوں سے محفوظ ہو کر بسر کر ؛

۹ب ۔ مولانا جامی

اے معشوق تمام سیمبر حسین، تیرے عشق میں اپنے سینوں پر پتھر مارتے ہیں اور تمام شیریں دہن تیرے لب میگوں سے تلخ کام ہیں ۔ یعنی معشوق بھی تیرے عاشق ہیں ۔

گل و بلبل تک ہوا نے اگر تیری خوشبو نہیں پہنچا دی ہے تو پھر گل جامہ چاک اور بلبل نالہ زن کیوں ہے

باریک کرتے والے اور تنگ قبایوں کے جلوہ نے میرے خرقۂ ریائی کی پردہ دری کر دی ۔

اس بزم طرب میں میں رنجیدہ کیوں نہ ہوں میرے ہاتھ میں ان سیمیں ذقنوں کا ایک ترنج ہونا پسند نہیں کرتے

پیر سکدہ کے دروازہ پر تاکہ اس کا خمخانہ خم شکنوں کے سنگ ستم سے محفوظ رہے) میں دق الباب کر رہا تھا کہ اندر سے آواز آئی کہ اے آنے والے تیری انگشتری سلطنت دیو و ںکے ہاتھ گرد ہے تو مدرسہ خانقہ کو اپنا مسکن بنا کیونکہ ہمارا میخانہ ضرب بے وطنوں کا وطن ہے } قطعہ بند

نوٹ:۔ سلیمان کی انگوٹھی ایک دیو کے ہاتھ لگ گئی تھی تو کچھ دنوں کے لئے حکومت سلیمان اس دیو کے ہاتھ لگ گئی تھی ۔ یعنی تو مطیع نفس امارہ ورہا ہے تجھے عشق سے کیا تعلق تو مدرسہ خانقاہ میں جو محل رہا ہے

صفحہ ۲۳۱

لاف زدن ۔ دعویٰ کرنا شیخی مارنا +

حسن ۔ خوب +

بحر غزل ۔ رمل مثمن مشکول بروزن فعلات فاعلاتن چہار بار ۔ یہ بحر مسمط چہار خانہ ہے +

کتارہ ۔ کٹارہ ایک حربۂ ہندی +

کیوان ۔ زحل سیاروں میں سب سے بلند ہے

پیلتن ۔ عظیم الجثہ ۔ قوی ہیکل ولقب رستم +

فارس ۔ شیراز +

مستکارہ ۔ مستی آور +

عفی اللہ ۔ معاف کرے اللہ ۔ کلمہ ترحم +

شرارہ ۔ چنگاری +

کنگر ۔ کنگرہ +

ترجمہ:۔ اے پشۂ عاجز دعوائے تو ستہ کر کیونکہ اس بار گران عشق کے نیچے تو بڑے بڑے قوی ہیکلوں کی پیٹھ ٹوٹ گئی +

جامی اگر یہ نظم خوب شیراز کو بھیج دے تو حافظ اس کا نام خسرو شیریں سخن رکھ دیں ۔

۱۰۔ ا ۔ امیر خسرو دہلوی

اے ماہ من تیرے چہرہ کا ایک نظارہ کر کے میں خرابِ خستہ ہو گیا۔ تیری ایک نظر ماشاء اللہ کیسی مستی آور شراب ہے
تو راستہ پر چل کھڑا ہوا اور ایک مخلوق ہر طرف ہلاک پڑی ہے۔ ہاں سچ ہے تیز و تند پانی کو کنارہ کی
ویرانی کی کب پرواہ ہوتی ہے۔

اُن دونوں آنکھوں پر نثار ہو جاؤں کہ ہندو لٹیروں کی طرح اُنہوں نے نوکِ مژگاں سے سب کے
جگر پر کٹارہ مارا ہے۔

جب تو راہ میں گھوڑے کو جولان کرتا جاتا ہے تو تیرے گھوڑے کے سم سے جو چنگاریاں آگ
کی نکلتی ہیں وُہ دلہائے عشاق ہیں۔

مجھے یہ ہوس ہے کہ تمام عالم کی آنکھیں لیلوں اور پھر اکیلا ہزار آنکھوں سے تیرے چہرہ کا نظارہ کروں
اُس بلند مرتبہ کے آگے تو دعوٰی عیاری و طراری کیا کرتا ہے۔ اُس کے کنگرہ جلال تک تو کمند تدبیر
پہنچ ہی نہیں سکتی ہے۔

جب خسرو تیرا قیدی عشق ہے تو اُس کی بندش کے لئے اُس کی رگ جان کھینچ۔ کیونکہ جو جگر ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا ہو اُس کو تاگے سے نہیں سی سکتے ہیں +

ب۔ مولانا ناظری

تیرے غم سے سوائے مرنے کے مجھ خستہ کے پاس تدبیر کیا ہے کیونکہ دل میرا کباب اور جگر ہزار
ٹکڑے ہے پھر ایسے شخص سے تدبیر کیا ہو سکتی ہے۔

تو اپنے حسن کی وجہ سے بادشاہ ہے اور تمام دوسرے حسین تیری فوج ہیں۔ تو دلبری میں چاند کی
طرح ہے اور دوسرے سب کے سب مثل ستاروں کے ہیں۔

میں تیرے راستہ میں اس غرض سے آتا ہوں کہ میرے حال کو دیکھ سکے۔ میری حالت پر نظر
رحم کر راستہ سے کنائی کیوں کاٹتا ہے +

صفحہ ۲۳۲

و صحیح نہ تسنیح	کہ ۔ کاف اضراف بمعنی بلکہ +

ترجمہ: جس راستہ سے تو گذرے اگر میرا اختیار ہو تو خدا کی قسم میں کسی کو تجھے دیکھنے نہ دوں۔

تیرے غم سے اپنی چارہ جوئی کرتا ہوں اپنا غم کس سے کہوں کہ تیرے ہی غم نے تو ناطری کو ہزار ٹکڑے کر کے مار ڈالا +

ج۔ فخری مؤلف تحفۃ الحبیب

اے میرے معشوق میرا جگر ہزار ٹکڑے کیوں نہ ہو تیرے چہرہ کا ایک نظارہ کر کے میں تو سو بلاؤں میں پھنس گیا ہوں۔ الحمد للہ یہ تواضع و فروتنی ہے کہ جب کبھی میں تجھے اتفاقاً دیکھ لیتا ہوں تو شرمندگی کے مارے دوبارہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھ سکتا ہوں کیونکہ عشق میں خام و ناتمام ہوں۔

تمام دلبر سبیل تیرے پیچھے چل کھڑے ہوتے ہیں جب تو گھوڑے کو ناز کے ساتھ ہر طرف دوڑاتا ہے۔

خدا سے میری تمنا یہ ہے کہ عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ جب تو مجھے دُور سے دیکھے تو راستہ سے کترا نہ جائے۔

اے ستمگر پاکیزگی میں تجھ ایسا کوئی معشوق میں نے نہیں دیکھا کہ جس کا جسم آب حیواں کا ایسا اور دل سنگ سخت کی طرح ہو یہ بات صرف تجھی میں ہے۔

جب یار اپنے گلی کے کتوں کا شمار کرے تو اس میں اُس کا کیا حرج ہو گا کہ اُس گنتی میں فخری کا بھی نام لیلے +

د۔ مولانا ابو طاہر کاتب

ہزار آنکھ سے میں تیرے چہرہ کا نظارہ چاہتا ہوں تا کہ ہر نظارہ میں تیرا چہرہ ہزار بار دیکھ سکوں۔

کدال سے فرہاد نے کوہ بے ستون کو ہر طرف نہیں کھودا بلکہ درد فرہاد سے دل سنگ سخت پارہ پارہ ہو گیا ہے۔

تیرے چہرہ کو ایک مرتبہ دیکھ کر میں اس طرح راہ نہیں چل رہا ہوں کہ مجھ میں طاقت دوبارہ نظر کرنے کی ہو۔

تو شاہوں کی طرح راستہ چل رہا ہے اور مجھ ایسے ہزاروں مسکین فریاد و فغان کے ساتھ داد خواہوں کی طرح تیرے راستہ میں ہر طرف مجتمع ہیں۔

جب علاج اطباء سے میرا دل اور بھی بگڑ گیا تو پھر اس کے بعد سوائے صبر اس خستہ دل کا علاج کیا ہے۔

تیرے گھوڑے کے سم کا نشان زمین پر نہ ہو گا کیونکہ جس راستہ سے تو سوار ہو کر گذرتا ہے اُس راہ میں تو عشاق آنکھیں بچھا دیتے ہیں +

طاہری تیری خوئے ظالمانہ سے فریاد و فغاں ہے نہ تیری جدائی رُخ سے اور نہ ظلم گردوں سے نہ گردش ستارۂ [illegible]

صفحہ ۲۳۳

کاری - کارگر، موثر + خارہ - سنگ سخت اس کا املا یوں خارا بھی صحیح ہے +

مولانا نرگسی

خدا سے میں اپنی موت ہزاروں مرتبہ چاہتا ہوں کیونکہ اس دل ہزار پارہ سے مجھے ہزاروں تکلیفیں ہیں -
میں ہوں اور تیرا غم کا فکر ہے مجھے اپنی کچھ پروا نہیں ہے نہ دوا کرتا ہوں اور نہ علاج - دوا و علاج کروں بھی تو کیا کروں -
جب تو ہی سامنے نہ ہو تو پھر نرگس گل کو لیکر کیا کروں کن آنکھوں سے انہیں دیکھوں اور کس منہ سے ان کا نظارہ کروں
میرے آنسوؤں کے موتی جو اس کی گلی میں ہر طرف پڑے ہیں اس طرح دکھائی دیتے ہیں جیسے آسمان پر تارے
نرگسی تمہارا غلام ہو گیا ہے - جب راستہ میں تمہیں سلام کرے اگر جواب نہ دو تو راستہ کاٹ کے تو نکل جاؤ

ے - مولانا اسیری

ہجر کی مصیبت سے دل کو سوائے اس کے چارہ نہ رہا کہ آنکھوں کے راستہ سے تیری راہ میں ٹکڑے ہو ہو کے گرے -
اس معشوق کے دل سے تحریر جفا کو گریہ سے دھو نہیں سکتے کیونکہ پتھر کے نقش کو پانی سے دھویا نہیں جاتا
میرے تن ناتوان سے آہ ایسی حرارت کے ساتھ نکلتی ہے کہ ہر چنگاری سے ستاروں پر داغ لگ جاتا ہے
تو مجھ سے ملول ہے اور میں بھی اپنے آپ سے ملول ہوں مجھے قتل کر کے اس جھگڑے سے نجات دے
کیونکہ کوئی مر کے اے ماہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا لہذا اگر پھر تو بھی باعث ملامت نہ ہوگا
تیری تیغ کی باڑھ جس تک پہنچی وہ بے خبر ہو گیا - اس کی تلوار کو آب سے نسبت نہ دو وہ تو شراب مستی آور ہے -
تیری راہ میں اسیری مر گیا - لیکن تو اسے دوبارہ زندہ کر سکتا ہے - اگر تو اس کے پاس سے سوار ہو کر گذرے تو وہ تیری راہ سے مثل گرد اٹھ بیٹھے گا +

انتخاب از قصاید سعدی

صفحہ ۲۳۴

وعظ و پند میں

پنجروزہ۔ ہفتہ کے سات روز ہوتے ہیں ایک دن ولادت کا اور ایک دن موت کا نکال کے پانچ دن رہتے ہیں اس لئے دنیا کو پنجروزہ کہتے ہیں۔ مدت قلیل +
شباب۔ چودہ سے چالیس برس تک کی عمر والا
جلابی۔ طلب منفعت کرنا۔ تجارت +
ابن خطاب۔ خلیفہ دوم +
قلابی۔ قلب صفات کرنا +
مبدا و مرجع۔ ابتدا و انتہا +
اعجابی۔ غرور و خودپسندی +
عدیل۔ نظیر و ہمسر +
مردی۔ جوانمردی و سخاوت و مروت صحیح تندی تیزی

قطرۂ آب۔ مادہ منویہ جس سے تخلیق انسان ہوتی ہے
کہل۔ چالیس سے ساٹھ برس تک کی عمر والا
شیخ۔ ساٹھ سے اسی برس کی عمر والا +
ممر۔ گذرگاہ + پرتاب۔ ایک قسم کا تیر جو دور تک جاتا ہے + ابن عفان خلیفہ سوم +
سہراب۔ بن رستم + قصاب۔ ذابح
پنجہ برتافتن۔ ہاتھ مروڑنا۔ غلبہ پانا۔ یہاں تک سات شعر قطعہ بند ہیں +
بحر قصیدہ۔ خفیف مسدس مخبون محذوف یا مقصور بر وزن فاعلاتن مفاعلن فعلن بحرکت عین یا فعلات بحرکت عین دو بار +

ترجمہ:۔ اے مخاطب یا سعدی پچاس برس تو غفلت میں گذر گئے یہ مدت قلیل جو باقی رہ گئی ہے ان میں تو تلافی مافات کرلے۔

کب تک یہ ہوائے، غرور اور آتش غضب تجھ میں رہیگی۔ تجھے شرم آنا چاہیئے۔ کیونکہ تو حقیر مادہ رجولیت ہے۔

ادھیڑ ہو گیا پھر بھی بچہ بنا ہوا ہے۔ بڈھا ہو گیا اور پھر بھی ویسا ہی بیٹھا بنا ہوا ہے۔

تو تو کھیل میں لگا ہوا ہے اور تیرے داہنے اور بائیں سے تیر حوادث آسمانی گذر رہے ہیں۔
جب تک اس گلہ میں بھیڑیں ہیں (دنیا میں انسان ہیں) موت قصابی سے نہ رُکیگی۔
تو نے چراغ ہوا کے راستہ میں رکھا ہے یہ کیونکر روشن رہ سکتا ہے یُوں تو بجھ جائے گا۔ یعنی دُنیا سے دل لگانے سے دل کی خوبی کب باقی رہ سکتی ہے اور گھر تیرا گذرگاہ سیلاب میں ہے ڈھے جائیگا
اگر بلند پایگی میں تو آسمان و زحل کی طرح ہے اور حسن میں آفتاب و ماہتاب کے مثل ہے۔
اور اگر تو مشرق میں سیاحت کے لئے جائے یا مغرب میں تجارت کے لئے۔
اگر تو وقار میں حضرت عثمان کی طرح ہے یا قوت میں عمر خطاب کے مثل ہے۔
مال و دولت میں تو شریک قارون ہے اور قوت میں تو ہمسر سہراب بن رستم ہے۔
اور اگر یہ بات بھی تجھے میسّر ہو جائے کہ سیاہ پتھر کو تو ہوس و کیمیاگری سے خالص سونا بنا سکے
اور اگر تو تندی و تیزی میں ہوا پر فوقیت لیجائے یا شوخی و سرعت میں آگے بڑھ جائے۔
ملک الموت کا پنجہ تو کسی تدبیر سے نہیں پھیر سکتا ہے (یہ شعر جزا کا ہے اور ابیات شعر اور اُوپر کے شرط ہیں)
ہر کمال کی انتہا آخر نقصان ہے چنانچہ گل جب سیر ہو چکتا ہے تو پھر جھڑ جاتا ہے۔
جب تیری ابتدا و انتہا یہ ہے یعنی فنا ہونا تو پھر تو غرور اور کبر کا مستحق نہیں ہے۔

صفحہ ۲۳۵

خشت بالین گور - مُردہ کے کلہ کے نیچے قبر میں ایک ڈھیلا رکھ دیتے ہیں +
درخت کہن - کنایہ از عالم +
دولاب - چرخی - گراری - رہٹ +
عتاب - جامۂ خارا کے موجد کا نام ہے مگر بمعنی خارا مستعمل ہے +
اوّاب - تسبیح کرنیوالا و باز گردندہ بجذب حق +
ستر پوش - پردہ پوش +

سنجاب - سیاہ رنگ کا سمور +
بانگ طبل - آواز نقارہ - مراد دو شمن کا مرنا
لبلاب - عشقہ - انبر بیل - اکاس بیل +
دیبقی و دیبا - دونوں ریشمیں قیمتی کپڑے +
جلاب - شربت گلاب +
شعابی - حرف دوم عین - درز و شگاف کو بند کرنا و اصلاح کرنا +
تواب - توبہ قبول کرنے والا +

ترجمہ:- تو جو زندگی میں احباب کی گود میں سر رکھے ہوئے ہے کبھی قبر کے ڈھیلے کی بھی یاد کر

آئندہ خاک کے نیچے تجھے سونا پڑے گا اس وقت تو بستر سنجاب میں سو رہا ہے۔
نقارہ کی آواز بھی تجھے بیدار نہیں کرتی پھر تو مردہ ہے یا سو رہا ہے۔
اس زر و پیسے نے بہت لوگوں کو دھوکے میں ڈالا ہے جس پر تو پارہ کی طرح لرزاں ہے یعنی فریفتہ ہے
بہت سا زمانہ اس دنیا نے دیکھا ہے کہ جس پر تو انبربل کی طرح لپٹا ہے یعنی تو جس کا شیدا ہے۔
ہمارے سر پر یہ آسمان دولابی بہت پھرا اور آئندہ پھرتا رہے گا۔ یعنی آسمان رہیگا اور تو نہ رہیگا۔
انسان ممتاز عقل و ادراک کی وجہ سے ہے۔ جاہ و نسب کی وجہ سے تو مکرم نہیں ہے (جب نہ مکرم ہو)
مگر تو تو اپنے آپ کو مکرم جاہ و نسب سے سمجھتا ہے (جب تو مکرم ہو) یا تیری مکرمی جاہ و نسب سے ہے۔
ورنہ کوئی بے وقوف سو ہیقی و دیبا پہن لے تب بھی خر خارا پوش ہے۔
اگر نہیں افعال و حالت کا تو انسان ہے یعنے زرق برق اور ملون لباس پہنتا ہے اور عقل اور ادراک
سے کوئی کام نہیں لیتا ہے تو اب تک تو گھر کی دیوار کی تصاویر کی طرح ہے جن میں ادراک و احساس
نہیں مگر خوب رنگین ہوتی ہیں۔
اے نفس حریص کے چیلے تو زہر کا مشتاق شربت گلاب کی طرح ہے مرغوبات نفسانی دنیا مثل زہر ہیں۔
اپنی قدر و عزت کو نہ گھٹا کیونکہ از روئے حقیقت تو تو جوہر خالص ہے بمفاد کرمنا بنی آدم
اپنے نزع کی تدبیر کی کوشش میں اپنا ہاتھ پاؤں ہلا کیونکہ تو عجیب دباؤ میں پھنسا ہے۔
جو عہد و پیمان ازلی تو توڑ چکا ہے اسکا علاج بس یہی ہے کہ تو سوا استغفار کر اور درستی و اصلاح کر۔
بے نیاز (خدا) کے دروازہ پر سوائے استغفار و رجوع از گناہ نہیں پہنچ سکتے ہیں۔
چونکہ تو مخلوق کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے مخلوق سے طالب اعانت ہے اس لئے دروازہ خدا سے محروم ہے
تیری دعا کب قبول ہو سکتی ہے کیونکہ ایک پیشانی تیری دو محرابوں میں سجدہ میں جھکی ہے

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں   ایں خیالست و محالست و جنوں

اے اللہ انسانوں سے کیا بھلائی ہو سکتی ہے تو کرم کر کہ پالنے والوں کا بھی تو پالنے والا ہے۔
غیب دان مہربان اور بے نظیر تیری ذات ہے پردہ پوش اور کریم اور توبہ قبول کرنیوالا تو ہے۔
اے سعدی مخلوق سے راستی و صداقت کے خواہاں نہ ہو جب تم خود اپنی ذات میں نہیں پاتے۔

صفحہ ۲۲۶

لعاب ۔ لہو ولعب کرنے والا +	بحر قصیدہ ۔ ہزج مثمن سالم ۔ مفاعیلن آٹھ بار +
باضافت ۔ نسبتاً +	طفل کتاب ۔ مکتب کا لڑکا ۔ نوآموز +
کرم شب تاب ۔ جگنو +	تارک ۔ سر +
تنبیہ ۔ آگاہیدن ۔ بیدار کردن +	گرداب بے پایاں ۔ دُنیا جو محل حوادث ہے
کم آزار ۔ نہ ستانے والا +	کبائر ۔ جمع کبیرہ ۔ بڑے بڑے گناہ +
آہنین دل ۔ سخت دل +	دائر ۔ دَورہ کرنے والا ۔ جگہ سے حرکت کرنیوالا +
سہمگین ۔ خوفناک + کسر شکستن +	کنز الحِکَم ۔ خزانہ حکمت ہا +

ترجمہ ۔ پیر کی تکلیف تو رونے کے لائق یعنی زمانہ پیری کیں قوت عمل نہ ہونے پر رونا چاہیئے اگر تواب بھی بچوں کی طرح لہو ولعب میں مشغول ہے اور کچھ تدارک نہیں کرتا ۔

باوجودیکہ تو خود ہمہ تن عیب ہے پھر بھی ہمیشہ اپنے اصحاب کی عیب جوئی میں رہتا ہے ۔

اگر زمانہ بھر کا تو عالم ہے اگر عمل نہیں کرتا ہے تو پھر تو دعویدار اور جھوٹا ہے ۔

روشن ضمیر لوگوں کے سامنے نسبتاً تو جگنو کی حقیقت رکھتا ہے یعنی کوئی چیز نہیں ۔

تو بُڈھا ہوگیا لیکن راہ صلاح و سداد تجھے نہ معلوم ہوئی پھر تو پیر کیوں ہے تو تو ایک طفل مکتب ہے

دوسروں کو آگاہ کرنا

جب کوئی سالک راہ خدا میں ثابت قدم و مستقل ہو جاتا ہے تو پھر ماسوی اللہ کا وجود اس کی چشم توحید میں معدوم ہو جاتا ہے اُسے اللہ ہی اللہ دکھائی دیتا ہے ۔

قلم کی طرح کمر باندھے آمادہ رہتا ہے اور سر جھکائے ہوئے اور لب پر لب خموش ہو جو بات کہ پیش آتی ہے سر کے بل قلم کی طرح جھک جاتا ہے یعنی وہ ثابت قدم راہ خدا سر تسلیم خم کر دیتا ہے ۔

ملامت سننے چوگان سے ایسا شخص سر تسلیم نہ پھیرتا ہے دُنیا کے لوگوں کی ملامت کی پروا نہیں کرتا جو راہ خدا میں مثل گوئے (گیند) ہمہ تن قدم بن جاتا ہے ۔

اس میدان تسلیم و رضا میں بادشاہ (خدا) کے گھوڑے کے سم کو وہ شخص دیکھ سکتا ہے جو اپنی پیشانی کو کیل بنا دے اور نعل کی طرح خم ہو جائے یعنی پیشانی پر عبادت سے گھٹا ڈال لے اور رکوع میں رہے ۔

دُنیا میں اے بیٹے چاہے نیکی کر اور چاہے بدی مگر عمل چاہے نیک ہو اور چاہے بد وہ عامل کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

اس پر نظر نہ کرو کہ کسی جابر کے ظلم سے کسی کم آزار پر ستم ہو رہا ہے بلکہ اسے دیکھو کہ ایک دن ظالم بھی مقتول تیغ جفا ہو جائے گا۔ یعنے ستمگر بھی اپنے کئے کی سزا پائے گا۔

اس گرداب بے نہایت (دنیا) میں بار شکم (غم نایاب نان) دل پر نہ رکھو کیونکہ جہاز طوفان کے دن بار اندرونی کشتی کی وجہ سے ڈوب جاتا ہے۔ اس لئے دُنیا سے سُبکبار رہنا بہتر ہے۔

اے سنگدل ایک مدت تک سعی کی تکلیف اُٹھاتا رہ۔ کیونکہ لوہا بھی سعی سے آئینہ گیتی نما اور جام جم بنجاتا ہے کوشش سے کدورت و آلودگی دل دفع ہو سکتی ہے۔

خانہ کعبہ کی جستجو کب تک ہے اس خیال طبعی کو دل سے نکال ڈال کیونکہ اگر تو محرم خدا ہو گیا تو پھر تیری ذات خود حقائق کی کعبہ بن جائے گی۔

گناہ کبیرہ انسانوں کے راستہ میں بڑے خوفناک پتھر ہیں ایسے پتھر سیلاب ندامت و پشیمانی ہی سے اپنی جگہ سے ہٹ سکتے ہیں۔

ایسا غم کھاؤ جس کے نتیجہ میں بیحد خوشی حاصل ہو۔ بے وقوفوں کی طرح ایسی خوشی کے پیچھے نہ پڑو جس کا نتیجہ غم ہو۔

ملک فتح اور شکست دشمنان کے مالکوں سے کہدو جس طرح حالات غم اُن سے دُور ہو گئے ایسے ہی ہم سے بھی دُور ہو جائیں گے۔

اپنے دل کی آنکھیں سی دو تاکہ مرتبہ عین الیقین حاصل ہو۔ جسم پر زخم اُٹھاؤ اور ریاضت کرو تاکہ خزانہ حکمت بن جائے۔ (دل سے مراد راغب دُنیا دل ہے)

صفحہ ۲۴۷

نرگس کے پھول خوشنما اور درمیانی حصہ گل زرد ہوتا ہے اس وجہ سے شکم خالی اور دست پروردم کہا ہے +

مرداد۔ سال شمسی کا پانچواں مہینہ کہ گرمی کا ہے +

برگ قیامت۔ عمل خیر +

بوجہل ۔ بڑا جاہل۔ نبی کے ایک چچا کی کنیت +

بحر قصیدہ مجتث مثمن مخبون محذوف بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات +

خلیفہ۔ منصور عباسی +

ترجمہ:- تیرے دل میں حرص سمائی ہوئی ہے۔ اس لئے تو دوستوں کو اپنا مال نہیں دیتا ہے۔ پیٹ کو نرگس کی طرح حرص سے خالی کرتا کہ تیرا ہاتھ ہمہ تن درم کا ہو جائے۔

اے خدا یہ حکمت جو تو نے عطا کی ہے اگر تو اسے بڑھائے تو مجھ میں اضافہ ہو جائیگا اور تیری ملکیت میں کمی نہ آئیگی جسم خاکی انسان میں یا میرے جسم میں تیرے ابر بخشش کا ایک قطرہ پڑ گیا ہے۔ مدد کرتا کہ تیرے فضل سے یہ قطرۂ علم دریائے علم ہو جائے۔

بیشک امید رحمت ہے علی الخصوص اس کو کہ جسکے دل میں تعریف سردار رسولاں نبی با حشمت سمائی ہے وہ محمد سرور کائنات ہیں کہ ان کے فضل کی ثنا سے جس دل کی خاک پر ایک قطرہ بھی برسے تو فوراً دریائے نعمت ہو جائے۔

اگر مجھے مہلت دو کی ضرورت ہے تو ثنائے ذات محمد صلعم کرونگا کیونکہ صوفی گداگری کیلئے صاحب عطا کرم کے پاس جاتا ہے اے سعدی انکے علم کی شرح کرنے سے زبان کو روک تو ان کے علم کو کیا جانتا ہے اتنا رک کہ کل وہ خود ہی ظاہر ہو اگر تو حکمت سیکھنا چاہتا ہے تو دیوان نبوی میں جا اگر بڑا نادان بھی ہوگا تو حکمت میں بڑا حکیم ہو جائیگا۔ ہمیشہ کی محتاجی سے چھوٹ گیا اور صاحب مال دنیا ہو گیا ہر وہ فقیر صاحبدل جس نے اس در سے حشمت پائی

نصیحت اور تعریف مجدالدین رومی میں

جہان کی بنیاد پانی پر (کیونکہ مسلمان قائل ہیں کہ پانی پر زمین ہے اور جس عمارت کی بنیاد پانی پر ہو وہ ڈھے جاتی ہے) اور زندگی کی بنیاد ہوا پر ہے (کیونکہ مدار حیات تنفس پر ہے) میں ایسے شخص کی ہمت کا غلام ہوں جو ان دونوں سے دل نہیں لگاتا ہے۔

جہان رہنے کا نہیں خوش روح وہ شخص ہے جس کی دنیا میں یاد نیکی کے ساتھ رہے۔

دولت باقی کا گھر نعیم آخرت (بہشت) ہے۔ جب تو بنیاد رکھنا چاہتا ہے تو مضبوط زمین دیکھ لے یعنی ایسا کام کر جو وہاں کام آئے اور وہ عمل خیر ہے۔

اس بوستان (دنیا) میں عیش کہاں کیونکہ ہوائے مرگ قامت شمشاد (حسین جوان) کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے یہ مستعار زندگی اس گھر کی طرح ہے جو سیلاب کے راستہ میں ہو۔ چراغ عمر تو ہوا والی کھڑکی پر رکھا ہوا ہے آفتاب بہت زمانہ تک نکلتا اور غروب ہوتا رہیگا مگر ہم نہ ہونگے۔ بہار کبھی خزاں (سرما) ہوگی اور کبھی گرما

جو چیز گذر جانے والی ہے اس سے دل نہ لگا کیونکہ دجلہ بغداد میں بہت گذرتا رہیگا مگر خلیفہ نہیں
اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے تو زرِ خود کی طرح سخی ہو جا اور اگر تیرے ہاتھ سے نہیں ہو سکتا ہے تو سرو کی طرح
آزادہ۔ بعید حسرت کی آنکھ سے دیکھے گا جس نے سامان عقبیٰ پہلے سے نہیں بھیجا۔

صفحہ ۳۴۲

داماد۔ دولھا۔ شوہر۔ زوج +
گرد کردن۔ جمع کرنا +
روئین تن۔ لقب اسفندیار جسکا جسم اثر دہا کا سا تھا +
بر باد رفتن۔ ہوا پر چلنا۔ برباد ہو جانا +
بحرِ قصیدہ۔ رمل مسدس محذوف یا مقصور وزن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات +

ترجمہ۔ افراد و اشخاص بدلتے رہتے ہیں ورنہ زمین اب بھی وہی ہے جس پر ملک کیقباد ہے مگر یہ دولت نہیں
لوگ بچوں کی طرح سب شغول کرتے ہیں اور سب پہنتے ہیں عجیب تر یہ بات ہے کہ پھر بھی منجملہ اولاد کے
نہیں ہوتے۔
سلطنت کی دولہن حسین کنواری تو ہے لیکن یہ بڑ فاد دولھا کے ساتھ وفا نہیں کرتی ہے۔
صرف یہی نہیں کہ تخت سلیمان ہی ہوا پر چلتا تھا بلکہ جہاں کہیں کوئی تخت ہے وہی برباد ہو جاتا ہے۔
میری یہ نصیحت سن اور نیکی کر کیونکہ میرے مرنے کے بعد تو ہمیشہ مجھے نیکی سے یاد کرتا رہیگا جب اس فائدہ سے گا
وہ جس نے جمع کیا اور نہ کھایا اُسے بینائی دل حاصل نہیں۔ سعادت کی بازی تو اس نے جیتی جس نے صرف کیا اور دیا
جس طرح کہ مبارک رائے مجد الدین نے انعام و اکرام کا درخت لگایا اور بھلائی کی بنیاد رکھی۔
میں تجھے اے مجد الدین تکلف کے ساتھ ناصر الدولۃ والدین وغیرہ نہیں کہتا تو آسمان شرف در دست اور
عالم حکمت و عدل ہے (جو صفات کہ بیان کئے یہ سب تکلف سے خالی ہیں)۔
تو ایسا صاحب دل بھائی (کل مومن اخوۃ) ہے کہ مادر زمانہ نے صدیوں میں بھی تجھ ایسا نیکبخت
لڑکا نہیں پیدا کیا۔
تیرے زمانہ میں دنیا نے فتنہ کے ہاتھ باندھ دیئے اور تیری برکت سے اقبال کا دروازہ عالم پر کھولدیا
مخلوق عالم پر تجھ سے بھلائی واقع ہونے کی یہ دلیل کافی ہے کہ خدا کی طرف سے تجھے بھلائیاں ملتی ہیں
سچے دل سے بلا رعونت ایک دعا میں تیرے لئے کرتا ہوں کہ خدا مرتے وقت تیری مغفرت
کرے +

انکیانو کی تعریف میں

یہ زمانہ بہت پھرا اور آئندہ پھرے گا ایک سمجھ دار اس دُنیا کے ساتھ دل نہیں لگاتا۔

اے مخاطب جبکہ دسترس ہے تو کچھ عمل خیر کر قبل اس کے کہ بوجہ ضعف پیری تجھ سے کوئی کام نہ ہو سکے۔

یہ جو رستم اور اسفندیار رویئن تن کا ذکر ہے صیغہ جمع اس لئے کہ شاہنامہ میں بہت سے شاہوں کا ذکر ہے ، اس لئے ہے تاکہ دوسرے بادشاہ جان لیں کہ زمانہ بہت سے لوگوں کی یادگار ہے۔

یہ سب چل بسے اور ہم نے اے شوخ چشم بے حیا، ان سے کوئی عبرت و نصیحت نہ لی۔

اے مخاطب تو جو کبھی پیٹ میں (ماں کے) نطفہ تھا اور دوسرے وقت شیر خوار بچہ تھا (چار آئندہ اشعار کے ساتھ قطعہ بند ہے)

صفحہ ۲۳۹

بالا گرفتن۔ بڑھنا +

سیمیں عذار۔ گورے رخسار والا +

پار۔ سال گذشتہ + حمار۔ گدھا +

زینہاری۔ پناہ چاہنے والا +

بالا۔ قد و قامت +

گیرودار۔ پکڑ دھکڑ۔ جنگ۔ مواخذہ +

سوسمار۔ گوہ۔ ایک جانور + خوردہ خطا و عیب +

شکر نعمت۔ ان شکرتم لازیدنکم +

ترجمہ:۔ ایک مدت تک تا بلوغ بڑھتا رہا یہاں تک کہ سرو قد و سیمیں رخسار ہو گیا۔

اسی طرح ایک مشہور دنیاوی آدمی ہو گیا اور شہسوار میدان و بہادر جنگ بن گیا۔

جو کچھ تو نے دیکھا تھا وہ برقرار نہ رہا اور جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ بھی نہ رہیگا۔

جلدی یا دیر میں اس صورت جسم نازنین کی خاک کو غبار بنا کے باد حوادث یا اجل اُڑا لیجائیگی + (قطعہ بند)

بیشک باغبان (ملک الموت) پھول چن لیگا اور اگر نہ چنے تو خود شاخ سے گر پڑتا ہے۔

تخت و بخت و حکم و ممانعت و جنگ و جدل جب ان کو دوام نہیں تو پھر یہ سب چیزیں ہیچ ہیں

انسان کا اگر نیک نام دُنیا میں رہے اس سے بہتر ہے کہ نقاشی کے زرنگار چھوڑ جائے۔

سال آئندہ کی باتیں کون جانتا ہے۔ یا وہ لوگ جو سال گذشتہ ہمارے ساتھ تھے کہاں گئے یہ بھی کسی کو معلوم نہیں۔

خاک قبر میں جو لوگ سو رہے ہیں ان کے کلہ سر (کھوپری) میں گوہوں نے گھر بنالیا ہے۔
ظاہر جسمانی حسن وجمال کوئی چیز نہیں اے بھائی خصائل خوب پیدا کر۔
تجھے کچھ معلوم ہے کہ عقل بہتر ہے یا جان۔ میں بتاتا ہوں اگر تو اس پر یقین کرے } قطعہ بند
آدمی کے جسم میں عقل کی ضرورت ہے۔ ورنہ گدھے کے بدن میں بھی جان ہے۔
قبل اس کے کہ گردش زمانہ عنان اختیار تیرے ہاتھ سے نکال لے۔ } قطعہ
اگر تو خواہان گنج ہے تو تکلیف بھی اٹھا۔ اور خرمن کی ضرورت ہے تو بیج بو۔
جب اللہ نے تجھے بزرگی وحکومت عطا کی ہے تو بیچارے چھوٹوں کی چھوٹی خطائیں معاف کر دے
جب آسمان تجھے زبردستی وغلبۂ افسری دے تو اپنے ماتحتوں سے ہمیشہ نیک سلوک کر۔
عذر خواہوں کی خطاؤں کو بخش دے اور پناہ چاہنے والے کو دل وجان سے پناہ دے۔
نعمت کے شکر کا لحاظ رکھ کیونکہ اللہ حق گذار بندوں کو دوست رکھتا ہے (حق منعم یہ ہے کہ اسکا شکر ادا کیا جائے)
اللہ کا لطف حساب سے باہر ہے۔ اور اس کا فضل ایسا فضل ہے جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔

صفحہ ۲۴۰

ملک بان ۔ حافظ سلطنت ۔ بادشاہ۔
منجنیق ۔ گوپھن ۔ ڈھا انسی کہتے ہیں من چہ
نیک کا معرب ہے ۔ فلاخن بزرگ۔
بختیار ۔ نصیبہ ور ۔ بخت جس کا یار ہو۔
تومین ۔ سردار۔ مار افسا ۔ سپیرا۔

گردگار ۔ فعال مرید وضع چاہتی ہے کہ بفتح کاف ہو
مگر بکسر مشہور ہے۔ دَو ۔ درندہ۔
دمار برآوردن ۔ ہلاک کرنا۔
بار ۔ دل ۔ خیال این معنی در لغات نیست۔
خطا وتتار ۔ دونوں ترکستان کے شہر ہیں۔

ترجمہ ۔ اگر تیرا سر رویاں زبان ہو جائے تب بھی ہزاروں نعمت الٰہی میں سے ایک نعمت کا بھی تو شکر ادا نہیں کر سکتا
گذشتہ لوگوں کے نام نیک کو برباد نہ کرتا کہ نام نیک تیرا دنیا میں یادگار و برقرار رہے۔
بادشاہوں کو رات دن کبھی مست اور کبھی مخمور نہ رہنا چاہیئے۔
محتاجوں اور فقیروں کے کام نکال تا کہ اللہ تمام تیرے مقاصد پورے کرے۔
مسافروں کے ساتھ لطف بیحد کر تا کہ نیکی کے ساتھ تیرا نام ملکوں میں پھیلائیں۔
قوت بازو اور شمشیر تیز تیرے پاس ہے اگر ایک عالم تجھ پر چڑھائی کرے کچھ پرواہ نہ کر مگر زخمی وستم رسیدہ

اور دعائے بد مردم پرہیزگار سے بچتا رہ۔ } قطعہ

خلاصہ آہ مظلوماں صبح کے وقت اُن ظالموں کو جو حصار میں بھی بیٹھے ہوں تب بھی سخت گیری کرتا ہے
بدوں کے ساتھ بد اور نیکوں کے ساتھ نیک رہ۔ پھول کے لئے پھول اور کانٹے کیلئے کانٹا بن جا
جن و شیطان آدمیوں سے اختلاط نہیں رکھتے اُن سے نہ ڈر بلکہ انسان دیو مانند سے ڈر۔
جو کوئی درندہ یا مردم بد کی تربیت کرتا ہے جلدی یا دیر میں وہ اسے ہلاک کردے گا۔
بدوں کے ساتھ کتنی ہی بھلائی کیوں نہ کرو وہ ضرر ہی پہنچائے گا چنانچہ سپیرے کی موت کا باعث
سانپ ہی ہوتا ہے۔
وہ شخص جس کے آنکھ عقل کان اور ہوش ہیں میری اس نصیحت کو گوشوارہ کی طرح کان میں پہن لے۔
میرے عہد کو سنگدل ہی توڑے گا میری بات پر عمل نہ کریگا میرے قول کو اقبال مند ہی سُنے گا۔
بادشاہوں کی لوگ مدح و ثنا کرتے ہیں اور میں فقیروں کی طرح اُن کے لئے دعا کرتا ہوں۔
اے سعدی جتنا تم جانتے ہو اُتنا کہو حق بات کو کُھلم کُھلا کہنا چاہیئے۔
دل میں جب کسی کے خوف و امید کسی قسم کی نہیں اُسکو خطا اور تاتار کی کوئی پروا نہیں یعنے بے طمع آدمی
بادشاہوں سے بھی نہیں ڈرتا۔
سردار اعظم شہریار کی حکومت رہے جب تک بقائے عالم ہے۔
بادشاہ عادل سردار نامور اتابک ابو بکر سردار عالی خاندان۔
اے میرے نعمت رسان تیری نعمتوں کا شکر سعدی اور سعدی کے ایسے ہزاروں کب کرسکتے ہیں۔
اے اللہ میرے معاملہ کو ایک نظر لطف سے دیکھ قبل اسکے کہ ہم سے کچھ کام نہ ہوسکے۔

صفحہ ۱۴۲

ربیع۔ بہار + قاقم۔ سمور سپید رنگ +
خلخ۔ شہرے حسن خیز در ترکستان +
طارم اخضر۔ سقف سبز کنایہ از آسمان +
لولو لالا۔ مروارید روشن کنایہ از گل و لالہ +

نوروز۔ آغاز سال نو کا پہلا دن۔ بہار +
یزک۔ لشکر +
تولا۔ محبت و دوستی احمر۔ سرخ +
ثری۔ زمین نمناک تحت الارض +

بحر قصیدہ۔ رمل مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلات

تفرج - سیر و تفریح - | الغیاث - فریاد -

ترجمہ - تعریف بہار میں

سلطنت بہار کا جھنڈا صحرا میں بلند ہوا - سرما کی زحمت کا لشکر ہمارے سر سے دور ہوا -
پہاڑ کی چوٹیوں پر سے برف کی قاقم کی ٹوپی لیجانیکی غرض سے حرارت خورشید کا لشکر لوٹ کیلئے اٹھا -
جو موتی کہ دل دریا میں غوطہ لگا کے ابر نکال لایا تھا صبا نے ہر ایسا موتی عروسان چمن (درخت) کو نچھاور کیا
بارش کے قطرات جو گل و درخت و برگ پر پڑے ہیں اُن کی تعبیر اس طرح کی ہے -
یہ کیسی خوشبو ہے جو خلخ کی طرف سے پیدا ہوئی ہے اور یہ کیسی ہوا ہے جو صحرا کی طرف سے آئی ہے -
کیسی عمدہ ہے کہ بہشت کو بھی اسکی خوبی پر تعجب حیرت ہے اور یہ کیسی زمین کہ آسمان اسکی محبت پر آمادہ ہے
جو گل و بوتہ سے اُسے آراستہ کر رہا ہے - حالانکہ آسمان کسی سے تولا نہیں کیا کرتا ہے -
یہ سقف سبز (آسمان) عکس چمن سے سُرخ ہو گئی - چونکہ اطراف چمن میں کثرت سے لالہ و گل پیدا ہو گئے
ہیں (اگر لولو لالا سے مراد قطرات بارش یا شبنم لیں تو اس کے عکس سے آسمان کا سُرخ ہو جانا
دشوار ہوگا - اور اگر کنایہ لالہ و گل سے کریں تو وجہ شبہ میں دشواری ہوتی ہے - اگر لالہ احمرا
قافیہ ہو تو یہ دقتیں برطرف ہو جاتی ہیں - مگر تکرار قافیہ کی دُشواری آپڑتی ہے -)
اب فصل نغمہ چنگ کی ہے - کیونکہ بزم شراب صبحگاہی میں بلبلوں کا نالہ و غوغا چمن سے اُٹھ رہا ہے
بوئے آلودگی شراب خرقہ صوفی سے آ رہی ہے اور سینہ حکیم سے شور جنون پیدا ہو رہا ہے -
زمین سے نالہ عشاق آسمان کو پہنچ رہا ہے اور زمین سے نعرہ مستان ثریا تک جا رہا ہے -
چونکہ حسین سیر و تماشہ کیلئے صحرا کی طرف گئے ہیں چمن اور درخت گل سرخ سے فریاد کی صدا آ رہی ہے
عاشق اس زمانہ میں ذوق کے ساتھ معشوق کے پاس بیٹھا ہے بلکہ دل زاہد سے بھی خوف قیامت
جاتا رہا ہے ایسی مستی خیز ہوائے بہار ہے -
جہاں کہیں کسی خورشید رُخ حسین کے چہرہ نے اپنا سایہ ڈالا وہیں عاشق خستہ کمر بستہ مثل جوزا پیدا ہو گیا
جہاں کہیں کسی سرو قد نے اپنا یوسف کا سا چہرہ دکھلایا وہیں عاشق بیتوا بھی مثل زلیخا
آموجود ہوا -

ہر ایک کے دماغ میں چہرۂ گل کی ہوس سمائی یہ ولولہ صرف بلبل ہی کو نہیں پیدا ہوا ۔ اس قصیدہ کی بحر رمل مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلات ہے ۔ صدر و ابتدا سالم بھی لا سکتے ہیں اور فعلاتن جو حشو میں واقع ہوئے ہیں ان میں زحاف تسکین اوسط کے لانے سے وزن مفعولن ہو جاتا ہے ۔ اس شعر کے مصرع ثانی اور طارم اخضر والے شعر کے مصرع اوّل میں زحاف تسکین اوسط ہے لہذا اخضر کی رے اور بلبل کے لام پر تسکین ہے ۔ اضافت سے نہ پڑھو ۔

معشوق کے چہرہ کے ہوتے ہوئے نہ معلوم کس رونق کے ساتھ لالہ کھلا اور اسکے قد کے ہوتے ہوئے نہ معلوم کس بل پر سرو چمن میں کھڑا ہوا ۔ اس کے چہرہ کے آگے لالہ اور قد کے سامنے سرو تو کوئی چیز نہیں ہے ۔ اے نرگس مست عدم کے تکیہ پر سر رکھ (نیست و نابود ہو جا) کیونکہ خواب سحری سے چشم معشوق جاگی ہے ۔

صفحہ ۲۴۲

بحر قصیدہ مجتث مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات

پائیدن ۔ قیام کردن +

گر بزی ۔ حیلہ و مکر در اصل گرگ بزی بود یعنی گرگے کہ خود را بلباس بز جلوہ دہد و ایں مکر است +

طراز ۔ نقش و نگار +

تنعم ۔ بناز و نعمت پرورده شدن +

خویشتن رائی ۔ خود رائی +

دست بالائی ۔ غلبہ و قوت +

مواہب ۔ جمع موہبت بخشش و عطا +

احسن تقویم ۔ عمدہ بناوٹ خلقنا الانسان فی احسن تقویم +

جلیس انیس ۔ کنایہ از جوانی +

تغیر نفس ۔ اچھائی سے برائی کی طرف مائل ہونا +

ترجمہ ۔ اس کی باتوں سے عقل ہر ایک کے دل سے دور ہو گئی ہیں تو عاشق اس سرو قد کا ہوں کہ وہ کس خوبی کے ساتھ کھڑا ہوا ہے ۔

اس کے چہرہ کے دن نے جب نقاب زلف ڈال لی گویا روز قیامت سے شب یلدا پیدا ہو گئی ہم خوبی معشوق کا ورق ہی پلٹ گیا اور عاشق شیدا کی عافیت پر قلم پھر گیا ۔ یعنی چہرہ پر زلف آ جانے سے خوبی معشوق و عافیت عاشق جاتی رہی ۔

اس کے عشق کے ترک نے بنیاد صبر اس طرح غارت کی کہ عالم کے لئے حرم کا راز معنی کھل گیا

یعنی یہ مسئلہ کہ دل مومن اصلی بیت اللہ ہے ایک راز تھا جس سے کوئی واقف نہ تھا۔ مگر جب اس کے عشق نے صبر دل کی بنیاد ڈھادی تو جو راز دل کے اندر مضمر تھا وہ سامنے آگیا اور لوگ اس سے واقف ہو گئے۔

اے سعدی کتاب سودا کب تک سیاہ کرتے رہو گے۔ تمہارے ہاتھ سے تو قلم کے سر میں سودا پیدا ہو گیا ہے

وعظ و پند میں

افسوس کہ ایام جوانی و زمانہ شباب اور بچپنے کی پھرتی اور عیش خود رائی نہ رہا۔

پیری نے فروتنی و عاجزی کا سر جھکا دیا بعد غرور جوانی و غلبہ و قوت۔

افسوس اب وہ بازوئے قوی کہاں ہے کہ پنجۂ گردش زمانہ میں قوت کی کلائی کو مروڑ سکے۔

اے زمانہ ناپائدار بیوفا تیرا کیا کہنا ہے یہ کیسی دوستی ہے کہ دوستوں کے ساتھ دوستی میں قایم نہیں رہتا۔

تیرے عطائے نعمت پر کون بھروسا کریگا کہ بچوں کی طرح دیتا ہے اور پھر واپس لیتا ہے۔

جس چیز کو خوب مضبوط کرتا ہے اسی کو خوب چورا چورا بھی کرتا ہے جسکو خوب آراستہ کرتا ہے اسی کو خوب تباہ بھی کرتا ہے۔

جس کسی نے اپنی عمر میں تجھسے اپنا مقصد حاصل کیا اسی کو تو نے ناکامی کے شکنجہ میں بھی خوب گڑا

اگر نفس کے بگاڑنے میں قدر کی زیادتی ہے تو میں ہرگز نہیں چاہتا تو میری یہ قدر بڑھائے۔

اے مخاطب مجھے تو ملامت دیوانگی اور ابلہی حاصل ہے اور تجھکو سلامتی پیری و قیام میسر ہے یعنی تو پیر ہو کر بھی اپنے آپ کو سالم و قایم سمجھتا ہے یہ کتنی بڑی غلطی ہے۔

شکوہ پیری و علم و فضل و ادب چھوڑ دے۔ نادانی و عشق جوانی کو یاد کر۔

جب تو قضاء موت پر غالب نہیں آسکتا ہے تو پھر نادانی و دانائی میں فرق نہیں۔ یعنی جب مرنا ضروری ہے تو دانائی و نادانی میں زندگی بسر ہونا یکساں ہے۔

کیا میرے پہلو سے ایسا ہمنشین و مونس (جوانی) نہیں گیا کہ جس کے جانے کے بعد صبر ہو سکے یعنی ایسا نہیں گیا کہ صبر نہیں ہو سکتا۔

افسوس وہ خلعت زیبا بہترین بناوٹ کا اور ناز و نعمت کی آستین پر نقش و نگار زیبا اب کہاں ہے وہ تو جوانی

کے ساتھ گیا۔

اور افسوس وہ غبار خط سیاہ (کالی ڈاڑھی) کا جو جوانی میں سرخ سرخ کلوں پر خضاب کہاں۔ وہ خط ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشک کو گلاب کے ساتھ (خط سیاہ و رخسار سرخ) سمن پر یعنی گورے گورے کلوں پر مل دیا ہو +

صفحہ ۲۴۳

نہ آب صحیح + نہ ز آب - یعنی نہ از آب +

یغما - لوٹ - ایران میں دسترخوان چن کے آواز دیتے ہیں اور ترک ٹوٹ پڑتے ہیں اور لوٹ لیتے ہیں - اس لفظ اور شعر ثانی میں لفظ خرما پر زحاف تسکین اوسط ہے +

دو لختی - دو پٹ والا +

باد - ناپائدار - ہوا - غرور - صدمہ - آسیب +

دماغ پختن - خیال کرنا +

رعنائی - خود آرائی +

باد بیہودن - کار بیہودہ کردن +

بضاعت - سرمایہ - پونجی +

یکتائی - بے نظیری و بیمثالی - وہ جامہ جو ورہ پہ ...

یغما - نام شہرے حسن خیز در ترکستان +

ثریٰ - زمین نمناک - مراد تہ خاک یعنی قبر +

ثریا - سات سہیلیوں کا جھمکا - منزلے از بیست و ہشت منازل قمر +

تکیہ زدن - بھروسا کرنا +

برنائی - غالب نمے شوی +

باد در دست - خالی ہاتھ +

بار - مخفف باری بمعنی خالق و تب شدید را

نیکوکار اسم فاعل از نیہ +

کارگاہ - کارخانہ - دکان +

ترجمہ :- اے بیٹے اگر تو آسیب فنا پر غور کرے تو پھر گل کی ایسی عمر قلیل پر تو کبھی غرور نہ کرے گذرا ہوا زمانہ پھر پلٹ کے رونے سے نہ آئیگا نہ اشکوں سے چاہے ان اشکوں کو خون دل سے بھی آلودہ کرد آسمان نے کسی شخص کے قد پر جامۂ کامرانی نہ سیا کہ آخر کار مصیبت میں اس جامہ کو یکتا نہ کر دیا ہو۔ یعنی آسمان جب کسی کو راحت پہنچاتا ہے اسی کو خوب مصیبت بھی دیتا ہے۔

زمانہ مجلس عیش بتان یغما کی کو یکایک خوان یغما کی طرح لوٹ لیتا ہے۔

خرمے کی گٹھلیوں کی طرح کل تجکو پامال کر دینگے اگر سرداری میں آج دنیا میں مثل درخت خرما تجھے ہے تیرے بھائی بیچارے مر کے زیر زمین چلے گئے تو اسی طرح از روئے غرور ثریا پر ہے۔

یہ دو پٹ دروازہ آنکھ کا ہمیشہ کھلا نہ رہیگا۔ یہ لازمی امر ہے کہ ایک دن یہ کیچڑ سے چھوپ دیا جائے یعنی بند ہوجائے
تو غلط خیالی میں ہے اور عمر ناپائیدار پر اعتماد کرتا ہے جبھی تو اس عمر قلیل میں عیش و تماشے میں مبتلا ہے۔
تو یہ خیال کئے ہوئے ہے کہ میں بہادر اور جوان ہوں۔ جا تو تو سگ نفس امارہ پر بھی غالب نہیں
آسکتا۔ پھر شیر مرد اور جوانمرد کیا ہے۔
اگر مومن کا دل موم کی طرح نرم ہونا چاہیئے۔ مگر تو تو موم نہیں ہے لے دل بلکہ سنگ سخت ہے پھر مومن کہاں
جس وقت تجھ سے کسی انسان کو آرام پہنچے تب ٹھیک ہوگا۔ کہ حقیقتہً تو راحت رسان خلق ہے۔
اگر تو نادانی میں مبتلا ہوگیا ہے تو عذر کے ساتھ اُس سے رجوع کر کیونکہ ٹوٹے کا جوڑنے کے سوا علاج کیا ہے
اے سعدی کلام کو طول نہ دے بلکہ مختصر کر تو بڑھاپے میں بھی زمانہ کی طرح رعنا ہے۔
اگر توفیق خدا کی عنائیت تیری دستگیری نہ کرے تو پھر تیری کوشش بیکار ہے دیکھ سعی بیہودہ نہ کر
اے میرے پروردگار اپنے فضل و رحمت سے مجھے معاف کر دے کیونکہ تو دردمند نواز اور جرم بخش ہے
تیرے لائق میں کوئی سرمایہ اعمال نہیں لایا ہوں بس یہی ہے کہ تو اپنی عنائیت سے اُسے قبول کر لے
تیری درگاہ کرم سے مجھے ناامیدی نہیں ہے۔ مکھی حلوائی کی دوکان چھوڑ کے کہاں جاسکتی ہے +

صفحہ ۲۴۴

سرائے دیگر۔ عقبیٰ۔ آخرت +
باز کردن۔ کھول کے دیکھنا جستجو کرنا +
دست۔ ایک عدد +
ارقم۔ چتکبرا سانپ +
ضیغم۔ شیر + مُدّیٰ۔ مدت +
از قفا۔ پیٹھ پیچھے + برنخود کردن۔ پہنا +

سرکردہ۔ بلند بالا + معصم۔ کلائی +
برہم نہادن۔ جمع کرنا + روان۔ جان +
سیلی۔ قریب ہے کہ ہٹ جائے +
از حرم۔ نسبت کعبہ۔ بابت زنان خانہ +
ذم۔ برائی + مُعلّم منقش۔ بیل بوٹے والا
بحر قصیدہ۔ ہزج مسدس محذوف بوزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن +

ترجمہ تعریف انکیانوے میں

بہت سی صورتیں اس دنیا نے بدلی ہیں۔ یہ موجودہ صورت بھی آخرکار بدل جائے گی۔
آبادی عالم آخرت کے لئے اختیار رکھ یعنی اعمال حسنہ سے عقبیٰ کو آباد کر کیونکہ اس دنیا کی کوئی بنیاد استوار نہیں

عمر کی تمثیل شمع بلند (جلتی ہوئی شمع) سے ہے کہ برابر گھٹتی جاتی ہے
یا گھلتی ہوئی برف سے جو پہاڑ کی چوٹی پہ ہو کہ ہر ساعت اُس کا ایک جزو کم ہوتا جاتا ہے۔
ناواقف لوگوں کے پاؤں کے نیچے بہت سی خاک ایسی ہے کہ اگر اُسے کریدو تو کسی کی کوئی کلائی ملیگی۔
یعنی ہر جگہ زمین میں کسی نہ کسی عزیز کا کوئی جزو بدن ہوگا۔ کیونکہ مر کے خاک میں دفن ہیں۔
حریص کی آنکھ دُنیا سے کبھی سیر نہیں ہوتی جیسے شبنم سے کبھی کنواں نہیں بھرتا۔
بعد از مرگ انسان کی خاک کی انیٹیں بن گئیں زندہ انسانوں کا دل اس واقعہ سے متاثر نہیں ہوتا۔
روپیہ پیسے سے نیک نامی حاصل کر اسے جمع نہ کر کیونکہ تیرے بعد دُوسرے لوگ لے اُڑینگے۔
فریدوں کی بھی بادشاہی جاتی رہی۔ سلیمان کے ہاتھ سے بھی انگوٹھی چلی گئی۔
کیا زمانہ ایسا زخم لگاتا ہے کہ جس کا علاج قیامت تک ہو سکے یعنی نہیں ہو سکتا۔
زمانہ خونخوار سے وفاداری کا خواہاں نہ ہو دہن مار سے شہد کا ملنا محال ہے۔
اُستادوں کے منہ سے مجھے ایک حکائیت یاد ہے کہ شاہان عجم جیسے کیخسرو و جمشید مظلوموں
کے سوز سینہ سے ایسے بچتے تھے جیسے کوئی زہر سے بچے۔
کیونکہ چیونٹیاں جب بہت اکٹھا ہوجاتی ہیں تو حلق شیر میں جان تنگ ہوجاتی ہے۔ یعنی بہت
سی چیونٹیوں سے شیر بھی عاجز ہوتا ہے۔
کوئی ظالم نہیں ہے لیکن یہ کہ عنقریب وُہ مٹ جائیگا اگرچہ ظالم کی مدت دراز ہو۔ یعنی اگر ایک
مدت تک ظالم اپنے کردار کی سزا سے بچا رہے پھر بھی ایکدن ضرور اپنے کئے کی سزا پائے گا
بات کے مخاطب صحیح صاحبدل لوگ ہیں کیونکہ حرم کی بات محرم ہی سے کہی جاتی ہے۔
ایسے شخص کے لئے بادشاہی حرام ہے جس کی سامنے تو مدح کریں اور پیٹھ پیچھے اُسے بُرا کہیں
بدشکل دُلہن کو سجیلا کب بنا سکتے ہیں چاہے وُہ دیبائے منقش پہن لے۔

صفحہ ۲۲۵

بالا و ریش۔ قد اور ڈاڑھی۔ قد کو نیزہ سے اور ڈاڑھی کو پرچم سے تشبیہ دی ہے +
ترک و دیلم۔ ہر دو نام شہر +

مکان۔ مرتبہ + اشہب۔ سپیدی یا سیاہی آمیختہ
ہش۔ بھیڑ + لوئین۔ سردار +
عراق۔ کنارہ دریا۔ چونکہ یہ ملک کنارہ دریا

نو باوہ - تازہ و نو رسیدہ پھل +	پر واقع ہے اس لئے اسے عراق کہتے ہیں +
ایں گرگ - اشارہ بطرف دنیا +	عم - مراد سعدی معنی لغوی چچا +

بحر قصیدہ - مجتث مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات +

ترجمہ - اگر انسان نام قد اور داڑھی سے ہے تو نیزہ بھی لانبا قد والا اور پرچم ڈاڑھی ایسا رکھتا ہے

عمر رسیدہ کی بات میٹھی ہوتی ہے مجھے نہیں معلوم کہ سردار اعظم سُنے گا یا نہیں۔

یعنی جہان کا سردار عادل اتابک ابوبکر جو سردار فوج عراق و ترک و دیلم ہے۔

کہ بزم محفل والے دن تخت کیانی پر مثل فریدون اور لڑائی والے دن مانند رستم ہے۔

ایسی نصیحت اے ممدوح تو نے اپنے باپ سے بھی نہ سُنی ہوگی اگر تو ہوشیار ہے تو اپنے چچا سعدی سے سُن

جب اللہ نے تجھے خاص اور عزت والا بنایا ہے تو اس طرح مخلوق دُنیا میں زندگی بسر کر۔

کہ اگر کسی وقت مرتبہ بادشاہی تیرے لئے نہ رہے تب بھی تو اُسی طرح مکرم بنا رہے۔

ہر شخص حق بات کو بیباکی سے نہیں کہہ سکتا سخن ایک ایسا ملک ہے جو سعدی ہی کیلئے مسلم ہے

قیامت میں دو ہی مقام ہونگے یا بہشت جاودانی ہوگی یا جہنم پس بہشت کے لائق کام کر۔

ہمیشہ بخت و مال و حکومت تیری ہمنشین رہی دولت سے خوش اور بخت سے مکرم رہ۔

تیرے داہنے ہاتھ پر باز سپید اور بائیں ہاتھ میں لگام اسپ مشکی رہے یہ دونوں باتیں خواہ مراد میں ہیں

سال نو تجھے مُبارک اور میمون ہو نیک بختی ہمراہ اور اقبال ہمدم رہے۔

وعظ و پند میں

اچھی ہے یہ زندگی۔ مگر افسوس کہ جاودانی نہیں ہے اور یہ پانچ دن فنا ہونیوالے زیادہ بھروسے کے قابل نہیں

انسان کے قد خوش خرام کے درخت کے لئے ہمیشہ رونق عنفوان جوانی کی نہیں کی ہے۔

ایک گل شاداب خنداں و تازہ و خوشبو ہے لیکن اسکے قیام کی اُمید جیسا کہ تو جانتا ہے نہیں ہے۔

مادر زمانہ کی گود میں پرورش دائمی کی امید نہ کر کیونکہ اُس میں بوئے مہربانی نہیں ہے۔

بھیڑ کی طرح سر جھکائے فریفتہ و غافل نہ رہ کیونکہ اس گرگ (دہر) کی فطرت میں حفاظت گلہ نہیں ہے

جو چیز کہ واضح ہو اُسکے کہنے اور سُننے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ بیوفائی گردش فلکی پوشیدہ نہیں ہے

صفحہ ۲۵۲

کاروانسرا - قیام گاہ قافلہ - مراد دنیا +
عنایان - صحیح عنا یعنی یا غنا بمعنی تونگری و استغنا +
گاؤ و تخم - صحیح - کار تخم - بیج بو +

دشمن - مرکب از دوشمان بمعنی دو ضد کنایہ از اجل +
علم بر کشیدن - شہرت دنیا +
ایں جہاں صحیح آں جہاں عقبی و آخرت +

ترجمہ :- دنیا میں کونسی ہوائے بہار چلی کہ پھر اس کے پیچھے آفت خزاں نہ ہو -
اگر تمام ملک دنیا پر تو قبضہ کرے وہ ایک دن کی زندگی کی قیمت نہیں ہو سکتا -
اے رفیق اس کاروانسرا (دنیا) سے دل نہ لگا کیونکہ گھر بنانا قافلہ والے کا کام نہیں -
بت پرست کی طرح ظاہر میں تو ایسا منہمک ہے کہ پھر تجکو لذت باطنی کی ذرا بھی خبر نہیں ہے -
خدا کے دوست دنیا کو چھوڑ بیٹھے ہیں کیونکہ مستغنی مزاج کے لئے جو کچھ ہے وہ عالم عقبی ہے -
زبان کو روکے رہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوزخ میں تجھے لے جائیں کیونکہ دنیا میں بدتر نقصان والی چیز زبان سے نہیں ہے -
عمل کر اور اسے شہرت نہ دے کیونکہ سالکان راہ خدا کے لئے گمنامی سے بڑھ کر کوئی راستہ سلامتی کا نہیں ہے
راہ حق پر چل پھر جہاں جی چاہے رہ کیونکہ گوشہ خلوت صاحبدلان مخصوص کسی محل سے نہیں -
دست حاجت خدا کے سامنے اٹھا کیونکہ مرد خدا کا کام بجز ذکر خدا اور کوئی نہیں -
بے ادبوں کی طرح کھانے پینے پر منحصر نہ رہ بلکہ تخم عمل بو کیونکہ ان کو عقبی کے خرمن خوش بختی کی امید نہیں ہے
ست نہیں کیونکہ دوست کو اپنے سے آزردہ کرنا قابل افسوس امر ہے علی الخصوص ایسے دوست کو (خدا)
جس کا کوئی نظیر نہیں علی الخصوص و مرد دونوں کا اجتماع اہل ہند کے لئے ناگوار ہے - اگر اندرن سے
نہی کا صیغہ پڑھیں تو سلیقہ فارسی دانی کے خلاف ہے -
ایسی مخلوق کے سر پر باران وعظ کے برسانے کا کہ جس میں خصوصیت کے ساتھ ارادت کی صفت ثانی نہ ہو -
چنانچہ ابر نیسانی کا قطرہ جب سیپی کے منہ میں جاتا ہے تب ہی موتی بنتا ہے - اسی طرح جس میں
قابلیت تاثر وعظ ہے وہی وعظ سے فایدہ اٹھا سکتا ہے (مرد را صحیح مرد برا ر اے مراد را)
اے سعدی تو نے تیغ بلاغت سے کل زمین کو لے لیا شکر کر کہ یہ امر بجز فیض آسمانی نہیں ہے
جس طرح کہ دنیا میں تمہارے شعر کا شہرہ ہے یہ بات تو دجلہ کو بھی حاصل نہیں کیونکہ اسکے پانی میں یہ روانی نہیں

ہر وُہ شخص جو دعویٰ زور آوری ہمارے ساتھ کرتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ اُسے پورا کرکے بھی دکھا دے
کیونکہ سعادت و نیک بختی پہلوانی و قوت سے حاصل نہیں ہوتی -
ہاں عطر ساز سے کہہ دو کہ مشک کی تو خود تعریف نہ کر کیونکہ خوشبوئے مشک خریدار سے چھپی نہیں رہتی

پند و خیر خواہی میں

اہل کمال کے نزدیک تونگری مال سے نہیں ہوتی ہے کیونکہ مال تو سب گور تک ہے بعد اسکے اعمال کام آتے ہیں

صفحہ ۲۴۷

بادِ در قفس - بیہودہ - بیکار +
عُقّال - جمع عاقل - خردمند - دانا +
منقش صحیح + منقش - منقش +
کام - صحیح + گام - قدم +
نہ با حروب جال - نہ لوگوں سے جنگ کرکے

صورتِ دیوار - وُہ تصویر جو دیوار پر بنی ہو یا لٹکی ہو +
سفال - ٹھیکری - مٹی کا پیالہ +
اوصال - جمع وصل - جوڑ - پیوند +
متعال عالی مرتبت + بلاغ - پہنچانا +
میرود - صحیح + میروم +

ترجمہ - مجھے جو بتا دینا چاہئیے وہ میں بتاتا ہوں اب میری باتوں سے چاہے تو نصیحت لے یا ملال
پہلے تو محل قابل ہونا چاہئیے پھر نصیحت قابل ہو تب مفید ہوتی ہے - اگر کسی میں گوش ہوش ہی نہ ہوں
تو گفتگوئے خوب کیا مفید ہو سکتی ہے -

بحر قصیدہ - مجتث مثمن مخبون محذوف یا مکسور بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلات

تمام دُنیا کی نصیحت بھی بیکار ہے نادان کے کان میں جیسے پانی چھلنی میں -
آنکھ کان اور دہان سے انسان انسان نہیں ہو جاتا ہے - دیوار کی تصویر بھی ہو صورت انسانی
رکھتی ہے مگر وُہ انسان نہیں -

اے مخاطب دانا گذرگاہ ہلاکت (دُنیا) سے دل نہ لگا کیونکہ عقلا جہاں پر اعتماد نہیں کرتے اسلئے کہ فانی ہے
کبھی تو یہ عالم بحالت لطف موتی کی طرح پرورش کرتا ہے اور اگر بگڑ جائے تو ٹھیکریوں کیطرح ریزہ ریزہ کردیتا ہے
چشم عقیدت سے دُنیا کو نہ دیکھ کیونکہ پشت مار منقش دکھائی دیتی ہے مگر اُس کا زہر مہلک ہے
اس عمر عاریتی پر بھروسہ نہ کر کیونکہ یہ مدت قلیل بہت جلد گذر جائے گی جو کرنا ہے جلدی سے کرلے

عمر تو ختم ہو گئی مگر راہِ ادب کے شرائط پر ہم نہ چلے۔ صداقت کی قسم کہ اتنے سال سب بیہودگی میں گذر گئے
اب بزمانہ پیری جب نیکی کی طرف رغبت ہے تو قوت اطاعت نہیں افسوس کہ جوانی محالات میں صرف
ہو گئی۔ یعنی دُنیا جس کا حاصل ہونا منجملہ محالات ہے اُس کے حاصل کرنے میں جوانی صرف ہو گئی
زمانہ توبہ اور عذر کرنے اور غفلت سے بیدار ہونے کا ہے۔ دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا اور منہ خاک
پر رکھ دے یعنی اظہار عجز و تذلل کر۔

خدا سے تجھے ملنا مبارک ہو کیونکہ جلدی یا دیر میں افتراق و انتشار و اعضا ضروری ہے پھر
موت سے خوف کیوں ہے۔

گناہ کے بوجھ کی وجہ سے میں قدم نہیں اُٹھا سکتا کیونکہ بوجھ اُٹھانے والا بوجھ کے نیچے آہستہ چلتا ہے
اب یہ حالت ہے کہ آگے کو امید بھلائی کی نہ رہی مگر اللہ برتر کی عفو سے امید ہے۔

صرف وجود ضعیف انسان کے آفتاب ہی کے لئے نہیں بلکہ آفتاب آسمانی کو بھی زوال ضروری ہے
اب فضائے امید میں نفس کا کبوتر اُڑنا چاہتا ہے جبکہ دست ظلم زمانہ نے نہ پر چھوڑے اور نہ بازو
میں ایسا لاغر ہو گیا ہوں کہ لوگ مجکو اُنگلیوں سے دکھاتے ہیں جب مغرب کے وقت کوٹھے پر مثل ہلال جاتا ہوں
اے خدائے برتر تجھے واسطہ ایسے لوگوں کا جو خوبی کے شناسا اور عاشقان حسن حقیقی ہیں۔
اور واسطہ اُن جنگجویان راہ سلوک کا جنہوں نے نفس امارہ کو شکست دیدی قوت بازوئے
پرہیزگاری سے نہ جنگ ہائے مردمان سے۔

صفحہ ۲۴۸

غدو والآصال ۔ صبح و شام +
قفا خوردن ۔ دھولیں کھانا دھکے کھانا غیبت
دائم المعروف ۔ ہمیشہ بھلائی کرنے والا +
ظلوم جهول ۔ انا عرضنا الامانۃ علی
السموٰت والارض فابین ان یحملنہا و
حملہا الانسان کان ظلوما جہولا ۔ ہم نے
خلافت الٰہی کو آسمان اور زمین کے سامنے پیش کیا
وُہ اُس کے برداشت کرنے سے ڈرے مگر انسان
نے اُس بار کو اُٹھا لیا حالانکہ وُہ اپنے نفس پر بڑا
ظلم کرنے والا اور بڑا نادان تھا +
وقت محال ۔ وقت مرگ +
ابطال صحیح + بطال ۔ ناچیز و بیکار مراد مفلس
و نادار + مربی ۔ پرورش کنندہ +
غایۃ الآمال ۔ انتہائے اُمید +

سُرادق - معرب سراپردہ ۔
وقت فرارسیدن - وقت موت آجانا ۔
یقدسون لہ - خدا کی تقدیس کرتے ہیں ۔
چونکہ بزرگوار خدایا سے مخاطبہ شروع کیا ہے اس لئے لہ کی جگہ لک چاہئے ۔
دستگیری و رحمت کنی - جواب ندا ہے ۔
بحر قصیدہ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن ۔

ترجمہ :- باطناً اور ظاہراً تیری تقدیس اور صبح و شام تیری تسبیح کرتے ہیں ۔
اس سرائے غرور (دُنیا) میں انہوں نے نفس امّارہ کی مرادیں نہیں پوری کیں بلکہ مرتے دم تک صبر اختیار کرتے رہے ۔
صبح وصال کی امید میں شب جُدائی میں ذلت برداشت کرتے رہے اور ملامت اُٹھاتے رہے اور پھر بھی خوش رہے ۔
ان دوستوں کے سینوں کے راز کا واسطہ جن کو تفصیلاً بیان کیا گیا کہ میری مدد کر اور مجھ پر رحمت مطلقاً کر
کوئی راستہ مجھے نہیں معلوم اور کوئی دوسری تدبیر نہیں جانتا سوائے محبت مردان مستقیم احوال کے
مجکو نیکوں کی صحبت سے کچھ امید ہے کیونکہ سرمایہ دار ان رحم نا کاروں پر رحمت کیا کرتے ہیں ۔
ممکن ہے کہ بارگاہ قبولیت کے صدر کے بیٹھنے والے پائین میں بیٹھنے والے بیچاروں پر نظر رحمت کریں
ہمیشہ بھلائی کرنے والے کے انعام سے امید ہے گو وہ اس دنیا میں اس وقت فضل نہ کرتا ہو ۔
ہم ہمیشہ اُس کے کرم اور نعمت میں رہے ہیں ۔ پرورش کرنیوالے کے آستانہ سے نکلے کہاں جائیں ۔
اُسی کے خزانہ کرم سے سوال ہے ۔ اور سوال کی بھی کیا ضرورت ہے وہ تو حال کا جاننے والا خود ہے
میں وہی ستمگر اور نادان تر ہوں جس کو تو نے خود ظلوم و جہول کے الفاظ سے یاد کیا ہے ۔
پھر ناتوان کریم (انسان بمفاد کرّمنا بنی آدم) اور نادان سے کیا ہو سکتا ہے ۔
میں ایسے بار کا متحمل کیسے ہو سکتا ہوں کہ جس کو آسمان و زمین و کوہ نہ اُٹھا سکے ۔
اے اللہ حیات کا خاتمہ خیر کے ساتھ اپنے فضل و رحمت پر کر کیونکہ انتہائے آرزو و تمنا یہی ہے
خداوند تعالیٰ کی حمد میں نہیں کر سکتا کیونکہ وہاں قیاس و وہم و خیال کو دخل نہیں ۔
آستانہ عبادت پر قیام و اکتفا کر کیونکہ سراپردہائے جلال تک تو وہم بھی نہیں پہنچ سکتا

خیر خواہی و پندیں
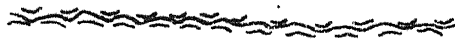
اے نفس اگر تو چشم تحقیق دیکھے تو پھر مالداری اور امیری کو چھوڑ کر فقیری اختیار کرے۔

اے بادشاہ زمانہ اگر تیرا وقت موت آجائے تو پھر تو بھی اپنے محل کے ایک گدا کے برابر ہے۔

اگر تیرے پھاٹک پر پانچ نوبت بھی بجاتے ہونگے تو بھی تو اپنی جگہ دوسروں کیلئے چھوڑ کر چلا جائیگا +

صفحہ ۲۴۹

آبستن ـ حاملہ +

ہاروت ـ نام فرشتہ ـ کہتے ہیں خدا نے انسان کی تعریف فرشتوں کے سامنے کی کہ باوجود خواہشات جو انسانوں میں سے اعمال نیک کرتا ہے وہ فرشتوں سے افضل ہے۔ ہاروت و ماروت نے کہا کہ ہم کو قوائے انسانی عطا کر کے دنیا میں بھیجا جائے تو ہم اعمال نیک ہی کرینگے ـ جب دنیا میں آئے تو زہرہ پر عاشق ہوئے اس سے سحر سیکھا ـ بداعمالیوں میں مبتلا ہو گئے ـ چاہ بابل میں معذب بعذاب دائمی مقید ہیں +

غالیہ ـ خوشبوئے مرکب معنی لفظی قیمتی ـ ایک شخص ایک خلیفہ عباسی کے پاس یہ خوشبوئے مرکب لایا ـ قیمت دریافت کرنے پر اس نے بہت سے دام کہے ـ خلیفہ کے منہ سے بیساختہ ھذہ غالیۃ نکلا ـ لہذا اس کا نام غالیہ ہو گیا +

برآمدن ـ غالب آنا + شاطر ـ ہوشیار چالاک شطرنج باز

ورطہ ـ محل ہلاکت +

سر در سر چیزے کردن ـ کسی چیز میں مشتغل و منہمک ہونا +

تو ز حیوان محقری ـ تو حیوان سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔ یا مصرع اس طرح پڑھو۔ نزد یک عارفان حیوان محقری۔

قطرہ ـ وہ مادہ منویہ جس سے جنین بنتا ہے +

گوگرد احمر ـ سرخ گندھک کو کہتے ہیں۔ اس سے سونا بن جاتا ہے + بوم ـ الو +

قوافی ـ اس قصیدہ کے قوافی میں رائے مہملہ روی ہے اور متحرک ـ بحالت تحرک روی حرکت ماقبل روی کی مطابقت کی ضرورت نہیں ہوتی ـ اس لئے رسے سے پہلے ان قوافی میں کہیں کسرہ ہے اور کہیں فتحہ یا ضمہ +

روحانیاں ـ فرشتگان +

باز سپید ـ سفید رنگ کا باز نادرالوجود و کمیاب ہوتا ہے +

سدرہ ـ عرش پر بیری کا درخت مسکن جبریل

ترجمہ:- دُنیا ایک عورت ناز و ادا والی اور دل لینے والی ہے لیکن کسی کے ساتھ حق شوہری ادا نہیں کرتی تیرا قدم بہتوں کے سر پر ہے اس زمین میں جس کے اُوپر تو فی الحال ہے۔ لہذا آہستہ چل دم کے اس خاک کے نیچے بڑے بڑے لوگ دفن ہیں)

یہ دُنیا ایسی حاملہ ہے کہ اس نے بہت سے بچے جنے اور مار ڈالے پھر اس سے محبت مادری کی کون اُمید کر سکتا ہے۔

یہ دُنیا ایک چڑیل مُنہ چھپائے کوتاہ نظر اور فریب دینے والی ہے۔ یہ اپنی معطر چادر (ظاہری آرائش) سے لوگوں کے دل لبھا لیتی ہے۔

فرشتۂ ہاروت جس سے لوگ سحر و جادو سیکھتے ہیں ادا و ناز حسینان دُنیا نے اپنے سحر سے اس کو چاہ بابل میں معذب بعذاب کر کے پھنسا دیا۔

بہادری و جوانمردی قوت جسمانی کا نام نہیں ہے اگر تو نفس امّارہ پر غالب ہو تب میں جانوں کہ تو ہشیار ہے باوجود جوانمرد بہادر ہونے کے تجھے شیطان کے کتّے نے شکار کر لیا اے بے کمال مرجا تو تو بلی سے بھی کمتر ہے۔

ہوشیار رہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پیروی نفس امّارہ تجھے ایسے بھنور میں ڈالدے جس میں پیر نا کچھ کام نہ دے تو خواہشات نفسانی میں منہمک ہے اور معاملات عقبیٰ میں نظر سرسری طور سے کرتا ہے۔

دین دے کے دُنیا خریدنا اندھاپن ہے اے بدمعاملہ ہمہ کے عوض میں ہیچ کو خریدتا ہے۔

جب تک کہ جان معرفت کی تیرے جسم کو زندہ نہ کرے عارفوں کے نزدیک تو حیوان حقیر ہے۔

بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ شیطان بھی اُن کی بداعمالی کے مقابلہ میں اُن کا غلام ہے مگر ظاہری صُورت میں پیری سے بھی زیادہ زیبا اور خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

اگر تو اپنی قدر کو پہچان لے تو پھر تیری قدر اور بڑھ جائے۔ نیک فطرت رہ کیونکہ اصلاً تو پاک ذات ہے، کب تک حاجت و حرص دُنیا تجکو خشکی اور تری میں پھراتی رہیگی۔ اپنی قدر کو پہچان کہ تو دریائے گوہر ہے یہ ظاہر ہے کہ ایک قطرہ کی قیمت کیا ہو سکتی ہے مگر جب تیری پرورش ہو جائے تو پھر تو موتی کا دانہ ہے، دولت جاوید کی کیمیا کی اگر تجھے تمنا ہے تو اپنی قدر کو پہچان کیونکہ تو سُرخ گندھک ہے۔

اے خواہشات نفسانی کے جال میں پھنسے ہوئے مرغ تو کب فضائے دنیائے فرشتگان میں اُڑ سکتا ہے۔

ہم نے مانا کہ تو باغ انسانیت کا باز سپید ہے مگر کیا فائدہ جب تو طلب معرفت میں پڑکا کبوتر ہے۔ منحوس اُلّو کی طرح ویرانہ (دنیا) پر اپنا سایہ نہ ڈال بلندی سدرہ تک پہنچنے کی کوشش کر کیونکہ تو تو ایک مبارک فال پرندہ ہے ⁺

صفحہ ۲۵۰

اُبلیس۔ ابوالشیاطین ⁺
مُخیّر۔ اختیار والا ⁺
حلقہ بر در۔ دق الباب کی کڑی کی طرح گھر سے باہر دو۔ در بدہ ⁺ کاربستن۔ عمل کرنا ⁺
موقف۔ جائے قیام۔ مقام۔ محل ⁺
دختر۔ باکرہ۔ کنواری ⁺
کون خر۔ دُبر حمار جو گوہ سے گندہ ہوتی ہے۔
ہاویہ۔ ایک طبقہ دوزخ کا ⁺
حلقہ۔ مجمع۔ محفل ⁺
مُقَصِّر۔ قصور اور کمی کرنے والا ⁺
مُصَوَّر۔ صورت بنایا ہوا فضیح۔ رسوا ⁺

شوے کردہ۔ شوہر دار۔ ثیبہ
دلق قلندری۔ فقیرانہ لباس ⁺
گاؤ عنبر۔ کہتے ہیں دریا میں ایک گائے ہوتی ہے جس کے سرگین سے عنبر نکلتا ہے یا وہیل مچھلی سے نکلتا ہے۔ یا موم ہے ⁺
قرن۔ مدت تیس سال کی کہتے ہیں سکندر نے ساٹھ سال کی سلطنت کی اس لئے اُسے ذوالقرنین کہتے ہیں ⁺
بے چُون۔ بے مثال و بے ہمال ⁺
بسر بردن۔ ختم کرنا۔ نبھانا ⁺

ترجمہ:۔ وُہ راستہ دوزخ کا ہے جس پر ابلیس چلتا ہے ہوشیار رہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے پیچھے چل کے تو بھی دوزخ میں پہنچ جائے۔

صحبت رفیق بد آموز (نفس امارّہ) میں تو اس طرح ہے جیسے کوئی دشمن کی کمند میں پھنسا ہوا اور وہ خنجر بھی کھینچے ہو۔

ایک راہ تو انجام بخیر کی طرف جاتی ہے اور دُوسری راہ ہاویہ کی طرف لے جاتی ہے۔ اب تجھے اختیار ہے جس پر جی چاہے چل۔

کان تو تیرے وعظ کو سنتے ہیں مگر تیرے ہوش بے خبر ہیں بظاہر تو مجمع میں بیٹھا ہے مگر بباطن مثل حلقہ در ہے گویا مجلس سے باہر ہے کیونکہ رغبت سے بات کو نہیں سنتا اور اُس پر عمل نہیں کرتا۔

دوسروں سے علم میں بڑھ کے ہونے کا دعویٰ نہ کر۔ جب تو نے غرور کیا تو پھر کمینوں سے بھی نوپست تر ہے
میری طرف سے اُس عالم کو کہدو جو قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے کہ اگر تو عمل نہیں کرتا تو جاہل اور قصوروار ہے۔
درخت علم کا پھل بجز عمل اور کچھ نہیں۔ علم کے ہوتے ہوئے اگر تو عمل نہیں کرتا تو شاخ بے ثمر ہے۔
علم کے سو شرطیں ہیں سے تو ایک بھی بجا نہ لایا اور جاہ و مرتبہ کی محبت میں دوسرے علم کے حاصل کرنے پر تیار ہے
علم نام انسانیت و مروت و تہذیب کا ہے ورنہ تو ایک درندہ ہے جو انسان کی صورت پر بنا ہوا ہے۔
جس علم پر تو عمل نہ کرے تو اُس سے کیا فائدہ آنکھ تو اس لئے ہوتی ہے کہ اُس سے دیکھا جائے۔
تجھے دنیا میں اپنی فصاحت پر غرور ہے کہ حدیث کے ہر نکتہ پر سو دلیلیں میں لاسکتا ہوں۔
قیامت میں روز حساب تو رسوا ہوگا اگر اپنے کردار بد کی کوئی علت نہ بیان کرسکیگا اور کوئی عذر نہ کریگا۔
اور اگر کسی گناہ کا تو عذر بھی پیش کرے تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ بیاہی عورت کو دعویٰ بکارت زیبا نہیں
مردان خدا کوشش و تکلیف سے کسی مرتبہ کو پہنچے ہیں تو جو بے ہنر ہے نفس پروری کرکے کوئی مرتبہ کب پاسکتا ہے۔
خواہشات کے چھوڑ دینے ہی کا نام وادی معرفت ہے۔ دل سے عارف بن نہ لباس فقیرانہ سے۔
اپنے سے کم کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ اگر تو مال میں بڑھ کے ہے تو حقیقت میں تو برابر ہے۔
اگر کوئی بے کمال آدمی مال کی وجہ سے تجھ پر فخر کرے اُس کو دبیز گندیدہ خر سمجھ اگر تو گاؤ عنبر بھی ہے یعنی صاحب ہنر ہے۔
فرمانبردار خدا اور محافظ مخلوق رہ یہ دونوں طریقے اگر تو نے اختیار کرلئے تو پھر تو سکندر بخت ہے۔
عمر حیات جو گذری جاتی ہے بہرحال ایسی کوشش کر کہ خوشنودی خدا کے بے ہمال میں گذرے +

صفحہ ۲۵۱

تنگنا ۔ تنگ گلی +
آذر ۔ عم ابراہیم کہ بت تراش بود۔ چوں آذر بشکست ابراہیم ہمہ بتہائے آذری را بشکست +
طغرا ۔ دستخط شاہی کہ بر فرامین باشد +
اشفتہ ۔ پریشان مو +

دامن کش ۔ بڑے بڑے لانبے دامن والی عبا پہننے والے اور یہ علامت فخر و خیلا ہے +
کف موسوی ۔ ید بیضا معجزہ موسوی +
آبگینہ فروش ۔ بساطی کانچ کے نگینے بیچنے والا +

کیانی - مراد شاہی +

مقبل - صاحب اقبال - خوش بخت +

مدبر - بدبخت +

دامن کشیدن - ترک صحبت کرنا +

غل - زنجیر - بیڑی +

اغبر - غبار آلود +

رونے - صبح + رُوئے - سطح +

سندس و خضر و عبقری - تینوں بہشتی کپڑے ہیں

عبقر - ایک قریہ کا نام جہاں کپڑا عمدہ بنا

جاتا تھا - عموماً ہر شے خوب کو عبقری کہا

جاتا ہے +

روزی کردن - عطا کرنا قسمت میں دینا +

ترجمہ - موت ایک کنڈلی مارے پھنکارتا ہوا اژدہا ہے لیکن تجھے کیا پروا تو تو میٹھی نیند سو رہا ہے -

کشادہ خاطری و مقصد دلی کے ساتھ تو مطمئن بیٹھا ہے اور ایک مرتبہ بھی کوچۂ تنگ لحد کو یاد نہیں کرتا -

ایک مرتبہ بھی اگر تیرا گذر معزز لوگوں کی قبر کی طرف ہو جائے تو پھر تو غرور شاہی - سرداری سر سے نکال ڈالے

کہ کیسے کیسے شاہان بزرگ مر کے قبر میں چلے گئے اور اب اُن کی وُہ عظمت و شان نہیں -

اُس قبرستان میں دست حوادث سے تو دیکھے گا کہ کیسے کیسے حسین درہم و شکستہ پڑے ہیں - جیسے ابراہیم

کے ہاتھ سے بتہائے آذری ٹوٹے تھے -

بیچارہ نے سر عزیز کے لئے اینٹ کے تکیہ ہونے اور پہلو کے لئے خاک کا بستر ہونے پر اکتفا کی ہے -

ہمہ تن تسلیم و رضا بن جا اگر تو صاحب تمیز ہے - کیونکہ عارفوں نے گوشۂ صبر سے خزانہ آرام حاصل کیا ہے -

اولاد تمہاری خدا کی بندہ ہے اُس کا غم نہ کھاؤ تم کیا چیز ہو جو مالک (خدا) سے زیادہ اُس کی

پرورش کر سکو -

اگر وُہ خوش نصیب ہے تو سعادت کا خزانہ اُس کے لئے ہے اور اگر بدبخت ہے تو اُس کے اضافہ

کی تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے - تیری سعی سے وُہ صاحب اقبال نہیں ہو سکتا -

ہم سے اور تجھ سے پہلے چہرۂ جان پر نیک بختی و بدبختی سب کی لکھدی گئی ہے اُس لکھنے کے خلاف ممکن نہیں

جس کسی کیلئے ازل میں اللہ نے خوش اقبالی کا طوق رکھا ہی نہیں وہ بدبختی کی قید میں مبتلا کیوں نہ ہو -

ذرا سُن لو میری نصیحت یا لضرور پیدا نہ ہو کیونکہ دین میں برابر دعوٰی بشر ہے -

فقیر پریشان مو و غبار آلود سے عار نہ کرو کیونکہ وقت موت تم بھی پریشان مو اور قبر میں غبار آلود ہو جاؤ گے

ان فقیروں کی صحبت سے اعراض نہ کرو کیونکہ بہشت میں سندس و خضر و عبقری کے لباس پہنے ناز سے خراماں بھی ہو نگے

سطح زمین انہیں کے دیدار سے روشن ہے جس طرح آسمان زہرہ و آفتاب و مشتری سے روشن ہے۔
سعدی کی بارگاہ خاطر میں چل اگر تو بادشاہ سخن (سعدی) سے داد شاعری چاہتا ہے۔
کبھی کبھی میرے دماغ میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ میں ہی ہوں جس نے ملک عجم کو تیغ سخنوری سے فتح کر لیا ہے
پھر صاحبان فضیلت کے خوف سے میری سانس نیچے رہ جاتی ہے۔ اعجاز موسوی کے سامنے
سحر سامری کیا کام دے سکتا ہے (سامری موسیٰ کے زمانہ میں ایک ساحر تھا جس نے گوسالہ بنایا تھا
جو بولتا تھا۔ اور جادو کے سانپ بنائے جن کو عصائے موسیٰ اژدہا بن کے نگل گیا)
مجھے اپنے سرمایہ بے قیمت سے شرم آتی ہے لیکن اپنے دل کو یوں سمجھا لیتا ہوں کہ شہر میں
کانچ بیچنے والے اور جوہری دونوں ہوتے ہیں تو بھی ایک آبگینہ فروش ہے۔

صفحہ ۲۵۲

بحر مرثیہ۔ رمل مثمن محذوف یا مقصور بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات +

برگ ریز۔ خزاں +

نیزہ بالا۔ بقدر نیزہ۔ بانس برابر +

گسیخت۔ ٹوٹ گیا (گسیختن) +

ریسمان۔ رسی۔ ڈوری۔ سلک۔ لڑی +

پنج آب۔ راوی۔ بیاس۔ ستلج۔ چناب جہلم +

یکشاد۔ جاری ہوا +

رو کردن۔ متوجہ ہونا +

برج آبی۔ سرطان و عقرب و حوت +

پروین۔ سات سہیلیوں کا جھمکا۔ اس کے ستارے مجتمع ہوتے ہیں +

کشمکش۔ جنگ +

ترکیب بند۔ وہ نظم جس کے دس بارہ شعر ایک قافیہ و ردیف میں ہوتے ہیں اور ایک شعر آخر میں ان سے قافیہ میں الگ ہوتا ہے اس مجموعہ کا نام بند ہے ایسے پانچ۔ سات یا گیارہ بند ہوتے ہیں۔ سب بند ملا کے ترکیب بند کہلاتا ہے اقسام عشرہ نظم میں سے ایک قسم نظم کی ہے +

زبان آتشین۔ زبان تیز و نفس گرم و شعلۂ آتش

بے پوست۔ کھلم کھلا۔ ظاہر بظاہر +

سیارہ۔ کنایہ از اشک +

نبات النعش۔ کھٹولا۔ اسکے ستارے متفرق ہوتے ہیں + خشم در سر کردن غضبناک اور خفا ہونا

مرثیہ ترکیب بند امیر خسرو

ترجمہ:- یہ کوئی واقعہ ہے یا آسمان سے بلا نازل ہوئی ہے یہ کوئی آفت ہے یا قیامت جہان پر آگئی ہے۔
فتنہ کے سیلاب کا راستہ بنیاد دنیا کی طرف کھولدیا ہے اُس زخمہ نے جو اس سال ہندوستان میں ظاہر ہوا
محفل یاراں اس طرح منتشر ہوگئی جیسے پھول کی پنکھڑیاں ہوا سے گویا بوستان میں خزاں آگئی ہے۔
اُن کے نہ دیکھنے سے ہر پلک میری آنکھ میں سنان بن گئی ہے اور خون ہر مژہ سے بقدر ازبیزہ جاری ہوا ہے
جب زمانہ رشتہ صحبت توڑ دیتا ہے تو دل پیچ و تاب کھاتا ہے جس طرح جب لڑی ٹوٹ جائے تو
موتی بکھر جاتے ہیں۔
چونکہ مخلوق کے آنسو ہر طرف رواں ہوئے ہیں اس لئے ملتان میں پانچ نئے دریا پیدا ہو گئے ہیں۔
میں نے چاہا کہ سوز دل کا بیان زبان پر لاؤں سوز بانیں آگ کی میرے منہ میں پیدا ہوگئیں۔
میں نے اپنے سینہ خالی کی کاوش کی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ بے شک جب زمین
کھودی جاتی ہے تو اُس سے پانی نکل آتا ہے۔
گریہ بھی کھلم کھلا میری طرف متوجہ ہے جس سے میرے چہرہ کی کھال اُڑ گئی اور ہڈیاں نکل آئیں۔
چونکہ آنسوؤں میں شوریت ہوتی ہے اس لئے کثرت گریہ سے کھال اُڑ کر زخم پڑ جاتے ہیں۔
میری آنکھوں میں طوفان بپا کرنے کے لئے آنسو جمع ہوگئے ہیں گویا کہ برج آبی میں انجم کا قران ہوا ہے
میں پہلی ہی جمعیت کو چاہتا ہوں اور یہ کب ہوسکتا ہے نبات النعش کا پروین ہونا تو محال ہے۔
یعنے جو لوگ مر کے جُدا ہو چکے ہیں وُہ ہم سے ملیں یہ ناممکن ہے۔

دُوسرا بند

وُہ کونسی گھڑی تھی کہ شاہ نے ملتان سے لشکر کشی کی اور کافر کُش تلوار کافروں کے مارنے کیلئے نکالی۔
جو فوج موجود تھی اُس کے سوا اور فوج نہ مانگی رستم کو فوج کا احسان اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔
جب دشمن کی قوت فوجی کی خبر لوگوں نے اُس کو پہنچائی بھڑک غصہ میں ہوگیا اور جھنڈا اُٹھا لیا۔
ملتان سے لیکر لاہور تک ایک عظیم جنگ ہُوئی مطلب یہ تھا کہ میرے زمانہ میں کافر سرکشی کیسے کرسکتا ہے

صفحہ ٢٥٣

کرگس - گدھ - مردار خوار پرندہ ہے +
مشیت - چاہنا - ارادۂ الٰہی +
چشم رسیدن - نظر بد لگ جانا +
شہاب - ٹوٹنے والا تارا +
غرہ - ہر مہینے کی پہلی تاریخ - پریوا +
غزا - جنگ +
باد پا - گھوڑا جو تیز رفتار ہو -
قہر - چہر کی غلطی - صحیح غہر بمعنی اسپ +
تف - حرارت و گرمی +
گونۂ احمر - رنگ سرخ +
خط در کشیدن - کاٹ ڈالنا - غلط کر دینا +
ار دست باشد - اگر قابو ہو +

میل در چشم تافتن - آنکھ میں سلائی پھیر کر اندھا کر دینا
سلخ - ہر مہینے کی آخری تاریخ - ماسکوار +
جوق جوق - گروہ گروہ (دوربید کا فاعل کافر ہے)
نعل در آتش نہادن - بیقرار کرنا - مرد گھوڑا اٹھانا
آتشین نعل - وہ گھوڑا جس کے پتھر پر چلنے سے چنگاریاں نکلیں - تیز رو گھوڑا +
یُردل - بہادر +
تضرع - زاری کردن +
تیمم - بخاک طہارت کردن +
بیدل - بودا - بزدل +
فزع - ترس - خوف و بیم +
دیو بند - ایک پیچ جس سے دیو کو باندھ لیتے ہیں +

ترجمہ: - کیا میں ایسا شیر نہیں ہوں کہ اپنی تلوار سے جو آب و آتش کی طرح ہے جنگ میں ہر سال دشمنوں کو خاک اور راکھ میں ملا سکوں +
چونکہ ان دشمنوں کا خون کثرت سے پانی کی طرح میں نے بہایا ہے - اس لئے گدھ کو خون پر اس طرح پیرا سکتے ہیں جس طرح کہ بطخ کو پانی پر -
اس سال اُن کے خون سے خاک کو ایسا رنگین کروں گا کہ زمین سے شفق پر رنگ سرخ پیدا کر سکیں -
وہ تو اس تدبیر میں تھا اور واقف نہ تھا کہ تقدیر آسمانی صفحہ تدبیر پر خط بطلان کھینچ دے گی -
ستاروں کی نظر بد اُس کو لگ گئی اگر قدرت ہو تو شہاب کی طرح ساتوں سیاروں کی آنکھوں میں سلائی پھیر کر اُن کو اندھا کر دینا چاہیئے -
صرف اُسی پر نہیں بلکہ کل مخلوق پر محرم کی پہلی تاریخ (زمانہ غم) ہو گئی - جب مہینے کی آخری تاریخ کو دشمنوں کے (ممدوح کے) گلے پر خنجر پھیرا -

میدان جنگ میں مثل حسینؓ گیا اُس کی جنگ نے سُرمہ چشم میدانوں میں لگا دیا تا کہ روز عاشورہ کی طرح عالم تاریک ہو جائے۔

وُہ کونسی گھڑی تھی جب کافر فوج پر چڑھ آیا۔ گروہ کے گروہ دریا اُترے اور یکا یک ٹوٹ پڑے +

تیسرا بند

بادشاہ کی لڑائی اور اُس کا غبار جنگ آسمان تک اُٹھانا تو نے دیکھا۔ اور ذلیل کافروں پر اُس کا گھوڑا اُٹھانا (حملہ) بھی اے مخاطب تو نے دیکھا۔

کثرت و ہجوم سپاہ سے ستاروں میں شور مچوا دینا اور سواروں کی حرکت سے صحرا و دشت میں لرزہ پیدا کر دینا بھی دیکھا (آئندہ اشعار میں جو جملہ نا تمام معلوم ہو وہاں "تو نے دیکھا" اپنی طرف سے ملا لو۔ میں بار بار نہ لکھوں گا۔)

اسپان گرم و تیز رو کا بیقرار کرنا (چمکانا۔ دوڑانا) اور سم اسپ تیز رو سے چنگاریاں اُٹھانا یہ کیسی حیرت تھی۔ جو اُس نے اپنی شجاعت سے وقت جنگ پیدا کر دی اور یہ کیسی ہیبت تھی جو بوقت جدال دشمنوں کے دلوں میں ڈال دی۔

وُہ اُس کا فروغ (آب۔ چمک) تیغ سے دشمنوں کے سروں میں حرارت و گرمی پیدا کر دینا اور خیال نیزہ سے دل دشمن میں خلش پیدا کر دینا۔

بہادروں کی حمایت میں تو نے مخالف سوزی بھی دیکھی اور بزدلوں کا گریز کیلئے حیلے پیدا کرنا بھی دیکھا۔

ضرب بہادرانہ نامردوں کے پہلو پر مارنا اور تیغ آبدار سے آگ کے شعلے پیدا کرنا بھی دیکھا۔

دیو کے باندھنے کے لئے جمشید کی طرح جھنڈا بلند کرنا اور فتح ممالک کیلئے آفتاب کی طرح گھوڑا اُٹھانا دیکھا۔

آسمان کا خوف کی وجہ سے زاری کرنا اور آفتاب کا اُس غبار جنگ سے خاک آلود ہونا بھی دیکھا۔

وُہ کونسی گھڑی تھی کہ کافر نے اُس پر چڑھائی کی۔ گروہ کے گروہ دریا اُترے اور یکا یک اُس پر ٹوٹ پڑے (یہ شعر دوسرے بند کے آخر میں آچکا ہے۔ ہر بند کے آخر میں ترکیب کا شعر نیا ہونا چاہیے جیسا کہ اور بندوں میں ہے۔ کلیات خسرو میرے پاس نہیں۔ ورنہ دیکھ کر لکھتا) +

بہم بر بافتن - گتھ جانا +

خنجر بہ خنجر بافتن - خنجر پر خنجر لگانا +

آسمان بافتن - آسمان بنا دینا +

اسپر - ڈھال - گلہائے سپر کی وجہ سے گلستان بنایا ہے

پر کشیدن - پر لگانا +

مرغول کافر - سیاہ چٹیا +

یاقوت سرخ - کنایہ از خون +

مکلل - مرصع - جڑاؤ +

زرد شدن - خوف زدہ ہونا الصفرۃ للوجل +

خورشید لشکر - مراد ذات ممدوح +

شانہ راز آنست - صحیح شانہ رامانا ست کنگھی سے مشابہ ہے -

نیم سر کافر - ہندو بر محل دور قشری گول دایرہ کی شکل پر بال چھوڑ دیتے ہیں اور انکو بڑھا کے چٹیا بناتے ہیں باقی منڈوا دیتے ہیں - یہ بھی ممکن ہے کہ خسرو کے وقت میں ہندو آدھے پچھلے حصّہ سر پر بال رکھتے ہوں جیسے آج کل مرہٹے رکھتے ہیں +

نطع - بالکسر و الفتح بساط و بوریائے فلاکت ایک چمڑے کا ٹکڑا جسے عرب کمر پر باندھے رہتے ہیں اور اس پر کھانا رکھ کے کھاتے ہیں - زرگر اور آہنگران اور پنڈلی پر باندھتے ہیں - تاکہ بھٹی کی آگ سے محفوظ رہیں - مجرم کو اس پر بٹھا کر قتل کرتے ہیں +

بر بافتن - اکٹھا ہونا +

موبمو - صحیح - سو بسو - ہر طرف +

سر بسر - بالکل +

غربال - چھلنی +

خستہ - زخمی +

گبر - آتش پرست دہر کافر - الکفر ملۃ واحدۃ +

سر در سر بافتن - سر کے اندر سر کا صدمہ گرز سے داخل ہونا +

(چوتھا بند)

ترجمہ :- دن سیاہ ہو گیا - جب فوجیں باہم مل گئیں - آفتاب زرد ہو گیا (خوف سے) جب خنجر پر خنجر چلنے لگے تلوار کی لڑائی سے دن غروب ہونے کے قریب ہو گیا آسمان غبار یا تلواروں کا سر ممدوح پر بنا دیا -

دونوں جانب سے تلواروں کی قطاریں کنگھی سے مشابہ تھیں سرکش جب گندھے ہوئے بالوں کی طرح باہم مجتمع ہو گئے -

جب زرہ پر زرہ پہنی تو زمین اس کے عکس سے نیلگوں ہو گئی اور میدان جنگ گلستان بن گیا جب سپر سے

سپر ملا دی۔
اُن تیروں سے کہ جو لوگوں کے سروں پر سے پاس پاس گذرتے تھے گویا آسمان اپنے پر لگا رہا تھا کہ تیروں سے بچنے کے لئے بھاگ جائے۔
کافروں نے جو صفیں فوجوں کی کافروں کی سیاہ چٹیا کی طرح گوندھی تھیں۔ تلوار سے کافروں کے آدھے سر کی طرح صاف ہو گئیں۔
قطرات خون کے یاقوت سُرخ تلوار سے نکلے یہاں تک کہ وہ پھریرے جو کارچوبی تھے ان یاقوتوں سے جڑاؤ ہو گئے۔
جب ایک دوسرے پر تلواریں لگائیں تو ایک سر کے دو سر ہو گئے۔ جب سر سر کے اندر صدمہ گرز سے داخل کرنے تو دو سر کے ایک سر ہو گئے۔
مقتولوں کی لاشیں میدان میں آس پاس سروں کے جو پڑی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دیبائے سبز پر تصویریں بنی ہوئی ہیں۔
اس لڑائی سے پہلے صبح سے شام تک آمنے سامنے اور ہر طرف بالکل اکٹھا ہو رہے تھے۔
بادشاہ نے چاہا کہ بساط فتح بچھائے مگر کیا فائدہ کیونکہ فلک کی گردش سے کارکنان قضا و قدر نے اُس بساط کو دوسری شکل پر بن دیا یعنی بساط شکست یا بوریائے فلاکت بنا دیا۔
اُس میدان میں جہاں بہادر اور بزدل کا فرق معلوم ہوتا تھا بہت سے لوگ ایسے تھے کہ جن کے لب خشک اور چہرے زرد تھے (زخمی کو پیاس زیادہ ہوتی ہے اور خون نکل جانے سے رنگ زرد ہو جاتا ہے)

پانچواں بند

اے اللہ وہ خون تھا جو میدان میں بہ رہا تھا یا پیاسوں کی طرف موج دریا بڑھتی آ رہی تھی۔
جس طرح چھلنی میں پانی ڈالنے سے پانی نیچے گرتا ہے اسی طرح زخمیوں کے اعضا سے خون بہتا تھا مقتول زمین پر حالت نزع میں تھے اور تڑپ رہے تھے اور اُن کے گلوں سے خون جوش مارتا تھا اور ابر کو اُبلتا تھا۔
اگرچہ خون کافر و مومن ایک جگہ بہہ رہا تھا مگر مومن کے خون کی نہر جنت کو اور کافر کی دوزخ کو جا رہی تھی۔

صفحہ ۲۵۵

تیر کشتی — تیر کشتی جسمانی کو چلا رہا تھا۔ تیر بمعنی تیز مستعمل
گذارا — چیرتا پھاڑتا +

ملاعین — جمع ملعون — لعنت زدہ +

شہاب — رجوم الشیاطین و کنایہ از تیر +

وشخان — کر + خلاب — کیچڑ +

شنگرف — ایک معدنی چیز جسے حل کر کے سرخ روشنائی بناتے ہیں +

بیلک — پاتا — ڈانڈ جس سے کشتی چلاتے ہیں
چوڑی بھال کا تیر +

اشہب — سرخنگ سبزہ گھوڑا +

زوال — دوپہر کے بعد کا وقت +

مآب — جائے بازگشت۔ بارگین — جہ بچہ +

دام ماہی — ماہی دام مرد بقیر، جوز ہندی — ناریل +

تختہ خاکی — وہ تختی جس پر مٹی پوت کے حساب لکھتے ہیں

ترجمہ: — گھوڑے دوڑ رہے تھے اور سواروں کے سر کٹ کٹ کے گر رہے تھے۔ لوگوں کے سر لڑھکتے تھے (للہ ڈھکتے پھرتے تھے) اور گھوڑوں کے پاؤں دوڑتے تھے۔

جس کسی کا قوت دلی سے بازو کام کر رہا تھا اس کے تیر سیدھے دل دشمن کی طرف جا رہے تھے۔

اور جو کوئی ناتوانی و کمزوری دل سے حواس باختہ تھا وہ کبھی پانی کی طرف اور کبھی صحرا کی طرف بھاگتی تھی

تیر جسم کی کشتیوں کو دریائے خون میں چلا رہا تھا۔ تیزی سے پاتا مارتا تھا اور کشتی پانی کو چیرتی پھاڑتی چلی جاتی تھی

جسم انسانی سے جو خون کہ تیر لگنے سے نکلا جیسے کہ کوئی زمین سے جست کرے اس طرح بے دھڑک خون نکل رہا تھا

بادشاہ چڑھائی کرنے والا صفوف جنگ کی ترتیب کے لئے اقبال کا گھوڑا دوڑاتا تھا اور وہ دوڑتا تھا۔

فتح ہر چند ملعونوں کی طرف سے ہماری طرف آنا چاہتی تھی مگر آسمان پیچھے سے فتح کے بال پکڑ کے پلٹ کے لے جاتا تھا۔

تھوڑی دیر کے لئے اس کی شمشیر دشمن کش قتل سے نہ رکی اس زوال والے دن میں دوپہر سے لے کر رات تک۔

چھٹا بند

یہ کیسی رات تھی جس میں آفتاب آسمان سے گر پڑا تھا اور شیطان دنیا میں آگ لگا رہا تھا اور شہاب ٹوٹے ہوئے تھے۔

اگر امام حسین کو کربلا میں پانی نہیں ملا تھا تو وہ محمد تھے کہ ان کی بازگشت پانی میں واقع ہوئی تھی۔

چونکہ دن حیات کے اُس آفتاب زرین (ممدوح) کے باقی نہ تھے اس لئے ابھی کچھ دن کا حصہ
باقی تھا کہ آفتاب (ممدوح) کو غروب لاحق ہو گیا تھا۔
لوگوں کے دل بیقرار تھے کیونکہ دیو (دشمن) کے مکر سے ممدوح کے ہاتھ کی انگشتری شاہی پانی میں گر پڑی تھی
(سلیمان کی انگوٹھی جس پر انحصار سلطنت تھا ایک دیو چرا لیگیا تھا اور اُس کو دریا میں ڈال دیا تھا۔ جسے
ایک مچھلی نگل گئی تھی۔ جب تک یہ انگوٹھی پھر نہ ملی سلیمان کو سلطنت نہ ملی)۔
کافر خون میں اس طرح لوٹ رہے تھے جیسے گدھا چہ بچہ میں لوٹتا ہو۔ مومن خاک پر اس طرح
پڑے تھے جیسے موتی کیچڑ میں پڑے ہوں۔
کوئی فوج تو طوفان مصیبت کے پانی سے گذر رہی تھی اور کوئی فوج پیاسی راہ سراب میں پڑی تھی
ہر ایک تختہ خاک کے نیچے چلا گیا (مر کے گڑ گیا) اس لئے کہ ان کا معاملہ دفتر روز قیامت پر منحصر تھا۔
جو کاسۂ سر خون خالص میں پڑے تھے معلوم ہوتا تھا کہ ناریل شنجرف سے منقش کئے ہوئے ہیں
جان کے رخصت ہو جانے سے زخم دل خون روتے تھے اور جدائی حیات سے ویران پڑے تھے
بہت سے زندہ لوگ خوف سے مقتولوں میں خون آلود اور سوئے ہوئے پڑے تھے۔
اس گرگ کہن (دنیا) کا کام دیکھو کہ کتوں (کافروں) کے ہاتھ سے شیر (بہادر) زنجیروں میں اور ہاتھی
(پہلوان) رسیوں میں بندھے پڑے تھے۔
کافر استظار شب میں تھے کہ نکل بھاگیں یکایک ہماری ترازو کا پلّہ اُلٹ پلٹ گیا (معاملہ دگر گوں ہو گیا)۔

صفحہ ۲۵۶

بر کار کردن ۔ عمل کرنا +
شکست آں آدمی گو صحیح کہ ہست آں آدمی کو +
غار غیب ۔ گو عدم ۔ یا قبر +
مرہمت ۔ البتہ تراہم +
نار ۔ آگ ۔ نمرود نے ابراہیم کو آگ میں ڈالدیا تھا +
سگساری ۔ ظلم +
تہمتن ۔ رستم کو دیو نے دریا میں ڈالدیا تھا

قہار ۔ غالب ۔ مراد تقدیر و نام خدا +
کہف عصمت ۔ غار پاکدامنی ۔ مراد قبر یا تہ آب
خفتگان کہف ۔ مراد اصحاب کہف +
غار ۔ غار حری جس میں روز ہجرت نبی اسلام
خوف اعدا سے جا کر چھپے تھے +
بخواں ۔ یاد کر +
حیدر ۔ شیر ۔ لقب حضرت علی ۔ عبدالرحمان نے

بحالت سجدہ تیغ سر علی پر لگائی +
بود۔ صحیح بُرد +

بر سال آں اندک بقا۔ حیات پر اُس
قلیل العمر کی +

ساتواں بند

ترجمہ:۔ دوائر آسمانی گردش عمل میں لائے اور مرکز (ممدوح) کو پرکار کی طرح سرگشتہ کر دیا
ذرہ کو تو نے دیکھا کہ اُس نے آب چشمۂ خورشید کو دُور کر دیا۔ پتھر دکافر) کو تو نے دیکھا کہ اُس نے
لولوئے شہوار کا کام کیا۔

جیسے کہ بادشاہ گو عدم دیا قبر) میں گیا کہ کون ایسا آدمی ہے جس نے ناوں سے اصحاب کہف کو بیدار نہ کیا ہو
اگر دشمن کے سامنے سے ممدوح غار غیب میں چلا گیا تو کوئی عیب کی بات نہیں۔ حضرت مصطفےٰ
نے بھی تو جنگ دشمن سے قصد غار حرا کا کیا تھا۔
اگر تیر دشمن سے ممدوح کی طرف چنگاری آئی تو پلکوں کو تر نہ کر۔ غضب نمرود نے ابراہیم کو بھی تو آگ
میں ڈال دیا تھا۔ میں نے مصرع اوّل یوں پڑھا ہے ؎

در شرارے آندشش از تیر مژگاں تر مکن

جیسا کہ کورس میں لکھا ہے اُس کے معنے میری سمجھ میں نہیں آئے۔
اگر اس تنگنائے دُنیا سے دار القدس کو ممدوح چلا گیا تو بد دل نہ ہو عیسےٰ نے بھی تو ظلم نصاریٰ
سے سر کو فدائے دار کر دیا تھا یعنی یہودیوں کے ظلم سے سولی چڑھا دیئے گئے تھے۔
اور اگر کتوں نے اُس سے مکاری کی تو یاد کرو کہ عبد الرحمٰن نے بھی تو کیسا ظلم حیدر کرار پر کیا
کہ سجدہ میں اُن کے سر پر ضرب لگائی۔
اور اگر اُن شیطانوں کی وجہ سے ممدوح کے سر سے پانی گذر گیا یعنی وہ ڈوب گیا تو یاد کرو
دلیو نے رستم کو بھی تو سمندر میں ڈبو دیا تھا۔

کافروں کے ساتھ دین کے لئے ہر سال اُن کا جھگڑا رہتا تھا۔ آخر کار اس معاملہ میں اُسکو جان دینا پڑی
یہ ہاتھ تقدیر کا ہے کہ کبھی خون بہاتا ہے اور کبھی جان نکالتا ہے ہم کمزور ہیں غالب سے انتقام نہیں لے سکتے
شیر نر بھی تو چیونٹیوں کے کاٹنے سے بیقرار ہو کر دکارتا ہے اور فیل مست بھی آنکس کی ضرب سے چنگھاڑتا ہے
میں بیدھڑک کہتا ہوں وہ قیامت تھی جسکو میں نے برقرار دیکھا۔ اگر قیامت کی علامت یہی ہے

توبس میں نے یقیناً قیامت کو دیکھ لیا ہے۔

آٹھواں بند

چاند اور سورج اُس مبارک دیدار پر روئے۔ رات اور دن اُس کی حیات قلیل پر روئے
اُس کے فرمان کی طرح مشرق سے مغرب تک آنسو جاری ہوئے جب حاکم کے نہ ہونے سے اسکے ملازمین روئے
چونکہ اُسکے زمانہ میں مرغ وماہی (سب) کو آرام تھا مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہوا میں روئے +

صفحہ ۲۵۷

موبہ کردن ۔ گریہ کردن +
تشنگان ۔ کشتگان ۔ مقتولین +
کبود ۔ نیلا ۔ ایرانی سبز ۔ سیاہ ۔ نیلا ۔ اردو اسکو ایک رنگ تجویز کرتے ہیں ۔ چنانچہ چرخ کی صفت میں کبود ۔ سبز ۔ نیلی لاتے ہیں +
زیر ابرو ۔ چشم یار رخسار +

موئے کندن ۔ بحالت غم بال نوچنا +
دست مالیدن ۔ دست حسرت ملنا ۔ افسوس کرنا
سوزن بر بازو زدن ۔ ایران میں انگریزوں کی طرح ساعد پر نام گدواتے ہیں +
ماکو ۔ لوہے کی نلی +
بالاتر از ابرو ۔ پیشانی +

ترجمہ :- آسمان ہزاروں آنکھوں (ستاروں) سے اہل زمین پر اس طرح روئے جیسے باران بہاری سبزہ پر برستا ہے۔
جو شبنم کہ آسمان سے ہر صبح خاک پر برستی ہے اُسے ستاروں کے آنسو سمجھو جو بالائے آسمان سے رو رہے ہیں
ملتان کی مخلوق مرد ہو یا عورت گریہ کناں اور بال نوچتے ہوئے ہر گلی ہر طرف اور ہر جگہ میں رو رہے ہیں
(موبہ کناں بگریستند کا مفہوم میں اچھی طرح نہ سمجھ سکا)
شور گریہ اور آواز دہل سے کوئی شخص رات کو نہ سویا چونکہ ہر گھر میں ماتم والے رو رہے تھے۔ امام حسین کے ماتم میں تو ڈھول بجاتے ہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ماتم کے ساتھ ڈھول بجتا ہے
اپنے آنسوؤں سے انہوں نے وضو کیا جو مغفرت چاہنے والے دعا کے وقت روئے۔
زمین پر آنکھوں سے مقتولوں کے گلے کی طرح خون بہا چونکہ ہر شخص اپنے مردہ کے لئے رو یا۔
قیدیوں کے پاؤں کے طرح نالہ سے زبان پر آبلے پڑ گئے چونکہ لوگ قیدیاں مصیبت کیلئے روئے

اگر اُس قید مصیبت سے اتفاقاً کوئی قیدی چھوٹ کے آیا لوگ اُس کے چہرہ کو دیکھ کر حقیقی رونا روئے
آخری تاریخ بقرعید کی اور روز جمعہ تھا جب یہ لڑائی ہوئی آخر ۱۸۸۳ء کا اور شروع ۱۸۸۴ء کا تھا +

نواں بند

دست حسرت ملوں یا اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کے ساعد کو نیلا کروں یا آسمان سے جامۂ سبز (جامہ سوگ)
خوشبت پہنوں۔ کہتے ہیں بہشتی کپڑے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور سبز وسیاہ ونیلا سب ایک ہے
ہر شخص جب تک اپنے بازو پر نام گدوا تا ہے میں اپنے بازو کو غم میں کاٹوں گا اور اُس سے نام شاہ پیدا ہوگا
افسوس کہ وہ ستم آسمانی سے پہلے زمین میں سو گیا اور تمام عالم کے بہلو صف ماتم میں زمین پر لیٹنے سے نیلے ہو گئے
ہندوؤں سے سیاہی اور ترکوں سے سفیدی رنگ لباس جاتی رہی چونکہ غم شاہ میں ہر ترک ہند و جامہ سوگ پہن رہا ہے
بڑے شہر میں ہر طرف دریائے نیل جاری ہوگیا چونکہ ہر طرف گریہ سے نیلے کپڑے بکثرت دھوئے گئے۔
نیل بہانے والے کے گھر میں خوشادی ہوئی چونکہ ہر زوجہ نے اپنے شوہر کے غم میں دلہن کی طرح نیلے
کپڑے پہنے (تشبیہ صرف پہنے میں ہے نہ رنگ میں)
حسین چونکہ خون کے آنسو روئے اس لئے اُن کے رخسار سُرخ ہو گئے اور سر پیٹا ہے اسلئے پیشانی نیلی ہے
حسینوں کو اس کے بعد نیل و سُرخی کی ضرورت نہیں کیونکہ کھرونچنے سے منہ سرخ اور پیٹنے سے منہ نیلا ہو گیا ہے
چونکہ سر نازک سے بال نوچے ہیں اس لئے نوچنے کی تکلیف سے ہر بال کی جڑ نیلی ہو رہی ہے۔
اتنا رونا ہوا کہ اشک چشم دریائے جیحون سے بڑھ گئے۔ میری تو یہ حالت ہے دوسروں کی حالت نہ معلوم کیا ہوئی

صفحہ ۲۵۸

آشنا ۔ دوست ۔ شناسا ۔ پیرنے والا +	گراز ۔ صحیح ۔ راز + بے بہا ۔ گرانمایہ +
خون بہا ۔ دیت ۔ بدلہ خون +	قبا کشیدن ۔ لباس پہنانا +

ترجمہ +۔ افسوس کہ دل یکبارگی دوستوں کے لئے خون ہوگیا۔ افسوس ہے اس جماعت مقتولین پر جو راحت
افزائے دوستاں تھی۔
دوستوں کے لئے آنکھیں آشنائے آب خون ہوگئیں یہاں تک کہ دوستوں کے لئے آب خون
میں پیرنے والی ہوگئیں۔

چونکہ دوستوں کے خون گرانمایہ کو خاک نے پیا ہے لہذا دوستوں کا خون بہا خاک سے لینا واجب ہے

اگر ان مُردوں کا جی اُٹھنا ممکن ہو تو میں اپنی عمر باقی دیدار دوستان کے عوض میں وقف کر دوں -

افسوس کی بات ہو گی اگر لوگ آنکھوں سے اور آنکھیں دوسرے لوگوں کو بجائے دوستان دیکھ سکیں -

اگر انصاف ہو تو خاک پائے دوستان کیا ایسی بے قدر ہو سکتی ہے یُں تو اُنکی خاک قدم کو آنکھوں میں لگا دُنگا

دوست تو چلے گئے غیروں کو میں گود میں کیوں لوں جامہ دوست کسی دوسرے کو کیوں پہناؤں -

اگر دوستوں کی محبّت کو میرے دماغ سے نکالیں تو محبت دوستان ہرگز میرے دماغ سے نہ نکلے گی -

اے خسرو تم ہر بار کہتے ہو کہ لباس جان سوگ دوستان میں تا بدامن چاک کروں گا -

جان جو غم سے خود ہی چاک چاک ہے پھر چاک چاک کو دوستوں کیلئے چاک کرنا کب روا ہے } کہ قطعہ بند

دوست تو چلے گئے پھر شعر کس کے لئے کہتے ہو - دوستوں کے مرجانے کے بعد شعر کہنا مطلقاً بند کر دو -

اس غم میں زار و گریاں ہو کر سر کے بال کب تک نوچوں - یہ جسم جو لاغری میں بال کی طرح ہے اسی کو

جان سے الگ کر دوں یعنی مرجاؤں +

گیارھواں بند

یا اللہ وہ خورشید رحمت (خود رحمت) اُن کی جانوں میں نور ہو کر رہے اور اُس فیض نور سے اُنکی جان مثل خورشید تاباں ہو

خان اعظم لڑائی کے دن اُنکے سردار تھے - جنتہ الفردوس میں بھی خان اُن کے سردار رہیں -

ایسی فضا میں یہ شہدا ہوں کہ اگر وہاں آسمان اُڑ کے جائے تو مکھی ہو جائے اور طاؤسان بہشتی کے پر

اُن کے لئے پنکھا بنیں +

صفحہ ۲۵۹

دیوان سیاست - مراد روز حساب +

کیقباد و کیخسرو - محمد تغلق کے فرزندوں کے نام ہیں +

نامہ - نامۂ اعمال جن میں کرام کاتبین لکھا کرتے ہیں - داہنے ہاتھ کا فرشتہ اعمال حسنہ لکھتا ہے اور بائیں کا اعمال قبیحہ +

ترجمہ :- اللہ کی رحمت کا فیض ظلمات گور میں بمنزلہ آب حیوان کے ہے اے اللہ تاریکی قبر میں یہ آب حیوان ان کو ملے -

جب روز سزا و جزا ان کے ہاتھ پر فرشتے نامۂ اعمال رکھیں تو ان کے نامۂ اعمال کا عنوان کتاب بالیمین ہو یعنی اعمال حسنہ والا رجسٹر ان کے ہاتھ میں دیا جائے۔

جو قطرۂ خون ان کے حلق سے بہا ہے وہ ان کے لئے تاج مغفرت کا بہترین لعل بنے۔

جن پیاسوں کی جان پانی نہ ملنے سے گئی اُن کے سر پر ابر کرم کی ہر ساعت بارش رہے۔

جن قیدیوں پر دشواری دیر تک رہی اے اللہ اسیر رہائی ان کی بہت جلد پوری ہو جائے۔

جو قیدی قید سے چھوٹ چکے ہیں اور ان کو قید میں تکلیف پہنچی ہے وہ تکلیف آخرت کی نجات کا باعث ہو

جو باقی رہ گئے ہیں اور مصیبت سے چھوٹ کے آئے ہیں اُن پر اللہ کا فضل اور بادشاہ کا احسان رہے

جب محمد چلے گئے تو اُن کا انجام بخیر ہو اور اُن کے بیٹے کیقباد و کیخسرو سعادت مند ہوں۔

بقیہ صفحہ ۲۵۹

وزن بند مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان

بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف یا مقصور +

حسن مجتبیٰ ۔ امام دوم از ائمہ اثنا عشر جنکو امیر معاویہ کے اشارہ سے آسمانے ہیرا کھلادیا تھا +

آل عبا ۔ ایک دن نبی نے علی و فاطمہ و حسنین کو اپنی عبا میں لیا اور فرمایا ھؤلاء اھلبیتی ۔ یہ میرے اہل بیت ہیں ۔ انہیں کا آل عبا لقب ہے +

صلا ۔ کھانے کے لئے بُلانا +

شیر خدا ۔ لقب علی مرتضیٰ ترجمہ اسد اللہ +

مجتبیٰ ۔ برگزیدہ لقب امام حسن +

سُرادق ۔ سراپردہ کا معرب ہے +

جگر مصطفےٰ ۔ کنایہ از امام حسین +

خلف ۔ پسر پیرو پدر +

خلف مرتضیٰ ۔ پسر حضرت علی مراد امام حسین +

از ہفت بند کاشی ۔ پہلا بند

ترجمہ :- خوان غم پر جب عالم والوں کو بُلایا تو پہلے سلسلہ انبیا کو بلایا ۔

جب غم کی نوبت اولیا تک پہنچی تو آسمان اُس ضرب سے بیقرار ہوا جو حضرت علی کے سر پر لگائی

اُسکے بعد ہیرے کے ٹکڑوں کی چنگاریوں سے آگ بھڑکائی اور حسن مجتبیٰ کے لگادی ۔

پھر وہ سراپردے جس کے محرم فرشتے بھی نہ تھے مدینہ سے اُٹھائے اور کربلا میں لگائے ۔ یعنی امام حسین کو مع اہلبیت ظلم یزید سے کربلا آنا پڑا ۔

پھر نیز جنگ سے دشت کربلا میں کوفے والوں نے گلشن آل عبا کے بہت سے نخل کاٹ ڈالے
یعنی فوج یزید نے اٹھارہ بنی ہاشم اور امام حسین اور ان کے رفقا کو شہید کر دیا۔
بہت سی ایسی ضربیں کہ جن سے جگر جناب رسالت مآب چاک ہوا حلق تشنہ امام حسین پر لگائیں
اہلبیت نبوی بال بکھرائے اور گریبان چاک بارگاہ الہٰی میں فریاد کرتے تھے۔
جبریل شرم کے مارے سر زانو پر جھکائے تھے اور چشم آفتاب اس واقعہ ہولناک کے دیکھنے سے اندھی ہو گئی

صفحہ ۲۶۰

ذروہ - چوٹی +
خسان - جمع خس - کمینے +
ارکان - ستون جس پر کوئی چیز مبنی ہو +
جہان آفرین - خلاق عالم - خدا +
قلم زدن - کاٹ ڈالنا - قلم پھیر دینا +
دست بر کسے زدن - کسی پر دعویٰ کرنا +
بہم زدن - درہم و برہم کر دینا + جمع کرنا +

صاحب حرم - خدا +
سلسبیل - ایک چشمہ بہشتی کا نام +
دم زدن - بات کرنا - آہیں کرنا +
علم زدن - بھڑکانا - بلند کرنا +
حرم - خانہ کعبہ کا وہ حصہ جہاں شکار حرام ہے اس کے خلاف کو حل کہتے ہیں +

دوسرا بند

ترجمہ :- جب حلق تشنہ امام حسین کا خون زمین پر پہنچا وہ جوش مار کر زمین سے عرش بلند کی چوٹی پر پہنچا
قریب تھا کہ ایمان کا گھر ڈھے جائے چونکہ ستون دین کو شکست لاحق ہوئی تھی (ستونوں پر قیام
عمارت ہوتا ہے جب ستون ٹوٹ جائے تو عمارت ڈھے جاتی ہے۔ اہل تشیع۔ وحدانیت۔
عدالت۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت۔ کو ارکان دین کہتے ہیں۔ اور امامت کو رکن ایمان قرار
دیتے ہیں۔ اور حسین علیہ السلام تیسرے امام ہیں لہٰذا رکن ایمان ہوئے۔ اس رکن ایمان کے ڈھے
جانے سے خانۂ ایمان خود قایم نہ رہے گا)
جب امام حسین کے نخل بلند قامت کو کمینوں نے زمین پر گرا دیا تو غبار زمین کا طوفان آسمان تک پہنچا
ہوا نے اس غبار کو مرقد نبوی تک پہنچا دیا اور گرد مدینہ سے ساتویں آسمان تک پہنچی۔
غم امام حسین میں خم گردوں کے نیل میں اپنے لباس کو ڈبو دیا جب یہ خبر عیسیٰ گردوں نشین کو پہنچی۔

آسمان شور و غل سے پُر ہوگیا جب نوبت فریادِ انبیا سے جبریل کی آئی -
اس وہم غلط کار نے یہ خیال کیا کہ یہ غبار دامن حضرت ذوالجلال تک پہنچا -
اگرچہ ذات خدا ملال سے بری ہے مگر خدا ہر دل میں ہے اور کوئی دل ملال سے خالی نہیں لہذا خدا کو بھی قتل امام حسین کا ملال ہوا +

تیسرا بند

مجھے خیال ہے کہ قاتلان امام حسین کے لئے سزا کیا تجویز کرینگے یقیناً دفتر رحمت پر بالکل قلم پھیر دینگے یعنی ذرا بھی رحمت ان کے اُوپر صرف نہ ہوگی -
اس بات کا بھی خوف ہے کہ روز حشر شفاعت کرنے والے مخلوق کے گناہوں کی شفاعت کا ذکر شرم کے مارے زباں پر نہ لا سکیں گے - کیونکہ قتل امام حسین ایسا گناہ نہیں جس کی شفاعت کی جائے -
غضب خدا کا ہاتھ آستین سے نکلیگا جب اہلبیت ظالموں پر دعویٰ کرینگے -
افسوس اور فریاد ہے - جس وقت کہ اولاد علی خون ٹپکتے ہوئے کفنوں کے ساتھ زمین سے مثل شعلہ آتش آہیں کرتے اُٹھینگے
فریاد ہے اُس وقت سے کہ جب جوانان اہل بیت سُرخ کفن پہنے ہوئے میدان حشر میں آئیں گے
جس جماعت کی صفوں نے شور کربلا میں مچا رکھا تھا - یعنے اہل بیت امام حسین جو میدان کربلا میں شہید پر روتے تھے یہ میدان حشر میں بحالت ماتم و غم صف محشر کو درہم کر دینگے -
خدا سے یہ لوگ یعنے (قاتلان امام حسین) پھر کیا امید کر سکتے ہیں جب شکار حرم کیلئے تیغ زنی کرتے ہیں یعنے مخالفین امام حسین جنہوں نے امام اور انکے رفقا کو شہید کیا اور اہل حرم کو لوٹا یہ خدا سے کیونکر مغفرت اور رحم کے اُمیدوار ہو سکتے ہیں

اور بعد قتل امام حسین ایسے سر کو کہ جس کے غبار گیسو کو
جبریل آب سلسبیل میں دھوتے تھے نوک نیزہ پر بلند کیا
یہ کیسے اُمیدوار مغفرت الٰہی ہو سکتے ہیں -

لطیفہ بعض مسلمان کہتے ہیں کہ یزید پر لعنت نہ کرو ممکن ہے اس نے توبہ کر لی ہو اور خدا اُس کو بخش دے
ایک شاعر نے یہ سوال اور اپنا جواب دو شعروں میں نظم کیا ہے اشعار یاد نہیں - جواب یہ دیا ہے کہ جب امام حسین ایسی ذات کا گناہ قتل بخشا جا سکتا ہے تو کیا ہمارا گناہ لعن بخشا نہیں جا سکتا +

صفحہ ۲۶۱

تضمین۔ کسی کے اشعار پر مصرع لگانا۔ اگر تین مصرعے اپنے ہوں تو خمسہ ہوگا اور چار ہوں تو مسدس +

بحر تضمین۔ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبق بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن۔

تسبیغ وا ذالہ یا دوسرے زحافات جو مخصوص عروض وضرب سے ہیں ان کو عروضی حشو میں لانے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ مگر بحور مسمطات چہار گوشہ میں تسبیغ وغیرہ شعرائے کاملین کے کلام میں جب بکثرت پایا تو یہ تاویل کرتے ہیں کہ مثمن کو دو مربع کرنے سے رکن دوم و ششم بمنزلہ آخر ہو جاتا ہے۔ لہذا تسبیغ لے آئے۔ اسی تاویل پر قیاس کر کے اس بحر میں اگر رکن سوم و ہفتم کو اخرب کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ تقسیم مربع سے رکن سوم و ہفتم بھی بجائے صدر و ابتدا ہو جاتے ہیں +

مدائن۔ بغداد سے چھ سات میل کے فاصلہ پر ایک شہر تھا جہاں کسریٰ نے اپنا محل بنایا تھا جسے طاق کسریٰ کہتے ہیں۔ اس محل کے کچھ آثار اب بھی باقی ہیں یہیں سلمان فارسی صحابی رسول کی قبر بھی ہے +

ایوان مدائن۔ طاق کسریٰ +

ساسانی۔ از اردشیر تا یزدگرد منسوب بہ ساسان بہمن بن اسفندیار +

دجلہ۔ نام دریا جس کے کنارہ پر بغداد آباد ہے

وادی ایمن۔ صحرا بجانب دست راست طور +

آہ وخ۔ کلمہ افسوس و حسرت +

اشکست۔ ٹوٹ گئی +

آسیب۔ صدمہ + ساعت۔ قیامت +

سلسلہ۔ زنجیر + رہگذر۔ آبراہہ +

۱۔ ترجمہ :- ایک رات کو صحرائے فکر میں میرا دل حیران و سرگردان تھا اور اس زمانہ کی گردش میں فکر کر رہا تھا۔ فلسفہ یونانی و زردشتی کی بابت دریافت کر رہا تھا کہ ناگہاں فرشتہ غیبی نے کہا اس زمزمہ کو پڑھ اے دل نصیحت پذیر ذرا غور سے دیکھ اور طاق کسریٰ کو آئینہ عبرت سمجھ۔

۲۔ علم شاہان ساسانی کہاں ہے۔ اُن کا جھنڈا گویا اوندھا ہو گیا۔ اور افسانہ جمشید بھی گویا ایک قصہ از خواب و خیال تھا۔ اس طاق کسریٰ کے ماتم میں گویا اب تک دجلہ خود سو دجلہ (بکثرت) خون اس طرح روتا ہے کہ اُس کے خونابہ کی گرمی سے پلکوں سے آگ ٹپکتی ہے۔

۳۔ کبھی وادی ایمن میں سے دجلہ گذرتا تھا۔ اب آبراہہ دجلہ کیوں ویران ہو گیا۔ افسوس طاق کسریٰ کے ڈھے جانے سے دجلہ کیلئے خطرہ پیدا ہو گیا اور اس صدمہ سے بیشک دجلہ کی کمر ٹوٹ گئی حسرت کی آگ سے

دجلہ کا جگر بھنا ہوا دیکھے کبھی تو نے سُنا ہے کہ آگ پانی کو بھون دے +

۳ - جیسے کہ دست مدائن سے شکوہ عدل جاتا رہا یعنی نوشیرواں مرگیا۔ مدائن کی بہبودی کا شیرازہ ٹوٹ گیا۔ مدائن کی جان کو رنج جُدائی نوشیرواں لاحق ہوا۔ اور زلزلۂ قیامت سے مدائن کا دل زخمی ہوگیا۔ جیسے کہ مدائن کا سلسلۂ ایوان ٹوٹ گیا دجلہ زنجیر میں مقید ہے ۔ اور زنجیر کی طرح پیچاں ہے +

صفحہ ۲۶۲

بیت الشرف - بزرگی کا گھر اصطلاح نجوم ہے جیسے آفتاب کا بیت الشرف حمل ہے +

تنگہ - جائے نقد و جنس +

ایدر - اینجا - ادھر - انگریزی میں بھی (ایدر) یہی معنے رکھتا ہے + بینا - سبز +

فتن - جمع فتنہ +

مامن - اسم ظرف مکان پر از امن +

ہمسر شیریں - خسرو پرویز یا بلحاظ معنی لفظی خود شیریں + کلیسا - گرجا + چلیپا - صلیب + فلک گرداں - آسمان کا پھرانے والا - خدا +

۵ - ترجمہ - افسوس کہ مدائن ایران کے لیئے بیت الشرف تھا اُس کا نور آفتاب تاباں کو شرمندہ کرتا تھا۔ فتنوں کے زمانہ میں سکندر و خاقان کے لیئے جائے پناہ تھا اور آج اس جائے پُر سامان کو ویران دیکھ کبھی تو زبان اشک سے ایوان کو پکار۔ شاید کہ گوش دل سے تو جواب ایوان سُن سکے۔

۶ - اب خسرو اور اُس کا سونے کا تخت و تاج کہاں ہے۔ اینٹ کا تکیہ ہے اور خاک کا بستر۔ اور خسرو کی ہمسر شیریں (اور شیریں) جو ایک آفت جان پرور تھی کہاں ہے۔ گویا وہ زمین کے اندر نالے کرتی ہے جب تو اُسکے سر پر پاؤں رکھتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تو خاک کا بنا ہے اور ہم یہاں قبر میں تیری (پائمال) ہیں۔ جب ہم پر دو تین قدم تو رکھے تو دو تین آنسو بھی ہم پر بہا۔

۷ - آتشکدے زردشتی بجھ گئے اور نوبت گرجوں کی آئی شرف و بزرگی دین مسیحی کی بڑھ گئی۔ جب علم دین محمدی بلند ہوا تو صلیبیں بھی ٹوٹ گئیں اس چرخ اخضر کی ہر دم ایک نئی روش ہوتی ہے گویا ایوان بلند کسریٰ کو گردش فلکی یا حکم خدا نے ڈھادیا ہے۔

۸ - یہ دجلہ اس جوش کے ساتھ کیوں روتا ہے۔ یہ نہر (دجلہ) درد و خروش کے ساتھ ہمارے ہمراہ کیوں روتا ہے۔ کبھی پوشیدہ اور کبھی ظاہر کس لیئے روتا ہے۔ ہمیں کیوں نالہ کرتا ہے

اور دارا کیوں روتا ہے - اے مخاطب تو میری آنکھوں پر ہنستا ہے کہ یہ کیوں روتی ہیں -
حالانکہ اُن آنکھوں پر رونا چاہیئے جو یہاں آ کر نہ روئیں +

صفحہ ۲۶۳

رائض - شاہسوار +
مغ - بضم پیرِ زردشت +
نگارستان - مرتع تصاویر +
خسارت - ہلاکی و زیان +
آبستن - حاملہ +

دستور - پیشوائے ملت زردشت کہ بمنزلہ وزیر معنوی باشد
موبد - دانشمند مُغان +
نظرہ - نظر واحد +
کوکبہ - درخشندگی و بزرگی +
تف - حرارت و غضب +

۹ - ترجمہ :- وہ گھوڑا جس کے سموں کو فغفور چین رغبت سے چُومتا تھا - صحرائے حوادث میں سوار و شاہسوار سمیت گم ہو گیا - اور وہ محل کہ جس کے سامنے صف انجم کی طرح دستور و مغ و موبد کھڑے رہتے تھے اب وہاں بچھوؤں کے گھر ہیں - یہ وہی ایوان ہے کہ لوگوں کے چہروں کے نقوش سے اُس کی خاک در و دیوار با تصویر معلوم ہوتی تھی - یعنی اُس کی خاک در پہ سر رکھتے تھے -

۱۰ - یہی ایوان عدل و داد ہے ذرا چشم غیرت سے دیکھ - اور اُسکے در و دیوار کو نظر عبرت سے دیکھ چرخ ستمگر کے ہاتھوں سے ویران ہو گیا اس زبان کو دیکھ - اس دست درازی کو نشان فطرت سے سمجھ - ذرا غور کر اور چشم تفکر سے دیکھ کیا یہ وہی زمانہ سلسلۂ بارگاہ اور بزرگی ایوان کا ہے -

جب ہوا تیزی سے گذری تو یہ حالت زمانہ دنیا کی ہے کہ باغ عدن عالم (مدائن) مسکن درندگان و عفاریت ہو گیا - خار ظلم سے گل و سمن جہان سب مٹ گئے خانۂ غم دنیا خوش اور شاد ہوا کرتا ہے - ہاں تجھے چمن دنیا میں تعجب کیوں ہے اگر بجائے بلبل اُلو بجائے نغمہ نوحے

۱۱ - اے خاک تو نے شاہوں اور سرداروں میں سے ایک ایک کو نگل لیا - اگر ان میں سے کسی کا پتہ ہے تو اب انہیں دکھا - اس آسمان گردندہ نے پاؤں کے نیچے سب کو کچل دیا - دارا و جمشید و کسریٰ میں سے جس کسی کو تو یاد کریگا - تو کہیگا کہ یہ سب تاجدار کہاں چلے گئے ان شکم زمین ہمیشہ کے لئے حاملہ ہے -

۱۲۔ اگر تو باخبر اور ہوشیار ہے تو کسی دل کو نہ ستائے گا۔ جب موقع ملے بھلائی اور بخشش کرنے کی کوشش کر۔ ظالم سے کہدے جو غصّہ میں بھرا ہُوا ہے کہ ایک دن موت کے ہاتھ سے تجھے بھی کفن پہننا پڑے گا۔ یہ خون دل شیریں ہے جسے تو ناک سے پی رہا ہے۔ اور یہ خم جسے دہقان رکھتا ہے آب و گل پرویز سے بنی ہے +

صفحہ ۲۶۴

گرسنہ چشم ۔ طماع و حریص +
سپید ابرو ۔ نہائیت بڈھا جسکی بھویں سپید ہوں
تلاوت کردن ۔ پڑھنا +
سرخاب ۔ سرخ سفوف جس سے رخساروں میں سُرخی پیدا کرتے ہیں +
مام سیہ پستان ۔ وُہ ماں جس کے بچے نہ جیتے ہوں +

۱۳۔ ترجمہ :۔ تجھے کچھ معلوم ہے کہ شراب دنیا تلچھٹ ملی ہے۔ یہاں ہر وقت آواز آتی رہتی ہے کہ اے مخاطب فلاں شخص مر گیا۔ وُہ کون ہے جو اپنی جان اس ہلاکت سے بچالے گیا چاہے دُبلا ہو یا موٹا عظیم الجثہ ہو یا پہلوان ۔ اتنے ایک جباروں کے جسموں کو یہ زمین کھا چکی ہے پھر بھی یہ حریص ان کو کھا کر کبھی سیر نہ ہوئی ۔

۱۴۔ اُن آفتوں سے فریاد ہے جو زمانہ پیدا کیا کرتا ہے۔ جہالت سے اختلاط رکھتا ہے۔ اور عقل سے زمانہ جھگڑتا رہتا ہے۔ ہمارے اور تمہارے جسموں کو فنا کی چھلنی میں چھانتا رہتا ہے، ہر ہر منٹ پر یہ دیو (زمانہ) سو مصیبتیں پیدا کرتا رہتا ہے۔ بچّوں کے دل کے خون سے یہ بڑھیا ڈھڈو جو سیہ پستان بھی ہے اپنے چہرہ پر سُرخ پاؤڈر ملا کرتی ہے

۱۵۔ اے عادل بے منت (یعنی خدا) مخلوق پر عنائیت کر۔ اور نوشیرواں کی خاک پر مغفرت و رحمت کر۔ اے دل مُردوں کی باتیں زندوں کے سامنے بیان کر۔ اے دانش تو ان آدمیوں کو مروّت کی تعلیم دی۔ اے خاقانی اس درگاہ (ایوان کسریٰ یا خدا) سے نصیحت کی بھیک مانگ تاکہ تجھسے اس کے بعد خاقان نصیحت و پند حاصل کرے +

متفرقات

صفحہ ۲۶۵

بحر قصیدہ - رمل مثمن مخبون محذوف یا مقصور +
ذم - مذمت ضد مدح +
قیم - جمع قیمت بمعنی قدر +
شیم - جمع شیمہ بمعنی خصلت +
امم - جمع امت - گروہ پیرو پیغمبر +
آثار سقم - علامات بیماری کیونکہ آفتاب کا رنگ مثل بیمار زرد ہوتا ہے +

وزن - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلات
باز کردن - نکالنا + **ستر** - پردہ +
فزاینده الم - رنج بڑھانے والا - کیونکہ کسب معاش کی تکلیف ہوتی ہے +
پر جبریل - کہتے ہیں کہ چاند پر جبریل نے اپنے پر ملدئیے تب حرارت کم ہوگئی ورنہ مہر و ماہ یکساں تھے +
کیف و کم - حالت و مقدار منجملہ اعراض تسعہ دو عرض کا نام +

(۱) رات اور دن میں مناظرہ - (از گفتار اسدی طوسی)

ترجمہ :- رات اور دن میں جو باتیں باہم ہوئیں اُن کی دلیلیں سنو - یہ ایسا واقعہ ہے جو دل سے شدت غم کو دور کرتا ہے -
دونوں میں جھگڑا اظہار فضیلت کے لئے ہوا - آپس میں بہت سی باتیں مدح و قدح کی ہوئیں -
رات نے کہا کہ رات کی فضیلت دن پر اس لئے ہے کہ خدائے ازلی نے رات سے دن کو پیدا کیا
خدا کے نزدیک عبادت گذار روز سے شب زندہ دار کی قدر و عزت زیادہ ہے -
موسیٰ اپنی قوم کو دعا مانگنے کے لئے رات ہی کو لے گئے اور لوط پیغمبر کو ظلم سے رات ہی کو نجات ملی
ماہ آسمانی کو جناب رسالتماب نے رات ہی کو دو ٹکڑے کیا (معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے) پھر نبی رات ہی کو اپنی زوجہ ام ہانی کے گھر سے معراج کو گئے -
ہر مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے - اور قرآن میں شب قدر (شب بست و سوم ماہ رمضان) کو فضائل و

خصائل ہزار مہینوں سے بہتر کہا ہے۔ (لیلۃ القدر خیر من الف شھر)
رات پردہ پوش اور دن عیب نما ہے۔ رات راحت افزا ہے کیونکہ چین سے سوتے ہیں اور دن رنج افزا
ہے کیونکہ کسب معاش کی تکلیف اٹھاتے ہیں (وجعلنا اللیل لباسا وجعلنا النھار معاشا ؕ
دن میں ایسے اوقات بھی ہیں جن میں نماز منع ہے (جیسے اشراق اور ٹھیک دوپہر کا وقت) اور رات
بھر کی نماز پر نبی اور امت کے بزرگ فخر کرتے تھے۔
میں وہ بادشاہ ہوں کہ زمین میرا تخت اور آسمان بارگاہ ہے۔ چاند سپہ سالار ہے اور تمام ستارے اور سیارے خدم و حشم ہیں
عرب اپنے سال کے مہینوں کا شمار میرے چاند سے کرتے ہیں اور میرے چاند پر پر جبریل کی تحریر ہے۔
میرے چاند کے چہرہ پر صحت کی نشانیاں ظاہر ہیں اور تیرے آفتاب کے چہرہ پر علامات بیماری ہیں۔
جو مسافت تیرا آفتاب ایک سال میں طے کرتا ہے میرا چاند ٹھیک اتنی مسافت بحیثیت کمیت و کیفیت ایک
ماہ سے بھی کم میں طے کر لیتا ہے۔

صفحہ ۲۶۶

حرم ۔ مراد خانہ کعبہ +
عرفہ ۔ آٹھویں ذی الحجہ جس روز حاجی عرفات میں جاتے ہیں
فہم ۔ بفتحتین سمجھ +
برنجی ۔ بارنج ہستی شب فراق ۔ عاشق کیلئے
سخت موذی ہے +
تہم ۔ بفتحتین حرص یا تُہم ۔ جمع تہمت +
فحم ۔ کوئلا +
اصم ۔ بہرا ۔ مثل الفریقین لا عمی والاصم
والبصیر والسمیع ۔ اصم کا لفظ آئیت
میں سمیع سے پہلے ہے +
یوہی ۔ شوی + کرا صحیح از +
مرغ و سپہ صحیح ۔ می پردو +

آدینہ ۔ جمعہ +
عاشورہ ۔ دسویں محرم روز شہادت امام حسین +
خواہد بود ۔ اس مصرع کا دوسرا رکن بھی بروزن فاعلان
ہوتا ہے ۔ رل مجنون میں یہ وزن میں نے نہیں دیکھا +
نہیب ۔ خوف ۔ بچے رات کو ڈرا کرتے ہیں ۔
اور بیمار کے لئے بھی رات بھاری ہوتی ہے +
نم ۔ تری جب آنکھوں میں تری ہو تو کم دکھائی دیتا ہے
نُبی ۔ خبر ۔ قرآن +
افزاید نور ۔ نور القمر مستفاد من نور الشمس
پشت نجم ۔ ہلال ہونے کی حالت میں +
راد ۔ سخی و جوانمرد + حکم کنی ۔ صحیح
من و تو یا بجائے کنی صحیح کند ہو +

ترجمہ:۔ دن نے جب یہ باتیں رات سے سُنیں تو بگڑا اور کہا چپ رہ غیر استوار باتیں کیوں کرتی ہے
دن کا عیب طعنہ سے کیوں کرتی ہے کیونکہ اللہ نے قسم کے ساتھ رات سے زیادہ دن کی تعریف کی ہے
قرآن میں خدا نے رات اور دن کی قسمیں کھائی ہیں۔
مخلوق روزے جتنے رکھتی ہے سب دن کو ہوتے ہیں اللہ نے حج کعبہ بھی دن ہی کو قرار دیا ہے۔
عقل اور سمجھ سے اگر تو دیکھے تو عید۔ جمعہ مبارک۔ عرفہ۔ عاشورہ سب دن ہی کو ہوتے ہیں۔
حشر میں مخلوق دن ہی کو اُٹھے گی۔ اور دن ہی کو انسان عدم سے وجود میں آیا۔
کیا تو عاشق کے لیے رنج کا باعث و بچوں کے لئے خوف کا سبب نہیں۔ تو دیو کے جسم میں دل اور
بیمار کے دل کے لیے سم ہے۔
اُلو۔ چمگادڑ رات ہی کو اڑا کرتے ہیں۔ اور بھوت پریت چور چوبص بھی رات ہی کو نکلتے ہیں۔
میں اصلاً آفتاب چرخ سے نسبت رکھتا ہوں اور تو جنس دل خاک سے ہے۔ میں چمکتی ہوئی آگ کے
نور کی طرح ہوں اور تو سیاہ کوئلے کے مثل ہے۔
عالم کا چہرہ مجھسے حسین اور تجھسے زشت دکھائی دیتا ہے اور چشم مخلوق میں مجھسے روشنی اور تجھسے تری
بڑھتی ہے۔ تم کے معنی تاویلاً تو میں نے لکھ دیئے مگر کوئی لفظ بمعنی تاریکی ہوتا تو اچھا تھا۔
مجھے رنگ اسلام اور تجھے رنگ کفر (ظلمت) حاصل ہے اور میرا لباس شادی (رنق) کا ہے اور تیرا لباس غم
(سیاہ) کا ہے۔
تیرا چہرہ حبشی کی طرح کالا ہے پھر حسن پر فخر کیوں کرتی ہے حبشی اگر معشوق ہو تو وہ دعویٰ حسن کیا کر سکتا ہے۔
تیری افواج نجوم کیا چیز ہیں جب میرا آفتاب اپنا جھنڈا بلند کرتا ہے سب ایکدم سے بھاگ جاتے ہیں۔
کیا نقصان اس سے ہوا اگر قرآن میں تیرا ذکر خدا نے مجھسے پہلے کیا۔ قرآن میں تو سمیع سے پہلے
اصم بھی ہے تو کیا بہرے کو کانوں والے پر فضیلت ہو جائے گی۔
قرآن میں خلق الموت (موت کو پیدا کیا) والی آیت کو پڑھ اُس میں لفظ حیات بعد موت ہے۔
پھر بھی ہر حالت میں حیات موت سے اچھی ہے۔ تقدم ذکر باعث فضیلت نہیں ہوتا۔
اگر تیرے چاند سے عرب لوگ ماہ و سال قرار دیتے ہیں تو اہل عجم میرے آفتاب سے اپنے ماہ و سال کا حساب کرتے ہیں
گو آفتاب کا رنگ زرد ہے پھر بھی چاند سے بہتر ہے جس طرح دینار گو زرد ہے مگر درہم سے ہر طور اچھا ہے

تیرا چاند نورِ خورشید سے ضیا حاصل کرتا ہے اور اُس کی خدمت میں بیٹھ جھکائے رہتا ہے۔
اگر آفتاب سے چاند کی رفتار تیز ہے تو وہ قاصد مہر ہے۔ قاصد بادشاہ سے تیز ہی چلا کرتا ہے۔
فرائض پنجگانہ نمازیں سے تین نمازیں فجر۔ ظہر و عصر دن میں ہیں اور دو یعنی مغرب و عشا رات میں ہیں۔ تیری نمازیں اس لئے کم ہیں کہ تو مجھ سے مرتبہ میں کم ہے۔
اگر تو میری بات پر راضی نہ ہو تو پھر یہ چاہتا ہے کہ ہمارے تیرے درمیان عدل خداوند فیصلہ کن (پنچ) قرار پائے۔ یا ہمارے تیرے درمیان عدل خداوند حَکَم حُکم کرے۔
یا بادشاہ عادل جوانمرد کی بات کو پسند کر یا رئیس الوزرا معدن کرم کے پنچ ہونے پر راضی ہو جا۔
وُہ جوانمرد ابونصر خلیل بن احمد ہے کہ جو نصرت وجود سے افسر جاہ و جلال و سردار ملک و نعمت ہے۔

صفحہ ۲۶۷

بحر قطعہ۔ مجتث مثمن مخبون محذوف یا مقصور بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن +
نقشبند حوادث۔ کنایہ از قضا و قدر یا خدا +
آبا۔ افلاک کہ مؤثر اند +
گزیر۔ چارہ +
والی والا۔ حاکم بلند مرتبہ +
مولع۔ حریص +
محول۔ گردانندہ +
مجاری۔ جریان۔ مراد ظہور و وقوع +
امہات۔ اربعہ عناصر کہ متاثر اند +
گنبد خضرا۔ عمارت مدور سبز کنایہ از آسمان +
موالید۔ جماد و نبات و حیوان +
کوزپشت مینا رنگ۔ خمیدہ سبز رنگ کنایہ از آسمان
مقطع و مبدا۔ انتہا و ابتدا +

(۲) قطعہ انوری

ترجمہ:۔ اگر حالت عالم کی تغیر دینے والی قضا نہیں ہے تو پھر وقوع و ظہور حالات خلاف مرضی شخص کیوں ہوتا ہے
بیشک مخلوق کے نیک و بد کی قائد قضا ہے۔ اس دلیل سے کہ تمام تدابیر انسانی بیکار ہوتی ہیں۔
زمانہ ہزاروں حالات ایسے پیدا کر دیتا ہے کہ جن میں سے ایک بھی ہمارے خیال میں نہیں ہوتا۔
کوئی ذرا بھی چون و چرا نہیں کر سکتا ہے کیونکہ حوادث پیدا کرنے والا چون و چرا سے مبرا ہے۔
اس سرائے کون و فساد (دُنیا) میں جو نشو و نما والی چیز ہے اُس میں رنگ آمیزی ترکیب عناصر سے ہوتی ہے

مگر ان نقوش میں جو فرق دکھائی دیتا ہے اُس قلم سے ہے جو ہاتھ میں افلاک کے حرکت کرتا ہے۔
جب ہمارے اختیار میں بست و کشاد میں سے کچھ نہیں تو پھر زندگانی خوش یا ناخوش پر راضی ہوجانا ہی مناسب ہے
کیونکہ آسمان کے نیچے اُسی طرح رہنا پڑتا ہے جیسا کہ اقتضا احکام آسمانی کا ہے۔
جب ملک طبیعت میں اُس سے چارہ نہیں ہے تو مجبوراً راضی ہونا چاہیئے کیونکہ طبائع اور موالید پر حاکم غالب و ہی ہے
کوئی کیا جانے کہ آسمان خمیدہ پشت مردوا ما کے ستانے پر حریص کیوں ہے۔
کوئی شخص اُس کے اشکال مدور سے واقف نہیں اور نہ کوئی آنکھ اُس کے راز ہائے حکم کو دیکھ سکتی ہے
یہ حرکت فلکی کیسی ہے کہ جس کا اوّل و آخر نہیں اور یہ گردش کیسی ہے جس کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔
اس آسمان کی گردش سے مجھے ایسی شکائیت نہیں ہے کہ جس کی شرح تمام عمر میں بھی کرسکوں۔

صفحہ ۲۶۸

درکشادن - مطلب حاصل ہونا +

بحر - رمل مثمن مخبون بروزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن - اس وزن میں اُردو والے شعر نہیں کہتے +

مقالات - گفتگو مقالات و عبارات و روایات کے قوافی میں بنا بر قواعد سابقہ ایطا رجلی ہے - کیونکہ والف و تے سب میں علامت جمع ہے - اور ہم معنی اسکے خلاف کے بعد اتحاد حروف ردی باقی نہیں رہتا جو قافیہ میں لازم ہے اس سے معلوم ہوا کہ اب قواعد کی پابندی سے آزادی ہے +

معبر - گذرگاہ +

کشف غطا - پردہ کھولدینا - مراد کیچڑ دور کرنا +

بازو کشادن - عمل کرنا + **استاذ** - پروفیسر +

نظم - یہ نظم اقسام عشرہ نظم میں سے کسی صنف میں نہیں آتی - پہلے چار مصرعے ترجیع یا تضمین کے ایک بند ہیں جسے مربع کہہ سکتے ہیں اور دوسرا بند مخمس کا ہے - مگر چوتھے مصرع میں عدالت کا قافیہ ہونا چاہیئے تھا بجائے اسکے مصرع ترجیع کا قافیہ لایا گیا ہے

استبداد - سلطنت شخصی +

مشروطہ - سلطنت جمہوری +

دل کندن - ہاتھ اٹھانا - ترک محبت کرنا +

اسکندری خوردن - ٹھوکر کھانا - پھنس جانا - اٹک جانا

بحر (ب) بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات +

بحر (ج) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلات +

ترجمۂ ادبیات ایران جدید کا انتخاب مصنفہ پروفیسر براؤن

(۱) سلطنت بادشاہوں کے لئے ظلم و ستم کے ساتھ قایم نہیں بنی ہے۔ وطن کی اصلاح کے لئے ایک جان نثار کی ضرورت ہے۔ جب تک تو ہمت نہ کرے گا تیرے سامنے دروازہ کھولا نہ جائیگا۔ یعنی تو اپنے مقصود کو نہ پائیگا۔ مرد تو وہ ہے جو باتیں نہ بنائے اور عمل کر کے دکھائے۔

نبیوں نے انصاف کی باتیں لکھی ہیں۔ ولیوں نے بھی عدل کی باتیں بتائی ہیں۔ سب علماء نے بھی عدالت کی روایتیں نقل کی ہیں۔ فی الحال مظالم کی گفتگوئے بیہودہ سزاوار نہیں۔ مرد تو وہ ہے جو چپ رہے اور ہاتھ کھولے۔ یعنی قول بیکار چیز ہے عمل کرنا چاہیئے +

(ب) اگر تو سلطنت شخصی اور جمہوری میں غور کرے تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ سلطنت شخصی اور جمہوری میں بڑا فرق ہے سلطنت شخصی میں تو شکار کے لئے کتا ڈھونڈھتے تھے یعنی ایسے احکام معین کرتے تھے جو رعایا کو لوٹیں اور جمہوری میں آدمی کام کے لئے تلاش کرتے ہیں یعنی مرد کار چاہتے ہیں

(ج) کیچڑ کی مصیبت کے جال میں ہم سخت گرفتار ہیں یا اللہ ہماری طرح کوئی کیچڑ میں نہ پھنسے
کیچڑ ہر گذرگاہ اور راہ میں ایک سخت مشکل ہو رہی ہے اور چلنے والوں کے قدم مشکل کشائے گل ہیں۔
جب بادل فضائے شہر میں خیمہ لگاتا ہے (یعنے چھا جاتا ہے) تو ہر گھر کے کوٹھے پر کیچڑ کا جھنڈا بلند ہوتا ہے کیچڑ خراسان اور اہل خراسان سے اپنی محبت کم نہیں کرتی۔ اہل شہر کی جان اس وفائے گل پر فدا ہو
اگر لاکھوں جوتے مخلوق کے پاؤں میں پھٹ جائیں تب بھی اہلکار پردہ گل کے کھولنے (کیچڑ دور کرنے) کے انتظام کی طرف ہرگز توجہ نہیں کرتے۔
اگر خضر کے ساتھ کبھی مخلوق گلیوں کے ظلمات میں جائے تب بھی کیچڑ کے چشموں میں پھنس کے رہ جائیں اور حضرت خضر ایسے رہبر کی رہبری کچھ فایدہ نہ دے۔

صفحہ ۲۶۹

ثقیل - بھاری - مراد گاڑھے + دل کندن چھوڑنا
خندہ دندان نما - ایسی ہنسی جس میں دانت نمایاں ہوں
غطائے پردہ + لجّہ سمندر کا گہرا حصّہ +

مہین - بزرگ + عاصمہ - بچانیوالی روکنے والی - محافظ و مانع + ورائے - پیچھے - بابت نیت +
حزن - غم و اندوہ +

تسکین اوسط - تین متحرک متوالی میں سے بیچ کے متحرک کو ساکن کردینا۔ یہ زحاف عامۃ الوقوع ہے۔ چوتھے اور پانچویں شعر کے مصاریع اُولیٰ میں یہ زحاف ہے +

درہم - کثیر + **گل** - **دمیدن** - پھول اُگنا +
یکسرہ - بالکل + **جہاز زرہ پوش** - آئرن کلیڈ بیڑہ +
لائے - کیچڑ + **عجین** - سرشتہ - گندھا ہوا ۔ خمیر کیا ہوا +

بحر (د) ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور بروزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا فعولان کہیں بوجہ زحاف تسکین اوسط وزن مفعول مفاعیلن مفعول فعولن کہیں مفعولن مفعولن مفعول فعولن - مفعولن مفعول مفاعیل فعولن مفعول مفاعیل مفاعیلن فعلن ہوگا +

ترجمہ:- پہلے ہی قدم پر جب کیچڑ ہمارے پاؤں کو بوسہ دیتی ہے - یعنے جیسے ہی ہم پہلا قدم زمین پر رکھتے ہیں گر پڑتے ہیں تاکہ ہم بھی پائے گل پر بوسہ دیں -
کیچڑ گاڑھی اور شدت سے ہے اور گلیاں خراب اور تنگ ہیں - افسوس ہے گلیوں کی جفا سے اور کیچڑ کے ظلم سے فریاد ہے -
کیچڑ نے جس کسی کو پکڑ لیا پھر نہ چھوڑا - دست معجز نمائے گل پر سو آفرین ہو -
کیچڑ سے چونکہ دل افسردہ ہو رہے ہیں میدان و عرصہ خاک میں اس کے بعد پھول بھی نہیں اُگتے -
جب کیچڑ کو خندہ دندان نما کرتے دیکھتا ہوں تو اپنی حالت پر ہر صبح رونا آتا ہے -
پیچھے سے کاندھے تک اور آگے سے ڈاڑھی تک مخلوق بالکل پردہ گل میں ڈوبی ہوئی ہے
فی الحال صوبہ طوس (خراسان) میں بلند اور پست مقام میں سے کونسی ایسی جگہ ہے جو کیچڑ سے خالی ہو
اگر انگلستان سے کوئی زرہ پوش جنگی جہاز آئے تو دریائے ژرف بے پایان گل سے حیرانی میں رہ جائے
اگر کیچڑ اس شہر سے کم نہ ہوئی تو پھر تمام اہل شہر کیچڑ میں پھنس کے رہ جائینگے -
زیادہ کہنے سے مجھے شرم آتی ہے ورنہ اب بھی ہزاروں باتیں کیچڑ کی بابت کہنے کو باقی ہیں -
(مصنفہ ملک الشعرائے بہار جو اس وقت طہران میں زندہ موجود ہیں -)

(د) اے ملک ایران بزرگ اے میرے وطن تیری محبت سے میرے جسم و جان کا خمیر ہے -
اے محافظ دنیائے آباد کہ اب میرے دل اندوہگین کی طرح تیری آغوش پریشان ہے -
اے ایران میرے باغ گل و لالہ و سرو و سمن تجھ سے میرے گل و لالہ و سرو و سمن (یعنے جوانان ایران) دور نہیں ہیں -
اے میرے تازہ کھلے ہوئے چمن بغیر تیرے چہرہ (دیدار) کے بہت سے مصیبت کے کانٹے میرے پاؤں میں چبھے ہوئے ہیں

اے میرے مالک اگر اب میں بغیر تیرے رخ سے جدا ہو کر جیتا رہوں تو میرے فرشتگان رحمت میرے لئے شیطان ہو جائیں

صفحہ ۲۰۷

محن - جمع محنت بمعنی رنج و غم + بودا - گوتم بدھ +
چوپان - گڈریا شعیب کی بھیڑیاں موسیٰ چراتے تھے +
اوستا - بمعنی کتاب ترجمہ بروزن فعلن ہے مگر اس
شعر میں بروزن فعولن نظم ہوا ہے تحقیق یہ ہے کہ
کتاب آسمانی کا نام ہے - جو ہوشنگ پر نازل ہوئی تھی
زردشت نے اسکی شرح لکھ کر اسکا نام زند رکھا پھر زند کا
ترجمہ واضح تر کر کے اسکا نام پاژند رکھا +
سنت - عمل نبوی +
بہائی - منسوب بہاء اللہ پیغمبر مذہب بہائی +
تسکین - اس صفحہ کے دوسرے اور تیسرے شعر کے مصاریع
اول میں اور چوتھے شعر کے دونوں مصرعوں میں زحاف
تسکین ہے + دستور - قانون و قاعدہ و نسخہ جامع +

ناصری - ناصر مضاف بیت المقدس میں ایک قریہ کا
نام جہاں ولادت عیسیٰ ہوئی تھی - اس لئے عیسیٰ کو ناصری
کہتے ہیں اسی سے نصرانی بھی بنا ہے +
وخشور بضم واو بمعنی پیغمبر + وخشور تازی پیغمبر اسلام
حدیث - قول نبوی + بابی - پیرو مرزا احمد باب بانی
دین بابی + الواح و بیان - نام کتاب مرزا احمد باب
اقدس و ایقان - نام کتاب بہاء اللہ +
آز - حرص + کوثر - ایک بہشتی چشمہ کا نام +
ابلد - بلید تر - کند ذہن - احمق + قصور - جمع قصر کوٹھی
فقیہ - معنی لغوی عالم علم احکام شریعت کا جاننے والا +
غلمان - جمع غلام - بہشت کے امرد +
انبان - تھیلا + رضوان - داروغہ جنت +

ترجمہ :- اے ایران جب تک تیری گود لشکر دشمن سے پر ہے میرے دل سے ہرگز رنج دور نہ ہوگا -
تیرے رنج میں ایسا دبلا ہو گیا ہوں کہ اگر مجھسے نالہ نہ نکلے تو میرے بدن کو تو دیکھ نہیں سکتا -
افسوس کہ تو ایسا بے سروسامان ہو گیا ہے کہ تیرے پاس میرے کفن کے لائق بھی کپڑا نہیں -
میں نے تیری سوگواری میں بہت سی باتیں کہیں - افسوس کہ میری بات کسی کو رلاتی بھی نہیں -
اس وقت مخلوق میری بات کو سنیگی جب میرا لباس میرے خون سے آلودہ ہو جائیگا -
فی الحال بہت رنج کے ساتھ میں یہی کہتا ہوں - افسوس اے میرے وطن افسوس اے میرے وطن +

پوجنے کے بیان میں

(۵۰) ترجمہ :- کوئی دہر کی کوئی یزدان کی پرستش کرتا ہے کوئی ظاہر کی اور کوئی باطن کی عبادت کرتا ہے

کوئی گوتم بدھ کی اور کوئی برہما کی اور کوئی موسٰی شبان کی پرستش کرتا ہے -

کوئی از روئے کتاب اوستا نورِ آفتاب درخشان کو پوجتا ہے -

کوئی ذات عیسٰی ناصری کو مانند خدائے پاک مانتا ہے -

ایک گروہ جو امت رسول خدا میں ہے وہ حدیث اور سنت و قرآن کی پیروی کرتا ہے -

بابی الواح و بیان کو اور بہائی اقدس و ایقان کا پیرو ہے -

عالم دین جو حریص ہے حرص و شہوت کی وجہ سے کبھی حور کی اور کبھی غلمان کی پرستش کرتا ہے -

شریعت کا مفتی عجیب چیز ہے وہ مرید کند ذہن اور احمق کی پرستش کرتا ہے احمق ہی اُسے مانتے ہیں -

زاہد جو زر و مال سے تھیلی خالی رکھتا ہے وہ قصر بہشتی اور کوثر اور رضوان کو پوجتا ہے +

صفحہ ۲۷۱

انین - نالہ و فریاد + جوہر - قائم بالذات +
حشیش - گیاہ خشک - بھنگ - چرس +
یاوہ - بیہودگی + سردبیر - چیف ایڈیٹر +
عنوان - القاب و خطاب + جذام - کوڑھ +
فرو شدن - داخل مستغرق ہونا + کورہ - بھٹی +
والہ - شیدا + دم - دھونکنی +
پریان - دیو - بھوت - جن +
کشاورز - کسان - کاشتکار +
وجوب - وجود کا ضروری ہونا +

امکان - عدم و وجود دونوں کا برابر ہونا +
گزاف - شیخی + ہذیان - بکواس +
روزنامہ - اخبار (ڈیلی نیوز) پزشک - طبیب حکیم +
یرقان - کانور (جانڈس) بوتہ - گھریا کٹھالی +
زیبق - معرب جیوہ - پارہ - سیماب +
رامشگر - گویّا +
بحر (۱۷) ہزج مسدس محذوف بروزن مفاعیلن
مفاعیلن فعولن +

ترجمہ :- مجھے کہنے کی ضرورت کیا اے مخاطب تجھے خود معلوم ہے کہ (واعظ شہر زردہ خوان) نالہ و فریاد و چشم گریاں چاہتا ہے

عارف وحدت ذات میں مستغرق ہے اور واجب و ممکن و جوہر کی بکواس کرتا ہے -

صوفی پشمینہ پوش جو صفائی باطن کا خواہاں ہے - حیلہ اور گرو اور معرفت میں منہمک ہے -

فقیر نے رغبت دنیائے فانی کو چھوڑ دیا ہے اور الو کی طرح گوشہ ویران کا خواہاں ہے -

قلندر راز انا الحق کا شیدا ہے اور تنہائی کی بھنگ اور حقہ کا راغب ہے -

عاشق عشق سے بدبخت ہو رہا ہے اور سیاہی زلف معشوق اُس کا ایمان ہے۔
بہت رونے سے اندھا ہو گیا ہے پھر بھی نرگس چشم معشوق کی اُسے دُھن ہے۔
یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ میخوار مست کباب اور بھنے ہوئے پستہ کی گزک چاہتا ہے۔
شاعر جو دریائے فکر کا نہنگ ہے شیخی بیہودہ گی اور بکواس پسند کرتا ہے۔
اخبار کے چیف ایڈیٹر سے فریاد ہے کہ وہ کذب جہلات و بہتان کا مشتاق ہے۔
وکیل با حرمت کا مذہب پیسہ ہے جو اُس سے زیادہ محترم ہے وہ القاب و خطاب کو چاہتا ہے۔
طبیب دشمن صحت ہے اور کوڑھ اور سکتہ اور کالوزے سے تعلق رکھتا ہے۔
منجم گردش فلکی کی دُھن میں ہے۔ ستاروں اور سیاروں میں پڑا رہتا ہے۔
کیمیا گر کا دل ہر تمنا کھرے اور دمکتے ہوئے سونے کا جویا ہے۔
گھر یا بھٹی میں رکھتا ہے اور دھونکنی دھونکتا ہے اُسکے بعد سیماب کا متلاشی ہے۔
طرز جادوگر چھپا ہوا نہیں آدمیوں سے بیزار اور بھوت پریت سے اختلاط رکھتا ہے۔
تو نے سُنا ہی ہوگا کہ گویا تمام عمر راگ راگنی اور لحن سے کام رکھتا ہے۔
کمان کی طرح پیٹھ جھکائے کسان دانے بوتا ہے اور بارش چاہتا رہتا ہے۔
باغبان اپنے بوٹے بُوٹے کے سوا اور کسی چیز کو دیکھتا نہیں اسوجہ سے لالہ و ریحان سے اُسے مطلب ہے۔

صفحہ ۲۷۲

اطریش ۔ آسٹریا + عُدوان ظلم و تجاوز از حد + کسوف ۔ سُورج گرہن + المان ۔ جرمنی +
کُندہ ۔ کاٹھ جس میں قیدی اور دیوانہ کا پاؤں دیتے ہیں + زندان ۔ قیدخانہ جیل + روسپی ۔ رنڈی ۔ فاحشہ +
خرس ۔ ریچھ ۔ مراد روس + پاریس ۔ پیرس دار السلطنت + نسوان ۔ عورتیں ۔ میمیں +
فرانس + پور ۔ بیٹا ۔ پور داؤد مصنف اشعار + دالاگہر ۔ کامل الفن + خسوف ۔ چاندگہن +

ترجمہ ۔ میں نہیں جانتا کس وجہ سے ایرانی لوگ کبھی آسٹریا اور کبھی جرمنی کو مانتے ہیں۔
کچھ احرار وطن مجھے ایسے معلوم ہیں جو ایران میں قید و بند سے نہیں ڈرتے۔
رنڈی خصلت رُوس کے قانون سے بچو جو ظلم و کینہ و ستم کو روا رکھتا ہے۔
کیوں کچھ لوگ پیرس کے شاگرد (متتبع) دل اور دین دے کر زن پرستی کرتے ہیں +

محبت وطن دل سے نکال کر دو زلف و قد یار کو چاہتے ہیں۔
اے مخاطب اگر تو مذہب پوردائود پوچھتا ہے تو وہ ایران کا جوان شیرازی چاہتا ہے۔

(۹) قطعہ

بحر اس قطعہ کی مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور ہے بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلات اور بوجہ تسکین اوسط اس کا وزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن یا فاعلات ہو گا +
ترجمہ:- اے دوستو زمانہ میرے مقصد دلی کے موافق نہیں۔ بیشک زمانہ دشمن اہل کمال ہوتا ہے اگر میں زمانہ بیوفا کا ظلم اٹھاؤں تو یہ معمولی بات ہے۔ کیونکہ مردم بلند مرتبہ ہی کے نصیب میں زحمت ہوا کرتی ہے۔
اُس کی مثال یہ ہے کہ آسمان پر ستارے بہت ہیں مگر گہن سورج اور چاند ہی کو لگا کرتا ہے۔
یہ زمانہ کی رسم ہے کہ ہر کم مایہ صاحب ہنر سے مرتبہ میں زیادہ ہوتا ہے۔
دریا کی طرح کہ جس میں تنکوں اور کوڑا کرکٹ کی جگہ سلک مروارید و عقد گہر کے اوپر ہے۔
تنکے ہمیشہ پانی کے اوپر بہتے ہیں   موتی تمام پانی کے نیچے ہی رہتے ہیں

رباعیات

رباعی کے چوبیس اوزان اہل عروض نے مانے ہیں۔ بارہ وزن اخرب کے اور بارہ اخرم کے قرار دیتے ہیں اور محقق طوسی سب کو اخرب کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک خرم حشو میں لانا جائز نہیں۔ وہ فرق ان دونوں میں تخلیق سے کرتے ہیں یعنی بارہ کو اخرب مخنق یا مجبق اور بارہ کو اخرب غیر مخنق فرماتے ہیں۔
وجہ ایجاد اہل فن کہتے ہیں کہ چوتھی صدی ہجری میں اُستاد رودکی بازار میں جا رہا تھا۔ لڑکے اخروٹ کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکے نے اخروٹ گچی (گڑھے) کی طرف پھینکے سب اخروٹ اس میں پڑ گئے ایک باہر رہا اور وہ لنڈھکتا ہوا گچی کی طرف چلا۔ خوشی کی حالت میں بیساختہ اُسکے منہ سے نکلا ؎
غلطان غلطان ہمی رود تا سر گو + رودکی کو یہ قول موزوں اُس کا بہت بھلا معلوم ہوا۔ اس پر تین مصرعے اور لگائے۔ دوسرے شعرا نے بھی اس پر طبع آزمائیاں کیں اور یہ وزن بہت مطبوع طبائع ہوا۔
وجہ تسمیہ قدمائے فارس نے ترانہ کو بحر ہزج مربع سے اختراع کیا تھا اور اسکو چہار بیتی یا رباعی کہتے تھے۔ اور ہر دو چہار رکنی میں قافیہ لازم جانتے تھے۔ لیکن متاخرین کے نزدیک ابیات مربع ہزج

کے متروک ہیں اس لئے ترانہ کو مثمن قرار دیکر سہ دو، رچہار رکنی کو ایک مصرع مانتے ہیں اور مجموع کو دوبیتی اور تیسرے مصرع میں قافیہ کو لازم قرار نہیں دیتے اور جس رباعی کے تیسرے مصرع میں قافیہ نہ ہو اُسے خصی کہتے ہیں ۔

بعضے کہتے ہیں ترانہ ترا اور انہ نسبت سے مرکب ہے۔ چونکہ شئے تر و تازہ مؤثر فی القلب ہوتی ہے اور رباعی کا وزن بھی مؤثر و مرغوب ہے اسلئے اس کا نام ترانہ ہوا۔ بعضوں کا خیال ہے کہ اسکی ایجاد کا سبب ایک کودک تر و تازہ ہوا ہے اسلئے ترانہ نام رکھا۔ دوبیتی و چہار بیتی و رباعی نام ہونے کے وجوہ وجہ ایجاد میں بیان ہوئے۔ رباعی کے موجد اہل عجم ہیں۔ عربوں نے بھی ان کے تتبع میں رباعیاں کہی ہیں ۔

خصی کی مثال فارسی میں یہ ہے۔ رباعی

شیطان بچۂ خبیث دی برسر راہ	پرسید ز من وزن رباعی ناگاہ
در ہیئت او دیدم و گفتم فی الحال	لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مفتی سعد اللہ صاحب رامپوری نے میزان الافکار شرح معیار الاشعار کے آخر میں ایک رسالہ رباعی لکھا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ صدر و ابتدا۔ عروض و ضرب۔ حشو تخنیق و غیر تخنیق۔ خرب و خرم کے لحاظ سے رباعی کے اوزان بیاسی ہزار نوسو چوالیس ہوتے ہیں۔

بعضوں کے نزدیک خرب و خرم ناجائز ہے مگر عمل اس کے خلاف واقع ہوا ہے میں چوبیسوں اوزان مروجہ ایک جگہ لکھے دیتا ہوں تاکہ ہر رباعی کا وزن نہ لکھنا پڑے۔

شجرہ یا دائرہ اخرم یا اخرب محبّق

۱۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعول۔
۲۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول۔
۳۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول۔
۴۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل۔
۵۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل۔
۶۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل۔
۷۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع۔
۸۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع۔
۹۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاع۔
۱۰۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع۔
۱۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع۔
۱۲۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع۔

شجرہ یا دائرہ اخرب یا اخرب غیر محبّق

۱۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول۔
۲۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول۔
۳۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول۔
۴۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل۔
۵۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل۔
۶۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعل۔
۷۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔
۸۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع۔
۹۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع۔
۱۰۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع۔
۱۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع۔
۱۲۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فع۔

ان اوزان میں سے جن میں اسباب و اوتاد متعاول ہیں وہ خفیف اور مطبوع تر ہیں۔ اور جن میں اسباب زیادہ ہیں وہ ثقیل اور نامطبوع زیادہ ہیں۔ اسی سبب سے اخرب کے اوزان اخرم کے اوزان سے سبک اور مطبوع تر ہیں۔ ثقیل ترین اوزان اخرب مفعول مفاعیلن مفعولن فع ہے کیونکہ اس میں چھ اسباب متوالی ہیں اور سبک ترین اوزان اخرب بلکہ رباعی مطلق مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ہے۔ اور ثقیل ترین وزن اخرم بلکہ دو بیتی مطلقاً مفعولن مفعولن مفعولن فع ہے کیونکہ اس میں چار سبب اور چار وتد ہیں +

صفحہ ۲۷۳

یک موئے۔ ذرہ برابر۔ ذرا بھی +
خری۔ بیوقوفی وحماقت + قعر۔ گہرائی۔ عمق +
مقبل۔ صاحب اقبال۔ نیکبخت + نقاش۔ مردغدا +

موشگافتن۔ باریک بینی و دقیقہ رسی +
گزاف۔ تخمین وگمان (انجمن آرا) گل سیاہ۔ شرابی +
بالا۔ قد و قامت + حیل۔ جمع حیلہ مکر و فریب و تدبیر +

(۱) رباعیات بو علی سینائے بلخی

ترجمہ:۔ دل اگرچہ اس صحرائے عالم میں بہت دوڑا اور بال کی کھال اُتاری مگر کچھ نہ سمجھ سکا۔
میرے دل میں ہزاروں آفتاب علم کے نور چمکے مگر ایک ذرہ کی حقیقت کمال کو بھی پا نہ سکا۔
یہ دو تین نادان دنیا جو اپنی حماقت سے اپنے آپ کو دانائے عالم سمجھتے ہیں اُن کے ساتھ احمق بنکے رہو کیونکہ یہ لوگ کمال نادانی کی وجہ سے جو احمق نہ ہو اُسے کافر جانتے ہیں۔
مجھ ایسے کا کفر کوئی ہنسی ٹھٹھا اور کھیل نہیں ہے۔ مجھسے زیادہ کامل الایمان کون ہوگا۔ دنیا میں مجھ ایسا شخص اور وُہ بھی کافر۔ پھر تمام دُنیا میں مسلمان کون ہوگا۔ لوگ بو علی سینا کو ان کی حکمت آمیز باتوں کی وجہ سے کافر کہا کرتے تھے ان کے جواب میں یہ دونوں رباعیاں لکھی ہیں۔
تحت الثریٰ سے لیکر بلندی کیوان تک کے تمام مشکلات عالم کو میں نے حل کیا۔ ہر مکر و فریب کی قید سے بھی آزاد ہوگیا ہر قید و بند کو کھول سکا مگر بند اجل سے آزادی نہ ملی۔
کاش مجھے معلوم ہوتا میں کون ہوں اور دنیا میں کس کے لئے حیران و سرگشتہ ہوں۔ اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ میں اقبال مند ہوں تو خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ورنہ ہزار آنکھوں سے روتا +

(۲) رباعیات عمر خیام

۱- ہر چند کہ مجھے رنگ و بوئے زیبا حاصل ہے - لالہ کا ایسا چہرہ اور سرو کا ایسا میرا قد ہے -
مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ عشرت خانہ دنیا میں خدا نے کس لئے مجھے بنایا ہے -

صفحہ ۲۷۴

می رنج - تکلیف اُٹھا تا رہ + کلیسیا - گرجا +
در گرفتن - اثر کرنا + تریاق - دوائے دافع زہر - امرت
تعبیہ - پنہاں کردن و پوشیدہ نمودن - مراد راز +
ابلق - دو رنگ - سیاہ و سپید +
نہاد - خلقت و فطرت و ذات +
کمل - صحیح کمال + بردن - صحیح بردن +

ناقوس - سنکھ گھنٹا - (بل) +
صلیب - سولی کی شکل (کراس) +
روئے و ریا - مکر و فریب + نیش - زہر - ڈنک +
رباط - مسافر خانہ + واماندہ - چھوڑا ہوا - پیچھے رہا ہوا
محیط - سمندر - گھیرنے والا +
راہ از چیزے بیرون بردن - اُسے طے کرجانا - اس سے نکل جانا - سمجھ جانا

۲- جہانتک ہوسکے کسی کو نہ ستاؤ - اپنے غصہ کی آگ میں کسی کو نہ بٹھاؤ یعنے کسی پر غصہ نہ کرو - اگر
ہمیشہ کی راحت چاہتے ہو خود رنج برداشت کرتے رہو مگر کسی کو رنج نہ دو +

۳- بُت خانہ (مندر) ہو یا کعبہ سب ہی گھر عبادت خدا کے ہیں - سنکھ بجانا بھی نغمہ عبودیت ہے
جنیو ہو چاہے گرجا - تسبیح ہو یا صلیب بیشک یہ سب کے سب علامات بندگی ہیں -

۴- حکم خدا کے سامنے تسلیم کے سوا چارہ نہیں مخلوق کے ساتھ سوائے مکر و فریب اور کچھ موثر نہیں
جو تدبیر کہ عقل کے خیال میں آسکتی تھی وہ میں نے کی لیکن حکم الٰہی پر کوئی کارگر نہ ہوا -

۵- غیر اگر وفا کرے تو وہ اپنا ہے - اپنا اگر قصور کرے تو وہ میرا بداندیش ہے - اگر زہر موافقت
کرے تو وہی تریاق ہے اور امرت اگر مخالف طبع ہو تو وہی سم قاتل ہے -

۶- اسرار کے پردوں میں کوئی راہ نہیں پاتا - اس پوشیدہ راز سے کوئی واقف نہیں ہے - خاک سیاہ
کے اندر کے سوا کوئی اور قیامگاہ نہیں یعنی مر کے قبر میں جانا لازمی ہے مگر افسوس کہ یہ قصے بھی کوتاہ نہیں ہیں -

۷- یہ پُرانی کاروانسرا جسے دُنیا کہتے ہیں صبح و شام دو رنگ کی آرامگاہ ہے - یہ ایک ایسی بزم ہے کہ جسے
سو جمشید ایسے چھوڑ کے چلے گئے - اور یہ قبر بھی ہے جس میں بہرام ایسے سو تکیہ لگائے پڑے ہیں

۸۔ کسی نے اسرار ازلی کے مشکلات کو حل نہ کیا۔ کوئی ایک قدم اپنی فطرت سے آگے نہ رکھ سکا
میں دیکھ رہا ہوں چاہے متبدی ہو یا کامل جو کوئی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ عاجز و لاچار ہی ہے
۹۔ جو لوگ فضل و ادب کے سمندر بن گئے۔ اور حصول کمال کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کے لئے شمع ہو گئے
اس شب تاریک (دُنیا) سے چھٹکارا نہ حاصل کر سکے قصّے کہے اور سو رہے عمر ضائع کی اور مر گئے۔
۱۰۔ میں اپنے نفس سے ہمیشہ جنگ کرتا رہتا ہوں مگر کیا کروں کچھ بن نہیں آتی۔ اور اپنے اعمال سے
تکلیف میں ہوں کیا کروں۔ میں نے مانا کہ اے خدا تو اپنے کرم کی وجہ سے مجھے معاف کر دیگا
مجھے جو اپنے افعال ناشائستہ کی شرم ہے اُس کا کیا کروں۔
۱۱۔ جو میرا مطلوب ہے جب اُس کے لئے خدا کی مشیت نہیں پھر میرا چاہا ہوا ٹھیک کیسے ہو سکتا
ہے اگر اُس کی مشیت سب درست ہے پھر میرا اُس کے خلاف چاہنا بالکل غلط ہے۔
۱۲۔ بموجب اقتضائے عقل زندگی بسر کرنا چاہیئے لیکن تجھے ایسا کرنا نہیں آتا۔ زمانہ تیرا اوستاد بڑا
تیز دست ہے اتنا تجھے ماریگا کہ تجھے عقل کے موافق کرنا آجائے گا۔

صفحہ ۲۷۵

دیدہ شود۔ آنکھ بن جائے۔ جان معشوق روح۔	عُجب۔ غرور۔ بینش صحیح۔ بینش بصیرت

(۳) رباعیات عطار

۱۔ ترجمہ:۔ اے پروردگار ظاہر ہو یا پوشیدہ مگر تو ہی تو ہے۔ جہاں تو ہے وہاں نہ عقل کی رسائی ہے
اور نہ علم کی۔ آخر میرے دل منقبض کے سامنے دروازہ کھول دے تاکہ تیرے تماشہ میں مستغرق ہو جائے
۲۔ نہ تیری سرحد کمال تک عقل پہنچتی ہے اور نہ جان تیری سرائے وصال تک پہنچتی ہے چاہے
تمام ذرات عالم آنکھ بن جائیں پھر بھی تیرے جمال کو نہیں دیکھ سکتے۔
۳۔ عقل کو میں نے بہت اپنا رہبر بنایا اور معرفت خدا میں اُسے پگھلایا بہت مدت گذری
تب اس عقل ضعیف کے ذریعہ سے اتنا جانا کہ میں خدا کو پہچان نہ سکا۔
۴۔ تو گمان کرتا ہے کہ روح یا معشوق حقیقی دیکھنے میں آسکتا ہے۔ رازہائے عالم معلوم کئے
جا سکتے ہیں۔ جب تیری بصیرت بدرجہ کمال ہو گی تب اپنے اندھے پن کو تو سمجھ سکیگا۔

۵۔ اے وُہ ذات (خدا) کہ تو کمال باریک بینوں کو جانتا ہے اور خاصیت پیر و جوان کو جانتا ہے۔ اگر تیرے وصف میں میری زبان بیکار ہو جائے تو کچھ ہرج نہیں۔ میں اسے خوب سمجھتا ہوں کہ تو بے زبانوں کی بات کو بھی جانتا ہے +

(۴) رباعیات سحابی

۱۔ صاحب نظر وُہ لوگ ہیں جو دائمی زندہ ہیں (عاشقان الٰہی) نہ انہیں خوف سے کچھ مطلب ہے اور نہ اُمید سے کچھ غرض۔ جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس میں اُنہیں خدا ہی دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ تمام ذرات کائنات اُسی خورشید (خدا) کے تو آئینہ ہیں۔

۲۔ شاہی (غرور و پندار و مستی) آسان بات ہے۔ فقیری (محتاجی و مفلسی) بھی کوئی مشکل چیز نہیں۔ اپنے آپ کو مقام خلود (یعنی عشق) میں پہنچا دے کیونکہ من مات من العشق فقد مات شھید کہا گیا ہے ورنہ اس مدت قلیل دُنیا میں تو جس حالت میں ہے وُہ آسان ہے

صفحہ ۲۷۶

غش ۔ خیانت عیب و کینہ و تشویش +
علم ۔ رائیت + دیر ۔ معبد رہبان ۔ گرجا +
گنج یم ۔ مروارید + کنشت ۔ آتشکدہ پارسیان +
آیات ۔ نشانیاں مناسب قرآن +
بر خود پیچیدن ۔ اپنے خیال میں رہنا خودی خودپرستی

مستوری ۔ پوشیدگی + گنج کان ۔ جواہرات +
جم ۔ جمشید و سلیمان +
مشت گل ۔ شئے بیکار ۔ مسجد غیرہ کو مشت گل کہا ہے
خلیل ۔ ابراہیم
غل ۔ کینہ و خیانت و کدورت +

جامع نے ان اشعار جناب سر محمد اقبال صاحب کو تحت عنوان رباعیات لکھا ہے۔ حالانکہ از روئے مسلمات اہل فن رُباعی کے اوزان مخصوص ہیں جن کو میں اوپر بصراحت بیان کر چکا ہوں۔ رباعی میں تین خصوصیتیں ہیں۔ وزن مخصوص کا ہونا (۲) کم از کم پہلے اور دوسرے اور چوتھے مصرع میں قافیہ کا ہونا۔ اوزان کا مثمن ہونا۔ ان اشعار کا وزن ہزج مسدس محذوف یا مقصور ہے جو وزن رُباعی سے الگ ہے۔ دوسری اور تیسری رباعی کے مصاریع اولیٰ میں توافی نہیں یہ امر بھی خلاف رُباعی ہے تیسرے رُباعی کے اوزان مثمن ہوتے ہیں اور یہ کل اشعار وزن مسدس میں ہیں۔

مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو قطعات کہا جائے اگر کوئی یہ کہے کہ قطعہ میں مطلع نہیں ہوتا ہے اور ان اشعار میں مطالع بھی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بدر چاچ - انوری وغیرہ کے قطعات با مطلع اور بے مطلع دونوں قسم کے پائے جاتے ہیں -

اگر یہ کہا جائے کہ لاہور میں رباعیات ابوسعید ابوالخیر چھپی ہیں اُن میں بھی بعض رباعیاں وزن رباعی پر نہیں - اور بابا طاہر عریان ہمدانی کی اکثر اور بیشتر رباعیاں بحر معدودے چند اوزان رباعی میں نہیں بلکہ اسی وزن میں ہیں - جس وزن میں رباعیات عالیجناب اقبال کی ہیں - اس بات کا دفع دخل یوں ہو سکتا ہے -

گو لوگ عریان کے اس کلام کو رباعیات کہتے ہیں مگر مصنف کا منشا معرض خفا میں ہے - پھر عریان کی کوئی رباعی ایسی نہیں جس کے پہلے مصرع میں قافیہ نہ ہو - اور جناب اقبال کی ان پانچ رُباعیوں میں سے دو رباعیاں ایسی ہیں جن کے مصاریع اوّل میں قافیہ نہیں اس لئے عریان کا بھی پورا تتبع نہ ہوا - ابوسعید کی رباعیوں میں بہت سی الحاقی مانی جاتی ہیں بعض محققین حال کا خیال ہے کہ ایک رباعی بھی ابوسعید کی نہیں بلکہ ابوسعید شاعر ہی نہ تھے - اس دعویٰ پر دو دلیلیں پیش کرتے ہیں - ایک تو ابوسعید کے پوتے کا قول کہ وُہ اپنے دادا کو شاعر نہیں بتاتے - دوسرے پانچسو صدی ہجری کے خصوصیات ان رباعیوں میں نہیں پائے جاتے بلکہ ان کی زبان تیرھویں صدی ہجری سے ملتی جلتی ہے - اس کلام جناب اقبال کو قطعات کہنے سے مخالفت قواعد بھی نہیں ہوتی اور بظاہر کوئی ہرج بھی نہیں معلوم ہوتا کسی امر اہم کی وجہ سے اگر مخالفت اصول ہو تو کچھ مضائقہ بھی نہیں

۳ - ترجمہ:- نہ خوش رہ اور نہ غمناک اگر ہو سکے تو خیانت و کدورت و عیب و کینہ سے خالی رہ - میں تجھے اور تیری قدر و منزلت کو خوب جانتا ہوں پھر چاہے تو تخت پر بیٹھے یا خاک پر -

۴ - کسی سے سوال و جواب کی ضرورت نہیں جو خطاب کرتا ہے وُہ انسان العین سے کر یعنے اپنی ذات سے کر - تجھے اللہ نے آنکھ دی ہے اور عالم آنکھوں کے سامنے ہے پھر کسی اُستاد یا کتاب کی کیا ضرورت -

۵ - اگر معرفت میں آنکھ میں اندھاپن نہیں ہے تو پھر چہرۂ خدا کوئی پردہ پوشیدگی میں نہیں ہے - چونکہ تیرے مطالب مختلف ہیں اسی لئے خدا سے دوری ہے - اگر صرف خدا مطلوب ہو تو کوئی دُوری نہیں ہر وقت

تو خدا سے واصل ہے ۔

(۵) رُباعیات سرِ اقبال

۱۔ ترجمہ:۔ سکندر اور اُس کی تلوار اور جھنڈا بھی نہ رہا۔ خراج ملک اور جواہر و مروارید بھی نہ رہے امتوں کو بادشاہوں سے زیادہ قائم اور مستحکم سمجھ تو نہیں دیکھتا کہ ملک ایران اب بھی ہے مگر جمشید نہ رہا۔

۲۔ آتشکدہ۔ مسجد۔ مندر اور گرجے کے سوا جو ایک مشت گل سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے تو نے کچھ اور پیدا نہ کیا۔ دل مستقیم ہی کے وسیلہ سے غیر خدا کی حکومت سے نجات مل سکتی ہے مگر افسوس اے غافل تو نے ایسا دل ہی نہ پیدا کیا ۔

۳۔ فخر الدین رازی سے جو بڑے مفسر ہیں تو معنی قرآن کیا پوچھتا ہے ہمارا ضمیر جو ہے وہ خود آیات قرآنی یا علامات خدائی کے حق ہونے پر دلیل ہے ۔ یہ جو قصہ نمرود و ابراہیم مشہور ہے اس کی تفسیر ہم سے سنو کہ عقل دنیا آگ روشن کرتی ہے اور دل اُس میں جلتا ہے ۔

۴۔ تو کس کو ڈھونڈتا ہے اور کیوں پیچ و تاب میں ہے کیونکہ جس کا تو جویا ہے وُہ تو ظاہر ہے ۔ تیری ہی آنکھوں پر پردے پڑے ہیں ۔ تو معشوق حقیقی کی تلاش کرتا ہے تو اپنی ذات کو پاتا ہے ۔ اپنا جویا ہو تو پھر وُہ ہاتھ لگیگا ۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ۔ تو اپنے سے غیر خدا کو سمجھ رہا ہے پھر کیونکر ملے وُہ تو خود تجھ میں ہے ۔

۵۔ اے مخاطب تو کیا پُوچھتا ہے میں کہاں کا ہوں اور کیا چیز ہوں ۔ جب تک میں جیا اپنی ناک چوٹی میں گرفتار رہا (اپنی فکر میں لگا رہا) اس بحر عالم میں مثل موج بیقرار ہوں اگر اپنی دُھن میں نہ رہوں تو پھر میں نیست ہوں ۔ جس طرح اگر پیچ و تاب موج نہ ہو تو خود وجود موج ہی نہیں ۔

تذکرہ دولت شاہ سمرقندی - مشہور و معروف تذکرہ نہائیت اہتمام سے بہ تصحیح
جناب شیخ محمد اقبال صافی صاحب ایم - اے شائع کیا گیا ہے - قیمت عہ/۸

شعر العجم حصہ اوّل - از مولینا شبلی مرحوم عباس مروزی سے نظامی تک - قیمت ؎/

حصہ دوم - شعرائے متوسطین خواجہ فرید الدین عطار سے حافظ و ابن یمین تک قیمت عہ/۸

حصہ سوم - تذکرہ شعرائے قدیم عہ/۸

حصہ چہارم - فارسی شاعری پر ریویو عہ/۸

حصہ پنجم - غزل اور قصیدہ پر ریویو .. .. عہ/

درہ نادرہ - (انتخاب) مع شرح و حاشیہ از مولینا سید اولاد حسین صاحب شادان بلگرامی پروفیسر اورینٹل
کالج لاہور - قیمت چار روپے .. .. للعہ/

ترجمہ رسائل طغرا - .. .. .. عہ/ عود ہندی - از حضرت غالب مرحوم ۱۲/

طلوع اسلام - علامہ اقبال کی وہ نظم جو ڈاکٹر صاحب نے انجمن کے اڑتیسویں سالانہ جلسے میں پڑھی ۴/

فریاد اُمت - مشہور و مقبول نظم ۳/ نالۂ یتیم - از علامہ اقبال ۲/

چپ کی داد - از مولینا حالی - .. ۲/ شکوۂ ہند - از مولینا حالی ۲/

مسدس حالی - .. ۸/ لمعات اوج - اوج گیاوی کی اخلاقی نظموں کا مجموعہ ۸/

مرد خسیس - مرزا جعفر قراجہ داغی خارٹی ڈراما ۱۲/ حکیم نباتات - .. .. .. سہ/

زہر عشق - مرزا شوق لکھنوی - سہ/ یوسف شاہ سراج - ناول از پروفیسر ترا عہ/

انتخاب مخزن حصہ اوّل - قیمت .. .. عہ/

؍؍ حصہ دوم - رسالہ مخزن کی دوسری نو جلدوں کا انتخاب .. .. عہ/

؍؍ حصہ سوم - مجموعہ مضامین شیخ عبد القادر بی - اے جو وقتاً فوقتاً [illegible]

دیوانِ میر درد - مشمولہ امتحان آنرز اِن اُردو پنجاب یونیورسٹی ۶/

قصائد ذوق - مشمولہ امتحان آنرز اِن اُردو پنجاب یونیورسٹی - ۶/

مقالات - ۵۲ مضامین فارسی ان میں سے اکثر امتحان میں آچکے ہیں ۴عہ/

عروض سیفی - بہترین کتاب مشمولہ امتحان منشی ۴/

بحر العروض - اردو " " پروفیشنسی ان اردو ۶/

المامون - مامون رشید کے حالات زندگی ۸عہ/ الفاروق - سوانح عمری حضرت عمر ۸عہ/

غزلیات نظیری مشمولہ امتحان منشی فاضل ۱ع/ رباعیات ابوسعید ابوالخیر - قیمت ۱عہ/

مخزن اسرار نظامی .. ۱۰/ ترجمہ " " " ۱۲/

ترجمہ مقامات حمیدی - از سید اولاد حسین صاحب شاداں - ۸عہ/

حدائق البلاغت .. ۱۲/ جہانکشائے نادری ۱ع/

ابوالفضل اول وسوم .. .. ۸عہ/ ترجمہ ابوالفضل دفتر اول از منشی وجاہت حسین صاحب ایم اے ۱عہ/

قصائد قاآنی الف ب .. ۱عہ/ ترجمہ قصائد قاآنی ۱عہ/

عقد اللآلی - شرح اخلاق جلالی از مولوی محمد الدین صاحب مرحوم ۱عہ/

حل لطیف خلاصہ شعر العجم ۴ ۳/ الایجاز خلاصہ شعر العجم ۵ .. .. ۳/

یادگار غالب : - غالب کی زندگی کے حالات اور اسکے کلام پر محققانہ ریویو از مولینا حالی ۱/

ترجمہ غزلیات نظیری - از جناب محمد عنایت اللہ صاحب پروفیسر گارڈن کالج راولپنڈی ۲/

آیات وجدانی - مجموعہ کلام مرزا یاس یگانہ لکھنوی - بلا جلد ۸عہ - مجلد سنہری .. ۱ع/

خمکدہ خیام - عمر خیام کی ایک ایک رباعی کا ترجمہ - رباعی میں از آغا شاعر دہلوی بہترین آرٹ پیپر پر شائع کیا گیا ہے مجلد سنہری ۳/ بانگِ درا - مجموعہ کلام اردو علامہ سر اقبال بلا جلد ۸/۲ مجلد ۳/